www.KitaboSunnat.com

سُنن ابن ماجہ (اردو) (مترجم)

جلد پنجم

کتاب اللباس - أبواب الزهد

أحادیث: 3550 - 4341

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ ساجد

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

دارالسلام

جملہ حقوقِ اشاعت برائے دارالسّلام محفوظ ہیں

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com
Website: www.darussalam.com

◈ الریاض العلیا۔ فون: 01 4614483 فیکس: 4644945 ◈ الملز فون: 01 4735220 فیکس: 4735221 ◈ سویلم فون: 01 2860422
◈ مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 ◈ قصیم (بریدہ): فون/فیکس: 06 3696124 موبائل: 0503417156
◈ مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 ◈ مدینہ منورہ فون: 04 8234446 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
◈ جدّہ فون: 02 6879254 فیکس: 6336270 ◈ الخبر فون: 03 8692900 فیکس: 8691551
◈ ینبع البحر فون/فیکس: 04 3908027 موبائل: 0500887341 ◈ خمیس مشیط فون/فیکس: 07 2207055 موبائل: 0500710328

شارجہ فون: 00971 6 5632623 امریکہ ◈ ہوسٹن فون: 001 713 7220419 ◈ نیویارک فون: 001 718 6255925
لندن فون: 0044 208 539 4885 آسٹریلیا فون: 0061 2 9758 4040

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

◈ 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081 فیکس: 7354072
موبائل: 0322 8484569-0321 4212174 ◈ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

کراچی طارق روڈ بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 0092 21 4393936 فیکس: 4393937
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 0092 51 2281513 موبائل: 0321 5370378

(ح) مكتبة دار السلام، ١٤٢٨ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
ابن ماجه، محمد بن يزيد
سنن ابن ماجه اللغة الاردية. / محمد بن يزيد ابن ماجه - الرياض، ١٤٢٨ هـ
ص: ٦٩٦ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٤-٧-٩٩٦٩-٩٩٦٠-٩٧٨ (مجموعة)
٨-٢-٩٩٧٧-٩٩٦٠-٩٧٨ (ج ٥)
١- الحديث - سنن ٢- الحديث - الكتب الستة أ. العنوان
ديوي ٢٣٥,٦ ١٤٢٨/٤٨٩٨

رقم الإيداع: ١٤٢٨/٤٨٩٨
ردمك: ٤-٧-٩٩٦٩-٩٩٦٠-٩٧٨
٨-٢-٩٩٧٧-٩٩٦٠-٩٧٨ (ج ٥)

جلد پنجم

سُنن ابنِ ماجہ

(مترجم)

کتاب الباس ـــ أبواب الزهد   احادیث: 3550 ـــ 4341

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظرِ ثانی، تصحیح و تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ   حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ
مولانا ابو محمد محمد اجمل حفظہ اللہ   حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ
مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

244.6

اب ن ۔ س

بسم الله الرحمن الرحيم

المكتبة [illegible] انية

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر....17539.....

فہرست مضامین (جلد پنجم)

٣٢- كِتَابُ اللِّبَاسِ	لباس سے متعلق احکام ومسائل	15
١- بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کا لباس	18
٢- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا	باب: جب کوئی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟	22
٣- بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ	باب: جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے	23
٤- بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ	باب: اون کا لباس پہننا	25
٥- بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ	باب: سفید کپڑے	27
٦- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ	باب: تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا	28
٧- بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟	باب: تہبند کی صحیح جگہ کون سی ہے؟	30
٨- بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ	باب: قمیص پہننا	31
٩- بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟	باب: قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟	32
١٠- بَابُ كُمِّ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ	باب: قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟	33
١١- بَابُ حَلِّ الْأَزْرَارِ	باب: بٹن کھلے رکھنا	33
١٢- بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ	باب: شلوار (یا پاجامہ) پہننا	34
١٣- بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟	باب: عورت کا دامن کتنا دراز ہونا چاہیے؟	34
١٤- بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ	باب: سیاہ عمامے (پگڑی) کا بیان	36
١٥- بَابُ إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ	باب: پگڑی کا شملہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا	37
١٦- بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ	باب: ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے	37
١٧- بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ	باب: کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟	39
١٨- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ	باب: کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت	40
١٩- بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ	باب: عورتوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کا زیور پہننے کا بیان	41
٢٠- بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ	باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننا جائز ہے	43

٢١- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ	باب: کسم کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے	45
٢٢- بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ	باب: مردوں کے لیے زرد کپڑے کا جواز	46
٢٣- بَاب : اِلْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ	باب: ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو	47
٢٤- بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ	باب: شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے)	48
٢٥- بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ	باب: مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا	49
٢٦- بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ	باب: (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے	51
٢٧- بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ	باب: (نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت	51
٢٨- بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَخَلْعِهَا	باب: جوتے پہننا اور اتارنا	52
٢٩- بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ	باب: ایک جوتا پہن کر چلنا	53
٣٠- بَابُ الِانْتِعَالِ قَائِمًا	باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننا	53
٣١- بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ	باب: سیاہ موزے پہننا	54
٣٢- بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ	باب: بالوں کو مہندی لگانا	55
٣٣- بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ	باب: سیاہ رنگ کا خضاب کرنا	56
٣٤- بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ	باب: زرد رنگ کا خضاب کرنا	57
٣٥- بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ	باب: خضاب ترک کرنا (جائز ہے)	58
٣٦- بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ	باب: لمبے بال رکھنا اور مینڈھیاں بنانا	59
٣٧- بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعَرِ	باب: زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے	61
٣٨- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ	باب: قزع کی ممانعت کا بیان	62
٣٩- بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ	باب: انگوٹھی کا نقش	63
٤٠- بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ	باب: سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی ممانعت کا بیان	64
٤١- بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ	باب: انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی (کے اندر) کی طرف کرنا	65
٤٢- بَابُ التَّخَتُّمِ بِالْيَمِينِ	باب: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	65
٤٣- بَابُ التَّخَتُّمِ فِي الْإِبْهَامِ	باب: انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا	66

٤٤- بَابُ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ	باب: گھر میں تصویریں رکھنا	66
٤٥- بَابُ الصُّوَرِ فِيمَا يُوطَأُ	باب: پاؤں کے نیچے آنے والے کپڑے میں تصویریں	68
٤٦- بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ	باب: سرخ زین پوش	69
٤٧- بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ	باب: چیتے کی کھال پر سوار ہونا	69
٣٣- أَبْوَابُ الْأَدَبِ	**اخلاق وآداب سے متعلق احکام ومسائل**	71
١- بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ	باب: ماں باپ سے حسن سلوک	74
٢- بَابٌ: صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوكَ يَصِلُ	باب: والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان	78
٣- بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ	باب: والد کے (اولاد سے، اور خاص طور پر) بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان	78
٤- بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ	باب: ہمسائیگی کا حق	82
٥- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ	باب: مہمان کا حق	84
٦- بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ	باب: یتیم کا حق	85
٧- بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ	باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	87
٨- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ	باب: پانی صدقہ کرنے کی فضیلت	88
٩- بَابُ الرِّفْقِ	باب: نرمی (سے کام لینے) کا بیان	91
١٠- بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمَالِيكِ	باب: غلاموں سے حسن سلوک کا بیان	92
١١- بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ	باب: سلام کو عام کرنا	94
١٢- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ	باب: سلام کا جواب دینا	95
١٣- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ	باب: ذمیوں کو سلام کا جواب دینا	96
١٤- بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ	باب: عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا	98
١٥- بَابُ الْمُصَافَحَةِ	باب: مصافحہ کرنے کا بیان	99
١٦- بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ	باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان	101
١٧- بَابُ الِاسْتِئْذَانِ	باب: اجازت طلب کرنا	101
١٨- بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ	باب: جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے	

	کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کیا جواب دے)	104
١٩- بَاب: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ	باب: جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو	105
٢٠- بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ	باب: جسے چھینک آئے' اسے دُعا دینا	105
٢١- بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ	باب: ہم مجلس کی عزت کرنا	107
٢٢- بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ	باب: مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے	108
٢٣- بَابُ الْمَعَاذِيرِ	باب: معذرت کا بیان	108
٢٤- بَابُ الْمُزَاحِ	باب: مزاح کا بیان	109
٢٥- بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ	باب: سفید بال اکھاڑنا	111
٢٦- بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ	باب: کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان	111
٢٧- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ	باب: منہ کے بل لیٹنے کی ممانعت کا بیان	112
٢٨- بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ	باب: علم نجوم سیکھنا	113
٢٩- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ	باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	114
٣٠- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ	باب: مستحب اور پسندیدہ نام	115
٣١- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ	باب: ناپسندیدہ نام	115
٣٢- بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ	باب: نام تبدیل کرنا	117
٣٣- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ	باب: نبی ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنا	118
٣٤- بَابُ الرَّجُلِ يُكْتَنَى قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ	باب: اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا	119
٣٥- بَابُ الْأَلْقَابِ	باب: برے نام رکھنا	121
٣٦- بَابُ الْمَدْحِ	باب: تعریف (خوشامد) کا بیان	121
٣٧- بَاب: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ	باب: جس سے مشورہ لیا جائے وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت رکھی گئی ہے	123
٣٨- بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ	باب: حمام میں جانا	124
٣٩- بَابُ الِاطِّلَاءِ بِالنُّورَةِ	باب: بال صفا پاؤڈر لگانا	126

٤٠- بَابُ الْقَصَصِ	باب: وعظ کے طور پر واقعات بیان کرنا	127
٤١- بَابُ الشِّعْرِ	باب: شعر و شاعری کا بیان	128
٤٢- بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ	باب: ناپسندیدہ اشعار	129
٤٣- بَابُ اللَّعْبِ بِالنَّرْدِ	باب: نرد (چوسر) کھیلنا	131
٤٤- بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ	باب: کبوتر بازی	132
٤٥- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ	باب: تنہائی اچھی نہیں	134
٤٦- بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيتِ	باب: آگ بجھا کر سونا	134
٤٧- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ	باب: راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت	135
٤٨- بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ	باب: جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	136
٤٩- بَابُ تَتْرِيبِ الْكِتَابِ	باب: تحریر پر (سیاہی خشک کرنے کے لیے) مٹی ڈالنا	137
٥٠- بَابٌ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ	باب: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں	137
٥١- بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا	باب: جس کے پاس تیر ہوں اُسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے	138
٥٢- بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ	باب: قرآن مجید پڑھنے کا ثواب	139
٥٣- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ	باب: اللہ کے ذکر کی فضیلت	146
٥٤- بَابُ فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ	باب: لا إله إلا الله کی فضیلت	149
٥٥- بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ	باب: اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت	154
٥٦- بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ	باب: اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب	158
٥٧- بَابُ الِاسْتِغْفَارِ	باب: استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا)	163
٥٨- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ	باب: (نیک) عمل کی فضیلت	166
٥٩- بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»	باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت	168
٣٤- أَبْوَابُ الدُّعَاءِ	**دعا سے متعلق احکام و مسائل**	171
١- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ	باب: دعا کی فضیلت	175
٢- بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا	176

٣- بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے	183
٤- بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ	باب: جامع دعائیں	187
٥- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ	باب: معافی اور عافیت کی دعا	190
٦- بَاب: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ	باب: دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے	193
٧- بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ	باب: بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے	193
٨- بَاب: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ	باب: یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے	194
٩- بَابُ اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ	باب: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)	194
١٠- بَابُ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ	باب: اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان	198
١١- بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ	باب: باپ کی اور مظلوم کی دعا	202
١٢- بَابُ كَرَاهِيَةِ الِاعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ	باب: دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے	204
١٣- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ	باب: ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا	204
١٤- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى	باب: صبح و شام پڑھنے کی دعائیں	206
١٥- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ	باب: بستر پر (سونے کے لیے) جاتے وقت کی دعا	211
١٦- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ	باب: رات کو جاگ آئے تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟	215
١٧- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ	باب: پریشانی کے وقت کی دعائیں	217
١٨- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ	باب: گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعا	219
١٩- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ	باب: جب گھر میں داخل ہو تو کون سی دعا پڑھے؟	221
٢٠- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ	باب: سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟	222
٢١- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ	باب: بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟	223
٢٢- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلٰى أَهْلِ الْبَلَاءِ	باب: مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے	225
٣٥- أَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا	**خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام**	227
١- بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى	باب: مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس کے لیے اچھا	

لَهُ	خواب دیکھنا	229
٢- بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ	باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت	232
٣- بَاب: اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ	باب: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں	235
٤- بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا	باب: جو شخص برا خواب دیکھے (وہ کیا کرے؟)	236
٥- بَابُ مَنْ لَّعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ	باب: شیطان جس سے خواب میں شرارت کرے اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے	237
٦- بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ	باب: جب خواب کی تعبیر بیان کردی جائے تو اسی طرح واقع ہوجاتی ہے' اس لیے خواب کسی محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے	239
٧- بَاب: عَلَى مَا تُعْبَرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟	باب: خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟	240
٨- بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا	باب: جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (سخت گناہ ہے)	240
٩- بَاب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا	باب: زیادہ سچ بولنے والے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے	241
١٠- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا	باب: خواب کی تعبیر	242
٣٦- أَبْوَابُ الْفِتَنِ	**فتنہ وآزمائش سے متعلق احکام ومسائل**	253
١- بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ	باب: کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا	255
٢- بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ	باب: مومن کی جان ومال کی حرمت کا بیان	260
٣- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَةِ	باب: زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی ممانعت کا بیان	262
٤- بَاب: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ	باب: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے	264
٥- بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ	باب: (فرمان نبوی:) ''میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ'' کا بیان	265
٦- بَاب: اَلْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ	باب: مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں	267
٧- بَابُ الْعَصَبِيَّةِ	باب: عصبیت کا بیان	268
٨- بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ	باب: سواد اعظم (بڑی جماعت) کا بیان	269

٩- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ	باب: مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے	270
١٠- بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ	باب: فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر جمے رہنا	279
١١- بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا	باب: دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجانا	285
١٢- بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ	باب: فتنے کے زمانے میں زبان کو (نامناسب باتوں سے) روک کر رکھنا	287
١٣- بَابُ الْعُزْلَةِ	باب: (فتنوں کے دور میں لوگوں سے) الگ تھلگ رہنا	294
١٤- بَابٌ: الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ	باب: مشتبہ کام کرنے سے رک جانا	298
١٥- بَابٌ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا	باب: اسلام شروع میں اجنبی تھا	300
١٦- بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ	باب: فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے	302
١٧- بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ	باب: امتوں کا فرقوں میں تقسیم ہونا	303
١٨- بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ	باب: مال کا فتنہ	306
١٩- بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ	باب: عورتوں کا فتنہ	309
٢٠- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ	باب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	313
٢١- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ١٠٥]	باب: فرمان باری تعالی: ''مومنو! اپنی جانیں بچاؤ'' کا مطلب	322
٢٢- بَابُ الْعُقُوبَاتِ	باب: سزاؤں کا بیان	325
٢٣- بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ	باب: مصیبت پر صبر کا بیان	329
٢٤- بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ	باب: زمانے کی سختی کا بیان	339
٢٥- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ	باب: علاماتِ قیامت کا بیان	342
٢٦- بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ	باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا	349
٢٧- بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ	باب: دیانت داری کا ختم ہو جانا	352
٢٨- بَابُ الْآيَاتِ	باب: (قیامت کی بڑی) نشانیاں	354
٢٩- بَابُ الْخُسُوفِ	باب: زمین میں دھنس جانے کے واقعات	358

٣٠- بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ	باب: مقام بیداء کا لشکر	359
٣١- بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ	باب: دابۃ الارض کا بیان	362
٣٢- بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِن مَّغْرِبِهَا	باب: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	363
٣٣- بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ	باب: دجال کا فتنہ، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج و ماجوج کا ظہور	365
٣٤- بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ	باب: امام مہدی کا ظہور	389
٣٥- بَابُ الْمَلَاحِمِ	باب: (بڑی بڑی) جنگوں کا بیان	393
٣٦- بَابُ التُّرْكِ	باب: ترکوں کا بیان	398
٣٧- أبواب الزُّهد	**زہد سے متعلق احکام و مسائل**	401
١- بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا	باب: دنیا سے بے رغبتی	404
٢- بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا	باب: دنیا کی فکر کرنا	408
٣- بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا	باب: دنیا کی مثال	411
٤- بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ	باب: جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی	415
٥- بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ]	باب: تنگ دستی کی فضیلت	418
٦- بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ	باب: ناداروں کے مقام و مرتبے کا بیان	420
٧- بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ	باب: غریبوں کے ساتھ بیٹھنا	421
٨- بَاب: فِي الْمُكْثِرِينَ	باب: زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان	427
٩- بَابُ الْقَنَاعَةِ	باب: قناعت کا بیان	431
١٠- بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ	باب: آل محمد ﷺ کی گزران	435
١١- بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ	باب: آل محمد ﷺ کے گھر والوں کا بستر	439
١٢- بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران	441
١٣- بَاب: فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ	باب: تعمیر اور ویرانی	445
١٤- بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ	باب: توکل اور یقین	447
١٥- بَابُ الْحِكْمَةِ	باب: دانائی کی بات	451
١٦- بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ	باب: تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا	453

١٧- بَابُ الْحَيَاءِ	باب: حیا کا بیان	457
١٨- بَابُ الْحِلْمِ	باب: تحمل کا بیان	460
١٩- بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ	باب: غم اور رونا	462
٢٠- بَابُ التَّوَقِّي عَلَى الْعَمَلِ	باب: عمل کو (غیر مقبول ہونے سے) محفوظ کرنا	467
٢١- بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ	باب: دکھلاوے اور شہرت کا بیان	469
٢٢- بَابُ الْحَسَدِ	باب: حسد کا بیان	473
٢٣- بَابُ الْبَغْيِ	باب: ظلم وزیادتی	475
٢٤- بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى	باب: احتیاط اور تقویٰ	476
٢٥- بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ	باب: اچھی رائے عامہ	480
٢٦- بَابُ النِّيَّةِ	باب: نیت کا بیان	483
٢٧- بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ	باب: امید اور اجل	486
٢٨- بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ	باب: نیک عمل پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرنا	490
٢٩- بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ	باب: گناہوں کا بیان	493
٣٠- بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ	باب: توبہ کا بیان	497
٣١- بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ	باب: موت کی یاد اور اس کے لیے تیاری	506
٣٢- بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلٰى	باب: قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان	512
٣٣- بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ	باب: مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان	517
٣٤- بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ	باب: امت محمد ﷺ کی صفات	524
٣٥- بَابُ مَا يُرْجٰى مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	باب: قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید	532
٣٦- بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ	باب: حوض کوثر کا بیان	538
٣٧- بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ	باب: شفاعت کا بیان	544
٣٨- بَابُ صِفَةِ النَّارِ	باب: جہنم کی کیفیات	554
٣٩- بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ	باب: جنت کی کیفیات	561
فهرس أطراف الحديث	فہرست اطراف الحدیث	575

لباس کے آداب ومسائل

اسلام دین فطرت ہے۔ اسلام ترکِ دنیا اور رہبانیت کا درس دیتا ہے نہ صوفیت کے غیر فطری لوازمات کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہونے اور ان کا شکر بجالانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت لباس ہے جسے باری تعالیٰ نے انسانوں کی عفت وعصمت کے تحفظ کا ضامن اور ان کی زینت وآرائش کا باعث قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ﴾ (الأعراف ۷:۲۶) ’’اے اولاد آدم! بے شک ہم نے تمھارے لیے ایسا لباس پیدا کیا جو تمھاری شرم گاہیں بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے مستفید ہونے اور اس کا شکر بجالانے والے معاشروں میں اس کے بے شمار فوائد پوری طرح عیاں ہیں جبکہ اس نعمت کی ناشکری کرنے والے معاشروں میں بے حیائی، برائی، فحاشی اور ان کے نتیجے میں پھیلنے والی مہلک بیماریاں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، بلکہ ایسے معاشرے اخلاقیات سے محروی اور رنگارنگ عذابوں کا شکار ہیں جو لباس سے

بے پروائی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ رب العزت نے لباس کو شرم وحیا کی بقا اور زینت کا باعث بنایا ہے۔ اس کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں' اس لیے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ لباس پہنا کریں۔ ارشاد ہے: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الأعراف ۷:۳۱) ''اے آدم کی اولاد! ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو' یعنی لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو' بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' رحمتِ دو عالم ﷺ نے امت کی رہنمائی کے لیے متعدد ارشاد فرمائے ہیں۔ امت کو بتایا ہے کہ وہ کون سا لباس پہنیں' کیسے پہنیں اور کون سے لباس سے احتراز کریں۔ ان ارشادات میں سے چند ایک یہ ہیں:

① لباس پہنتے وقت ایک اہم اصول یہ بیان فرمایا کہ لباس ایسا ہو جس سے دو فائدے حاصل ہوں: ایک، شرم گاہ کو ڈھانپے اور دوسرا' زینت کا باعث ہو۔ اس سے زیادہ فخر ومباہات کی اجازت ہے نہ صوفیانہ زہد کی گنجائش، جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد باری تعالیٰ میں بھی رہنمائی کی گئی ہے کہ اسراف وتبذیر کے بغیر کھاؤ پیو اور لباس پہنو۔

② لباس پہن کر تکبر وغرور کا اظہار سخت ناپسندیدہ اور کبیرہ گناہ ہے' اس لیے ایسے لباس جو انسان کو اس بیماری میں مبتلا کرتے ہیں ان سے منع کر دیا' مثلاً: مردوں کے لیے ریشم اور سونا۔ شلوار' پاجامہ' پینٹ یا چادر کو گھسیٹتے ہوئے چلنا متکبرین کی علامت خاص ہے جو آج بھی ہمارے معاشرے میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ نبیٔ آخر الزمان ﷺ نے اس فعل کی قباحت وشناعت بیان کرتے ہوئے فرمایا: [مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ] (صحيح البخاري' اللباس' باب ما أسفل مِنَ الكعبين فهو في النّار' حديث: ۵۷۸۷) ''جو تہ بند (شلوار' پاجامہ' پینٹ) ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔'' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین.

③ زیب وزینت اور آرائش کے اظہار کے لیے سفید رنگ کے لباس کو پسند کیا گیا ہے' ارشاد رسول ہے: [اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَ أَطْيَبُ' وَ كَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ] (جامع الترمذي' الأدب' باب ماجاء في لبس البياض' حديث: ۲۸۱۰) ''سفید لباس پہنو' یہ بہت پاک اور صاف ہوتا ہے اور اسی

میں تم اپنے مُردوں کو کفناؤ۔‘‘

④ عورتوں کے لباس کے متعلق خصوصی ہدایات دی ہیں۔ عورتوں کے لباس میں پردے کا عنصر غالب ہونا چاہیے‘ چنانچہ ایسا لباس عمدہ مانا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ ساتر (جسم کو ڈھانپنے والا) ہو۔ مسلمان عورتوں کو ایسا باریک‘ شفاف یا فٹنگ والا لباس پہننے کی ممانعت ہے جس سے اعضائے جسم کی بے پردگی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (الأحزاب ۳۳:۵۹) ’’اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔‘‘ نیز فرمایا: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ﴾ (النور ۲۴:۳۱) ’’اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے۔‘‘ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے بارے میں سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اسلامی لباس کے آداب کو مدنظر نہیں رکھتیں بلکہ کفار کی مشابہت میں ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں جو پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور بے پردگی اور بے حیائی کا باعث بنتا ہے۔ ارشاد ہے: ’’میں نے جہنم کے دو گروہ نہیں دیکھے (میرے بعد نمودار ہوں گے) ان میں سے ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی (باریک‘ شفاف یا نہایت تنگ لباس پہنے ہوں گی۔) یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی‘ نہ جنت کی خوشبو انھیں آئے گی‘ حالانکہ اس کی خوشبو لمبے فاصلے پر بھی آئے گی۔‘‘ (صحيح مسلم‘ اللباس والزينة‘ باب النساء الكاسيات......‘ حديث: ۲۱۲۸)

⑤ اسلامی لباس کا ایک اور اہم اصول مرد وزن کے لباس میں نمایاں فرق بھی ہے‘ لہٰذا مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننے کی سخت ممانعت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: [لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ‘ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ] (سنن أبي داود‘ اللباس‘ باب في لباس النساء‘ حديث: ۴۰۹۸‘ ومسند أحمد: ۲/۳۲۵) ’’رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے‘ اور ایسی عورت پر بھی جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔‘‘

بسم الله الرحمن الرحيم

(المعجم ٣٢) كِتَابُ اللِّبَاسِ (التحفة ٢٤)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ١) - بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ (التحفة ١)

٣٥٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ. فَقَالَ: «شَغَلَنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ. اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ. وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ».

باب:۱- رسول اللہ ﷺ کا لباس

۳۵۵۰- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ پھر فرمایا: ”مجھے اس کے نقش و نگار نے مشغول کر دیا۔ اسے ابوجہم (ؓ) کے پاس لے جاؤ اور ان سے ان کی سادہ چادر لے آؤ۔“

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے نقش و نگار والا کپڑا پہننا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس قسم کا نہ ہو جسے زنانہ کپڑا قرار دیا جاتا ہو۔ ② نمازی کے سامنے ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہییں جو نمازی کی توجہ اپنی طرف مبذول کریں، اس لیے رنگ برنگے مصلوں پر نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ ③ مسجد کی دیواروں کو طرح طرح سے مزین کرنا بھی درست نہیں، اس سے بھی نمازی کی توجہ نماز سے ہٹ جاتی ہے۔ ④ مرد کے لیے سادہ لباس پہننا بہتر ہے۔ ⑤ کسی کا تحفہ واپس کرنا پڑے تو عذر واضح کر دینا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ نے صحابی سے دوسری چادر اس لیے طلب فرمائی کہ ہدیہ واپس ہونے کی وجہ سے ان کی دل شکنی نہ ہو۔ ⑦ مقتدیوں اور ساتھیوں کے جذبات مجروح کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑧ [أنبجانيه] ایک قسم کی سادہ، نقش و نگار کے بغیر چادر ہوتی تھی جو بہت معمولی درجے کے موٹے کپڑے کی ہوتی تھی۔

٣٥٥٠ـ أخرجه البخاري، الأذان، باب الالتفات في الصلاة، ح: ٧٥٢ من حديث سفيان به، ومسلم، المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، ح: ٥٥٦ عن ابن أبي شيبة به.

٣٥٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ. فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظاً مِنَ الَّتِي تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى الْمُلَبَّدَةَ. وَأَقْسَمَتْ لِي: لَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِمَا.

٣٥٥١- حضرت ابو بردہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے مجھے ایک موٹا تہ بند دکھایا جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ انھوں نے قسم کھا کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دو کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔

فوائد و مسائل: ① ملبدہ ایک قسم کی موٹی چادر ہوتی ہے۔ ② اس زمانے میں عرب میں جو کپڑے پائے جاتے تھے ان میں موٹے اونی کپڑے سستے ہوتے تھے۔ اور یہ سادہ لباس غریب لوگ پہنتے تھے۔ باریک سوتی لباس بہت قیمتی اور عمدہ سمجھا جاتا تھا اس لیے اسے امیر لوگ استعمال کرتے تھے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ ④ تاکید کے طور پر قسم کھا کر کوئی بات بتانا جائز ہے۔

٣٥٥٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

٣٥٥٢- حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس پر گرہ لگا رکھی تھی۔

٣٥٥٣- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ

٣٥٥٣- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ آپ

٣٥٥١- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه ... الخ، ح:٣١٠٨، ومسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس ... الخ، ح:٢٠٨٠ من حديث سليمان بن المغيرة به.

٣٥٥٢- [إسناده ضعيف] * الأحوص تقدم حاله، ح:١٩٢١، وخالد لم يسمع من عبادة كما في أطراف المسند: ٢/ ٦٤٧، للحافظ ابن حجر رحمه الله.

٣٥٥٣- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم ... الخ، ح:٣١٤٩ من حديث مالك به، ومسلم، الزكاة، باب إعطاء المؤلفة ومن يخاف على إيمانه إن لم يعط ... الخ، ح:١٠٥٧ عن يونس بن عبدالأعلى به مطولاً.

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ، غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ.

ﷺ نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

٣٥٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا، وَلَا يُطْوٰى لَهُ ثَوْبٌ.

۳۵۵۴- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کو گالی دیتے نہیں دیکھا اور نہ آپ کے لیے کپڑا لپیٹ کر رکھا جاتا تھا۔ (ایک ہی جوڑا ہوتا تھا۔)

٣٥٥٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِبُرْدَةٍ. قَالَ: وَمَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: الشَّمْلَةُ. قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُوَكَهَا. فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحْتَاجاً إِلَيْهَا. فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا، وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ. فَجَاءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيهَا. قَالَ: «نَعَمْ». فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللهِ! مَا أَحْسَنْتَ. [كُسِيَهَا] النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجاً إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا؟ وَقَدْ

۳۵۵۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی کیونکہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ آپ گھر سے تشریف لائے تو وہ چادر تہبند کے طور پر پہن رکھی تھی۔ فلاں آدمی آیا۔ حضرت سہل ؓ نے اس دن اس شخص کا نام بھی لیا تھا (بعد میں راوی کو یاد نہیں رہا۔) اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چادر کتنی اچھی ہے! مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' جب آپ گھر تشریف لے گئے تو وہ چادر تہ کر کے اس صحابی کے ہاں بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! تو نے اچھا

٣٥٥٤ـ [إسناده ضعيف] ※ ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ٣٣٠، وهو علة الخبر.

٣٥٥٥ـ أخرجه البخاري، الجنائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ح: ١٢٧٧ من حديث عبدالعزيز به.

عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا . فَقَالَ : إِنِّي ، وَاللهِ ! مَا سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِأَلْبَسَهَا . وَلٰكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي .

نہیں کیا۔ یہ چادر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ وہ تو نے آپ سے مانگ لی، حالانکہ تجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی! میں نے آپ سے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ وہ میرا کفن بنے۔

فَقَالَ سَهْلٌ : فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ .

حضرت سہل ؓ بیان کرتے ہیں: جس دن وہ صاحب فوت ہوئے، وہ چادر (بھی) ان کا کفن تھی۔

فوائد ومسائل: ① تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② عورتیں دستکاری کے کام کر کے گھر کی آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہیں بشرطیکہ پردے کے تقاضے کما حقہ پورے ہو سکیں۔ ③ کوئی چیز اگر کوئی شخص مانگ لے تو سخاوت کا تقاضا ہے کہ اسے دے دی جائے اگرچہ خود کو ضرورت ہو۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والی چیز حصول برکت کے لیے اپنے پاس رکھنا یا استعمال کرنا درست ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب یہ یقینی طور پر ثابت ہو کہ اس کا تعلق نبی ﷺ کی ذات سے رہ چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو جو خطوط اور گرامی نامے بھیجے تھے ان کے علاوہ اب دنیا میں ایسی کسی چیز کا قطعاً کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ جو عوام الناس میں ''موئے مبارک'' وغیرہ قسم کی اشیاء مشہور کر دی گئی ہیں، بالکل بے اصل اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ ایسی تمام اشیاء کے متعلق دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ سے متعلق کوئی بھی چیز، از قسم: عصا، عمامہ، موئے مبارک اور نعلین وغیرہ اب دنیا کے کسی بھی حصے میں کہیں موجود نہیں۔ یہ سب من گھڑت اور خود ساختہ قصے کہانیاں ہیں۔ واللہ أعلم. ⑤ سلف صالحین نے کسی صحابی یا تابعی سے منسوب چیز کو بطور تبرک محفوظ نہیں رکھا۔ جو چیزیں بعض صحابہ ؓ کی طرف منسوب ہیں ان میں سے اکثر کی ان حضرات کی طرف نسبت درست نہیں۔

۳۵۵٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسٍ

۳۵۵٦- حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اون کا (سادہ اور موٹا) لباس پہنا ہے، مرمت شدہ جوتا پہنا ہے اور انتہائی موٹا کپڑا زیب تن فرمایا ہے۔

۳۵۵٦_[ضعيف] تقدم، ح: ۳۳٤۸.

قَالَ: لَبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّوفَ. وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ. وَلَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا.

(المعجم ٢) - بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ٢)

باب:۲- جب کوئی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟

٣٥٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْباً جَدِيدًا. فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْباً جَدِيدًا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ، أَوْ قَالَ أَلْقَى، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سِتْرِ اللهِ، حَيًّا وَمَيِّتًا» قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۷- حضرت ابوامامہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے نیا کپڑا پہنا تو فرمایا: [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي حَيَاتِي] ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔“ پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”جس نے نیا کپڑا پہنا اور کہا: [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَاأُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي حَيَاتِي] پھر جو پرانا کپڑا اتارا ہے اسے صدقہ کر دیا، وہ زندگی میں اور وفات کے بعد اللہ کے سایۂ عاطفت میں، اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا۔“ نبی ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

٣٥٥٨- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

۳۵۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو سفید قمیص

٣٥٥٧- **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، الدعوات، باب(١٠٧)، ح: ٣٥٦٠ من حديث يزيد به، وقال: "غريب" * أبوالعلاء الشامي مجهول كما في التقريب.

٣٥٥٨- **[إسناده ضعيف]** أخرجه أحمد: ٢/ ٨٨، والنسائي في الكبرى من حديث عبدالرزاق به، وقال النسائي: "منكر"، وصححه ابن حبان، والبوصيري، وحسنه الحافظ في نتائج الأفكار، وفيه عنعنة الزهري، وله شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة: ٨/ ٢٦٥، ٢٦٦، ١٠/ ٤٠٢.

عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى عَلَىٰ عُمَرَ قَمِيصاً أَبْيَضَ فَقَالَ: «ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِيلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟» قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيلٌ. قَالَ: «اِلْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا».

پہنے دیکھا تو فرمایا: ''تمھارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں' بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: [اِلْبَسْ جَدِيدًا' وَعِشْ حَمِيدًا' وَمُتْ شَهِيدًا] ''تمھیں نیا لباس' قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔''

فوائد ومسائل: ① سفید لباس بہترین لباس ہے۔ یہ نبی ﷺ کو زیادہ پسند تھا۔ ② پہلی روایت (۳۵۵۷) کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے' اور دوسری روایت (۳۵۵۸) کو امام ابن حبان' امام بوصیری' حافظ ابن حجر اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے جبکہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مسند احمد کے محققین نے بھی طویل بحث کے بعد اسے منکر قرار دیا ہے اور دکتور بشار عواد نے بھی اس حدیث پر یہی حکم لگایا ہے' لہٰذا ہمارے فہم کے مطابق اس موقع پر دوسری صحیح احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ واللّٰه أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۹/۴۴۱' ۴۴۲' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم: ۳۵۵۸) ③ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے: [اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ' أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ' أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَ خَيْرِ مَاصُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ] ''اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔'' (سنن أبي داود' اللباس' باب مايقول إذا لبس ثوباً جديدًا' حديث: ۴۰۲۰) اور جب عام لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ] ''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔'' (سنن أبي داود' اللباس' باب مايقول أذالبس ثوباً جديدًاحديث: ۴۰۲۳) ابوداود میں ہی ابونضرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: [تُبْلِي وَ يُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالىٰ] ''اللہ کرے تم اسے خوب (استعمال کرکے) پرانا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔'' (حوالہ مذکورہ) مذکورہ دعائیں رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہیں' لہٰذا ہمیں مسنون دعاؤں ہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(المعجم ۳) بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ (التحفة ۳)

باب: ۳- جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے

۳۵۵۹- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۵۵۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے دو طرح لباس پہننے سے منع فرمایا۔ لباس پہننے کے یہ دو (ممنوع) انداز یہ ہیں: چادر کو اس انداز سے جسم پر لپیٹنا کہ ہاتھوں اور بازوؤں کو حرکت دینا مشکل ہو جائے۔ اور ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ اعضائے مستورہ ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو۔

فوائد ومسائل: ① لباس کا مقصد جسم کو اور خاص طور پر پردے کے اعضاء (شرم گاہ) کو چھپانا ہے۔ اگر چادر یا تہبند اس انداز سے استعمال کیا جائے کہ یہ مقصد حاصل نہ ہو تو یہ ممنوع ہے کیونکہ ایسا لباس حیا کے منافی ہے۔ ② کپڑے میں لپٹ جانے کو [اِشْتِمَالُ الصَّمَّاء] کہتے ہیں۔ صماء کے معنی ٹھوس چیز کے ہیں' یعنی اس طرح چادر اوڑھ کر انسان آسانی سے حرکت کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح ٹھوس پتھر حرکت نہیں کر سکتا۔ ③ [اِحْتِبَاء] کا مطلب ہے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ ایک کپڑے کے ساتھ کمر اور گھٹنوں کو باندھ لیا جائے۔ اگر تہبند کو اس طرح باندھ کر بیٹھا جائے تو پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ اگر تہبند کے علاوہ دوسرے کپڑے کو اس طرح لے کر بیٹھا جائے تو جائز ہے کیونکہ اس سے بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک کپڑے میں احتباء نہیں۔ ④ بعض اوقات گھٹنے کھڑے کر کے بازوان کے سامنے لا کر ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بیٹھنا جائز ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے بے پردگی نہیں ہوتی' لیکن خطبے کے دوران میں اس طرح بیٹھنے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

۳۵۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ

۳۵۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ آسمان کی طرف اس کا ستر کھلا ہوا ہو۔

۳۵۵۹۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۱۷۰.

۳۵۶۰۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۴۸.

إِلَى السَّمَاءِ.

فائدہ: [اِشْتِمَالُ الصَّمَّاء] اور [اِحْتِبَاء] کی وضاحت گزشتہ حدیث کے ترجمہ اور فوائد میں ہو چکی ہے۔

٣٥٦١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۵۶۱- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اِشْتِمَالِ صَمَّاء سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ تمھارا ستر آسمان کی طرف کھلا ہو۔

(المعجم ٤) - بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

(التحفة ٤)

باب: ۴- اون کا لباس پہننا

٣٥٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي: يَابُنَيَّ! لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ، لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

۳۵۶۲- حضرت ابو بردہ ؒ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کاش تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے' جب ہم پر بارش ہو جاتی تو (ایسی بو پیدا ہوتی کہ) تم ہماری بو کو بھیڑوں کی بو سمجھتے۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۲/۴۲۰، ۴۲۱، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۲۳۳۸، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۶۲) اہل عرب اون کو اس طرح تیار کرنے کے فن سے واقف نہیں تھے جس طرح آج کل تیار کی جاتی ہے کہ اس سے نفیس اور

٣٥٦١- [إسناده حسن] وصححه البوصيري * سعد بن سعيد أخو يحيى بن سعيد، حسن الحديث، وثقه الجمهور، وباقي السند صحيح.

٣٥٦٢- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في لبس الصوف والشعر، ح: ٤٠٣٣ من حديث قتادة به * وقتادة عنعن، ولم أجد تصريح سماعه، وانظر، ح: ١٧٥.

ہموار تار تیار ہو جاتے ہیں بلکہ وہ سادہ انداز سے تیار کیا ہوا موٹا تار ہوتا تھا اور اس سے بننے والا کپڑا بھی موٹا اور کھردرا ہوتا تھا‘ اس لیے سوتی کپڑا نفیس اور قیمتی جبکہ اونی لباس بھدا اور سستا ہوتا تھا۔ ③ صحابۂ کرام ؓ ناز ونعمت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ وہ خود تو معمولی خوراک اور لباس پر اکتفا کرتے جبکہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ④ جب عمدہ لباس کی طاقت نہ ہو تو اونی لباس پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے شکوہ کرنے کی بجائے دین وایمان کی حفاظت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

۳۵٦۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ. فَصَلَّى بِنَا فِيهَا. لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

۳۵۶۳- حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ (گھر سے) ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اون کا بنا ہوا‘ تنگ آستینوں والا ایک رومی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی لباس میں ہمیں نماز پڑھائی جب کہ آپ کے جسم مبارک پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

۳۵٦٤- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السِّمْطِ: حَدَّثَنِي الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۴- حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا‘ پھر جسم مبارک پر پہنا ہوا اونی جبہ الٹا کر اس سے چہرۂ مبارک پونچھ لیا۔

۳۵٦٥- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْفَضْلِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

۳۵۶۵- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

۳۵٦۳_ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۵۵۲ لعلته.

۳۵٦٤_ [ضعيف] تقدم، ح: ٤٦۸.

۳۵٦٥_ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الوسم والعلم في الصورة، ح: ۵۵٤۲، ومسلم، اللباس والزينة، باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه . . . الخ، ح: ۲۱۱۹ من حديث شعبة به.

هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسِمُ غَنَماً فِي آذَانِهَا. وَرَأَيْتُهُ مُتَّزِرًا بِكِسَاءٍ.

کہ آپ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو ایک چادر تہ بند کے طور پر باندھے ہوئے دیکھا۔

فوائد ومسائل: ① جانوروں کو ایسی علامت لگانا جائز ہے جس سے وہ دوسروں کے جانوروں سے پہچانے جاسکیں۔ ② اس مقصد کے لیے جانوروں کے چہروں پر داغ نہیں دینا چاہیے، کسی اور جگہ نشان لگایا جاسکتا ہے۔ ③ کساء سے مراد بالوں سے بنی ہوئی چادر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اونی لباس پہننا جائز ہے۔ (نواب وحید الزمان خاں ؒ)

(المعجم ٥) - بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ

(التحفة ٥)

باب: ۵- سفید کپڑے

٣٥٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ. فَالْبَسُوهَا، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ».

۳۵۶۶- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بہترین کپڑے سفید ہیں، انھیں پہنا کرو اور اپنے فوت ہونے والوں کو ان میں کفن دیا کرو۔''

٣٥٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ».

۳۵۶۷- حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو، وہ زیادہ پاک اور زیادہ عمدہ ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① سفید رنگ افضل ہے، اس لیے اہم مواقع پر سفید کپڑے پہننا بہتر ہے۔ ② سفید لباس

٣٥٦٦_[حسن] تقدم، ح: ١٤٧٢.

٣٥٦٧_[حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء في لبس البياض، ح: ٢٨١٠ من حديث سفيان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ٤/ ١٨٥ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * والثوري صرح بالسماع عنده، وشيخه عنعن، وتقدم، ح: ٣٨٣، ولحديثه شاهد عند النسائي، المجتبى: ٤/ ٣٤، ح: ١٨٩٥، ٨/ ٣٠٥، ح: ٥٣٣٧ وغيره، وإسناده حسن.

خوبصورت بھی ہوتا ہے اور باوقار بھی۔ اس میں میل کچیل کا جلدی پتہ چل جاتا ہے اس لیے اس کو جلدی دھو لیا جاتا ہے اور زیادہ توجہ سے دھویا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ زیادہ پاک صاف رہتا ہے۔ ③ کفن کے لیے سفید کپڑا بہتر ہے ویسے دوسرا کپڑا بھی درست ہے خصوصاً دھاری دار کپڑا۔ (سنن أبي داود، الجنائز، باب في الكفن، حديث: ٣١٥٠)

٣٥٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ [عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ] أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللهَ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ، الْبَيَاضُ».

٣٥٦٨- حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین لباس جس میں تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں اللہ سے ملتے ہو، سفید لباس ہے۔''

(المعجم ٦) - بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ (التحفة ٦)

باب: ٦- تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا

٣٥٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعاً عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «[إِنَّ] الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

٣٥٦٩- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① کپڑا گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا لمبا ہو کہ زمین پر گھسٹتا ہو یا زمین سے چھوتا ہو۔

٣٥٦٨ـ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف، شريح بن عبيد لم يسمع من أبي الدرداء، قاله المزي" الخ * ومروان بن سالم تقدم حاله، ح: ٧١٢.

٣٥٦٩ـ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء، وبيان حد ما يجوز إرخاءه إليه، وما يستحب، ح: ٢٠٨٥ عن ابن أبي شيبة به، وعلقه البخاري، ح: ٥٧٩١ من حديث الليث عن نافع به، وله طرق عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

② تہبند، شلوار، پتلون، پاجامہ، عربی قمیص جو پاؤں تک ہوتی ہے ان سب میں مرد کے لیے جائز حد یہ ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے اوپر رہے۔ اور افضل یہ ہے کہ آدھی پنڈلی تک رہے۔ ③ جائز حد سے نیچے کپڑا لٹکانا کبیرہ گناہ ہے۔ ④ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کپڑا تکبر کی نیت سے نہیں لٹکاتے، ان کا یہ عذر درست نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ''تہبند لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔'' (سنن أبي داود، اللباس، باب ماجاء في إسبال الإزار، حديث: ۴۰۸۴)

۳۵۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۰- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا۔''

[قَالَ:] فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ. فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عطیہ ؒ نے بیان کیا: بلاط کے مقام پر میں ابن عمر ؓ سے ملا اور ان سے ابوسعید ؓ کی اس حدیث کا ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) بیان فرماتے ہیں۔ ابن عمر ؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (یہ صحیح ہے۔) میرے کانوں نے اسے (رسول اللہ ﷺ سے) سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

۳۵۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبَلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ

۳۵۷۱- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو موٹے کپڑے کی چادر زمین پر گھسیٹ رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت

۳۵۷۰- [صحيح] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۹ من حديث فراس عن عطية العوفي به، وضعفه البوصيري من أجله، وتقدم، ح: ۳۷، والحديث السابق شاهد له.

۳۵۷۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۵۰۳ من حديث محمد بن عمرو به.

الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

کی) نظر نہیں فرمائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① کسی کو غلط کام کرتے دیکھ کر فوراً ٹوک دینا درست ہے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ اس نے مسئلہ پہلے بھی تو سنا ہوگا۔ ② غلطی پر متنبہ کرتے وقت غصے کی بجائے پیار سے بات کی جائے، خاص طور پر اپنے سے چھوٹی عمر کے فرد کو ''بیٹا'' یا ایسا مناسب لفظ بول کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ٧) - بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟ (التحفة ٧)

باب: ۷- تہبند کی صحیح جگہ کون سی ہے؟

٣٥٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ. فَقَالَ: «هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ. فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ، فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ».

۳۵۷۲- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے پٹھے کے نچلے حصے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر تو (یہاں تک رکھنا) نہ چاہے تو نیچے کرلے۔ اگر تو نہ چاہے تو (اور) نیچے کرلے۔ اگر تو (اتنا سا اونچا بھی رکھنا) نہ چاہے تو (معلوم ہونا چاہیے کہ) تہبند کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں۔''

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ ؒ نے یہی روایت علی بن محمد کے واسطے سے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

فوائد ومسائل: ① پنڈلی کے پٹھے کا نچلا حصہ گھٹنے اور ٹخنے کے درمیان میں ہوتا ہے، اسی لیے اگلی حدیث میں ''پنڈلیوں کے نصف'' کا لفظ مذکور ہے۔ ② تہبند، پاجامہ، عربی قمیص وغیرہ پنڈلی کے نصف تک رکھنا اصل حکم ہے۔ اس سے نیچے رکھنا جائز ہے، افضل نہیں۔ ③ مرد کا کپڑا ٹخنے سے اوپر رہنا چاہیے۔

٣٥٧٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

۳۵۷۳- حضرت عبدالرحمٰن بن یعقوب جہنی حرقی ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت

٣٥٧٢ـ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب في مبلغ الإزار، ح: ١٧٨٣ من حديث أبي الأحوص به، وقال: "هٰذا حديث حسن صحيح، ورواه الثوري وشعبة عن أبي إسحاق".

٣٥٧٣ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ٤٠٩٣ من حديث العلاء به.

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ» يَقُولُ ثَلَاثًا: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

ابوسعید ؓ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تہبند کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”مومن کا تہبند (شلوار، پینٹ اور پائجامہ وغیرہ) اس کی پنڈلیوں کے نصف تک (بلند) ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں اس پر گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ جہنم میں ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی: ”جو شخص تکبر کے ساتھ تہبند (زمین پر) گھسیٹے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

فائدہ: تہبند گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا نیچے لٹکا لیا جائے کہ وہ زمین تک پہنچ جائے اور چلتے وقت زمین پر لگتا رہے۔ مرد کے لیے ایسا کرنا حرام ہے۔ عورت کے لیے یہ جائز ہے کیونکہ یہ اس کے لیے پردے کا باعث ہے۔ اس طرح اس کے پاؤں اجنبیوں کی نظر سے چھپے رہتے ہیں۔

٣٥٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ. فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ».

۳۵۷۴- حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سفیان بن سہل! کپڑا (جائز حد سے زیادہ) نہ لٹکا، اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

(المعجم ٨) - بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

(التحفة ٨)

باب: ٨- قمیص پہننا

٣٥٧٤_ [حسن] أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٥/ ٤٨٨، ح: ٩٧٠٤ من حديث يزيد به، وهو في المصنف: ٨/ ٢٠٧، ح: ٤٨٨٧، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٤٩، والبوصيري، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ١٤٥٠ وغيره، وراجع نيل المقصود، ح: ٤٠٨٤.

٣٥٧٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ [إِلَى] رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۳۵۷۵- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی کپڑا قمیص سے زیادہ پسند نہیں تھا۔

فائدہ: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ چادر کو سنبھالنا پڑتا ہے جب کہ قمیص پہن کر ہاتھوں کو زیادہ آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور عربوں کی قمیص نیچے تک ہوتی ہے اس لیے اگر موٹے کپڑے کی بنی ہوئی ہو تو تہبند کے بغیر بھی ستر کے اعضاء چھپے رہتے ہیں۔ واللہ أعلم.

(المعجم ٩) - بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟ (التحفة ٩)

باب: ۹- قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟

٣٥٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَغْرَبَهُ

۳۵۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''(جائز حد سے زیادہ) لٹکانا تہبند میں بھی ہوتا ہے قمیص میں بھی اور پگڑی میں بھی۔ جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

(امام ابن ماجہ ؒ کے استاد) ابوبکر بن ابی شیبہ ؒ نے فرمایا: یہ کیسی نادر حدیث ہے!

فوائد ومسائل: ① اسبال (کپڑا لٹکانا) کا لفظ عام طور پر تہبند اور شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کپڑے بھی جائز حد سے زیادہ لمبے رکھنا جائز نہیں۔ ② علامہ محمد فواد عبدالباقی بیان کرتے ہیں کہ علماء نے پگڑی کے لٹکنے والے حصے کی حد کمر کے نصف تک بیان فرمائی ہے۔ ③ اس حدیث کے نادر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شَيْئًا کا لفظ عام ہے یعنی اسبال ہر کپڑے میں ہو سکتا

٣٥٧٥ـ [حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب ماجاء في القميص، ح: ٤٠٢٥ من حديث عبدالمؤمن به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ١٧٦٢.

٣٥٧٦ـ [حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ٤٠٩٤ من حديث الحسين بن علي به.

ہے جب اس حد سے زیادہ ہو جو شرفاء کے ہاں متعارف ہے۔ اسبال کی ممانعت والی دوسری حدیثوں میں یہ نکتہ نہیں۔

(المعجم ١٠) - بَابُ كُمِّ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ؟ (التحفة ١٠)

باب: ۱۰- قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟

٣٥٧٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ. ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصاً قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّولِ.

۳۵۷۷- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسی قمیص پہنتے تھے جس کی آستینیں بھی چھوٹی ہوتی تھیں اور لمبائی بھی کم ہوتی تھی۔

(المعجم ١١) - بَابُ حَلِّ الْأَزْرَارِ (التحفة ١١)

باب: ۱۱- بٹن کھلے رکھنا

٣٥٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ. وَإِنَّ زِرَّ قَمِيصِهِ لَمُطْلَقٌ.

۳۵۷۸- حضرت قرہ بن ایاس مزنی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی بیعت کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی قمیص کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ، فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ، إِلَّا مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا.

حضرت عروہ بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں: میں نے (حضرت قرہ ؓ کے بیٹے) معاویہ بن قرہ ؒ اور ان

٣٥٧٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ١/ ٤٥٩ من حديث حسن بن صالح به، وانظر، ح: ٢٢٩٦ لحال مسلم الأعور الملائي، وروى أبوداود، ح: ٤٠٢٧ بإسناد حسن، وحسنه الترمذي، ح: ١٧٦٥ "كان كم يد رسول الله ﷺ إلى الرسغ".

٣٥٧٨ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في حل الأزرار، ح: ٤٠٨٢ من حديث زهير بن معاوية به.

کے بیٹے کو سردیوں اور گرمیوں میں جب بھی دیکھا' ان کے بٹن کھلے ہوئے دیکھے۔

فوائد ومسائل: ① قمیص کے گریبان میں بٹن لگانا درست ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے شاید کسی ضرورت (گرمی وغیرہ کی وجہ) سے گریبان کا بٹن کھولا ہوگا لیکن بزرگوں نے اتباع کے خیال سے ہمیشہ بٹن کھلے رکھے۔ بٹن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں لوگ بطور تکبر اپنا گریبان کھلا رکھتے ہیں' لہٰذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔

(المعجم ١٢) - بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ (التحفة ١٢)

باب:۱۲- شلوار (یا پاجامہ) پہننا

٣٥٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

۳۵۷۹- حضرت سوید بن قیس ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا۔

فوائد ومسائل: ① [سَرَاوِيل] کا ترجمہ شلوار یا پاجامہ دونوں طرح صحیح ہے کیونکہ یہ ایک ہی لباس ہے جس کی بناوٹ میں فرق ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا شلوار خریدنا یا اسے خریدنے کا ارادہ ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز لباس ہے' البتہ کسی صحیح حدیث میں نبی ﷺ کے پاجامہ پہننے کا ذکر نہیں۔ ③ مرد کے لیے شلوار پہننا جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ''جسے (احرام باندھتے وقت) تہبند میسر نہ ہو وہ سراویل (شلوار یا پاجامہ) پہن لے۔'' (سنن ابن ماجه' المناسك' باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزارا أو نعلين' حديث: ۲۹۳۱) اگر احرام کی حالت میں مجبوری کی صورت میں مرد شلوار پہن سکتا ہے تو عام دنوں میں شلوار یا پاجامہ پہننا بالاولیٰ جائز ہوگا۔

(المعجم ١٣) - بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟ (التحفة ١٣)

باب:۱۳- عورت کا دامن کتنا دراز ہونا چاہیے؟

٣٥٧٩- [صحيح] تقدم، ح: ٢٢٢٠، ٢٢٢١.

۳۵۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا؟ قَالَ: «شِبْرًا» قُلْتُ: إِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا. قَالَ: «ذِرَاعٌ. لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ».

۳۵۸۰- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک بالشت۔'' میں نے کہا: تب اس (کے قدموں یا پنڈلیوں) سے کپڑا ہٹ جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔''

فائدہ: ایک بالشت یا ایک ہاتھ سے مراد ٹخنوں سے اس قدر نیچے تک ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ اس کی بابت لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی دو حالتیں ہیں: مستحب حالت یہ ہے کہ تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھے۔ اور جائز حالت یہ ہے کہ ٹخنوں (سے اوپر) تک رکھے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی دو حالتیں ہیں۔ مستحب حالت یہ ہے کہ مردوں کی جائز حالت سے ایک بالشت زیادہ ہو۔ اور جائز حالت ایک ہاتھ، یعنی مردوں کی جائز حالت سے دو بالشت زیادہ۔ (فتح الباري:۱۰/۳۲۰)

۳۵۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعٌ. فَكُنَّ يَأْتِينَّا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۱- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات (ؓ) کو ایک ہاتھ دامن کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم انھیں سرکنڈے سے ایک ہاتھ ماپ دیتے۔

۳۵۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۳۵۸۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ سے یا حضرت ام سلمہ

۳۵۸۰ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٨ من حديث عبيدالله به.

۳۵۸۱ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٩ من حديث سفيان الثوري به * زيد العمي تقدم، ح: ٢٧٠٣، وله لون آخر عند النسائي في الكبرٰى، ولبعضه شاهد عند أبي داود، ح: ٤١١٧، وإسناده صحيح.

۳۵۸۲ـ [إسناده ضعيف جدًا] وهو في المصنف: ٨/ ٢٢١، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهزم تقدم، ح: ٣٠٨٦، وحديث: ٣٥٨٠ يغني عنه.

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ، أَوْ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ».

ؓ سے فرمایا: ’’تمھارا دامن ایک ہاتھ ہونا چاہیے۔‘‘

٣٥٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ، «شِبْرًا» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذاً تَخْرُجَ سُوقُهُنَّ. قَالَ: «فَذِرَاعٌ».

۳۵۸۳- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عورتوں کے دامن کے بارے میں فرمایا: ’’ایک بالشت۔‘‘ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تب تو ان کی پنڈلیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا: ’’تب ایک ہاتھ (کافی ہے۔‘‘)

(المعجم ١٤) - بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

(التحفة ١٤)

باب:۱۴- سیاہ عمامے (پگڑی) کا بیان

٣٥٨٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۳۵۸۴- حضرت عمرو بن حریث ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا جبکہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا۔

٣٥٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۳۵۸۵- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ (فتح مکہ کے موقع پر) نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

٣٥٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۵۸۶- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت

٣٥٨٣- [إسناده ضعيف جدًا] انظر الحديث السابق، وضعفه البوصيري.

٣٥٨٤- [صحيح] تقدم، ح: ١١٠٤.

٣٥٨٥- [صحيح] تقدم، ح: ٢٨٢٢.

٣٥٨٦- [صحيح] ضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، ح: ٢٥١، والحديث السابق شاهد له.

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

فوائد ومسائل: ① سفید رنگ کا لباس بہتر اور افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۶۶) لیکن سیاہ رنگ بھی جائز ہے۔ ② بہتر یہ ہے کہ پورا لباس سیاہ نہ ہو کیونکہ دور حاضر میں یہ ایک خاص فرقے کی علامت بن چکا ہے صرف پگڑی سیاہ ہو تو ان سے مشابہت نہیں ہوتی۔ ③ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے۔ احرام صرف اس وقت ضروری ہے جب حج یا عمرے کی نیت سے مکہ میں داخل ہو۔

(المعجم ١٥) - بَابُ إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ (التحفة ١٥)

باب: ۱۵- پگڑی کا شملہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا

٣٥٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۳۵۸۷- حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

(المعجم ١٦) - بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ١٦)

باب: ۱۶- ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے

٣٥٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۸۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

٣٥٨٧- [صحيح] تقدم، ح: ١١٠٤.

٣٥٨٨- أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ٢٠٧٣ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

۳۵۸۹- حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے، عام ریشم سے اور موٹے ریشم سے منع فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① ریشم سے مراد وہ ریشہ ہے جسے ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے۔ مصنوعی طور پر بنائے ہوئے دھاگے جو ریشم سے مشابہ ہوں، ریشم میں شامل نہیں اگرچہ لوگ انھیں ریشم ہی کہتے ہیں۔ ② ''دیباج'' کی تشریح النہایہ میں یوں کی گئی ہے: [اَلثِّيَابُ الْمُتَّخَذَةُ مِنَ الْإِبْرِيسَمِ] ''ابریشم کے بنے ہوئے کپڑے۔'' جبکہ المنجد میں اس لفظ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: ''وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا (دونوں) ریشم کے ہوں۔'' ③ ریشم سے ممانعت صرف مردوں کے لیے ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۹۵)

۳۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. وَقَالَ: «هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۹۰- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع کیا اور فرمایا: ''وہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہے اور آخرت میں ہمارے لیے۔''

فوائد ومسائل: ① خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بستر وغیرہ بنا کر اس پر بیٹھنا اور لیٹنا یہ سب کچھ مردوں پر حرام ہے۔ ② سونے کا زیور پہننا بھی مردوں پر حرام ہے، خواہ وہ ہار ہو، انگوٹھی ہو، گھڑی کا چین ہو، لباس کے بٹن ہوں یا کوئی اور زیور، سب کا ایک ہی حکم ہے، البتہ سونے کا مرد کی ملکیت میں ہونا گناہ نہیں جب کہ وہ پہنا نہ جائے۔ ③ دنیا میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کرنا بہت بڑی نیکی ہے جس کا ثواب یہ ہے کہ جنت میں ویسی ہی نعمتیں حاصل ہوں گی جو دنیا کی نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہوں گی۔ ④ رہن سہن کے طریقوں اور لباس وغیرہ کی بناوٹ میں غیر مسلموں سے امتیاز قائم رکھنا ضروری ہے۔

۳۵۸۹۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۱۱۵.

۳۵۹۰۔ [صحیح] تقدم، ح: ٣٤١٤.

۳۵۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَىٰ حُلَّةً سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ ابْتَعْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ، وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا وفود کے استقبال اور جمعے کے دن پہننے کے لیے خرید لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

فوائد ومسائل: ① [حُلَّه] ایک طرح کے دو کپڑوں کو کہتے ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصے پر پہننے یا اوڑھنے کے لیے، دوسرا جسم کے زیریں حصے پر پہننے کے لیے، جیسے تہ بند وغیرہ، اس لیے اس کا ترجمہ ''جوڑا'' کیا گیا ہے۔ ② جمعہ اور عید وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحب ہے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ ③ مہمانوں کے استقبال کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔ ④ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے بہت محبت رکھتے تھے، اس لیے آپ کے لیے عمدہ چیز پسند کرتے تھے۔ ⑤ کوئی شخص خلوص اور محبت سے مشورہ دے اور وہ مشورہ درست نہ ہو تو سختی سے رد کرنے کی بجائے اس کی غلطی واضح کر دی جائے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور آئندہ اس غلطی سے بچ سکے۔ ⑥ آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کافر پہنتے ہیں جنھیں آخرت میں کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟

۳۵۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۳۵۹۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور

۳۵۹۱- أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ٢٠٦٨/٦ من حديث عبيدالله بن عمر به مختصرًا، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ٨٨٦، ح: ٢٦١٢، ومسلم، ح: ٢٠٦٨، وهو في الموطأ، لباس، ح: ١٨.

۳۵۹۲- أخرجه البخاري، الجهاد، باب الحرير في الحرب، ح: ٢٩١٩ من حديث سعيد به، ومسلم، اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ح: ٢٠٧٦ عن ابن أبي شيبة به.

أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَبَّأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا، حِكَّةٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو ریشم کی قمیصیں پہننے کی اجازت دی کیونکہ انھیں خارش کی تکلیف تھی۔

فوائد و مسائل: ① ان حضرات کو جوؤں کی تکلیف بھی تھی۔ (صحيح البخاري' الجهاد والسير' باب الحرير في الحرب' حديث: ۲۹۲۰) ممکن ہے خارش اسی وجہ سے ہو۔ ② جن جلدی بیماریوں میں دوسرا لباس تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس فائدہ مند ہو تو اس صورت میں مردوں کو یہ لباس پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸- کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت

۳۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ. إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۳۵۹۳- حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ باریک اور موٹے ریشم (کا کپڑا پہننے) سے منع کرتے تھے' مگر جو اتنا سا ہو۔ پھر (حضرت عمر ؓ نے) ایک انگلی سے اشارہ کیا' پھر دوسری سے' پھر تیسری سے' پھر چوتھی سے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے لیکن کناروں پر تھوڑا بہت ریشم ہو تو جائز ہے۔ ② ریشم کے جواز کی حد زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کی چوڑائی تک ہے۔ اس سے کم ہو تو بہتر ہے' اس سے زیادہ جائز نہیں۔

۳۵۹٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ. فَدَعَا بِالْقَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ.

۳۵۹۴- حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عمر عبداللہ بن کیسان تیمی ؒ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے عمامہ خریدا جس (کے کنارے) پر

۳۵۹۳- [صحيح] تقدم، ح: ۲۸۲۰.

۳۵۹٤- [صحيح] تقدم، ح: ۲۸۱۹.

فَدَخَلْتُ عَلٰى أَسْمَاءَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا. فَقَالَتْ: بُؤْسًا لِعَبْدِ اللهِ يَاجَارِيَةُ! هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ، بِالدِّيبَاجِ.

(ریشم کے) نشان تھے۔ انھوں نے قینچی طلب فرمائی اور اسے کاٹ ڈالا۔ میں نے حضرت اسماء ؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: تعجب ہے عبداللہ (ؓ) پر (اور اپنی خادمہ کو آواز دی) اے لڑکی! رسول اللہ ﷺ کا جبہ لاؤ۔ وہ (نبی ﷺ کا) جبہ لائی جس کی آستینوں، گریبان اور دونوں طرف کے چاک کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا۔

فوائد ومسائل: ① نشان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کنارے پر ریشم کے دھاگے سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔ حضرت ابن عمر ؓ نے اتنا کنارہ کاٹ دیا۔ ② ایک بڑا عالم بھی کسی مسئلے میں غلطی کرسکتا ہے۔ ③ نبی اکرم ﷺ کا قول وعمل ہر عالم کے فتوے پر راجح ہے۔ ④ مرد کے کپڑے پر اگر تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو جائز ہے، خواہ وہ کڑھائی کی صورت میں ہو یا ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کی صورت میں۔

(المعجم ١٩) - بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (التحفة ١٩)

باب: ۱۹- عورتوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کا زیور پہننے کا بیان

۳۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ، وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي،

۳۵۹۵- حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ریشم اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا، پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

۳۵۹٥_[صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في الحرير للنساء، ح: ٤٠٥٧ من حديث يزيد بن أبي حبيب به، وللحديث شواهد كثيرة.

حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ» .

فائدہ: معمولی زینت تو درست ہے لیکن زیادہ زیورات پہننے سے امارت اور فخر وتکبر کا اظہار ہوتا ہے جس سے غریبوں کا دل دکھتا ہے اس لیے اس سے اجتناب بہتر ہے، خاص طور پر زیورات پہن کر سفر کرنے سے بہت سے مفاسد سامنے آتے ہیں۔

۳۵۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ: حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ مَلْفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ، إِمَّا سَدَاهَا وَإِمَّا لُحْمَتُهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ. فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا أَصْنَعُ بِهَا؟ أَلْبَسُهَا؟ قَالَ: «لَا. وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ».

۳۵۹۶- حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک حلہ (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا یا بانا ریشم سے بنا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں‘ اس سے فاطماؤں کو اوڑھنیاں بنا دے۔“

فوائد ومسائل: ① اگر کپڑا خالص ریشم کا نہ ہو بلکہ آدھا سوتی اور آدھا ریشمی ہو‘ تب بھی مردوں کے لیے اسے پہننا منع ہے۔ ② ”فاطماؤں“ سے مراد حضرت علی ؓ کے گھر کی وہ خواتین ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام ”فاطمہ“ تھا‘ یعنی رسول اللہ ﷺ کی دختر جو حضرت علی ؓ کی اہلیہ تھیں‘ دوسری حضرت علی ؓ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ‘ تیسری حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی فاطمہ ؓ۔ ③ تحفہ دینا اور قبول کرنا مسنون ہے۔

۳۵۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَفِي إِحْدٰى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ. وَفِي الْأُخْرٰى

۳۵۹۷- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی

۳۵۹۶ـ [حسن] * يزيد تقدم حاله، ح: ٥٠٤، وله شاهد قوي عند أحمد: ١/ ١٣٧، رواه شعبة عن أبي إسحاق عن هبيرة به.

۳۵۹۷ـ [صحيح] * الإفريقي، (ح: ٥٤)، وشيخه تقدم حالهما، وللحديث شواهد عند أحمد: ٢/ ١٦٦ وغيره، وانظر، ح: ٣٥٩٥.

ذَهَبٌ. فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ».

عورتوں کے لیے حلال ہیں۔"

۳۵۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

۳۵۹۸- حضرت انس ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب ؓ کو دھاری دار ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سنداً ضعیف ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے سنداً صحیح قرار دیا ہے اور اس حدیث کی بابت مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت میں حضرت زینب ؓ کا ذکر شاذ ہے، محفوظ روایت میں حضرت ام کلثوم ؓ کا نام ہے جس کی تائید ہمارے فاضل محقق نے بھی کی ہے۔ مزید دیکھیے: (ضعيف سنن ابن ماجه للألباني، رقم:۷۸۹، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم:۳۵۹۸) ② ''سیراء'' اس ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سیدھے خطوط ہوں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- مردوں کے لیے سرخ لباس پہننا جائز ہے

۳۵۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، مُتَرَجِّلًا، فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

۳۵۹۹- حضرت براء ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ صاحب جمال نہیں دیکھا جب کہ آپ نے (بالوں میں) کنگھی کی ہوئی تھی اور سرخ چادریں (تہبند اور چادر) پہن رکھی تھیں۔

فائدہ: امام ابن قیم ؒ بیان کرتے ہیں: ''حُلّہ'' کا مطلب تہبند اور اوڑھنے والی چادر ہے اور ''حُلّہ'' کا لفظ ان دونوں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے۔ یہ سمجھنا غلط فہمی ہے کہ یہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا تھا اور اس میں دوسرا رنگ شامل نہیں تھا۔ سرخ حلے سے مراد یمن کی دو چادریں ہوتی ہیں جو سرخ اور سیاہ دھاریوں کی صورت

۳۵۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، ذكر الرخصة للنساء في لبس السيراء، ح:۵۲۹۸ من حديث عيسى به * الزهري عنعن، والمحفوظ "أم كلثوم" مكان زينب.

۳۵۹۹- [صحيح] وهو في المصنف: ۸/ ۱۷۷، ۲۶۲ * شريك القاضي تابعه شعبة عند البخاري، اللباس، باب الثوب الأحمر، ح:۵۸۴۸ وغيره، ومسلم، ح:۲۳۳۷/ ۹۱ وغيرهما.

میں بنی ہوتی ہیں جس طرح یمن کی دوسری چادریں (لکیردار) ہوتی ہیں۔ یہ لباس اس نام (سرخ حلہ) سے ان سرخ دھاریوں کی وجہ سے مشہور ہے ورنہ خالص سرخ (لباس) سے تو سختی سے منع کیا گیا ہے' البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح البخاري' کتاب الصلاۃ' باب الصلاۃ في الثوب الأحمر' حدیث:۳۷۶ میں ذکرکردہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے ذریعے سے (سرخ کپڑا پہننے کے) جواز کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں۔ گویا خالص سرخ رنگ کا جوڑا پہننا بھی مردوں کے لیے جائز ہے لیکن اگر کسی علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہوتو پھر اس علاقے میں مردوں کے لیے اس سے اجتناب بہتر ہوگا کیونکہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

٣٦٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَّادِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَاضِي مَرْوَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ. عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ. يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥] رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ» ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

۳۶۰۰- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آگئے۔ انھوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ کبھی گرتے تھے' کبھی اٹھتے تھے۔ نبی ﷺ (منبر سے) اتر آئے اور انھیں گود میں اٹھالیا۔ اور فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: ﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ﴾ ''تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے۔'' میں نے انھیں دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہوا۔'' پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کردیا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ لباس پہننا جائز ہے۔ ممکن ہے یہ قمیصیں خالص سرخ رنگ کی نہ ہوں۔ ② بچوں سے پیار معزز شخصیت کی شان کے خلاف نہیں بلکہ ایک خوبی ہے۔ ③ خطبے کے دوران میں کسی ضرورت کے تحت منبر سے اترنا جائز ہے۔ ④ مال اور اولاد کے آزمائش ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بہت دفعہ انسان مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے غلط کاموں کا ارتکاب کرلیتا ہے' اس لیے مومن کو احتیاط

٣٦٠٠ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة للأمر يحدث، ح: ١١٠٩ من حديث زيد به، وحسنه الترمذي، ح: ٣٧٧٤، وصححه ابن جرير الطبري في تفسيره: ٢٨/ ٨١.

سے کام لینا چاہیے کہ مال کی طلب میں یا اولاد کی محبت کی وجہ سے کوئی خلاف شریعت کام نہ ہو جائے۔ ⑤ خطبے کے دوران میں موضوع سے غیر متعلق بات کرنے میں حرج نہیں بشرطیکہ وہ ضروری بات ہو۔

(المعجم ٢١) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ (التحفة ٢١)

٣٦٠١- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُفَدَّمِ.

قَالَ يَزِيدُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْمُفَدَّمُ؟ قَالَ: الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ.

باب: ۲۱- کسم کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے

۳۶۰۱- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے رنگ سے منع فرمایا۔

(حدیث کے راوی) یزید بیان کرتے ہیں (ابن عمر ؓ کے شاگرد) حضرت حسن بن سہل ؒ سے دریافت کیا گیا: [مُفَدَّم] سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو عُصْفُر (کسم) سے خوب رنگا گیا ہو۔

فوائد و مسائل: ① مُعَصْفَر کا مطلب ہے عصفر سے رنگا ہوا۔ وہ ایک زرد رنگ کی چیز ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ (محمد فواد عبدالباقی بحوالہ المنجد) لیکن انھوں نے [اَلْمُفَدَّم] کی تشریح یوں کی ہے: ''انتہائی سرخ۔ گویا وہ اتنا زیادہ سرخ ہے کہ مزید سرخ نہیں ہو سکتا۔'' ممکن ہے کسم کا پودا زرد ہونے کے باوجود اس سے رنگا ہوا کپڑا سرخ ہو جاتا ہو۔ ② گہرے کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا اگر ہلکے رنگ کا ہو تو مردوں کے لیے جائز ہے۔

٣٦٠٢- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ، عَنْ

۳۶۰۲- حضرت علی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے عصفر (کسم) کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا: تمھیں منع فرمایا۔

٣٦٠١ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٩٩ من حديث يزيد به، وتقدم، ح: ٥٠٤، وصرح بالسماع، وهو في المصنف: ١٨٢/٨، وسيأتي، ح: ٣٦٤٣، وله شاهد عند النسائي: ٢/ ١٨٨، ١٨٩، وإسناده حسن، وله طرق أخرى.

٣٦٠٢ـ أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ٤٨٠/ ٢١٣ من حديث أسامة به مختصرًا.

لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ .

فائدہ: حضرت علی ؓ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! کسم کا رنگا ہوا مت پہن۔ یہ نہیں فرمایا: لوگو! یہ رنگ نہ پہنو تاہم حکم سب کے لیے ایک ہی ہے۔

٣٦٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ. وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ. فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ. فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورَهُمْ. فَقَذَفْتُهَا فِيهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: «يَاعَبْدَ اللهِ! مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ».

٣٦٠٣- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ثنیۂ اذاخر سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے جب کہ میں نے عصفر سے رنگی ہوئی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز ناگوار گزری ہے۔ میں گھر والوں کے پاس گیا' انھوں نے تنور جلا رکھا تھا۔ میں نے وہ (چادر) تنور میں ڈال دی۔ اگلے دن میں حاضر خدمت ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! چادر کا کیا بنا؟'' میں نے بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی؟ عورتوں کے لیے کو اس (چادر کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔''

فوائد ومسائل: ① عصفر کا رنگا ہوا کپڑا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ② مردوں کو ایسا کپڑا پہننا منع ہے جو عورتوں کا لباس سمجھا جاتا ہو۔ ③ جب نرم الفاظ میں تنبیہ کرنے سے بات مانی جائے تو سخت انداز سے تنبیہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ④ صحابۂ کرام ؓ کے دل میں نبی ﷺ کی عظمت ومحبت اس قدر تھی کہ اشارتاً کہی ہوئی بات پر بھی وہ پوری مستعدی سے عمل کرتے تھے۔ ⑤ جب کسی کو عالم کی بات سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہو تو عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے کہ بات کا صحیح مطلب یہ تھا۔

(المعجم ٢٢) - بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

(التحفة ٢٢)

باب:٢٢-مردوں کے لیے زرد کپڑے کا جواز

٣٦٠٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

٣٦٠٤- حضرت قیس بن سعد ؓ سے روایت

٣٦٠٣ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في الحمرة، ح: ٤٠٦٦ من حديث عيسٰى به.

٣٦٠٤ـ [ضعيف] تقدم ح: ٤٦٦.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ. فَاغْتَسَلَ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ. فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلٰى عُكَنِهِ.

ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے نہانے کے لیے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں زرد چادر پیش کی۔ (آپ نے اوڑھ لی) میں نے آپ کے شکم مبارک کی سلوٹ پر ورس کا نشان دیکھا۔

(المعجم ٢٣) - بَابٌ: اِلْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ (التحفة ٢٣)

باب: ۲۳- ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو

٣٦٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَالَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ».

۳۶۰۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ' پیو' صدقہ کرو اور پہنو' جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔''

فوائد ومسائل: اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کی دعوت نہیں دیتا بلکہ کمائی اور خرچ کی ناجائز راہوں سے روکتا ہے۔ ② اپنی ذات پر' بیوی بچوں پر، والدین اور عزیز واقارب پر خرچ کرنا اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنا نیکی ہے۔ ③ اسراف اور فضول خرچی کا مطلب جائز مقام پر ناجائز حد تک خرچ کرنا ہے۔ سادگی مسلمان کی شان ہے۔ ④ ناجائز مقام پر تھوڑا خرچ بھی گناہ ہے اور تبذیر میں شامل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ (بنیٓ اسرآئیل ۱۷: ۲۷) ''بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔'' ⑤ تھوڑے مہمانوں کے لیے بہت زیادہ کھانے تیار کر لینا اور پھر انھیں ضائع کر دینا بھی تبذیر میں شامل ہے۔ اسی طرح اپنا مال' وقت ضائع کرنے والی بے فائدہ تفریح پر خرچ کرنا بھی

٣٦٠٥ـ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزكاة، باب الاختيال في الصدقة، ح: ٢٥٦٠ من حديث يزيد به مختصرًا، وهو في المصنف: ٨/ ٢١٧، ح: ٤٩٢٩، وعلقه البخاري في أول كتاب اللباس * قتادة تقدم، ح: ١٧٥، وله شواهد موقوفة في تغليق التعليق وغيره.

اس میں شامل ہے۔ ⑥ اسراف وتبذیر عام طور پر دوسروں پر برتری کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے' جو خود ایک گناہ ہے۔ ایسی چیزوں پر خرچ ہونے والی رقم سے غریبوں کی مدد کی جائے تو دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ⑦ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب اللباس سے پہلے معلق بیان کیا ہے' مزید لکھتے ہیں کہ اس کے تغلیق التعلیق وغیرہ میں موقوف شواہد موجود ہیں' لہٰذا اس بات سے اور دیگر محققین کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱/۲۹۴' ۲۹۵' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم: ۳۶۰۵' وهداية الرواة: ۴/۲۱۷' ۲۱۸)

(المعجم ٢٤) - **بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ** (التحفة ٢٤)

باب: ۲۴- شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے)

٣٦٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثَوْبَ مَذَلَّةٍ».

۳۶۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص شہرت والا لباس پہنے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔''

٣٦٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللهُ

۳۶۰۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا' پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔''

٣٦٠٦ـ [حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح: ٤٠٢٩ من حديث شريك به، وحسنه المنذري في الترغيب: ٣/ ١١٦، وصّحح أبوحاتم وقفه، قلت: شريك تابعه أبوعوانة، انظر الحديث الآتي.

٣٦٠٧ـ [حسن] وانظر الحديث السابق.

ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا».

فوائد و مسائل: ① شہرت کے لباس سے مراد بہت قیمتی لباس بھی ہے کہ لوگ اس کی باتیں کریں اور اس کی ثروت و امارت کی شہرت ہو، اور بہت ہلکا اور نکما لباس بھی ہے کہ لوگوں میں اس کے زہد اور بزرگی کی شہرت ہو۔ ② ایسا لباس پہننے والے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کی دولت سے مرعوب ہو کر اس کی عزت کریں' یا اسے خدا رسیدہ سمجھ کر اس کے آگے عقیدت سے سر جھکائیں۔ اس گناہ کی سزا یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن ایسا لباس ملے گا جس کی وجہ سے وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ جہنم میں جلنے کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔

٣٦٠٨- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ مُحْرِزٍ النَّاجِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ، أَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ».

۳۶۰۸- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شہرت کا لباس پہنا' اللہ تعالیٰ اس سے (ناراض ہو کر) منہ پھیر لے گا حتی کہ اسے ذلیل کر دے گا جب بھی ذلیل کرے۔''

(المعجم ٢٥) - **بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ** (التحفة ٢٥)

باب: ۲۵- مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا

٣٦٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهُرَ».

۳۶۰۹- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ''جو بھی چمڑا رنگ لیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

٣٦٠٨ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن الجوزي في تلبيس إبليس، ص: ٢٣٨ من طريق آخر عن وكيع بن محرز به، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى ضعفه، الترغيب: ٣/ ١١٦ * عثمان بن جهم لم يوثقه غير ابن حبان، واتبعه البوصيري، فهو علة الخبر، والحديث السابق شاهد لبعضه.

٣٦٠٩ـ أخرجه مسلم، الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ٣٦٦/ ١٠٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

٣٦١٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً. فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟» فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا».

۳۶۱۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ام المومنین حضرت میمونہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت میمونہ ؓ کی آزاد کردہ لونڈی کی ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو انھیں (آزاد کردہ لونڈی کو) صدقے میں ملی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا کہ اسے رنگ کر اس سے فائدہ اٹھاتے؟“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے صرف کھانا حرام ہے۔“

٣٦١١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ، فَمَاتَتْ. فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «مَا ضَرَّ أَهْلَ هٰذِهِ، لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا؟».

۳۶۱۱- حضرت سلمان ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: امہات المومنین میں سے کسی کی ایک بکری تھی وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”اگر اس کے مالک اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھا لیتے تو ان کا کیا نقصان تھا؟“

فوائد ومسائل: ① جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے وہ مر جائے تو اس کا چمڑا اتار کر رنگ لیا جائے پھر استعمال کی کوئی بھی چیز بنالی جائے تو یہ جائز ہے۔ ② بعض علماء گزشتہ حدیث: ۳۶۰۹ کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں اس کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا تاہم صحیح اور راجح موقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانوروں ہی کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٣٦١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۱۲- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں

٣٦١٠_ أخرجه مسلم، الحيض، الباب السابق، ح: ٣٦٣/ ١٠٠ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦١١_ **[حسن]** وهو في المصنف: ٨/ ١٩٠، وضعفه البوصيري من أجل ليث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ٢٠٨، وله شاهد ضعيف عند الطبراني: ١٧/ ٢١٢، ح: ٥٧٦، والحديث السابق شاهد له.

٣٦١٢_ **[إسناده ضعيف]** أخرجه أبوداود، اللباس، باب في أهب الميتة، ح: ٤١٢٤ من حديث مالك به، وهو في ◀◀

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ، إِذَا دُبِغَتْ.

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردہ جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب اسے رنگ لیا جائے۔

(المعجم ٢٦) - بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (التحفة ٢٦)

باب:۲۶-(ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے

٣٦١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

۳۶۱۳- حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس نبی ﷺ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) ”مردار کے چمڑے سے یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔“

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں اس سے مراد وہ چمڑا ہے جس کو دباغت کے ذریعے سے پاک نہ کرلیا گیا ہو۔

(المعجم ٢٧) - بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ (التحفة ٢٧)

باب:۲۷-(نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت

الموطأ: ٢/ ٤٩٨، والمصنف: ٨/ ١٩٢ * أم محمد بن عبدالرحمٰن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: "غير معروفة" الجوهر النقي: ١/ ١٧.

٣٦١٣ـ [حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب من روى أن لا ينتفع بإهاب الميتة، ح: ٤١٢٧ من حديث شعبة به، وحسنه الترمذي، ح: ١٧٢٩، والبيهقي: ١/ ١٨، وصححه ابن حبان * الحكم صرح بالسماع، وراجع نيل المقصود في جواب الطعن في حديث ابن عكيم رحمه الله.

٣٦١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ، مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۴- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوتے کی دو پٹیاں تھیں جن کے تسمے دہرے تھے۔

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کے زمانے کے جوتے کی بناوٹ موجودہ دور کی ہوائی چپل سے ملتی جلتی ہے۔ اس میں چمڑے کا ایک ٹکڑا (شسع) انگلیوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اور اس کا ایک سرا زمام سے بندھا ہوتا تھا۔ زمام کا نام قبال بھی ہے۔ ② اس قسم کے جوتے میں پاؤں کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے' اس لیے رسول اللہ ﷺ موزوں یا جرابوں پر مسح کرتے وقت پاؤں جوتوں سے نہیں نکالتے تھے بلکہ جوتوں سمیت مسح کر لیتے تھے۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ' حدیث:۵۵۹' ۵۶۰) بلکہ جوتے اتارے بغیر پاؤں دھو بھی لیتے تھے۔ (صحيح البخاري' الوضوء' باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين' حديث:۱۶۶)

٣٦١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ.

۳۶۱۵- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوتوں کی دو پٹیاں تھیں۔

(المعجم ٢٨) - بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَخَلْعِهَا (التحفة ٢٨)

باب:۲۸- جوتے پہننا اور اتارنا

٣٦١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ،

۳۶۱۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص جوتے پہنے تو دائیں جوتے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں

٣٦١٤ـ [صحيح] أخرجه ابن أبي شيبة: ٨/ ٢٣١ عن وكيع به، وهو في الشمائل للترمذي، ح: ٧٦، وصححه البوصيري: والحديث الآتي شاهد له.

٣٦١٥ـ أخرجه البخاري، اللباس، باب قبالان في نعل، ومن رأى قبالاً واحدًا واسعًا، ح: ٥٨٥٧ من حديث همام به، وهو في المصنف: ٨/ ٢٣١.

٣٦١٦ـ أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً . . . الخ، ح: ٢٠٩٧ من حديث محمد ابن زياد به، وهو في المصنف: ٨/ ٢٢٦، ٢٢٧، وأخرجه البخاري، ح: ٥٨٥٥، ومسلم، ح: ٢٠٩٧ من طريق الأعرج عن أبي هريرة به، وهو في الموطأ: ٢/ ٩١٦.

فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرٰى».

سے شروع کرے۔“

فوائد ومسائل: ① دائیں اور بائیں کا فرق اسلامی تہذیب کا ایک اہم اصول ہے۔ ② دائیں ہاتھ سے یا دائیں طرف سے کرنے والے بعض کام یہ ہیں: کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، کوئی چیز لینا یا دینا، لباس پہننا، جوتا پہننا، مسجد میں داخل ہونا، بیت الخلا سے باہر آنا، مسواک کرنا، وضو اور غسل کرنا، کنگھی کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، لکھنا اور ہر وہ کام جو شرعاً یا عرفاً اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ③ بائیں ہاتھ سے یا بائیں طرف سے کرنے کے بعض کام یہ ہیں: مسجد سے باہر آنا، بیت الخلا میں داخل ہونا، استنجا کرنا، ناک صاف کرنا، جوتا اتارنا اور اس طرح کے دوسرے کام۔

(المعجم ٢٩) - بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ (التحفة ٢٩)

باب: ۲۹- ایک جوتا پہن کر چلنا

٣٦١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ. لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا».

۳۶۱۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر نہ چلے، چاہیے کہ دونوں (جوتے یا موزے) اتار لے یا دونوں پہن کر چلے۔“

فائدہ: ایک جوتا یا موزہ پہن کر چلنے میں دقت ہوتی ہے اور لڑکھڑانے کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ چال میں توازن نہیں رہتا، علاوہ ازیں شرف ووقار کے بھی منافی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک جوتا اتارنا پڑے تو بہتر ہے کہ دونوں جوتے اتار دیے جائیں۔ ننگے پاؤں چلنا شرعاً منع نہیں۔

(المعجم ٣٠) - بَابُ الْاِنْتِعَالِ قَائِمًا (التحفة ٣٠)

باب: ۳۰- کھڑے ہو کر جوتے پہننا

٣٦١٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۶۱۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے

٣٦١٧ـ [صحيح] وهو في المصنف: ٨/ ٢٢٧، ٢٢٨، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الأعرج عن أبي هريرة به، انظر الحديث السابق.

٣٦١٨ـ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * أبومعاوية تقدم، ح: ١٨٦٤، والأعمش تقدم، ح: ١٧٨، هما مدلسان وعنعنا، وللحديث طريق آخر عند الترمذي، ح: ١٧٧٥ وغيره، وفيه الحارث بن نبهان وهومتروك كما◀◀

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

٣٦١٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۹- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح کہا ہے، خصوصاً شیخ البانی ؒ نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے تصحیح والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة، رقم:۷۱۹، و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم:۳۶۱۸، ۳۶۱۹) بنا بریں جوتا بیٹھ کر پہننا بہتر ہے، خاص طور پر وہ جوتا جسے کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو۔ ② اسلام دین کامل ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں اخلاقی اور قانونی رہنمائی موجود ہے۔

(المعجم ٣١) - بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ

باب: ۳۱- سیاہ موزے پہننا

(التحفة ٣١)

٣٦٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ. فَلَبِسَهُمَا.

۳۶۲۰- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی ؒ نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر سیاہ سادہ موزوں کا جوڑا ارسال کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے پہنا۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

◄◄ تقدم، ح: ٢١٣، وانظر الحديث الآتي.

٣٦١٩ـ **[إسناده ضعيف]** وصححه البوصيري * سفيان الثوري مدلس وعنعن، وتقدم، ح: ١٦٢، وللحديث شاهد عند الترمذي، ح: ١٧٧٦، وفيه عنعنة قتادة، والحديث ضعيف من جميع طرقه، ولم يصب من صححه.

٣٦٢٠ـ **[ضعيف]** تقدم، ح: ٥٤٩.

شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے محققین' نیز عظیم محقق شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت پر طویل بحث کی ہے اور اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں جس سے حدیث کو حسن قرار دینے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللّٰہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۸/۸۳' ۸۴ وصحيح سنن أبي داود (مفصل) للألباني: ۱/۲۲۶' ۲۲۸' رقم: ۱۴۴) ② حضرت نجاشی رحمہ اللہ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے' نجاشی رحمہ اللہ نے انھیں احترام سے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رحمہ اللہ کے فوت ہونے پر ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔ ③ سیاہ موزے پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

(التحفة ۳۲)

باب: ۳۲- بالوں کو مہندی لگانا

۳۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ أَبَاسَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ. فَخَالِفُوهُمْ».

۳۶۲۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہودی اور عیسائی بالوں کو نہیں رنگتے' چنانچہ تم ان کی مخالفت کرو۔''

فوائد ومسائل: ① حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ بالوں کو رنگنے کی بابت لکھتے ہیں: ''علماء نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے' اس لیے ڈاڑھی یا سر کے سفید بالوں کو رنگنا ضروری نہیں' صرف بہتر ہے' تاہم یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ جہاں نہ رنگنے سے مشابہت ہوگی' وہاں بالوں کو رنگنا ضروری ہوگا ورنہ مستحب۔'' (ریاض الصالحین' حدیث: ۱۶۳۸) ② آج کل عیسائی سیاہ خضاب بہت استعمال کرتے ہیں' اس لیے بہتر ہے کوئی دوسرا رنگ استعمال کیا جائے' بالکل سیاہ رنگ سے اجتناب کیا جائے۔ ③ غیر مسلموں کے مخصوص رسم ورواج اور تہوار (کرسمس' بسنت' نئے عیسوی سال کی خوشی اور ویلن ٹائن ڈے وغیرہ) ان کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں' اس لیے ان میں شرکت سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ ④ ڈاڑھی مونڈنا غیر مسلموں کا رواج ہے جو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقے کے بھی خلاف ہے' اس لیے یہ حرام ہے۔

۳۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ

۳۶۲۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ

۳۶۲۱ـ أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب في مخالفة اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶۲۲ـ [صحيح] أخرجه أبوداود، الترجل، باب في الخضاب، ح: ۴۲۰۵ من حديث ابن بريدة به، وقال ◀◀

ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ، الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ».

ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (کے بالوں) کا رنگ بدلنے کے لیے سب سے بہتر چیز مہندی اور وسمہ ہے۔''

فوائد ومسائل: ① [وسمہ' کتم] ایک خودرو پودا ہے۔ اس کے پتے پیس کر خضاب کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ (مصباح اللغات) ② وسمہ لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جبکہ مہندی ملا کر لگانے سے بالوں کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہو جاتا ہے۔

٣٦٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعَرًا مِنْ شَعَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

٣٦٢٣- حضرت عثمان بن موہب رحمہ اللہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چند بال نکال کر مجھے دکھائے جو مہندی اور وسمہ سے رنگے ہوئے تھے۔

(المعجم ٣٣) - بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

(التحفة ٣٣)

باب: ٣٣- سیاہ رنگ کا خضاب کرنا

٣٦٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْتُغَيِّرْهُ. وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ».

٣٦٢٤- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ ان کا سر ثغامہ (سفید گھاس) کی طرح (سفید) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں ان (کے گھر) کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ۔ وہ (مہندی وغیرہ کے ذریعے سے) ان کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دے۔ اور انھیں سیاہ رنگ سے بچانا۔''

◀◀ الترمذي "حسن صحيح"، ح: ١٧٥٣، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٧٥.

٣٦٢٣ـ أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ٥٨٩٧ من حديث سلام به.

٣٦٢٤ـ **[صحيح]** أخرجه أحمد: ٣/ ٣١٦ عن إسماعيل به، وهو في المصنف: ٨/ ٢٤٤ * ليث تابعه أبوخيثمة، وابن جريج عند مسلم، ح: ٢١٠٢، وبه صح الحديث.

فوائد ومسائل: ① حضرت ابوقحافہ ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے والد محترم تھے۔ ان کا نام حضرت عثمان بن عامر ؓ تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر ؓ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں ۹۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ② خالص سیاہ رنگ کے خضاب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

٣٦٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنِ زَكَرِيَّا الرَّاسِبِيُّ: حَدَّثَنَا دَفَّاعُ بْنُ دَغْفَلٍ السَّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ، لَهٰذَا السَّوَادُ. أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ».

۳۶۲۵- حضرت صہیب رومی ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم خضاب کرتے ہو' سیاہ رنگ ہے۔ اس سے تمھاری عورتوں کے دلوں میں تمھاری رغبت (اور محبت) زیادہ ہوتی ہے اور تمھارے دشمنوں کے دلوں میں تمھارا رعب زیادہ ہوتا ہے۔“

(المعجم ٣٤) - بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ (التحفة ٣٤)

باب: ۳۴- زرد رنگ کا خضاب کرنا

٣٦٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ [عُبَيْدَ] بْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا تَصْفِيرِي لِحْيَتِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

۳۶۲۶- حضرت عبید بن جریج ؒ سے روایت ہے' انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ورس کے ذریعے سے اپنی ڈاڑھی کا رنگ زرد کر لیتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: میرا اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک زرد کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ: ڈاڑھی کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے جس طرح مہندی کے ذریعے سے سرخ کرنا جائز ہے' اسی طرح زرد رنگ کرنا بھی درست ہے۔

٣٦٢٥- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري * دفّاع ضعيف كما في التقريب، وفيه علة أخرٰى.

٣٦٢٦- أخرجه البخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، ح: ١٦٦، ومسلم، الحج، باب(٥): الإهلال من حيث تنبعث الراحلة، ح: ١١٨٧ من حديث سعيد به.

٣٦٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا!» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ».

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ.

٣٦٢٧- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا (بالوں کا رنگ مہندی لگا کر تبدیل کیا ہوا تھا۔) آپ نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا ہے!'' پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔'' پھر ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد خضاب کیا ہوا تھا' آپ نے فرمایا: ''یہ ان سب سے اچھا ہے۔''

راویٔ حدیث بیان کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس ؓ کے شاگرد) حضرت طاؤس ؒ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

(المعجم ٣٥) - بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

(التحفة ٣٥)

باب: ٣٥- خضاب ترک کرنا (جائز ہے)

٣٦٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ. يَعْنِي عَنْفَقَتَهُ.

٣٦٢٨- حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے یہ بال سفید تھے۔ ان کا اشارہ نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں کی طرف تھا۔

٣٦٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى:

٣٦٢٩- حضرت حمید ؒ سے روایت ہے' وہ بیان

٣٦٢٧_ **[إسناده ضعيف]** أخرجه أبوداود، الترجل، باب في خضاب الصفرة، ح: ٤٢١١ من حديث إسحاق بن منصور به ✽ حميد بن وهب ضعفه العقيلي، وابن حبان وغيرهما، وقال البخاري: "منكر الحديث".

٣٦٢٨_ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ٣٥٤٥ من حديث أبي إسحاق به، ومسلم، الفضائل، باب شيبه ﷺ، ح: ٢٣٤٢ من حديث زهير به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ١٠٤٦ أطول منه.

٣٦٢٩_ **[صحيح]** أخرجه أحمد: ٣/ ١٧٨، ١٨٨، ٢٠١ من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ٣٥٤٧، ومسلم، ح: ٢٣٤٧ وغيرهما.

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ عِشْرِينَ شَعَرَةً، فِي مُقَدَّمِ لِحْيَتِهِ.

کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے بال سفید نہیں ہوئے، صرف ڈاڑھی کے اگلے حصے میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

٣٦٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ عِشْرِينَ شَعَرَةً.

٣٦٣٠- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

(المعجم ٣٦) - بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ (التحفة ٣٦)

باب: ٣٦- لمبے بال رکھنا اور مینڈھیاں بنانا

٣٦٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. تَعْنِي ضَفَائِرَ.

٣٦٣١- حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے بالوں) کی چار لٹیں، یعنی گندھی ہوئی مینڈھیاں تھیں۔

٣٦٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ،

٣٦٣٢- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل کتاب بال (مانگ نکالے

٣٦٣٠_ [صحيح] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ٤٠ عن محمد بن عمر به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

٣٦٣١_ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الترجل، باب في الرجل يضفر شعره، ح: ٤١٩١ من حديث سفيان به، وحسنه الترمذي، ح: ١٧٨١(ب)، وقال البخاري: "لا أعرف لمجاهد سماعًا عن أم هانيء"، وللحديث علة أخرٰى.

٣٦٣٢_ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ٣٥٥٨ من حديث الزهري به، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ٢٣٣٦ من حديث إبراهيم بن سعد به.

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ: فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ. ثُمَّ فَرَقَ، بَعْدُ.

بغیر) لٹکاتے تھے اور (عرب کے) مشرکین مانگ نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ (شروع میں) سر کے بال (اہل کتاب کی طرح) لٹکا کر رکھتے تھے، پھر بعد میں آپ مانگ نکالنے لگے۔

فوائد ومسائل: ① مکہ مکرمہ میں مشرکین کی اکثریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان سے امتیاز کے لیے اہل کتاب کا انداز اختیار فرما لیتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ میں موجود کثیر اہل کتاب سے فرق کرنے کے لیے دوسرا انداز اختیار فرمایا۔ ② رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل وحی کی روشنی میں ہوتا تھا، اس لیے بال مانگ نکالے بغیر کھلے چھوڑنا منسوخ ہے اور مانگ نکالنا مسنون اور ثواب ہے۔

٣٦٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرِقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. ثُمَّ أَسْدُلُ نَاصِيَتَهُ.

۳۶۳۳- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے تالو کے پیچھے مانگ نکالتی تھی۔ اور سر کے اگلے حصے کے بال لٹکا دیتی تھی۔

فائدہ: ممکن ہے یہ اس دور کی بات ہو جب رسول اللہ ﷺ سر کے اگلے حصے کے بال کھلے چھوڑتے تھے۔

٣٦٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَعَرًا رَجِلًا، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ.

۳۶۳۴- حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال سیدھے تھے جو کانوں اور کندھوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔

٣٦٣٣_ [حسن] وهو في المصنف: ٨/ ٢٦٢، وسنده ضعيف * ابن إسحاق مدلس، وعنعن، وقد تقدم، ح: ١٢٠٩، وباقي السند حسن، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ٤١٨٩.

٣٦٣٤_ أخرجه البخاري، اللباس، باب الجعد، ح: ٥٩٠٥، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ، ح: ٢٣٣٨ من حديث جرير به.

فوائد و مسائل: ① سیدھے کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ گھنگریالے نہیں تھے بلکہ ہلکے ہلکے سے خم دار تھے۔ ② جب بال کٹوا لیے جاتے تو کانوں کی لو تک ہوتے تھے‘ جب بڑھ جاتے تو بعض اوقات کندھوں تک پہنچ جاتے تھے۔ ③ حج اور عمرے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سر کے سارے بال اتروا دیتے تھے۔

٣٦٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، شَعَرٌ دُونَ الْجُمَّةِ، وَفَوْقَ الْوَفْرَةِ.

۳۶۳۵- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال جمہ سے کم اور وفرہ سے زیادہ تھے۔

فائدہ: جمہ سے مراد کندھوں تک پہنچنے والے بال اور وفرہ سے مراد کانوں کی لو تک پہنچنے والے بال ہیں۔

(المعجم ٣٧) - بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعَرِ (التحفة ٣٧)

باب: ۳۷- زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے

٣٦٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَلِي شَعَرٌ طَوِيلٌ. فَقَالَ: «ذُبَابٌ. ذُبَابٌ» فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ. وَهٰذَا أَحْسَنُ».

۳۶۳۶- حضرت وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے لمبے بال تھے۔ آپ نے فرمایا: ”نامبارک‘ نامبارک۔“ چنانچہ میں گیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ نبی ﷺ نے مجھے (بال چھوٹے کروائے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: ”میرا مقصد تم سے (کچھ کہنا) نہیں تھا‘ ویسے یہ زیادہ اچھے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے کسی اور چیز کے بارے میں فرمایا تھا لیکن صحابی نے سمجھا کہ میرے بالوں کے بارے میں فرمایا ہے۔ ② صحابۂ کرام ؓ حکم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے کہ صرف اشارے پر

٣٦٣٥_[إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الترجل، باب ما جاء في الشعر، ح: ٤١٨٧ من حديث ابن أبي الزناد به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ١٧٥٥.

٣٦٣٦_[إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الترجل، باب في تطويل الجمة، ح: ٤١٩٠ من حديث معاوية بن هشام به * والثوري صرح بالسماع عند النسائي، ح: ٥٠٥٥.

عمل کرلیا۔ یہ بھی پوچھنا ضروری نہ سمجھا کہ آپ کیسے فرما رہے ہیں اور آپ کا کیا مطلب ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے بالوں کو زیادہ اچھے فرمایا اور پسند کیا۔ اس سے امام ابن ماجہ ؒ نے یہ استنباط کیا ہے کہ مرد کے لیے زیادہ لمبے بال رکھنا ناپسندیدہ ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ (التحفة ۳۸)

باب: ۳۸- قزع کی ممانعت کا بیان

۳٦۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ، وَيُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳٦۳۷- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت نافع ؒ نے کہا: قزع کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: وہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کا سر ایک جگہ سے (کچھ حصہ) مونڈ دیا جائے اور ایک جگہ سے (کچھ حصہ) چھوڑ دیا جائے۔

۳٦۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ.

۳٦۳۸- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

فوائد ومسائل: ① [قَـزَع] کے لغوی معنی ہیں: بادل کے متفرق ٹکڑے۔ حدیث میں اس کا مطلب وہ ہے جو حضرت ابن عمر ؓ نے بیان فرمایا۔ ② اس سے ممانعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب کے احبار و رہبان اس طرح کرتے تھے۔ اور یہ وجہ بھی کہ یہ فاسق لوگوں کا طریقہ تھا۔ ③ آج کل سر پر لمبے بال رکھ کر گردن سے صاف کردیے جاتے ہیں۔ اور گردن سے اوپر بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال کاٹنے کا خاص انداز بھی اس سے ملتا جلتا ہے' اس میں زیادہ حصے کے بال کاٹے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ایک لحاظ سے مشابہ اور خلاف شریعت ہے' اس لیے اس سے اجتناب

۳٦۳۷ـ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ٥٩٢٠ من حديث عمر بن نافع به، ومسلم، اللباس، باب كراهة القزع، ح: ٢١٢٠ من حديث عبيدالله بن عمر به.

۳٦۳۸ـ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ٥٩٢١ من حديث ابن دينار به، وهو في المصنف: ٨/ ٣١٣.

کرنا چاہیے۔ ④ کسی بیماری یا دوسرے عذر کی وجہ سے اگر سر کے ایک حصے کے بال اتارنے پڑیں تو جائز ہے۔

(المعجم ٣٩) - بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ (التحفة ٣٩)

باب: ۳۹- انگوٹھی کا نقش

٣٦٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَماً مِنْ وَرِقٍ. ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. فَقَالَ: «لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا».

۳۶۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ کرائے۔ پھر فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح (اپنی انگوٹھی پر) نقش نہ بنوائے۔''

٣٦٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَماً. فَقَالَ: «إِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَماً، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشاً، فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ».

۳۶۴۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ''ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر ایک نقش بنوایا ہے چنانچہ اور کوئی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔''

٣٦٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، لَهُ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

۳۶۴۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

فوائد ومسائل: ① صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی

٣٦٣٩_ أخرجه مسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتمًا من ورق . . . الخ، ح: ٢٠٩١/ ٥٥ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦٤٠_ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، الباب السابق، ح: ٢٠٩٢ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦٤١_ أخرجه البخاري، اللباس، باب: (٤٧)، ح: ٥٨٦٨، ومسلم، اللباس والزينة، باب في خاتم الورق فصه حبشي، ح: ٢٠٩٤ من حديث يونس ين يزيد به.

میں سے تھا۔" (صحيح البخاري، اللباس، باب فصّ الخاتم، حديث:۵۸۶۹) حافظ ابن حجر ؒ نے "حبشی نگینہ" کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کا ڈیزائن یا نقش حبشی انداز کا تھا۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ حبشہ کے علاقے کا پتھر یا عقیق تھا تو ممکن ہے کہ دو انگوٹھیاں ہوں۔ ایک چاندی کے نگینے والی اور ایک پتھر کے نگینے والی۔ واللہ أعلم. (فتح الباري:۱۰/۳۹۶) ② مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ③ انگوٹھی میں کوئی لفظ یا حرف کندہ کرانا جائز ہے۔ ④ خلیفہ، قاضی یا دوسرے افسران کی مہر کی نقل تیار کرنا منع ہے کیونکہ اس سے جعل سازی اور فریب کا دروازہ کھلتا ہے۔

(المعجم ٤٠) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ (التحفة ٤٠)

باب:۴۰- سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی ممانعت کا بیان

٣٦٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى عَلِيٍّ. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۴۲- حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

٣٦٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۳۶۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

٣٦٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى

۳۶۴۴- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نجاشی ؒ نے نبی ﷺ کی خدمت میں سونے کی ایک انگوٹھی ہدیے کے طور پر بھیجی، اس میں حبشی نگینہ جڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دلچسپی نہ لیتے ہوئے اسے لکڑی سے یا اپنی کچھ انگلیوں سے

٣٦٤٢ـ [صحيح] تقدم، ح: ٣٦٠٢.

٣٦٤٣ـ [حسن] تقدم، ح: ٣٦٠١، وله شواهد كثيرة جدًا.

٣٦٤٤ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء، ح: ٤٢٣٥ من حديث محمد بن إسحاق به، وهو في المصنف: ٨/ ٢٧٧، ٢٧٨.

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَلْقَةً فِيهَا خَاتَمُ ذَهَبٍ. فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعُودٍ. وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ. أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ. ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ، أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ. فَقَالَ: «تَحَلَّيْ بِهٰذَا، يَا بُنَيَّةُ».

پکڑا، پھر اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابوالعاص (ؓ) کو بلا کر فرمایا: ”بیٹی! یہ زیور پہن لو۔“

فوائد ومسائل: ① مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے۔ ② عورت کے لیے سونے کا زیور پہننا جائز ہے۔ ③ کم عمر بچیاں بھی زیور پہن سکتی ہیں۔ ④ حضرت امامہ ؓ نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں۔ ان کی والدہ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں۔

(المعجم ٤١) - بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ (التحفة ٤١)

باب: ۴۱- انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی (کے اندر) کی طرف کرنا

٣٦٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

۳۶۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٣٦٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ. فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.

۳۶۴۶- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ آپ نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف رکھتے تھے۔

(المعجم ٤٢) - بَابُ التَّخَتُّمِ بِالْيَمِينِ (التحفة ٤٢)

باب: ۴۲- دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

٣٦٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۴۷- حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ؓ

٣٦٤٥_ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب لبس النبي ﷺ خاتمًا من ورق ... الخ، ح: ٥٥/٢٠٩١ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦٤٦_ [صحيح] تقدم، ح: ٣٦٤١.

٣٦٤٧_ [صحيح] وهو في المصنف: ٨/ ٢٨٥، ٢٨٦، وله شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ٤٢٢٦ وغيره.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(المعجم ٤٣) - بَابُ التَّخَتُّمِ فِي الْإِبْهَامِ

(التحفة ٤٣)

باب:۴۳-انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا

٣٦٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي هٰذِهِ وَفِي هٰذِهِ. يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

۳۶۴۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے بیان کیا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اس میں اور اس میں' یعنی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) اور انگوٹھے میں' انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

فائدہ: یہ روایت گو سنداً صحیح ہے' تاہم ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے کیونکہ صحیح روایات میں چھنگلی (چھوٹی انگلی) میں انگوٹھی پہننے کا اثبات ہے۔ (صحیح مسلم' حدیث:۲۰۹۵) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (الضعیفة' رقم:۵۴۹۹' والإرواء' ۳/ ۲۹۹' ۳۰۴) چھنگلی کے علاوہ اس کے ساتھ والی انگلی (بِنصِر) میں بھی انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے' ان کے علاوہ کسی اور انگلی میں انگوٹھی پہنا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے' تاہم دائیں ہاتھ میں پہننا' دائیں ہاتھ کی عمومی فضیلت کے تحت' افضل ہے۔ واللہ أعلم.

(المعجم ٤٤) - بَابُ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ

(التحفة ٤٤)

باب:۴۴-گھر میں تصویریں رکھنا

٣٦٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ

۳۶۴۹- حضرت ابوطلحہ (زید بن سہل انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

٣٦٤٨ـ [اسناده صحيح] أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى والتي تليها، ح:٢٠٧٨ من حديث ابن إدريس به، وعلقه البخاري، ح:٥٨٣٨.

٣٦٤٩ـ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه . . . الخ، ح:٣٣٢٢ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان . . . الخ، ح:٢١٠٦ عن ابن أبي شيبة به.

أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

فوائد ومسائل: ① جو کتا رکھوالی یا شکار کے لیے ہو وہ رکھنا جائز ہے۔ (صحيح البخاري' الذبائح والصيد' باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أوماشية' حديث:۵۴۸۰) یہ گھر کی رکھوالی کے لیے بھی ہوسکتا ہے اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے بھی۔ (صحيح البخاري' الحرث والمزارعة' باب اقتناء الكلب للحرث' حديث:۲۳۲۲) ② کسی اور جائز مقصد کے لیے کتا رکھنے کو بھی اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے' مثلاً: مجرموں کی تلاش اور نابینا افراد کی رہنمائی وغیرہ۔ ③ تصویر سے مراد جان دار چیز کی تصویر ہے' خواہ وہ کسی انسان کی تصویر ہو یا حیوان' پرندے اور مچھلی وغیرہ کی۔ ④ جان دار چیز کی تصویر' خواہ مجسم ہو خواہ غیر مجسم' اگرچہ اس کی عبادت نہ کی جاتی ہو' تب بھی اسے گھر میں رکھنا گناہ ہے۔ عبادت تو مخلوق میں سے ہر کسی کی حرام ہے' خواہ کسی نبی یا ولی کی عبادت ہو' یا جن یا فرشتے کی' یا کسی مزار اور قبر کی' یا کسی درخت اور پتھر کی۔ سب شرک ہے۔ ⑤ کرنسی نوٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ کی تصویر کا گناہ انھیں بنانے والوں کو ہوگا بشرطیکہ رکھنے والے کے دل میں اس سے نفرت ہو۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ اگر اس کے ہاتھ میں اختیار ہو تو وہ ایسی تصویریں بنانا بند کردے گا۔ اور ان کا جائز متبادل تلاش کر کے رائج کرے گا۔ ⑥ فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ موت کے فرشتے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے وہاں بھی جاتے ہیں جہاں جانے سے انھیں نفرت ہو۔

۳٦٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

۳٦۵۰- حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

۳٦٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

۳٦۵۱- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جبریل ؑ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص وقت پر تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ ان کے آنے میں تاخیر ہوئی

۳٦٥٠ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، ح:۲۲۷ من حديث شعبة به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۱/ ۱۷۱، والذهبي.

۳٦٥١ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ۱٤۲ من حديث محمد بن عمرو به، وإسناده حسن، وصححه البوصيري، وله طريق آخر عند مسلم في صحيحه، اللباس والزينة، ح: ۲۱۰٤/ ۸۱.

وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ جِبْرِيلُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا. فَرَاثَ عَلَيْهِ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا هُوَ بِجِبْرَئِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ. فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟» قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا. وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

تو نبی ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو جبریل علیہ السلام دروازے پر کھڑے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آپ کو اندر آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟“ انھوں نے فرمایا: گھر میں ایک کتا ہے اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جبریل علیہ السلام وعدے کے مطابق تشریف لے آئے تھے لیکن گھر کے اندر تشریف نہ لا سکے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو علم غیب حاصل نہ تھا ورنہ پہلے ہی کتے کو نکال دیتے اور جبریل علیہ السلام کو باہر انتظار نہ کرنا پڑتا۔ ③ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سجانا' یا محض سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا' یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا' گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے' لہٰذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔

۳٦٥٢- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا، فِي بَعْضِ الْمَغَازِي. فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَةً. فَمَنَعَهَا. أَوْ نَهَاهَا.

۳۶۵۲- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کا شوہر جہاد میں گیا ہوا ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ گھر میں کھجور کے درخت کی تصویر بنوا لے۔ نبی ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

(المعجم ٤٥) - بَابُ الصُّوَرِ فِيمَا يُوطَأُ

(التحفة ٤٥)

باب:۴۵- پاؤں کے نیچے آنے والے کپڑے میں تصویریں

۳٦٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

۳۶۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے گھر کے اندر اپنے ایک طاقچے

۳٦٥٢ـ [**إسناده ضعيف**] انظر، ح: ٢٧٧٨ لعلته، وهي ضعف عفير.

۳٦٥٣ـ [**إسناده حسن**] أخرجه البخاري، اللباس، باب ما وطىء من التصاوير، ح: ٥٩٥٤، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان . . . الخ، ح: ٢١٠٧/ ٩٢، ٩٥ من حديث ابن القاسم به بألفاظ مختلفة، والمعنى واحد، وله طرق عندهما.

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي. تَعْنِي الدَّاخِلَ. بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَتَكَهُ. فَجَعَلْتُ مِنْهُ مَنْبُوذَتَيْنِ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى إِحْدَاهُمَا.

پر تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ نے اسے پھاڑ ڈالا۔ میں نے اس کے دو گدے بنا لیے‘ پھر میں نے نبی ﷺ کو ان میں سے ایک گدے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

فوائد ومسائل: ① دروازے‘ کھڑکی یا طاقچے وغیرہ پر تصویروں والا پردہ لٹکانا منع ہے۔ ② دیوار پر پردہ لٹکانا بھی منع ہے۔ ③ تصویروں والا کپڑا اس انداز سے استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے تصویروں کی بے قدری کا اظہار ہو‘ مثلاً: بستر پر بچھانے والی چادر یا بیٹھنے کے لیے کرسیوں کے گدے وغیرہ بنا لیے جائیں۔ ④ جاندار چیز کی تصویر اس انداز سے رکھنا منع ہے جس سے اس کو اہمیت دینے کا اظہار ہوتا ہو‘ مثلاً: کمرے کی سجاوٹ کے لیے فریم شدہ تصاویر لگانا‘ یا تصویروں والی شرٹ اور قمیص پہننا‘ یا کوئی مجسم تصویر ڈیکوریشن پیس کے طور پر رکھنا‘ وغیرہ۔ ⑤ خلاف شریعت چیز کو خراب کر دینا جائز ہے اور اس چیز کا مالک کسی ہرجانہ وغیرہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

(المعجم ٤٦) - بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

(التحفة ٤٦)

باب: ۴۶- سرخ زین پوش

٣٦٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ، يَعْنِي الْحَمْرَاءَ.

۳۶۵۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور (سرخ) زین پوش سے منع فرمایا۔

فائدہ: [مِیثَرہ] یہ ایک قسم کی چادر تھی جو گھوڑے کی کاٹھی پر رکھ کر بیٹھتے تھے۔ یہ ریشم کی ہوتی تھی‘ اس لیے مردوں کو اس کے استعمال سے منع کیا گیا۔ یہ عجمیوں کا رواج تھا‘ اس لیے غیر مسلموں سے مشابہت کی وجہ سے بھی منع ہو گیا۔

(المعجم ٤٧) - بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ

(التحفة ٤٧)

باب: ۴۷- چیتے کی کھال پر سوار ہونا

٣٦٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۵۵- صحابئ رسول حضرت ابوریحانہ شمعون بن

٣٦٥٤_ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب من كرهه، ح: ٤٠٥١ من حديث أبي إسحاق به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٨٠٨.

٣٦٥٥_ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، اللباس، باب من كرهه، ح: ٤٠٤٩ بطوله من حديث عياش به إلا أنه ◀◀

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

زید ازدی ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چیتے (کی کھال) پر سواری کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

٣٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

٣٦٥٦- حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چیتے (کی کھال) پر سوار ہونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① چیتے کی کھال گھوڑے کی کاٹھی پر ڈال کر اس پر سوار ہونا منع ہے کیونکہ اس میں تکبر کا اظہار ہے اور غیر مسلم عجمیوں کی عادت ہے۔ ② درندوں کے شکار کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ اور محض اظہار فخر کے لیے ان کی کھالیں حاصل کرنے کے لیے انھیں قتل کرنا ظلم ہے۔ ③ جس درندے سے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ ہو اسے قتل کرنا جائز ہے جیسے بعض شیر وغیرہ آدم خور بن جاتے ہیں۔

◆

◄◄ قال: أبوعامر، بدل "عامر الحجري"، ولم أجد من وثقه.

٣٦٥٦ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في جلود النمور والسباع، ح: ٤١٢٩ من حديث وكيع به.

ادب کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اقسام

✵ **لغوی معنی:** لغت میں [أدب] سے مراد اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ اور تہذیب ہے۔

✵ **اصطلاحی تعریف:** اصطلاح میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: [اَلْأَدَبُ: اِسْتِعْمَالُ مَا یُحْمَدُ قَوْلًا وَّ فِعْلًا] ''قابل ستائش قول وعمل اختیار کرنا ادب ہے۔'' حافظ ابن قیم ﵀ فرماتے ہیں: [اَلْأَدَبُ هُوَ الدِّینُ کُلُّهٗ] ''دین سراپا ادب ہے۔''

اسلامی تعلیمات پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب نہایت وسیع اور مؤثر ہے۔ اس میں زندگی کے ہر معاملے اور ہر جہت سے متعلق آداب موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آداب، رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل کے آداب، والدین، ہمسائے، زوجین اور اولاد کے آداب معاشرت، غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کے آداب، غرباء، مساکین اور فقراء کے آداب، خوشی اور غمی کے آداب، صحت و مرض کے آداب، سفر و حضر کے آداب، چھوٹے اور بڑے کے آداب، غرض دینی اور دنیوی ہر طرح کے آداب اسلام میں موجود ہیں۔ اسلام کا نظام ادب ایسے سنہری اصولوں اور قواعد پر استوار ہے کہ دوسرا کوئی مذہب یا تہذیب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ادب کی اسی ہمہ جہتی اہمیت کے پیش نظر امام عبداللہ بن مبارک ﵀ فرماتے ہیں: [نَحْنُ إِلٰی قَلِیلٍ مِّنَ

الْأَدَبِ أَحْوَجُ مِنَّا إِلٰى كَثِيرٍ مِّنَ الْعِلْمِ] ''ہمیں بہت سے علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔''

✵ **ادب کی اقسام:** علمائے اسلام نے اسلامی آداب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب ② رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب ③ باقی مخلوقات کے ساتھ آداب۔

✵ **اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب:** اللہ کے بارے میں درج ذیل اشیاء کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے: ۞ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے مطابق عمل کرنا' کوئی ایسا عمل کرنے سے بچنا جو توحید الٰہی کے مخالف ہو۔ ۞ دل کو صرف محبت الٰہی کی طرف متوجہ رکھنا۔ ۞ اس کے سوا کسی کو مشکلات و محن میں نہ پکارنا۔

انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ادب میں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہیں' لہٰذا ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام اسی ادب واحترام کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے رب کو یوں پکارتے ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ (الأعراف ۷:۲۳) ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو بے شک ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' یہ نہیں کہا کہ الٰہی! یہ تیری تقدیر تھی جو ہم پر غالب آ گئی بلکہ کمال ادب سے بخشش اور رحمت کی دعا کی۔

✵ **رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب:** رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی' بہت پیارے اور محبوب پیغمبر ہیں' لہٰذا آپ کے ساتھ ادب واحترام کا معاملہ ایمان کی نعمت کی دلیل ہے جبکہ معمولی بے ادبی بھی ایمان کی دولت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات ۴۹:۲) ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ آپ سے اونچی آواز میں بات کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں (بات) کرتے ہو' کہیں تمھارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔'' لہٰذا رسول اکرم ﷺ کے ادب واحترام اور تعظیم و تکریم کے لیے درج ذیل آداب کو اختیار کرنا

نہایت ضروری ہے:

- آپ کی اطاعت وفرمان برداری میں صدق دل سے آپ کے فرامین کو قبول کیا جائے۔
- آپ کے کسی حکم کی نافرمانی کی جائے نہ اس کے خلاف قول وعمل اختیار کیا جائے۔
- آپ کے فرامین کے ساتھ لوگوں کی آراء کو پیش نہ کیا جائے بلکہ آپ کے فرمان کے بعد تمام قیل وقال کو ترک کردیا جائے۔
- موجودہ دور میں آپ کی عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے تن من دھن قربان کردیا جائے۔

✱ **مخلوق کے ساتھ آداب:** اسلام نے مختلف مواقع اور مختلف شخصیات کے لحاظ سے مختلف آداب سکھائے ہیں' مثلاً: والدین کے ادب واحترام کے تقاضے اور ہیں جبکہ بادشاہ اور حکمران کے آداب اور ہیں۔ رشتہ داروں کے جو آداب ہیں وہ اجنبی مسلمان کے نہیں۔ لیکن اسلام نے ہر حال اور ہر شخص کے لحاظ سے سنہری آداب دیے ہیں جنھیں اختیار کرنا دنیا میں عزت ووقار اور آخرت میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔

◆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(المعجم ٣٣) **أَبْوَابُ الْأَدَبِ** (التحفة ٢٥)

اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ١) - **بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ** (التحفة ١)

٣٦٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ السُّلَامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُوصِي امْرَءًا بِأُمِّهِ. أُوصِي امْرَءًا بِأُمِّهِ. أُوصِي امْرَءًا بِأُمِّهِ [ثَلَاثًا]. أُوصِي امْرَءًا بِأَبِيهِ. أُوصِي امْرَءًا بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيهِ».

باب:۱- ماں باپ سے حسن سلوک

۳۶۵۷- حضرت خداش بن سلامہ سلامی ﷺ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ (تین بار فرمایا۔) میں (ہر) آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جس کا اس سے قریبی تعلق ہے' اگرچہ اس کی طرف سے تکلیف کا سامنا ہو۔''

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید اور صحیح احادیث میں والدین' اقارب' پڑوسی اور دوست کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بہت سے ارشادات موجود ہیں جیسا کہ اگلی حدیث سے بھی اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ② ''مولیٰ'' کے متعدد معانی ہیں' مثلاً: مالک' آزاد کیا ہوا غلام' دوست' رشتہ دار' چچا کا بیٹا' حلیف' مددگار وغیرہ' اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ''تعلق دار'' کیا ہے جس میں یہ تمام تعلقات رکھنے والے آجاتے ہیں۔ ③ يَلِيه کا

٣٦٥٧ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ٣١١ من حديث منصور به، والطبراني: ٤/ ٢٢٠، ح: ٤١٨٦ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٣٥٢، ٣٥٣ ✻ عبيدالله بن علي بن عرفطة مجهول(تقريب)، ولحديثه شاهد عند الحاكم: ٤/ ١٥٠، وصححه، ووافقه الذهبي.

مفہوم ملنے اور قریب ہونے کا ہے۔ مالک اور غلام کا تعلق بھی ایک گہرا تعلق ہے جو آزاد ہونے کے بعد بھی ایک دوسرے انداز سے قائم رہتا ہے۔ نسبی رشتہ بھی نا قابل انقطاع تعلق ہے۔ ہمسایہ، دوست، ہم جماعت، ہم پیشہ، تنخواہ دار ملازم اور اس کا مالک، یہ سب افراد ایسے ہیں جن سے ہمہ وقت رابطہ رہتا ہے، لہٰذا انھیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور ایک دوسرے کو تکلیف یا نقصان پہنچانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٣٦٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: «أُمَّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اَلْأَدْنٰى فَالْأَدْنٰى».

۳۶۵۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: ’’اپنی ماں سے۔‘‘ پوچھنے والے نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ’’اپنی ماں سے۔‘‘ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ’’اپنے باپ سے۔‘‘ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ’’جو زیادہ قریبی (تعلق رکھتا) ہو، پھر جو (اس کے بعد) زیادہ قریبی ہو۔‘‘

فوائد و مسائل: ① والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ جب اولاد کمزور ہوتی ہے تو والدین اس کی ہر ضرورت پوری کرتے ہیں، اسی طرح جب والدین بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں تو اولاد کا فرض بنتا ہے کہ ان کی خدمت کرے اور ان کی ہر ضرورت پوری کرے۔ ② والد کی نسبت والدہ حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس نے بچے کی پرورش میں زیادہ مشقت برداشت کی ہوتی ہے، اور وہ نرم دل ہونے کی وجہ سے اولاد سے اپنا مطالبہ زور دے کر تسلیم نہیں کرا سکتی، اس لیے اس کی ضروریات بلا مطالبہ پوری ہونی چاہییں۔ ③ بعض لوگ نقد رقم دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ والدین کا حق ادا ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں، اگر رہائش ان سے دور ہے تب بھی خط و کتابت کے ذریعے سے ان سے رابطہ رکھنا، ان کی خیریت دریافت کرتے رہنا، ان سے ملاقات کے لیے جانا، ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا، اپنے معاملات میں ان سے مشورہ لینا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور اس طرح کے دوسرے معاملات ضروری ہیں۔ یہ والدین کی جذباتی اور نفسیاتی ضروریات ہیں جن کا پورا کرنا جسمانی ضروریات پورا کرنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ④ جتنا زیادہ قریبی تعلق ہو، اتنا اس کا حق زیادہ ہوتا ہے، مثلاً: سگے بہن بھائیوں کا حق چچازاد اور ماموں زاد وغیرہ سے زیادہ ہے۔

٣٦٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۵۹- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے

٣٦٥٨ـ [صحيح] تقدم، ح: ٢٧٠٦ مطولاً، وصححه البوصيري.

٣٦٥٩ـ أخرجه مسلم، العتق، باب فضل عتق الوالد، ح: ١٥١٠ عن ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٣٥١.

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر صرف اس صورت میں (ادا کر سکتا ہے) کہ اسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

فوائد و مسائل: ① والدین کی خدمت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ② غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ آزاد مرد کو اپنی لونڈی سے جو اولاد حاصل ہوتی ہے' وہ آزاد ہوتی ہے جب کہ اس کی ماں لونڈی ہی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ماں باپ اور اولاد سب مملوک ہوں۔ پھر آقا بیٹے کو آزاد کر دے اور اس کے ماں باپ غلام ہی رہیں۔ اس طرح کی کسی صورت میں اولاد والدین کو خرید سکتی ہے' اور اولاد کی ملکیت میں آتے ہی والدین کو قانوناً آزاد قرار دے دیا جائے گا۔

٣٦٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [قَالَ:] «اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوقِيَّةٍ. كُلُّ أُوقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ».

٣٦٦٠- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''قنطار بارہ ہزار اوقیے کے برابر ہے۔ ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں آدمی کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے: یہ کس وجہ سے ہوا؟ اسے کہا جاتا ہے: تیری اولاد کے تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔''

فوائد و مسائل: ① فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت ایک نیکی اور ان پر احسان ہے۔ ② اولاد کو والدین کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔ ③ دعا کا فائدہ زندہ افراد کو بھی ہوتا ہے اور فوت شدہ افراد کو بھی۔

٣٦٦١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

٣٦٦١- حضرت مقدام بن معدی کرب ؓ سے

٣٦٦٠ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٦٣ عن عبدالوارث به، وصححه ابن حبان، ح: ٦٦، والبوصيري، وله شاهد عند الحاكم: ٢/ ١٧٨.

٣٦٦١ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ١٣٢ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه بقية، أحمد: ٤/١٣١، وصرح◀◀

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثَلَاثًا. إِنَّ اللهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ. إِنَّ اللهَ يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ».

روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری ماؤں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی‘ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے باپوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں زیادہ قریبی‘ پھر (اس کے بعد زیادہ) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے۔“

٣٦٦٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ».

٣٦٦٢- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تیری جنت اور تیری جہنم ہیں۔“

٣٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ».

٣٦٦٣- حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا‘ آپ فرما رہے تھے: ”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے‘ چاہے اس دروازے کو ضائع کر لو‘ چاہے محفوظ کر لو۔“

فوائد و مسائل: ① والد کی خدمت جنت میں داخل ہونے کا اہم ذریعہ ہے۔ ② ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر والد کو ناراض کرو گے تو تمھارے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا‘ اس طرح تم جنت کا دروازہ کھو بیٹھو گے۔ ③ محفوظ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ والد کو خوش کرو گے تو جنت کا دروازہ تمھارے لیے ضرور کھل جائے گا۔ ④ اگر والد کسی ایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی ناراضی ہے تو والد کی اطاعت کرنا جائز نہیں‘ البتہ اس صورت میں بھی والد کی خدمت اور احترام ضروری ہے۔

بالسماع، وله شاهد من حديث بهز عن أبيه عن جده، وقال البوصيري في حديث ابن ماجه: "هٰذا إسناد صحيح".

٣٦٦٢ـ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف، وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي ابن يزيد".

٣٦٦٣ـ [حسن] تقدم، ح: ٢٠٨٩.

(المعجم ٢) - بَابٌ: صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوكَ يَصِلُ (التحفة ٢)

٣٦٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، مَالِكِ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَبَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِيفَاءٌ بِعُهُودِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا».

باب:٢- والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان

٣٦٦٤- حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین سے حسن سلوک کی کوئی صورت باقی ہے جس کے ذریعے سے ان کی وفات کے بعد میں ان سے نیکی کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' ان کے لیے دعا کرنا' ان کے لیے (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرنا' ان کی وفات کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا (جو وہ زندگی میں پورے نہ کر سکے ہوں)' ان کے دوستوں کا احترام کرنا اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف ان کے واسطے سے ہے۔''

(المعجم ٣) - بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ (التحفة ٣)

٣٦٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ

باب:٣- والد کے (اولاد سے' اور خاص طور پر) بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان

٣٦٦٥- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: کچھ اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: کیا تم لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہو؟ صحابہ ؓ نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا:

٣٦٦٤ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في بر الوالدين، ح: ٥١٤٢ من حديث ابن إدريس به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ٤/ ١٥٤، ١٥٥، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن، الترغيب: ٣/ ٣٢٣.

٣٦٦٥ـ أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ٢٣١٧/ ٦٤ عن ابن أبي شيبة به، والبخاري، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ح: ٥٩٩٨ عن هشام.

صِبْيَانَكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالُوا: لٰكِنَّا، وَاللّٰهِ! مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمْلِكُ أَنْ كَانَ اللّٰهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ؟».

لیکن قسم ہے اللہ کی! ہم تو (اپنے بچوں کو) نہیں چومتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے اختیار کی بات تو نہیں جب اللہ نے تمھارے اندر سے رحم کا جذبہ سلب کرلیا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار کرنا شفقت و محبت کی علامت ہے۔ ② دل اللہ کے قبضے میں ہیں۔ نبی ﷺ وعظ و نصیحت کرتے تھے اور حق کو واضح کرکے بیان فرماتے تھے۔ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

٣٦٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ».

۳۶۶۶- حضرت یعلیٰ (بن مرہ) عامری ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ دوڑے دوڑے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انھیں سینے سے لگالیا اور فرمایا: ”اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔“

فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار اور شفقت کا اظہار ان کے دل میں بزرگوں سے محبت کا باعث ہے۔ ② جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع ہو تو انسان بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہ پیسے بچالیے جائیں، اولاد کے کام آئیں گے۔ اس جذبے پر قابو پانا مشکل ہے، تاہم کوشش کرنی چاہیے کہ اولاد سے محبت کا یہ جذبہ ایک حد تک رہے تاکہ انسان بخیل نہ بن جائے۔ ③ جب اللہ کی راہ میں جہاد کا موقع ہو تو خیال آتا ہے کہ اگر میں شہید ہوگیا تو بچوں کا کیا بنے گا؟ اس طرح دل میں بزدلی پیدا ہوجاتی ہے۔ ④ اولاد سے محبت کے جذبات کو شریعت کے احکام کے ماتحت رکھنا چاہیے۔

٣٦٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ

۳۶۶۷- حضرت سراقہ بن مالک ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں سب سے افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جو (بیوہ ہوکر یا طلاق ہو

٣٦٦٦_ [حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ١٧٢ عن عفان به، وهو في المصنف: ١٢/ ٩٧، وصححه البوصيري، والحاكم: ٣/ ١٦٤، وانظر، ح: ١٤٤، وهٰذا طرف منه.

٣٦٦٧_ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤/ ١٧٥ من حديث موسى بن عُلَيّ به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ٤/ ١٧٦، ووافقه الذهبي، وعلته الانقطاع بين سراقة وعُلَيّ، صرح به البوصيري وغيره.

مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ».

جانے کی وجہ سے) تیرے پاس واپس آ جائے' اور تیرے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (اس کے اخراجات برداشت کرنا افضل صدقہ ہے۔")

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت تقریباً تمام محققین کے نزدیک ضعیف ہے' تاہم حدیث میں بیان کردہ مسئلے کی دیگر روایات کے عمومات سے تائید ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ٢٩/ ١٢٥، ١٢٦) بنابریں بیٹی کی شادی کر دینے کے بعد اس کے اخراجات والدین کے ذمے نہیں۔ ② بیوہ یا مطلقہ بیٹی کا اگر کسی وجہ سے دوسرا نکاح نہ ہو سکے تو اس کے اخراجات والد کے ذمے ہیں۔ ③ بیٹی اور اس کے کم سن بچوں پر خرچ کرنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ④ بہن' بھانجی اور بھتیجی پر خرچ کرنا بھی اسی طرح ثواب کا کام ہے۔ ⑤ بیوہ اگر رشتے دار نہ بھی ہو تو نادار ہونے کی صورت میں اس کا اور اس کے یتیم بچوں کا خیال رکھنا بڑی نیکی ہے۔

٣٦٦٨- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ. أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ، عَمِّ الْأَحْنَفِ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةٌ. مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا. فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً. ثُمَّ صَدَّعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ. فَقَالَ: «مَا أَعْجَبَكِ؟ لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ».

٣٦٦٨- حضرت احنف بن قیس بن معاویہ رحمہ اللہ کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ (اس وقت وہی میسر تھیں) اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر بچی ہوئی (تیسری کھجور) بھی دو ٹکڑے کر کے ان (بچیوں) کو دے دی۔ (بعد میں) نبی ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تعجب کیوں کرتی ہو؟ وہ عورت اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی ہے۔"

فوائد و مسائل: ① اولاد سے محبت فطری چیز ہے اور قابل تعریف بھی۔ ② بچیوں سے حسن سلوک کا ثواب

٣٦٦٨- **[صحيح]** أخرجه عبد بن حميد في مسنده (ق: ١٩٥، ح: ١٥٣٠) عن ابن أبي شيبة به إلا أن فيه: "عن صعصعة عن الأحنف"، وهو وهم من الناسخ، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ٥٩٩٥، ١٤١٨، ومسلم، ح: ٢٦٣٠/ ١٤٧، ١٤٨ وغيرهما، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

جنت ہے۔ ④ اگر زیادہ صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑا صدقہ کرنے سے جھجکنا نہیں چاہیے۔

٣٦٦٩- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ ابْنِ عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَاباً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

٣٦٦٩- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں' وہ ان پر صبر کرے' جو کچھ میسر ہو اس میں سے انھیں کھلائے' پلائے اور پہنائے' قیامت کے دن وہ اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔''

فائدہ: بہنوں یا دوسری رشتے دار بچیوں کی پرورش کا بھی یہی ثواب ہے۔

٣٦٧٠- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَاصَحِبَتَاهُ أَوْصَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ».

٣٦٧٠- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی دو بیٹیاں جوان ہو جائیں اور وہ ان سے اس وقت تک اچھا سلوک کرتا رہے جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں' یا جب تک وہ ان کے ساتھ رہے' وہ اسے جنت میں ضرور داخل کر دیں گی۔''

فائدہ: ''جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں۔'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکاح ہو جانے تک' یا نکاح سے پہلے فوت ہو جانے تک ان سے اچھا سلوک کرے' ان کی اچھی تربیت کرے' ان کی جائز ضروریات پوری کرے۔ ''جب تک وہ ان کے ساتھ رہے۔'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کا نکاح کرنے سے پہلے فوت ہو جائے اور اپنی وفات تک ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

٣٦٦٩ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٤/ ١٥٤ من حديث حرملة به، وهو في مسند ابن المبارك، ح: ١٥٣، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، ح: ٢٦٣٢ عن أبي هريرة، وأبي داود، ح: ٥١٤٧ عن أبي سعيد الخدري وغيرهما.

٣٦٧٠ـ [صحيح] أخرجه ابن المبارك في المسند، ح: ١٤٦ عن فطر به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٠٤٣، والحاكم، وتعقبه الذهبي فقال: "شرحبيل واهٍ"، وضعفه البوصيري، وللحديث شاهد صحيح عند أحمد ٣/ ٣٠٣، وقال الهيثمي: ٨/ ١٥٧: "وإسناد أحمد جيد"، وله شاهد آخر عند مسلم وغيره.

٣٦٧١- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ».

۳۶۷۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھو اور انھیں اچھے آداب (واخلاق) سکھاؤ۔“

(المعجم ٤) - بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ (التحفة ٤)

باب: ۴- ہمسائیگی کا حق

٣٦٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، [فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،] فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ».

۳۶۷۲- حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

فوائد و مسائل: ① نیک اعمال انجام دینا ایمان کا تقاضا ہے۔ ② پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں' لہٰذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ ③ کاروبار میں شراکت رکھنے والا' بازار میں قریب کا دکاندار' تعلیمی ادارے میں ہم مکتب یا ہم جماعت' ہوسٹل میں ہم کمرہ یا اس عمارت میں رہائش پذیر طالب علم' ایک ہی کارخانے میں کام کرنے والے کارکن اور اس قسم کے دوسرے افراد بھی پڑوسی کے حکم میں ہیں۔ ④ مہمان کی عزت کا مطلب

٣٦٧١ـ [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي: ١/ ٢١٤ من حديث سعيد بن عمارة به، وضعفه البوصيري * سعيد والحارث بن النعمان ضعيفان كما في التقريب وغيره.

٣٦٧٢ـ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير . . . الخ، ح: ٧٧/٤٨ من حديث سفيان به، وأخرجه البخاري من حديث سعيد المقبري عن أبي شريح به، ح: ٦٠١٩، ٦١٣٥، ٦٤٧٦.

اس کے لیے معمول سے بہتر کھانا تیار کرنا‘ اس کے آرام وراحت کا خیال رکھنا‘ اس کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا اور اس قسم کے دوسرے امور ہیں۔ ⑤ بے سوچے سمجھے بات کرنے سے گناہ کی بات منہ سے نکل جاتی ہے‘ یا ایسی بات کہی جاتی ہے جس سے انسان بعد میں شرمندہ ہوتا ہے‘ اس لیے غیر ضروری گپ شپ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ زبان کی حفاظت کے نتیجے میں ذکر وتلاوت وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

٣٦٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَازَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

۳۶۷۳- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل ؑ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتی کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔“

٣٦٧٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

۳۶۷۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل ؑ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتی کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔“

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے کوئی شرعی حکم جاری نہیں کرتے تھے بلکہ وحی کے ذریعے سے جو حکم نازل ہوتا تھا اس پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ ② وراثت کے قوانین نصوص پر مبنی ہیں‘ ان میں قیاس نہیں چلتا۔ ③ پڑوسی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کا خیال رکھنا چاہیے۔

٣٦٧٣_ أخرجه البخاري، الأدب، باب الوصاءة بالجار، وقول الله تعالى: "واعبدوا الله . . . الخ، ح: ٦٠١٤ من حديث يحيى بن سعيد به، ومسلم، البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ح: ٢٦٢٤ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦٧٤_ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٤٥ عن وكيع به، وتابعه أبوقطن عنده: ٢/ ٣٠٥، وصححه البوصيري.

(المعجم ٥) - بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ (التحفة ٥)

٣٦٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ. اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

باب: ٥- مہمان کا حق

٣٦٧٥- حضرت ابو شریح خزاعی ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور اس کی (واجب) مہمانی ایک دن رات ہے۔ مہمان کے لیے اپنے دوست (میزبان) کے ہاں (اتنا عرصہ) ٹھہرے رہنا جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگی محسوس کرے۔ مہمانی (کی مسنون حد) تین دن تک ہے۔ تین دن کے بعد وہ جو کچھ اس پر خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہے۔''

فوائد و مسائل: ① ایک دن رات تک مہمان کی خاطر تواضع کرنا ضروری ہے' تاہم یہ تکلف اپنی استطاعت کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔ ② دوسرے اور تیسرے دن بھی مہمان کو کھانا کھلانا اور گھر میں ٹھہرانا اس کا حق ہے۔ ③ مہمان کو چاہیے کہ تین دن سے زیادہ میزبان کے ہاں نہ ٹھہرے' البتہ اگر میزبان قریبی تعلق یا دوستی کی وجہ سے زیادہ ٹھہرنے میں تکلیف محسوس نہ کرے یا مزید ٹھہرنے کی خواہش کا اظہار کرے تو زیادہ ٹھہرنا بھی درست ہے۔ ④ تین دن سے زیادہ کسی کے ہاں مہمان بن کر کھانا اور ٹھہرنا اس طرح ہے جیسے صدقہ کھانا' اور خوشحال آدمی صدقہ کھانا پسند نہیں کرتا۔

٣٦٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَا. فَمَا تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ

٣٦٧٦- حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: آپ ہمیں (سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے) بھیجتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے پاس ہم ٹھہرتے ہیں تو وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''جب

٣٦٧٥- [**صحيح**] تقدم، ح: ٣٦٧٢.

٣٦٧٦- أخرجه البخاري، المظالم، باب: قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، ح: ٢٤٦١/ ٦١٣٧ من حديث الليث به، ومسلم، اللقطة، باب الضيافة ونحوها، ح: ١٧٢٧ عن محمد بن رمح به.

بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، فَاقْبَلُوا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ».

تم کچھ لوگوں کے پاس (ان کی بستی میں) ٹھہرو اور وہ تمھارے لیے وہ کچھ مہیا کریں جو مہمان کے لیے ہونا چاہیے تو (ان سے) قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسے نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو انھیں چاہیے تھا (کہ پیش کرتے۔)''

فوائد و مسائل: ① سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے آنے والے سرکاری ملازم کی کھانے پینے اور رہائش کی ضرورت پوری کرنا بستی والوں کے لیے ضروری ہے۔ ② آج کل بڑے شہروں میں ایسے ملازمین کے لیے ٹھہرنے کا انتظام سرکاری طور پر ہوتا ہے' افسروں کو وہاں ٹھہرنا چاہیے اور کسی ماتحت پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ ③ جب سرکاری ملازم کو حکومت کی طرف سے سفر خرچ وغیرہ (ٹی اے۔ ڈی اے) مہیا کیا جائے تو ملازم کو چاہیے کہ اس سے مناسب حد تک اپنی ضروریات پوری کرے۔ فضول خرچی کر کے یا غلط بیانی کر کے جائز حد سے زیادہ رقم وصول نہ کرے۔

٣٦٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ. فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ، فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ. فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ».

٣٦٧٧- حضرت ابو کریمہ مقدام (بن معدیکرب) ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان کی ایک رات (مہمان نوازی کرنا) واجب ہے۔ اگر مہمان صبح تک اس کے گھر رہا (اور اس نے مہمانی نہ کی) تو یہ اس (صاحب خانہ) پر قرض ہے۔ مہمان چاہے تو اس کا مطالبہ (کر کے وصول) کر لے' چاہے تو چھوڑ دے۔''

(المعجم ٦) - بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ (التحفة ٦)

باب: ٦- یتیم کا حق

٣٦٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ

٣٦٧٨- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں' یتیم اور عورت' کی حق تلفی کرنا (تاکید کے

٣٦٧٧- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، ح: ٣٧٥٠ من حديث منصور به.

٣٦٧٨- [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ٥/ ٣٦٣، ح: ٩١٤٩ من حديث يحيى به * وابن عجلان صرح بالسماع عنده، وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث أبي شريح الخزاعي رضي الله عنه، أخرجه النسائي أيضًا، ح: ٩١٥٠.

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: اَلْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ».

ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔“

فوائد و مسائل: ① یتیم اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس طرح مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح بچہ اپنے باپ سے ضد کر کے یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوا لیتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات اس کے مطالبے کے بغیر پوری کی جائیں۔ ② عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ اگر خاوند اس کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرے اس کے باوجود وہ اپنے بچوں کی محبت کی وجہ سے یا خاوند سے محبت کی وجہ سے اس گھر میں رہنے پر مجبور ہو تو خاوند کو چاہیے کہ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے حقوق بہتر انداز سے ادا کرے۔

٣٦٧٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ [أَبِي] سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ. وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ».

۳۶۷۹- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس گھر میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے برا سلوک کیا جائے۔“

٣٦٨٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ، كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ.

۳۶۸۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین یتیموں کی پرورش کی، وہ ایسے ہے جیسے اس نے رات بھر قیام کیا، دن بھر روزہ رکھا اور صبح شام اللہ کی راہ میں تلوار سونتے (جہاد کرتا) رہا۔ میں اور وہ جنت میں اس طرح بھائی بھائی ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں بہنیں ہیں۔“

٣٦٧٩- [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد في مسنده، ح: ١٤٦٧ من حديث ابن المبارك به، وهو في الزهد، ح: ٦٥٤، وضعفه البوصيري، وقال العراقي في تخريج الإحياء: "وفيه ضعف"، وعلته ضعف يحيى بن أبي سليمان، راجع التقريب، ونيل المقصود، ح: ٨٩٣ وغيرهما.

٣٦٨٠- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "إسماعيل بن إبراهيم مجهول والراوي عنه ضعيف".

وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ. كَهَاتَيْنِ، أُخْتَانِ». وَأَلْصَقَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

(یہ فرماتے ہوئے) نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا لیا۔

فائدہ: مذکورہ روایت تو سنداً ضعیف ہے' تاہم یتیم کی کفالت کے بارے میں یہ ارشاد نبوی صحیح سند سے مروی ہے: ''اپنے (رشتہ دار) یا بیگانے یتیم کی کفالت کرنے والا' اور میں جنت میں ان (دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔'' (یہ فرماتے وقت راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔) (صحیح مسلم' الزھد' باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم' حديث:٢٩٨٣)

(المعجم ٧) - بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ (التحفة ٧)

باب:٧- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

٣٦٨١- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانِ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعُ بِهِ. قَالَ: «اِعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

٣٦٨١- حضرت ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتایئے جس سے مجھے فائدہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔''

فوائد و مسائل: ① دنیا کے کسی جائز کام میں فائدہ پہنچانے والے مسلمان کو آخرت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ② اللہ کی رضا کے لیے رفاہ عامہ کا کوئی کام کرنا عظیم نیکی ہے۔

٣٦٨٢- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ. فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ. فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ».

٣٦٨٢- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت کی ٹہنی راستے میں تھی' اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

٣٦٨١ـ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، ح:٢٦١٨ من حديث أبان بن صمعة به.

٣٦٨٢ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٩٥ عن ابن نمير به، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه البخاري، ومسلم، ح:١٩١٤ وغيرهما من حديث مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة به.

فوائد و مسائل: ① لوگوں کو تکلیف اور نقصان سے بچانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ② عوام کو فائدہ پہنچانے والا معمولی عمل بھی جنت میں داخلے کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ ناجائز تجاوزات کے ذریعے سے راستہ تنگ کرنا' یا بند کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ عام طور پر شادی بیاہ کے موقعوں پر راستہ بند کرکے تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے غضب کا باعث ہے۔ ④ کوڑا کرکٹ راستے میں پھینکنا' یا وہاں قضائے حاجت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ بیٹھتے ہوں اور راستے میں پیشاب پاخانہ کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے۔

٣٦٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا. حَسَنِهَا وَسَيِّئِهَا. فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ. وَرَأَيْتُ فِي سَيِّىءِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ».

٣٦٨٣- حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ غفاری) ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر' کانٹا وغیرہ) ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں (تھوکا گیا) ہو اور اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو۔''

فوائد و مسائل: ① ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا نقصان سے بچاؤ ہو (بشرطیکہ وہ شریعت کے کسی خاص حکم کے خلاف نہ ہو) اور ہر وہ عمل برائی ہے جو اس کے برعکس ہو۔ ② کسی نیکی کو معمولی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے اور کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجد کی صفائی کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ④ اس زمانے میں فرش کچا ہوتا تھا' اس لیے بلغم وغیرہ پر مٹی ڈال دینے سے وہ جذب ہو کر ختم ہو جاتا تھا۔ آج کل کے حالات کے مطابق پانی سے صفائی کرنا ضروری ہے۔ ⑤ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو وضو کی جگہ جا کر تھوکا جائے یا رومال میں تھوک لیا جائے، کراہت ہو تو بعد میں رومال دھو لیا جائے۔

(المعجم ٨) - بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ (التحفة ٨)

باب:٨- پانی صدقہ کرنے کی فضیلت

٣٦٨٣ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٥/١٧٨ عن يزيد به، وأخرجه مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، ح: ٥٥٣ من حديث واصل عن يحيى بن عقيل عن يحيى بن يعمر عن أبي الأسود الديلي عن أبي ذر به، وبه صح الحديث.

٣٦٨٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَقْيُ الْمَاءِ».

۳۶۸۴- حضرت سعد بن عبادہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی پلانا۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے حدیث کے حسن ہونے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۲۳/۳۷' ۱۲۴' ۱۲۵' وصحيح سنن أبي داود للألباني (مفصل)' ۵/۳۶۶-۳۶۹' رقم: ۱۴۷۴-۱۴۷۶) بنابریں پانی پلانا بڑی نیکی ہے' خواہ وہ نلکا لگوانے یا کنواں کھدوانے کی صورت میں ہو یا کولر لگا دیا جائے یا گھڑے میں پانی بھر کر رکھ دیا جائے یا نلکے سے گلاس بھر کر کسی کو لا دیا جائے۔ اپنے اپنے موقع محل کے مطابق یہ سب صورتیں نیکی میں شامل ہیں۔ ② جب ضرورت سے زائد پانی موجود ہو تو ضرورت مند کو وہ پانی لینے سے منع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ③ پانی استعمال کرنے والوں کو چاہیے کہ اسے ضائع نہ کریں' جیسے بعض دفعہ ایک آدمی آدھا گلاس پانی پینا چاہتا ہے تو پہلے گلاس کو دھوتا ہے' خواہ وہ بالکل صاف ہو' پھر گلاس بھر کر پانی لیتا ہے اور آدھا گلاس پی کر باقی گرا دیتا ہے۔ یا وضو کرنے میں اتنا پانی استعمال کرتا ہے جس سے کئی آدمی وضو کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

٣٦٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ

۳۶۸۵- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: جنتی لوگ' صفیں بنائے ہوئے ہوں گے۔ ایک جہنمی ایک (جنتی) آدمی کے پاس سے گزرے گا اور اس سے کہے گا: فلاں صاحب!

٣٦٨٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ح: ١٦٧٩ من حديث قتادة به، وصححه ابن حبان، ح: ٨٥٨، والحاكم: ١/ ٤١٤ علٰى شرط الشيخين فرده الذهبي بقوله: "فإنه غير متصل" ❊ سعيد لم يدرك عبادة كما قال المنذري، وله شاهد ضعيف عند النسائي، ح: ٣٦٤١.

٣٦٨٥ـ [إسناده ضعيف] أخرجه البغوي في تفسيره معالم التنزيل: ٤/ ٤١٩، المدّثر، الآية: ٤٨ من حديث الأعمش به، وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ١٠٨٠، وفيه علة أخرٰى.

ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ. فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَافُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ. وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ».

کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ چنانچہ وہ (اس کا دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔ دوسرا آدمی گزرے گا‘ وہ کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں جس دن میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔‘‘

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «وَيَقُولُ: يَافُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا، فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَشْفَعُ لَهُ».

ابن نمیر (اپنی روایت میں) بیان کرتے ہیں: ’’وہ کہے گا: فلاں صاحب! کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے مجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا تھا تو میں آپ کے لیے گیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔‘‘

٣٦٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، تَغْشَى حِيَاضِي، قَدْ لُطْتُهَا لِإِبِلِي، فَهَلْ لِيَ مِنْ أَجْرٍ إِنْ سَقَيْتُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ».

۳۶۸۶- حضرت سراقہ بن جعشم ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایک گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے جو میں نے اپنے اونٹوں (کو پانی پلانے) کے لیے (بنایا‘ سنوارا اور) لیپا ہے۔ اگر میں اس (گمشدہ اونٹ) کو پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں‘ حرارت محسوس کرنے والے‘ جگر رکھنے والے ہر جانور (کو پانی پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① کسی کے پیاسے جانور کو پانی پلانا اور کسی کے بھوکے جانور کو خوراک مہیا کرنا بھی اسی طرح نیکی ہے جس طرح کسی بھوکے پیاسے انسان کو خوراک اور پانی مہیا کرنا۔ ② جو جانور کسی کی ملکیت نہیں اس کو پانی پلانا بھی نیکی ہے‘ جیسے ایک بدکار عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشی گئی۔ دیکھیے:

٣٦٨٦- **[صحيح]** أخرجه أحمد: ٤/ ١٧٥ من حديث ابن إسحاق به، وتابعه صالح بن كيسان عند أحمد، وصرح بسماع الزهري فيه، وأصله عند البخاري وغيره، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر مسند الحميدي بتحقيقي، ح: ٩٠٤.

(صحیح مسلم، السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة و إطعامها، حدیث:۲۲۴۵)

(المعجم ٩) - بَابُ الرِّفْقِ (التحفة ٩)

باب:۹-نرمی (سے کام لینے) کا بیان

٣٦٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ».

۳۶۸۷- حضرت جریر بن عبداللہ بجلی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نرمی سے محروم رہا' وہ (ہر قسم کی) خیر سے محروم رہا۔''

فائدہ: سخت طبیعت والا شخص لوگوں کی محبت حاصل نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ بہت سے دنیوی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاق شخص اللہ کو بھی پسند نہیں' اس لیے وہ آخرت کے فوائد سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

٣٦٨٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ».

۳۶۸۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے' نرمی کو پسند کرتا ہے' اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔''

فوائد و مسائل: ① باہمی معاملات میں نرم روی اللہ کو بہت پسند ہے' اس لیے وہ اس پر دنیوی فوائد اور آخرت میں اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ② دین کے معاملات میں اور حدود کے نفاذ میں نرمی اور مداہنت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے موقع پر دین پر مضبوطی سے قائم رہنا بلندیٔ درجات کا باعث ہے۔

٣٦٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۸۹- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت

٣٦٨٧_ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق، ح: ٢٥٩٢/ ٧٥ من حديث وكيع به.

٣٦٨٨_[صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى (الورقة ١٠١ب، تحفة الأشراف: ٩/ ٣٧٤ وسقط من المطبوع) عن إسماعيل به، وصححه ابن حبان، ح: ١٩١٤، وله شواهد عند مسلم، ح: ٢٥٩٣، وأبي يعلى: ١/ ٣٨٠، ح: ٤٩٠ وغيرهما.

٣٦٨٩_[صحيح] وصححه البوصيري، وانظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ».

ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔''

فائدہ: دعوت وتبلیغ میں نرمی کا انداز نہایت مفید ہے' تاہم درست موقف میں نرمی پیدا کر لینا باطل کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔ جن معاملات میں شریعت میں آسانی ہے ان میں خواہ مخواہ سخت پہلو اختیار کرنا بھی غلط ہے اور اس پر اصرار کرنا مزید غلطی ہے۔

(المعجم ١٠) - بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمَالِيكِ (التحفة ١٠)

باب:۱۰- غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

٣٦٩٠- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ. وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ. وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ. فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ، فَأَعِينُوهُمْ».

۳۶۹۰- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(غلام) تمھارے بھائی ہیں' جنھیں اللہ نے تمھارے زیردست (ماتحت) بنا دیا ہے' لہٰذا جو کھانا تم کھاتے ہو اس میں سے انھیں کھلاؤ اور جو (لباس) خود پہنتے ہو اس میں سے انھیں پہناؤ۔ اور ان کو وہ کام کرنے کا حکم نہ دو جو ان پر غالب آ جائے۔ اور اگر (ضرورت کے تحت) انھیں ایسا حکم دو تو (اس کی انجام دہی میں خود بھی) ان کی مدد کرو۔''

فوائد ومسائل: ① اسلام میں غلام بنانا ممنوع نہیں' تاہم غلام کے حقوق اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ آزاد انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے' اس کے علاوہ غلام کو آزاد کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ ② بہت سی صورتوں میں غلام کو آزاد کرنا مسلمانوں کے لیے یا خود غلام کے لیے تکلیف یا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

٣٦٩٠ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ٦٠٥٠ من حديث الأعمش به، ومسلم، الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل، وإلباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه، ح: ١٦٦١/ ٣٨ عن ابن أبي شيبة به.

خَيْرًا﴾ (النور٢٤:٣٣) ''اور تمھارے جو لونڈی غلام مکاتبت (آزادی کا معاہدہ) کرنا چاہیں تو ان سے آزادی کا معاہدہ کرلو' اگر تمھیں ان کے اندر بھلائی معلوم ہو۔'' اس لیے غیر مسلم یا بری عادتوں میں مبتلا غلام کو آزاد کرنے کی بجائے غلام ہی رکھنے میں اس کا اور معاشرے کا فائدہ ہے۔ ③ غلام کے انسانی حقوق کا خیال رکھنا مالک کا فرض ہے۔ ④ غلام کے لیے مناسب غذا' مناسب لباس اور رہائش مہیا کرنا آقا کی ذمہ داری ہے' اس کے عوض وہ آقا کی خدمت کرے گا اور روزمرہ معاملات میں اس سے تعاون کرے گا۔ ⑤ اگر غلام کے ذمے ایسا کام لگایا جائے جو وہ اکیلا انجام نہ دے سکتا ہو تو مالک کا فرض ہے کہ خود اس کے ساتھ مل کر کام کرے یا اسے مددگار مہیا کرے۔ ⑥ گھروں اور دکانوں پر کام کرنے والے ملازم' کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکن غلام نہیں' تاہم وہ حالات کی وجہ سے مالک کی سختی برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے حقوق غلاموں سے زیادہ ہیں۔ ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا' کم آرام کا موقع دینا' ان کی عزت نفس مجروح کرنا اور تنخواہ دینے میں بلاوجہ تاخیر کرنا' یہ سب کام حرام ہیں۔

٣٦٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّـئُ الْمَلَكَةِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامٰى؟ قَالَ: «نَعَمْ. فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ. وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. مَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ. فَإِذَا صَلّٰى، فَهُوَ أَخُوكَ».

٣٦٩١- حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بری مالکانہ صفات کا حامل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (مالک ہونے کے پہلو سے بھی اچھی صفات سے متصف ہونا چاہیے۔) صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اس امت میں غلام اور یتیم سب قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (ہوں گے)' لہٰذا ان سے اسی طرح عزت کا رویہ رکھو جس طرح اپنی اولاد سے عزت کا رویہ رکھتے ہو (انھیں خواہ مخواہ ذلیل نہ کرو۔) اور انھیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔'' انھوں نے عرض کیا: دنیا میں کیا چیز ہمیں فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ گھوڑا جسے تو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لیے باندھ رکھے' تیرا غلام جو

٣٦٩١- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في الإحسان إلى الخادم، ح:١٩٤٦ من حديث فرقد به، وقال: "غريب" وضعفه البوصيري، وانظر، ح:١٧٨١ لحال فرقد.

تیرے کام آئے۔ اگر وہ نمازی ہو تو وہ تیرا (مسلمان) بھائی ہے (لہٰذا اس کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔“)

(المعجم ١١) - بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

(التحفة ١١)

باب: ۱۱- سلام کو عام کرنا

٣٦٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا. وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا. أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».

۳۶۹۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتی کہ ایمان والے بن جاؤ۔ اور تم (کامل) مومن نہیں بن سکتے حتی کہ آپس میں محبت رکھو۔ کیا تم کو ایک چیز نہ بتاؤں جب تم وہ عمل کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔“

فوائد ومسائل: ① جنت میں داخلے کے لیے ایمان لازمی شرط ہے۔ ② کامل ایمان والے جہنم کی سزا بھگتے بغیر جنت میں چلے جائیں گے جب کہ ناقص ایمان والے اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جہنم سے نکلیں گے۔ ③ وہ محبت جس کی بنیاد رنگ، نسل، خاندان، زبان، وطن یا جذبات کی بجائے ایمان پر ہو، ایمان کی تکمیل اور اس کے حسن کا باعث ہے۔ ④ ایک دوسرے کو سلام کرنا باہمی محبت کا سبب ہے کیونکہ ”السلام علیکم“ اور ”وعلیکم السلام“ کے الفاظ ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات کا اظہار بھی ہیں اور دعائے خیر بھی۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا کرنے کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں، مثلاً: تحفے تحائف دینا، اچھے نام سے پکارنا، سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا، کافی مدت کے بعد ملاقات ہونے پر معانقہ کرنا، نماز باجماعت میں صف سیدھی رکھنا اور ایک دوسرے کے قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا، ضرورت کے وقت مدد کرنا، خوشی اور غمی میں شریک ہونا اور بڑے کا احترام اور چھوٹے پر شفقت کرنا وغیرہ۔

٣٦٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۹۳- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے

٣٦٩٢- [صحيح] تقدم، ح: ٦٨.

٣٦٩٣- [صحيح] أخرجه الطبراني: ٨/ ١٣١، ح: ٧٥٢٥ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ٨/ ٤٣٥، وصححه البوصيري * إسماعيل تابعه بقية، الطبراني أيضًا، ح: ٧٥٢٤، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ، أَنْ نُفْشِيَ السَّلَامَ.

انھوں نے فرمایا: ”ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔“

٣٦٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ».

۳۶۹۴- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمان کی عبادت کرو اور سلام عام کرو۔“

فوائد ومسائل: ① اسلام اللہ سے اور بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ اللہ سے صحیح تعلق کی بنیاد عقیدۂ توحید اور عبادات کے ذریعے سے اس کا اظہار ہے۔ بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ایک آسان کام سب کو سلام کرنا ہے۔ ② سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کیا جائے۔ اور جب بھی ملاقات ہو یا ملاقات کے بعد رخصت ہونا ہو تو سلام کیا جائے۔ اس میں دوست، رشتے دار اور اجنبی کے درمیان فرق نہ رکھا جائے۔ ③ غیر مسلم کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے لیکن اگر وہ سلام کریں تو انھیں جواب دیا جائے، جیسے باب نمبر ۱۳ میں آ رہا ہے۔ ④ سلام اتنی بلند آواز سے کرنا چاہیے کہ کم از کم وہ شخص سن لے جسے سلام کیا گیا ہے۔

(المعجم ١٢) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

(التحفة ١٢)

باب: ۱۲- سلام کا جواب دینا

٣٦٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي

۳۶۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی، پھر آ کر سلام کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] ”تجھ پر بھی سلامتی ہو۔“

٣٦٩٤_ [صحيح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، ح: ١٨٥٥ من حديث عطاء به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في المصنف: ٨/ ٤٣٦، وللحديث شواهد كثيرة.

٣٦٩٥_ [صحيح] تقدم، ح: ١٠٦٠.

نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ. فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ. فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ».

فوائد ومسائل: ① اگر مسجد میں چند افراد مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کے پاس آنے والا انھیں سلام کرے۔ ② سلام کا جواب ضرور دینا چاہیے۔ ③ [عَلَيْكَ] ایک آدمی کے لیے اور [عَلَيْكُمْ] زیادہ افراد کے لیے ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کو بھی [عَلَيْكُمْ] کہنا درست ہے۔

٣٦٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

٣٦٩٦- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔“ انھوں نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ] ”ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔“

فوائد ومسائل: ① ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ انھیں جبریل علیہ السلام نے سلام کہا۔ یہ شرف دوسرے صحابہ ؓ کو حاصل نہیں ہوا۔ ② ام المومنین ؓ فرشتوں کو نہیں دیکھتی تھیں، نہ ان کی آواز سنتی تھیں، اس لیے جواب میں [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] کی بجائے [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ] فرمایا۔ ③ جب کسی کو کسی کا سلام پہنچایا جائے تو اس کا جواب اسی انداز سے دینا چاہیے۔

(المعجم ١٣) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (التحفة ١٣)

باب: ١٣- ذمیوں کو سلام کا جواب دینا

٣٦٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ

٣٦٩٧- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو (جواب میں) کہو:

٣٦٩٦- أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال فلان يقرئك السلام، ح: ٦٢٥٣ من حديث زكريا به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ٢٤٤٧/ ٩٠ عن ابن أبي شيبة به.

٣٦٩٧- [إسناده صحيح] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ١٩٤١ من حديث سعيد به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٤٢ * سعيد تابعه شعبة عند مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام . . . الخ، ح: ٢١٦٣، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ٦٩٢٦، ومسلم وغيرهما عن أنس رضي الله عنه.

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[وَعَلَيْكُمْ] ''تم پر بھی۔''

٣٦٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَاأَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ».

٣٦٩٨- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: [اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَاالْقَاسِمِ] ''ابوالقاسم! آپ پر سام یعنی موت ہو۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكُمْ] ''تم پر بھی۔''

فوائد ومسائل: ① اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ ہندو، سکھ اور مرزائی وغیرہ اہل کتاب میں شامل نہیں۔ ② یہ رسول اللہ ﷺ کا تحمل تھا کہ غصہ دلانے والی حرکت پر بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھا اور بہترین مناسب جواب دیا۔ ③ اہل کتاب کو وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کے بجائے وَعَلَيْكُمْ کہنے میں یہی حکمت ہے کہ وہ لوگ شرارت سے کام لیتے تھے اور غلط الفاظ بولتے تھے۔ آج کل کے عام غیر مسلم عربی زبان کی ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اور صاف الفاظ میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے ہیں، اس لیے انھیں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہنے میں حرج نہیں، تاہم اگر انھیں بھی وَعَلَيْكُمْ ہی کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ④ ذمی سے مراد مسلمان سلطنت کے غیر مسلم باشندے ہیں۔

٣٦٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى الْيَهُودِ. فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ. فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

٣٦٩٩- حضرت ابوعبدالرحمن جہنی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کل یہودیوں کے پاس جاؤں گا۔ انھیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمھیں سلام کہیں تو (جواب میں) کہنا: وَعَلَيْكُمْ۔''

٣٦٩٨ـ أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ٢١٦٥/ ١١ من حديث أبي معاوية به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٤٢.

٣٦٩٩ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ٢٣٣ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عنده، والحديث في مصنف ابن أبي شيبة: ٨/ ٤٤٢، وله شاهد عند النسائي في الكبرٰى، وأحمد: ٦/ ٣٩٨، وغيرهما، وإسناده حسن.

فوائد ومسائل: ① مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو یہ احساس دلایا جانا چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے برابر درجہ نہیں رکھتے تا کہ وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی جرأت نہ کریں اور اسلام قبول کرنے میں اپنی بہتری محسوس کریں۔ ② مسلمان کو نہیں چاہیے کہ غیر مسلم کو سلام کہے بلکہ غیر مسلم کو چاہیے کہ مسلمان کو سلام کہے اور مسلمان جواب دے۔

(المعجم ١٤) - بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ (التحفة ١٤)

باب: ۱۴- عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا

٣٧٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوخَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ صِبْيَانٌ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں سلام کہا جب کہ ہم اس وقت بچے تھے۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعض حصے کے شواہد بخاری مسلم میں موجود ہیں، دیگر محققین نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۹/۲۴۴، ۲۴۵، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۳۰۰۰، و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۷۰۰) ② اصل قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔“ (صحيح البخاري، الاستئذان، باب: يسلم الصغير على الكبير، حديث: ۶۲۳۴) ③ بچوں کی تربیت کے لیے بڑا چھوٹے کو سلام کہہ سکتا ہے۔ ④ اس سے بچوں پر شفقت کا اظہار ہوتا ہے اور دل سے تکبر ختم ہوتا ہے۔

٣٧٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ

۳۷۰۱- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

٣٧٠٠ـ **[إسناده ضعيف]** وهو في المصنف: ٨/ ٤٤٥، ولبعضه شاهد عند البخاري، ح: ٦٢٤٧، ومسلم، ح: ٢١٦٨/ ١٤، ١٥ من حديث ثابت عن أنس به.

٣٧٠١ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أبوداود، الأدب، باب في السلام على النساء، ح: ٥٢٠٤ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٤٦، ٤٤٧، وحسنه الترمذي، ح: ٢٦٩٧، وراجع النيل لمزيد التخريج.

يَزِيدَ قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي نِسْوَةٍ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

فوائد و مسائل: ① اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو مرد نامحرم عورت کو اور عورت نامحرم مرد کو سلام کہہ سکتی ہے۔ ② فتنے کا خوف نہ ہونے کی صورت یہ ہے' مثلاً: عورت بوڑھی ہو یا کئی عورتیں موجود ہوں اور کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مرد انھیں سلام کہہ سکتا ہے۔ ③ جوان عورت کا تنہا مرد کو یا مرد کا جوان عورت کو سلام کرنا خرابیاں پیدا ہونے کا باعث ہے' اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے' البتہ محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو سلام کر سکتے ہیں بلکہ انھیں آپس میں سلام کرنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں نامناسب خیالات پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔

(المعجم ١٥) - بَابُ الْمُصَافَحَةِ (التحفة ١٥)

باب:۱۵-مصافحہ کرنے کا بیان

٣٧٠٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّدُوسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: «لَا». قُلْنَا: أَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضاً؟ قَالَ: «لَا. وَلٰكِنْ تَصَافَحُوا».

۳۷۰۲- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے (احترام کے اظہار کے لیے) جھکا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ہم نے کہا: کیا ہم ایک دوسرے سے معانقہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔ لیکن مصافحہ کرلیا کرو۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی ؒ نے معانقے والی بات کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحة' رقم:١٦٠) لیکن مسند احمد کے محققین اور دکتور بشار عواد نے اسے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ شیخ البانی ؒ نے اس کی جو متابعات بیان کی ہیں وہ بھی سخت ضعیف ہیں جس سے مذکورہ روایت ضعیف ہی رہتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر صحیح روایات سے مصافحے اور معانقے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے' جیسے صحیح بخاری' جامع الترمذی' مسند ابویعلی' ابن حبان اور سنن الکبری بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت انس ؓ سے پوچھا گیا: نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں صحابۂ کرام ؓ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟

۳۷۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ماجاء في المصافحة، ح: ۲۷۲۸ من حديث حنظلة ه، وقال: "حسن" * حنظلة السدوسي ضعيف كما في التقريب وغيره.

حضرت انس ؓ نے فرمایا: ہاں' صحابۂ کرام اس پر عمل کرتے تھے' نیز معجم الاوسط طبرانی میں حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام ؓ جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب کسی سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے تھے' لہٰذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں' البتہ صحیح آثار سے ثابت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ أعلم. تاہم مصافحے کی فضیلت صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:۲۰/۲۲۰، ۲۲۱' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم:۳۷۰۲) ② ملاقات کے وقت سلام کرتے ہوئے جھکنا منع ہے کیونکہ اس میں رکوع سے مشابہت ہے جو اللہ کی عبادت ہے۔ ③ پاؤں چومنا سجدہ سے مشابہت رکھتا ہے' اس لیے یہ زیادہ منع ہے۔ ④ مصافحہ (ہاتھ ملانا) سنت ہے۔ مصافحہ دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے' دونوں ہاتھوں سے نہیں۔ مصافحے کا مطلب ہی ہتھیلی کا ہتھیلی سے ملنا ہے' نہ کہ دو ہتھیلیوں کا دو ہتھیلیوں سے اور نہ دو ہتھیلیوں کا ایک ہتھیلی سے ملنا۔

٣٧٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا».

۳۷۰۳- حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے رخصت ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے بہت سے شواہد ہیں لیکن ان کی صحت وضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا' غالباً انھی شواہد کی بنا پر دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث وتحقیق سے تصحیح حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:۳۰/ ۵۱۷' ۵۱۸' والصحيحة' رقم:۵۲۵'۵۲۶) بنابریں مسلمانوں کی باہمی ملاقات آپس میں محبت کے اضافے کے ساتھ ساتھ گناہوں کی معافی کا باعث بھی ہے۔ ② ایسے اعمال سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ واللہ أعلم.

٣٧٠٣ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في المصافحة، ح: ٥٢١٢ عن ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٣١ * أبوإسحاق عنعن، والأجلح تقدم، ح: ٢١١٧، وحسنه الترمذي، وللحديث شواهد كثيرة.

(المعجم ١٦) - بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ (التحفة ١٦)

باب:۱۶- ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان

٣٧٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۷۰۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

٣٧٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَرِجْلَيْهِ.

۳۷۰۵- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے چند افراد نے نبی ﷺ کے ہاتھ کو اور دونوں قدموں کو بوسہ دیا۔

(المعجم ١٧) - بَابُ الِاسْتِئْذَانِ (التحفة ١٧)

باب:۱۷- اجازت طلب کرنا

٣٧٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَانْصَرَفَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الْاِسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا،

۳۷۰۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی تین بار اجازت طلب کی۔ انھیں اجازت نہ ملی' چنانچہ وہ واپس ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہلوا بھیجا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے آپ سے اس انداز سے تین بار

٣٧٠٤_[إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في التولي يوم الزحف، ح: ٢٦٤٧ من حديث يزيد بن أبي زياد به، وانظر، ح: ٥٠٤ لحاله.

٣٧٠٥_[إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ماجاء في قبلة اليد والرجل، ح: ٢٧٣٣ من حديث أبي أسامة به، وقال: "حسن صحيح".

٣٧٠٦_[صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ١٩؛ ٤/ ٤١٠، ٤١٨ عن يزيد به، وأخرجه مسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ٢١٥٣/ ٣٥ من حديث أبي نضرة به، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ٦٢٤٥، ومسلم، ح: ٢١٥٣/ ٣٤ وغيرهما.

فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا، رَجَعْنَا. قَالَ: فَقَالَ: لَتَأْتِيَنِّي، عَلٰى هٰذَا، بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ. فَأَتٰى مَجْلِسَ قَوْمِهِ. فَنَاشَدَهُمْ. فَشَهِدُوا لَهُ. فَخَلّٰى سَبِيلَهُ.

اجازت طلب کی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ (اس طرح اجازت طلب کرنے کے بعد) اگر ہمیں اجازت ملے تو داخل ہوں اور اگر ہمیں اجازت نہ دی جائے تو پلٹ جائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم (اپنے) اس (بیان) پر گواہ پیش کرو گے ورنہ میں تمھیں ضرور سزا دوں گا۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور ان سے (گواہی دینے کی) درخواست کی' انھوں نے ابوموسیٰ ؓ کے حق میں گواہی دی تو (حضرت عمر ؓ نے) انھیں چھوڑ دیا۔

فوائد ومسائل: ① کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا منع ہے۔ ② اجازت طلب کرنے کا طریقہ یہ ہے: "السلام علیکم' کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟" (سنن أبي داود' الأدب' باب کیف: الاستئذان' حدیث: ۵۱۷۷) ③ اگر ایک بار اجازت مانگنے پر جواب نہ ملے تو دوسری اور تیسری بار اجازت طلب کرنی چاہیے۔ آج کل اجازت مانگنے کا طریقہ مختلف ہو گیا ہے' جیسے گھنٹی بجانا۔ یہ بھی وقفے وقفے سے صرف تین مرتبہ بجائی جائے۔ اگر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلا جائے۔ گھنٹی بجا بجا کر سارے محلے کو پریشان نہ کیا جائے۔ ④ اگر تین بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو اہل خانہ سے ناراض ہوئے بغیر واپس ہو جانا چاہیے۔ ممکن ہے صاحب خانہ گھر میں موجود نہ ہو یا کوئی ایسی معقول وجہ ہو جس کی بنا پر وہ اجازت نہ دے رہا ہو۔ ⑤ حضرت عمر ؓ نے گواہ اس لیے طلب فرمایا کہ وہ مزید اطمینان چاہتے تھے۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ جب دیکھیں گے کہ عمر ؓ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں کبار صحابہ ؓ سے بھی شدت کا رویہ رکھتے ہیں تو ہر شخص بلا تحقیق احادیث بیان کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس طرح غیر ذمہ دار لوگ غلط الفاظ کے ساتھ یا اپنے پاس سے بنا کر احادیث بیان نہیں کریں گے۔ ⑥ حدیث دین کی بنیاد ہے' لٰہذا صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔ ⑦ احادیث کی کتابوں میں ضعیف احادیث موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ائمۂ حدیث ہر حدیث کے ساتھ سند بیان کرتے تھے جس سے سامعین کو حدیث کے درجے کا علم ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات اس لیے ضعیف حدیث بیان کر دیتے کیونکہ فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہوتا' لٰہذا اس غلطی کی نشاندہی یا فقہاء کے اقوال کی دلیل کے طور پر ضعیف حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کر لیتے۔ بعض اوقات اس لیے بھی ضعیف حدیث بیان کر دیتے تھے کہ ممکن ہے اس حدیث کی دوسری سند مل جائے جس سے اس کا ضعف ختم ہو کر حدیث قابل قبول ہو جائے' تاہم ہر وہ حدیث جو ایک سے زیادہ سندوں سے مروی ہو' قابل قبول نہیں ہوتی بلکہ اس

کے لیے بعض شروط کا پایا جانا ضروری ہے جن کی تفصیل اصول حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

٣٧٠٧- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! هٰذَا السَّلَامُ. فَمَا الْإِسْتِئْذَانُ؟ قَالَ: «يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِيحَةً وَتَكْبِيرَةً وَتَحْمِيدَةً، وَيَتَنَحْنَحُ، وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ».

۳۷۰۷- حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سلام (تو ہمیں معلوم) ہے لیکن اجازت طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کوئی بات کہے' سبحان اللہ کہہ دے' اللہ اکبر کہہ دے' الحمدللہ کہہ دے یا کھانس دے۔ (مقصد یہ ہے کہ) گھر والوں کو معلوم کرادے (کہ میں اندر آنا چاہتا ہوں۔'')

٣٧٠٨- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُدْخَلَانِ: مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ. فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي، يَتَنَحْنَحُ لِي.

۳۷۰۸- حضرت علی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے میرے دو اوقات تھے۔ ایک رات میں اور ایک دن میں۔ جب میں ایسے وقت حاضر ہوتا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھانس دیتے۔ (جس کا مطلب یہ ہوتا کہ مجھے تمھارے آنے کا علم ہو گیا ہے اور تم اندر آسکتے ہو۔)

٣٧٠٩- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا.

۳۷۰۹- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''کون ہے؟'' میں نے کہا: میں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں' میں۔''

٣٧٠٧ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الطبراني في الكبير: ٤/ ١٧٨، ح: ٤٠٦٥ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٤١٩، ح: ٥٧٢٦، وضعفه البوصيري * واصل، وأبوسورة ضعيفان كما في التقريب وغيره.

٣٧٠٨ـ **[صحيح]** أخرجه النسائي، السهو، التنحنح في الصلاة: ٣/ ١٢، ح: ١٢١٣ من حديث أبي بكر بن عياش به، وتابعه جرير عنده، والحديث في المصنف: ٨/ ٤٢٠، ح: ٥٧٢٨ * والحارث العكلي تابعه شرحبيل بن مدرك وهو ثقة عن عبدالله بن نجي عن أبيه عن علي به، النسائي، ح: ١٢١٢، وانظر، ح: ٣٦٥٠.

٣٧٠٩ـ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال من ذا؟ فقال أنا، ح: ٦٢٥٠ من حديث شعبة به، ومسلم، الآداب، باب كراهة قول المستأذن أنا، إذا قيل من هٰذا؟، ح: ٢١٥٥/ ٣٩ عن ابن أبي شيبة به.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا».

فوائد ومسائل: ① اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے ''کون ہے؟'' تو جواب میں اپنا نام یا لقب اور کنیت وغیرہ (جو چیز زیادہ معروف ہو) بتانا چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ''میں، میں'' فرمانا صحابی کے جواب پر ناپسندیدگی کا اظہار تھا، یعنی یہ طریقہ درست نہیں۔ ③ دروازہ کھٹکھٹانا یا گھنٹی بجانا بھی اجازت طلب کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔ جب کوئی دروازے پر آ کر نام پوچھے تو سلام کر کے گفتگو کی جائے۔

(المعجم ١٨) - بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ (التحفة ١٨)

باب:١٨- جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کیا جواب دے)

٣٧١٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِخَيْرٍ. مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا».

٣٧١٠- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیسے صبح کی؟ آپ نے فرمایا: ''خیریت سے صبح ہوئی، ایسے آدمی کی جس نے نہ روزہ رکھا، نہ کسی بیمار کی عیادت کی۔''

٣٧١١- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ. إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي، أَبُو أُمِّي، مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

٣٧١١- حضرت ابواسید (مالک بن ربیعہ) ساعدی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو فرمایا: [اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ] انھوں نے (حضرت عباس ؓ اور دیگر حاضرین ؓ نے) کہا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ] آپ نے فرمایا: ''تمھاری

٣٧١٠- [حسن] أخرجه أبوبكر بن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف: ٣/ ٢٣٥، ٨/ ٤٥١، ح: ٥٨٥٤ به، ومن طريقه أخرجه أبويعلى: ٣/ ٤٤٣، ح: ١٩٣٧، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي يعلى: ٥/ ٧٩، ح: ٢٦٧٦ وغيره، وحسن الهيثمي حديث أبي يعلى، ح: ٢/ ٢٩٩، ٣٠٠، وله سند آخر حسن عند الطبراني في الأوسط: ٨/ ١٦٣، ١٦٤، ح: ٧٣٢٩ وغيره.

٣٧١١- **[إسناده ضعيف]** أخرجه الطبراني: ١٩/ ٢٦٣، ح: ٥٨٤ من حديث أبي إسحاق الهروي به مطولاً، وضعفه البوصيري * عبدالله بن عثمان بن إسحاق مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ» قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: «كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟» قَالُوا: بِخَيْرٍ. نَحْمَدُ اللهَ. فَكَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ بِأَبِينَا وَأُمِّنَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ. أَحْمَدُ اللهَ».

صبح کیسی ہوئی؟ (کیا حال ہے؟'') انھوں نے کہا: خیریت سے ہوئی' ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری صبح بھی خیریت سے ہوئی' میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔''

(المعجم ١٩) - بَابٌ: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ (التحفة ١٩)

باب:۱۹- جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو

٣٧١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ، فَأَكْرِمُوهُ».

۳۷۱۲- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

فوائد ومسائل: ① مہمان کا اکرام اس کے مقام ومرتبے کے مطابق ہونا چاہیے۔ ② غیر مسلم مہمان سے بھی خندہ پیشانی سے ملنا اور اس کی مناسب خاطر تواضع کرنا ضروری ہے لیکن کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے اسلام اور مسلمانوں کے شرف ووقار میں کمی ہو۔

(المعجم ٢٠) - بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (التحفة ٢٠)

باب:۲۰- جسے چھینک آئے' اسے دُعا دینا

٣٧١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ،

۳۷۱۳- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو

٣٧١٢ـ [حسن] أخرجه البيهقي: ٨/ ١٦٨ من حديث محمد بن الصباح به، وضعفه البوصيري من أجل سعيد بن مسلمة، وله شواهد، منها ما أخرجه الحاكم: ٤/ ٢٩٢ من حديث معبد بن خالد الأنصاري عن أبيه عن جابر بن عبدالله الأنصاري رفعه: "فإذا أتاكم كريم قوم فليكرمه"، وقال: "صحيح الإسناد".

٣٧١٣ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس، ح: ٦٢٢١، ٦٢٢٥، ومسلم، الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، ح: ٢٩٩١/ ٥٣ من حديث سليمان التيمي به.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا أَوْ سَمَّتَ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ. فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الْآخَرَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ. وَإِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ».

چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو دُعا دی اور دوسرے کو نہ دی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو دُعا دی اور دوسرے کو دُعا نہیں دی (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کی تعریف کی تھی جبکہ اس نے اللہ کی تعریف نہیں کی۔“

فوائد ومسائل: ① اللہ کی تعریف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے چھینک آئے اسے چاہیے کہ [اَلْحَمْدُلِلّٰه] کہے۔ ② دعا دینے کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا [يَرْحَمُكَ اللّٰه] کہے۔ ③ چھینک کے بعد [اَلْحَمْدُلِلّٰه] کہنے والے کو [يَرْحَمُكَ اللّٰه] کہہ کر دعا دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ دیکھیے: (صحيح البخاري‘ الأدب‘ باب مايستحب من العطاس‘ و مايكره من التثاؤب‘ حديث:۶۲۲۳) ④ [اَلْحَمْدُلِلّٰه] نہ کہنے والے کو دعا نہ دینا اس کی تنبیہ کے لیے ہے تا کہ وہ آئندہ غفلت نہ کرے۔

٣٧١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثاً. فَمَا زَادَ، فَهُوَ مَزْكُومٌ».

۳۷۱۴- حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھینکنے والے کو تین بار (يَرْحَمُكَ اللّٰه کہہ کر) دعا دی جائے۔ اس سے زیادہ ہو تو اس شخص کو زکام ہے۔“

٣٧١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، [عَنْ] عِيسٰى، عَنْ [عَبْدِ الرَّحْمٰنِ] بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ

۳۷۱۵- حضرت علی ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ یوں کہے: [اَلْحَمْدُلِلّٰه] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اللہ کا شکر ہے۔“) جو افراد اس کے پاس

٣٧١٤ـ أخرجه مسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ٢٩٩٣/ ٥٥ من حديث وكيع به بغير هٰذا اللفظ، وقال ابن حجر في هذه الرواية: شاذة.

٣٧١٥ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، ح: ٢٧٤١ من حديث ابن أبي ليلٰى به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي ليلٰى، ح: ٨٥٤، واضطرب ابن أبي ليلٰى في حديثه مع ضعفه، وحديث البخاري (٦٢٢٤) يغني عنه.

أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ. وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

ہوں وہ کہیں: [يَرحَمُكَ الله] ''اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔'' وہ جواب میں انھیں کہے: [يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ] ''اللہ تمھیں ہدایت پر قائم رکھے اور تمھارے حالات درست فرمائے۔''

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت سے بخاری کی روایت (۶۲۲۴) کفایت کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت ہمارے شیخ کے نزدیک قابل حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے' لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ بنابریں اس حدیث سے چھینکنے والے کو دعا دینے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(المعجم ٢١) - **بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ** (التحفة ٢١)

باب: ۲۱- ہم مجلس کی عزت کرنا

٣٧١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ، لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ. وَإِذَا صَافَحَهُ، لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا. وَلَمْ يُرَ مُتَقَدِّمًا، بِرُكْبَتَيْهِ، جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ.

۳۷۱۶- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب کسی آدمی سے ملتے اور وہ آپ سے بات چیت کرتا تو آپ اپنا چہرہ اس سے نہیں پھیرتے تھے حتی کہ وہی (بات چیت سے فارغ ہوکر) دوسری طرف متوجہ ہوجاتا۔ اور جب کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ الگ نہ کرتے حتی کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔ اور آپ ﷺ کو کبھی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سے گھٹنے آگے بڑھا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جب کہ شیخ البانی ؒ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت اس جملے: ''جب کوئی نبی ﷺ سے مصافحہ کرتا تو نبی ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ

٣٧١٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب تواضعه ﷺ مع جليسه ....،] ح: ٢٤٩٠ من حديث أبي يحيى عمران بن زيد التغلبي الطويل به، وهو لين كما في التقريب * وزيد تقدم حاله، ح: ٢٧٠٣، ولبعض الحديث شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ٤٧٩٤.

الگ نہ کرتے حتی کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔'' کے سوا ضعیف ہے' نیز اس جملے کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ جملہ ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني: ۵/ ۶۳۵-۶۳۷' رقم: ۲۴۸۵)

(المعجم ٢٢) - بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (التحفة ٢٢)

باب: ۲۲- مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

٣٧١٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

۳۷۱۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے' پھر واپس آ جائے تو وہ اس (جگہ) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

(المعجم ٢٣) - بَابُ الْمَعَاذِيرِ (التحفة ٢٣)

باب: ۲۳- معذرت کا بیان

٣٧١٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَوْدَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ».

۳۷۱۸- حضرت جودان ؒ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی سے (کسی غلطی پر) معذرت کی' اور اس نے قبول نہ کی' اس پر (ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والے جتنا گناہ ہے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَوْدَانٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ ؒ نے یہ روایت محمد بن اسماعیل کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مثل بیان کی ہے۔

٣٧١٧- [صحيح] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ٣/ ١٦٠، ١٦١، ح: ١٨٢١ من حديث جرير به، وهو في صحيح مسلم، السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ح: ٢١٧٩/ ٣١ من حديث سهيل به.

٣٧١٨- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود في المراسيل، الملاحم، باب: ١١٠، ح: ٥٢١ من حديث وكيع به، والسند ضعيف من أجل عنعنة ابن جريج وغيره ومع ذلك مرسل، وله شواهد ضعيفة.

(المعجم ٢٤) - بَابُ الْمُزَاحِ (التحفة ٢٤)

٣٧١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بُصْرٰى. قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ. وَمَعَهُ نُعَيْمَانُ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا. وَكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ. وَكَانَ سُوَيْبِطٌ رَجُلًا مَزَّاحًا. فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ: أَطْعِمْنِي. قَالَ: حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: فَلَأُغِيظَنَّكَ. قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ. فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطٌ: تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْداً لِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ. وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ: إِنِّي حُرٌّ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِذَا قَالَ لَكُمْ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ، تَرَكْتُمُوهُ، فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي. قَالُوا: لَا. بَلْ نَشْتَرِيهِ مِنْكَ. فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ. ثُمَّ أَتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً، أَوْ حَبْلًا. فَقَالَ نُعَيْمَانُ: إِنَّ هٰذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ. وَإِنِّي حُرٌّ،

باب: ۲۴-مزاح کا بیان

۳۷۱۹-ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے (کا واقعہ ہے کہ) حضرت ابوبکر ؓ تجارت کے لیے بصریٰ روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت نعیمان اور حضرت سویبط بن حرملہ ؓ بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے۔ حضرت نعیمان زاد راہ (کھانے پینے کے سامان) کے ذمہ دار تھے۔ سویبط ؓ بہت مزاحیہ طبیعت کے تھے۔ انھوں نے نعیمان ؓ سے کہا: مجھے کھانا دیجیے۔ انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ آ جائیں (ان کی اجازت سے دوں گا۔) سویبط ؓ نے کہا: (تم نے مجھے کھانا نہیں دیا' اس لیے) میں آپ کو پریشان کروں گا۔ (اس کے بعد سفر کے دوران میں) ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ سویبط ؓ نے ان لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ وہ تم سے کہے گا: میں آزاد ہوں۔ اگر اس کی یہ بات سن کر تم نے اسے چھوڑ دینا ہے تو (ابھی سے خریدنے سے انکار کر دو اور) میرے غلام کا معاملہ خراب نہ کرو۔ انھوں نے کہا: نہیں' ہم آپ سے وہ غلام خریدیں گے (اور سودا منسوخ نہیں کریں گے۔) چنانچہ ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے

٣٧١٩_ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ٢٣/ ٣٠٩، ح: ٦٠٩ من حديث ابن أبي شيبة به مختصرًا، وضعفه البوصيري من أجل زمعة، تقدم، ح: ٣٢٦، وفيه علة أخرى.

لَسْتُ بِعَبْدٍ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرَنَا خَبَرَكَ. فَانْطَلَقُوا بِهِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. فَأَخْبَرُوهُ بِذٰلِكَ. قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ. وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ. وَأَخَذَ نُعَيْمَانَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ، حَوْلًا.

عوض ان (سویبط ؓ) سے انھیں (نعیمان ؓ کو غلام سمجھ کر) خرید لیا۔ پھر آ کر ان کے گلے میں پگڑی یا رسی ڈال دی۔ (اور انھیں قابو کر لیا۔) نعیمان ؓ نے کہا: یہ شخص (سویبط ؓ) آپ لوگوں سے مذاق کر رہا ہے۔ میں تو آزاد ہوں' غلام نہیں۔ انھوں نے کہا: اس نے ہمیں (پہلے ہی) یہ بات بتا دی تھی (کہ تم آزاد ہونے کا دعویٰ کرو گے۔) چنانچہ وہ لوگ انھیں پکڑ کر لے گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ آئے تو لوگوں نے انھیں یہ واقعہ بتایا۔ انھوں نے قافلے والوں کے پیچھے جا کر ان کی اونٹنیاں واپس کیں اور نعیمان ؓ کو (ان سے) واپس لیا۔ جب یہ حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کو بھی یہ پورا قصہ سنایا' چنانچہ نبی ﷺ اور صحابۂ کرام ؓ ایک سال تک اس واقعہ کو یاد کر کے ہنستے رہے۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت میں حضرت نعیمان بن عمرو بن رفاعہ ؓ کو زادِ راہ کا ذمہ دار اور حضرت سویبط بن حرملہ نہشلی ؓ کو مزاح کے طور پر زیادتی کرنے والا بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کیونکہ نعیمان ؓ مزاح میں مشہور تھے۔ ان کے حالات (الإصابة:۵۶۹/۳) اور (أسد الغابة:۳۶/۵) میں اور حضرت سویبط ؓ کے حالات (الإصابة:۷۱/۲) میں ملاحظہ فرمائیے۔" لیکن مذکورہ روایت دونوں صورتوں میں ضعیف ہی قرار پاتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجه للألباني' طبع مكتبة المعارف' الرياض' رقم:۷۵۰) ② مزاح سے مراد دل لگی کی ایسی بات ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اگر اس سے کسی کا دل دکھے تو وہ [سُخْرِيَّه] (ٹھٹھا مخول) بن جاتا ہے (جو شرعاً ممنوع ہے۔) (حاشیہ سنن ابن ماجہ محمد فواد عبدالباقی)

٣٧٢٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۷۲۰- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت

٣٧٢٠ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ح:٦١٢٩ من حديث شعبة، وقد تقدم، ح:٦٢٠٣، ومسلم، المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة، والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات، ح:٦٥٩ من حديث أبي التياح به.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟».

ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بے تکلفی کا اظہار فرماتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ''اے ابوعمیر! نُغَیر کا کیا بنا؟''

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

امام وکیع ؒ بیان کرتے ہیں: نُغیر ایک پرندہ تھا جس سے وہ بچہ کھیلتا تھا۔

فوائد ومسائل: ① نُغَیر یا نُغَر ایک پرندے کا نام ہے جو چڑیا کے مشابہ ہوتا ہے' اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (النهاية) حافظ ابن حجر ؒ نے اس کی تشریح میں ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد صَعُو (ممولا) بروزن عَفُو ہے۔ (فتح الباري: ۱۰/ ۷۱۵) ② بچوں سے دل لگی کی باتیں کرنا جائز ہے جس سے بچوں کو خوشی ہو۔ ③ بعض لوگ چھوٹے بچوں سے مذاق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے بچوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ یہ جائز نہیں۔ ④ پرندے وغیرہ پالنا جائز ہے بشرطیکہ ان کی خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔

(المعجم ٢٥) - **بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ** (التحفة ٢٥)

باب: ۲۵- سفید بال اکھاڑنا

٣٧٢١- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: «هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ».

۳۷۲۱- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے (سفید) بال اکھاڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ''وہ مومن کا نور ہے۔''

فوائد ومسائل: ① سر کے سفید بال اکھاڑنا منع ہے۔ ② سفید بالوں کو مہندی وغیرہ لگا کر رنگ تبدیل کرنا مستحسن ہے۔ ③ مومن کے لیے بڑھاپا عزت کا باعث ہے۔

(المعجم ٢٦) - **بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ** (التحفة ٢٦)

باب: ۲۶- کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان

٣٧٢١ـ[حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء في النهي عن نتف الشيب، ح: ٢٨٢١ من حديث عبدة به، **وقال:** "هٰذا حديث حسن، قد رواه عبدالرحمٰن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب".

٣٧٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

۳۷۲۲- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے کچھ سائے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: اگر کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو، پھر اس پر سے دھوپ ہٹ جائے اور اس کا کچھ جسم سائے میں اور کچھ دھوپ میں ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جگہ تبدیل کر لے تاکہ سارا جسم دھوپ میں یا سارا جسم سائے میں ہو جائے۔ مزید دیکھیے: (سنن أبي داود، الأدب، باب في الجلوس بين الشمس والظل، حديث: ۴۸۲۱)

(المعجم ٢٧) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ (التحفة ٢٧)

باب: ۲۷- منہ کے بل لیٹنے کی ممانعت کا بیان

٣٧٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طِهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، عَلٰى بَطْنِي. فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِهٰذَا النَّوْمِ هٰذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللهُ، أَوْ يُبْغِضُهَا اللهُ».

۳۷۲۳- حضرت طہفہ بن قیس غفاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ”اس انداز سے کیوں سوتے ہو؟ سونے کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔“

٣٧٢٤- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ طِهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى

۳۷۲۴- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دے کر فرمایا: ”پیارے جندب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا انداز ہے۔“

٣٧٢٢ـ [إسناده حسن] وهو في المصنف: ٨/ ٤٩٢، وحسنه البوصيري * أبو المنيب تقدم حاله، ح: ٢٧٢٥.

٣٧٢٣ـ [صحيح] تقدم، ح: ٧٥٢.

٣٧٢٤ـ [صحيح] أخرجه الدولابي في الكنى: ١/ ٢٨ من حديث محمد بن نعيم به، وقال المزي في التحفة: ٩/ ١٦٦ "والمحفوظ حديث طهفة عن النبي ﷺ".

بَطْنِي. فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «يَا جُنَيْدِبُ! إِنَّمَا هٰذِهِ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ».

فوائد ومسائل: ① پیٹ کے بل لیٹنا ممنوع ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ کے مقام ومرتبہ اور صحابۂ کرام ؓ کے دل میں نبی ﷺ کی محبت وعظمت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے لیے تنبیہ کا یہ انداز مناسب تھا لیکن عام آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے ساتھی کو ٹھوکر مار کر مسئلہ بتائے۔ ③ مناسب موقع پر مناسب انداز سے سختی کرنا جائز ہے۔ ④ سختی کا انداز ایسا ہونا چاہیے جس سے مخاطب کو یہ احساس ہو کہ اس تنبیہ میں محبت اور رہنمائی کا پہلو بھی شامل ہے، محض غصہ نکالنا مقصود نہیں۔

٣٧٢٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ، مُنْبَطِحٍ عَلٰى وَجْهِهِ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «قُمْ أَوِ اقْعُدْ. فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ».

۳۷۲۵- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو مسجد میں چہرے کے بل لیٹ کر سو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ”اٹھ کر بیٹھ! یہ جہنمیوں کے انداز کی نیند ہے۔“

(المعجم ٢٨) - بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ

(التحفة ٢٨)

باب: ۲۸- علم نجوم سیکھنا

٣٧٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً

۳۷۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ستاروں کا تھوڑا سا علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ جتنا زیادہ (علم نجوم) سیکھے گا اتنا زیادہ (جادو سیکھنے والا شمار) ہوگا۔“

٣٧٢٥_ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح:١١٨٨ من حديث الوليد بن جميل به، وهو صدوق **يخطىء** (تقريب)، والحديث السابق شاهد له.

٣٧٢٦_ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الطب، باب في النجوم، ح:٣٩٠٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في **المصنف**: ٨/ ٤١٤، وصححه النووي، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن.

مِنَ السِّحْرِ. زَادَ مَا زَادَ».

فوائد ومسائل: ① علم نجوم سے مراد ستاروں کا ایسا علم ہے جس سے لوگ اپنے خیال میں قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع ہے۔ ② بعض لوگ یہ تصور رکھتے ہیں کہ بارہ برجوں میں سے فلاں برج کے ایام میں پیدا ہونے والا بچہ فلاں فلاں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور فلاں برج والا فلاں فلاں خوبیوں سے متصف ہوتا ہے۔ یہ بھی جاہلی توہمات ہیں جن کو بعض لوگ ''علم'' کا نام دیتے ہیں۔ ③ ہاتھ کی لکیروں سے قسمت کا حال بتانے والے بھی ہاتھ کے مختلف حصوں کو مختلف ستاروں کی طرف منسوب کرتے اور اس بنیاد پر پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ ان سب سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ ستاروں کے طلوع وغروب سے وقت کا اندازہ لگانا یا چاند کی رفتار سے مہینے کے انتیس یا تیس دن کے ہونے کا اندازہ کرنا اور سفر کے دوران میں ستاروں سے سمت کا تعین کرنا ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑤ مختلف سائنسی آلات کے ذریعے سے ستاروں اور سیاروں کے طبعی حالات معلوم کرنا بھی ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑥ ستاروں کے قسمت پر اثر انداز ہونے کے تصور کو ''جادو'' قرار دیا گیا ہے یعنی یہ بھی جادو کی طرح حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(المعجم ٢٩) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

(التحفة ٢٩)

باب: ۲۹- ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

٣٧٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ. فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ. وَلٰكِنْ سَلُوا اللهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا».

۳۷۲۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو برا مت کہو وہ اللہ کی رحمت ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے اور (کبھی) عذاب کا باعث بھی اس لیے اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔''

فوائد ومسائل: ① ہوا اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں لیکن یہی ہوا اللہ کے حکم سے آندھی اور طوفان بن کر تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ ② رحمت اور عذاب اللہ کے اختیار میں ہے اس لیے اسی سے امید اور خوف رکھنا چاہیے۔ ③ تیز ہوا اور آندھی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس طرح

٣٧٢٧_ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ح: ٥٠٩٧ من حديث الزهري به، وصححه ابن حبان، ح: ١٩٨٩، والحاكم: ٤/ ٢٨٥، والذهبي.

دعا فرماتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَ خَيْرَمَا فِيهَا، وَ خَيْرَ مَاأُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّمَا فِيهَا، وَشَرِّ مَاأُرْسِلَتْ بِهِ] (صحيح مسلم، صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، حديث:٨٩٩) ''یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں اس کی برائی سے، جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے، اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' جس طرح انسانوں کو گالی دینا گناہ ہے، اسی طرح جانوروں اور بے جان مخلوق کو گالی دینا بھی برا کام ہے۔

(المعجم ٣٠) - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ (التحفة ٣٠)

باب:۳۰-مستحب اور پسندیدہ نام

٣٧٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ، عَزَّوَجَلَّ: عَبْدُاللهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ».

۳۷۲۸-حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① ان ناموں کے پسندیدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ کی عبودیت کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ کے دوسرے ناموں کے ساتھ بھی ''عبد'' یا ''عبید'' لگا کر نام رکھا جا سکتا ہے۔ ③ انبیائے کرام ؑ کے ناموں پر نام رکھنا بھی درست ہے۔

(المعجم ٣١) - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ (التحفة ٣١)

باب:۳۱-ناپسندیدہ نام

٣٧٢٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ

۳۷۲۹-حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہ نام رکھنے سے منع کر دوں گا: رَبَاح (نفع)، نَجِیح

٣٧٢٨- أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ٢١٣٢ من حديث العمري به، وتابعه أخوه عبيدالله عنده.

٣٧٢٩- [صحيح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء ما يكره من الأسماء، ح: ٢٨٣٥ من حديث أبي أحمد الزبيري به، وقال: "[حسن] غريب"، وله شواهد عند أبي داود، ح: ٤٩٦٠، ومسلم، ح: ٢١٣٦ وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَئِنْ عِشْتُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَبَاحٌ وَنَجِيحٌ وَأَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ».

(کامیاب)‘ افلح (کامیاب)‘ نافع (فائدہ دینے والا)‘ یَسار (آسانی۔“)

٣٧٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰- حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: ”أفلح‘ نافع‘ رَباح‘ یَسار۔“

فائدہ: ایک حدیث میں اس ممانعت کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے: ”کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: نہیں۔“ (صحیح مسلم‘ الآداب‘ باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع و نحوه‘ حديث:۲۱۳۶) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ گھر میں نافع ہے اور جواب میں کہا جائے کہ موجود نہیں۔ گویا آپ نے یہ کہا کہ گھر میں فائدہ دینے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ سب نکمے ہیں۔ اگرچہ متکلم کا مقصد یہ نہیں ہوگا‘ تاہم ظاہری طور پر ایک نامناسب بات بنتی ہے‘ لہٰذا ایسے نام رکھنا مکروہ ہے‘ لیکن حرام نہیں۔

٣٧٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ».

۳۷۳۱- حضرت مسروق ؒ سے روایت ہے‘ انھوں نے کہا: میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب ؓ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے: ”اجدع شیطان ہے۔“

فائدہ: [أَجْدَع] کے لفظی معنی ”نکٹا“ ہیں۔ اور ناک کٹنا اُردو کی طرح عربی میں بھی بے عزتی کے مفہوم

٣٧٣٠ـ أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ٢١٣٦ عن ابن أبي شيبة به.

٣٧٣١ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في تغيير الاسم القبيح، ح: ٤٩٥٧ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٧٧، وانظر، ح: ١١ لحال مجالد.

میں بولا جاتا ہے جب کہ دوسرے اعضاء سے محرومی (مثلاً: اعرج، لنگڑا) میں یہ قباحت نہیں، اس لیے ایسے نام سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

(المعجم ٣٢) - **بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ** (التحفة ٣٢)

باب: ۳۲- نام تبدیل کرنا

٣٧٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ. فَقِيلَ لَهَا: تُزَكِّي نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، زَيْنَبَ.

۳۷۳۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ؓ کا نام برہ (نیک خاتون) تھا۔ بعض لوگوں نے کہا: وہ اپنی تعریف کرتی ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

فوائد ومسائل: ① اچھے نام میں تعریف کا پہلو تو ہوتا ہی ہے لیکن بعض ناموں میں یہ زیادہ واضح ہوتا ہے۔ ایسے ناموں سے اجتناب بہتر ہے۔ ② ”زینب“ ایک قسم کی خوشبودار نباتات کا نام ہے۔

٣٧٣٣- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ. فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، جَمِيلَةَ.

۳۷۳۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، حضرت عمر ؓ کی ایک بیٹی کا نام ”عاصیہ“ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ”جمیلہ“ رکھ دیا۔

فائدہ: [عَاصِيَه] کا مطلب ”نافرمان“ ہے۔ مسلمان فرماں بردار ہوتا ہے، اس لیے یہ نام ناپسندیدہ ہے۔ فرعون کی مومن بیوی کا نام حضرت ”آسیہ“ تھا۔ یہ نام رکھنا جائز ہے۔

٣٧٣٤- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى أَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۷۳۴- حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت

٣٧٣٢ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، ح: ٦١٩٢ من حديث غندر به، ومسلم، الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن . . . الخ، ح: ٢١٤١ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

٣٧٣٣ـ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٢١٣٩/ ١٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

٣٧٣٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤٥١/٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وحسنه الترمذي، ح: ٣٢٥٦، ٣٨٠٣ * ابن أخي عبدالله بن سلام مجهول (تقريب)، لم يوثقه غير الترمذي فهو مستور.

ابْنِ عُمَيْرٍ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي، عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ.

میں حاضر ہوا' اس وقت میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

(المعجم ٣٣) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ (التحفة ٣٣)

باب:٣٣- نبی ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنا

٣٧٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي».

٣٧٣٥- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

٣٧٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي».

٣٧٣٦- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

٣٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

٣٧٣٧- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں

٣٧٣٥ـ أخرجه البخاري، المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ح:٣٥٣٩ من حديث سفيان بن عيينة به، ومسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وبيان مايستحب من الأسماء، ح: ٢١٣٤ عن ابن أبي شيبة به.

٣٧٣٦ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٣١٣، ٣١٤ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وهو في المصنف: ٨/ ٤٨٣، وانظر الحديث السابق، وعند الترمذي، ح: ٢٢٥٠ طرف منه، وله شاهد عند البخاري، ومسلم، وغيرهما، البخاري، ح: ٣١١٤، ٣١١٥، ٣٥٣٨، ٦١٨٧، ٦١٩٦، ومسلم، ح: ٢١٣٣، ٢١٣٤ من حديث سالم بن أبي الجعد عن جابر به.

٣٧٣٧ـ أخرجه البخاري، البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ح: ٢١٢٠، ٢١٢١، ٣٥٣٧، ومسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم . . . الخ، ح: ٢١٣١ من حديث حميد به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ. فَنَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا: يَاأَبَاالْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي».

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو آواز دی: اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

فوائد ومسائل: ① بقیع مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان تھا جس کے ایک حصے میں قبرستان تھا جبکہ باقی میدان میں خرید وفروخت ہوتی تھی۔ آج کل اس میدان میں اہل مدینہ کا قبرستان ہے جسے عرف عام میں ”جنت البقیع“ کہا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی بولا: اے ابوالقاسم!......“ (صحيح البخاري، المناقب، باب كنية النبي ﷺ، حديث: ۳۵۳۷) ② کنیت سے مراد وہ نام ہے جو اولاد کی نسبت سے ”ابو“ یا ”ام“ کے ساتھ رکھا جائے، مثلاً: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ام عبداللہ (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) ③ اس مسئلے میں مختلف اقوال ہیں: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے باب کا جو عنوان تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھے۔ دوسرا آدمی یہ کنیت رکھ سکتا ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ ممانعت صرف نبی ﷺ کی زندگی میں تھی جیسا کہ زیر مطالعہ حدیث سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔

(المعجم ٣٤) - **بَابُ الرَّجُلِ يُكْتَنٰى قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ** (التحفة ٣٤)

باب: ۳۴- اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا

۳۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ:

۳۷۳۸- حضرت حمزہ بن صہیب رحمہ اللہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے اپنی کنیت ابویحیٰ کیوں رکھی ہے، حالانکہ آپ کی اولاد نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میری کنیت

۳۷۳۸ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٦/ ١٦ من حديث زهير بن محمد به، وتابعه عبيدالله بن عمرو الرقى عند أحمد، وصححه الحاكم: ٤/ ٢٧٨، والذهبي، وحسنه البوصيري، وسنده ضعيف ✽ ابن عقيل ضعيف، وله شواهد ضعيفة عند أحمد: ٤/ ٣٣٣، ٦/ ١٦، والحاكم ٣/ ٣٩٨، وغيرهما وفيه محمد بن عبدالله المعمرى بن شيخ الحاكم لم أجد من وثقه، وباقي السند حسن.

مَالَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيٰى؟ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ. قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِأَبِي يَحْيٰى.

رسول اللہ ﷺ نے ابو یحیٰ رکھی ہے۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی ؒ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة، رقم: ۴۴) یہ بات چیت حضرت صہیب ؓ کے بیٹے حضرت حمزہ ؒ کی ولادت سے پہلے ہوئی' بعد میں انھیں بتائی گئی۔ ② اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا جائز ہے۔ ③ جس طرح انبیائے کرام ؑ کے ناموں کے مطابق نام رکھنا جائز ہے' اسی طرح ان ناموں کے ساتھ کنیت رکھنا بھی جائز ہے۔

٣٧٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ أَزْوَاجِكَ كَنَّيْتَهُ. غَيْرِي. قَالَ: «فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللهِ».

۳۷۳۹- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے میرے سوا اپنی تمام ازواج مطہرات کی کنیت رکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ام عبداللہ ہو۔''

فوائد ومسائل: ① ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کا مطلب یہ تھا کہ میرے لیے بھی کوئی مناسب کنیت مقرر فرما دیجیے۔ ② ام المومنین ؓ نے یہ بات اس لیے کہی کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کے نام پر وہ کنیت رکھ سکتیں۔ ③ نبئ اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کی یہ کنیت غالباً حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی نسبت سے رکھی تھی جو ام المومنین ؓ کے بھانجے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ کے فرزند تھے۔

٣٧٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ، لِأَخٍ لِي، وَكَانَ صَغِيرًا، «يَا أَبَا عُمَيْرٍ».

۳۷۴۰- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے ایک بھائی سے' جو کم سن تھا' فرمایا کرتے تھے: ''اے ابوعمیر!''

فائدہ: یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۳۷۲۰ پر گزری' یہاں اسے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ابوعمیر ؓ ابھی بچے تھے' جن کے ہاں اولاد کی موجودگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا' اس کے باوجود نبئ اکرم ﷺ نے ان کے لیے کنیت تجویز فرمائی اور اس کنیت سے انھیں مخاطب فرمایا۔

٣٧٣٩ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ١٨٦، ٢١٣ عن وكيع به، وللحديث شواهد عند أبي داود، ح: ٤٩٧٠، وأحمد: ٦/ ١٥١ وغيرهما.

٣٧٤٠ـ [صحيح] تقدم، ح: ٣٧٢٠.

(المعجم ٣٥) - **بَابُ الْأَلْقَابِ** (التحفة ٣٥)

٣٧٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَبِيرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَٰبِ﴾ [الحجرات: ١١]. قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَالرَّجُلُ مِنَّا لَهُ الِاسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ. فَيُقَالُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا. فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَٰبِ﴾ [الحجرات: ١١].

باب:٣٥-برے نام رکھنا

۳۷۴۱-حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ’’ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔‘‘ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کرکے) ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے۔ نبی ﷺ بعض اوقات انھیں ان ناموں سے پکارتے تو عرض کیا جاتا: اے اللہ کے رسول! وہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ’’ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔‘‘

فوائد ومسائل: ① کسی کو ایسے نام یا لقب سے نہیں پکارنا چاہیے جو اسے ناگوار ہو۔ ② مسلمان کو دوسرے مسلمان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور بلاوجہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کے جذبات مجروح ہوں۔

(المعجم ٣٦) - **بَابُ الْمَدْحِ** (التحفة ٣٦)

٣٧٤٢- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ نَحْثُوَ، فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ، التُّرَابَ.

باب:٣٦-تعریف (خوشامد) کا بیان

۳۷۴۲-حضرت مقداد بن عمرو ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں۔

٣٧٤١ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في الألقاب، ح: ٤٩٦٢ من حديث داود بن أبي هند به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٣٢٦٨، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ٢/ ٤٦٣، ٤/ ١٨١، ١٨٢.

٣٧٤٢ـ أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ٣٠٠٢ عن ابن أبي شيبة به.

فوائد ومسائل: ① منہ پر تعریف کرنے والوں کا مقصد عام طور پر اپنے ممدوح حضرات کی مبالغہ آمیز ناجائز تعریف اور خوشامد وغیرہ کر کے ان سے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنا یا ان کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل اخلاقی طور پر غلط ہے۔ ② چہروں پر خاک ڈالنے کا مطلب بالکل واضح ہے کہ تعریف کرنے والے شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی جائے جس طرح کہ راویٔ حدیث صحابیٔ رسول حضرت مقداد بن عمرو ؓ نے حاکم وقت کی ان کے منہ پر تعریف کرنے والے شخص کے چہرے پر مٹی پھینکی تھی، پھر ان کے پوچھنے پر فرمایا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوشامد کرنے والوں کے منہ پر اسی طرح مٹی پھینکنے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط......، حديث:۳۰۰۲) یہ بات یاد رہے کہ اس ممنوع تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو ناجائز، مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو، نیز ایسی تعریف جس سے ممدوح شخص کے عجب، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے کسی قسم کے فتنے وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد کا حصول ہو تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ ؓ کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی ہے۔ واللہ أعلم. ③ مبالغہ آمیز تعریف کی وجہ سے ممدوح کے دل میں فخر وغرور پیدا ہونے کا خطرہ ہے، اور عین ممکن ہے کہ اس تعریف وشہرت کی وجہ سے وہ عمل میں سستی کا شکار ہو جائے یا تعریف کی لذت محسوس کر کے ریاکاری میں مبتلا ہو جائے، اور یہ ہلاکت کا باعث ہے۔

٣٧٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ».

۳۷۴۳- حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ایک دوسرے کی تعریف سے پرہیز کرو، یہ ذبح کرنے کے برابر ہے۔''

فائدہ: ذبح سے مراد یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ واللہ أعلم.

٣٧٤٤- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا

۳۷۴۴- حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے،

٣٧٤٣ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ٩٣ عن غندر به مطولاً، وهو في المصنف: ٩/٥، ٦، وحسنه البوصيري.

٣٧٤٤ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره من التمادح، ح: ٦٠٦١ من حديث شعبة به، ومسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ٣٠٠٠/ ٦٦ب عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ: «إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحاً أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا».

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی بار فرمایا: ”افسوس تجھ پر! تو نے تو اپنے ساتھی کا گلا کاٹ دیا۔“ پھر فرمایا: ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہے: میرا خیال یہ ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو پاکباز قرار نہیں دیتا۔“

فوائد ومسائل: ① انسان ظاہر کے مطابق رائے قائم کرتا ہے۔ دل کی حقیقت اور کیفیت سے صرف اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ ② منہ پر تعریف کرنا منع ہے، تاہم جس کی بابت یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ تعریف سے کبر وغرور میں مبتلا ہو جائے گا، اس کی مناسب انداز سے تعریف کی جا سکتی ہے، جیسے نبی ﷺ نے بعض دفعہ حضرت ابوبکر ؓ وغیرہ بعض صحابہ کی تعریف فرمائی۔

(المعجم ٣٧) - بَابٌ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (التحفة ٣٧)

باب: ۳۷- جس سے مشورہ لیا جائے وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت رکھی گئی ہے

٣٧٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

۳۷۴۵- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔“

٣٧٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۴۶- حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری ؓ

٣٧٤٥ـ [حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في المشورة، ح: ٥١٢٨ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وحسنه الترمذي، ح: ٢٨٢٢، وصححه ابن حبان، ح: ١٩٩١، والحاكم: ٤/ ١٣١ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق كثيرة.

٣٧٤٦ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٥/ ٢٧٤ عن أسود بن عامر به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ [أَبِي] مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① جس طرح امانت میں خیانت جائز نہیں اسی طرح کسی کو غلط مشورہ دینا جائز نہیں۔ ② مشورہ لینے والا اپنے مسلمان بھائی پر اعتماد کر کے اس کے سامنے اپنے حالات رکھتا ہے لہٰذا یہ جائز نہیں کہ اس کی راز کی باتیں دوسروں کے سامنے ظاہر کی جائیں۔ یہ باتیں امانت ہیں۔

٣٧٤٧- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ».

٣٧٤٧- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اسے مشورہ دے دے۔''

فائدہ: مسلمان کو صحیح مشورہ دینا ضروری ہے کیونکہ مسلمان پر مسلمان کی خیر خواہی فرض ہے جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں مذکور ہے۔

(المعجم ٣٨) - بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ

(التحفة ٣٨)

باب: ٣٨- حمام میں جانا

٣٧٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

٣٧٤٨- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے عجم کی زمین فتح ہوگی وہاں تمھیں ایسے کمرے ملیں گے جنھیں حمام کہا جائے گا۔ ان میں مرد تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں اور عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔''

٣٧٤٧_ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن أبي ليلى، وقد تقدم، ح: ٨٥٤.

٣٧٤٨_ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحمام، باب الدخول في الحمام، ح: ٤٠١١ من حديث الإفريقي به، وانظر، ح: ٥٤ لعلته.

«تُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ. وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتاً يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ. فَلَا يَدْخُلْهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ. وَامْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا. إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ».

٣٧٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ. ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ. وَلَمْ يُرَخِّصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۴۹- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں (سب) کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا، پھر مردوں کو تہبند کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت دے دی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

٣٧٥٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ اسْتَأْذَنَّ عَلَى عَائِشَةَ. فَقَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ».

۳۷۵۰- حضرت ابوملیح (عامر بن اسامہ) ہذلی ؒ سے روایت ہے کہ حمص کی رہنے والی کچھ خواتین ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انھوں نے فرمایا: شاید تم بھی ان عورتوں میں سے ہو جو حماموں میں جاتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ’’جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی جگہ) اپنے کپڑے اتارے، اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (حیا کا) پردہ چاک کر دیا۔‘‘

٣٧٤٩ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، أيضًا، ح: ٤٠٠٩ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "لا نعرفه إلا من حديث حماد بن سلمة وإسناده ليس بذاك القائم"، ح: ٢٨٠٢ * أبوعذرة حسن الحديث على الراجح راجع نيل المقصود.

٣٧٥٠ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، أيضًا، ح: ٤٠١٠ من حديث منصور به، وحسنه الترمذي، ح: ٢٨٠٣.

فوائد و مسائل: ① حمام کا لفظ حمیم (گرم پانی) سے بنایا گیا ہے کیونکہ وہاں گرم پانی سے نہانے کا انتظام ہوتا ہے۔ بعد میں نہانے کی ہر جگہ کو حمام کہنے لگے، خواہ وہاں گرم پانی ہو یا ٹھنڈا۔ ② حمام میں نہلانے کے لیے خادم موجود ہوتے تھے وہاں جانے سے اس لیے منع کیا گیا کہ لوگ ان خادموں سے ستر پوشی کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اگر ستر پوشی کا خیال رکھا جائے تو باقی جسم کو ملنے اور دھونے میں خادموں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ عورت کا پورا جسم ستر ہے، اس لیے اس کو منع کر دیا گیا کہ حمام میں کسی سے مدد لے۔ اس کے لیے گھر ہی میں نہانا بہتر ہے۔ ④ اگر عورت گھر میں گرم پانی سے نہانے کا انتظام کر لے اور کسی سے مدد لیے بغیر نہا لے یا خاوند سے مدد لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ ⑤ جہاں مرد ننگے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے نہاتے ہوں، جیسے غیر مسلم ممالک میں رواج ہے، وہاں مردوں کو بھی ان کے ساتھ نہانا منع ہے کیونکہ جس طرح اپنے ستر کو چھپانا فرض ہے، اسی طرح کسی کے ستر کو دیکھنا بھی منع ہے۔

(المعجم ٣٩) - بَابُ الْاِطِّلَاءِ بِالنُّورَةِ (التحفة ٣٩)

باب: ۳۹- بال صفا پاؤڈر لگانا

٣٧٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اطَّلٰى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَسَائِرَ جَسَدِهِ، أَهْلُهُ.

۳۷۵۱- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر استعمال کرتے تو پہلے اعضائے مستورہ پر خود پاؤڈر لگاتے، پھر باقی جسم پر آپ کی اہلیہ لگا دیتیں۔

٣٧٥٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلٰى وَوَلِيَ عَانَتَهُ بِيَدِهِ.

۳۷۵۲- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بال صفا پاؤڈر لگاتے تو ستر کے اعضاء پر خود اپنے ہاتھ سے لگاتے۔

فائدہ: یہ دونوں روایات ضعیف ہیں، اس لیے ناقابل استدلال ہیں، تاہم دوسرے دلائل سے مسئلے کی نوعیت

٣٧٥١ـ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "رجاله ثقات وهو منقطع، حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من أم سلمة"، وفيه علة أخرٰى، ح: ٣٨٣.

٣٧٥٢ـ [إسناده ضعيف] وانظر الحديث السابق لعلتيه، وله شواهد ضعيفة ومرسلة.

یہ واضح ہوتی ہے کہ زیر ناف اور بغلوں کے بالوں کو جس طرح بھی صاف کرلیا جائے' جائز ہے' البتہ بغلوں کے بال اکھیڑنا مستحب ہے کیونکہ ان کی صفائی کا حکم ہے' تاہم بدن کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی تغییر لخلق اللہ کی وعید میں آسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہو جاتی ہے۔ ان دو وجوہ سے جسم کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی ممنوع اور ناجائز ہوگی۔ واللّٰہ أعلم.

(المعجم ٤٠) - **بَابُ الْقَصَصِ** (التحفة ٤٠)

باب: ۴۰- وعظ کے طور پر واقعات بیان کرنا

٣٧٥٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ».

۳۷۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو وعظ امیر کرتا ہے' یا جسے حکم دیا گیا ہو (اور اس منصب پر مقرر کیا گیا ہو) یا ریاکار۔''

فوائد و مسائل: ① انبیائے کرام علیہم السلام اور سلف صالحین کے واقعات بیان کر کے عوام کو وعظ و نصیحت کرنا ایک اہم منصب ہے۔ ② اسلامی حکومت میں خطبہ دینا حکمران کا حق ہے۔ مختلف شہروں میں اپنے نائب (گورنر اور مقامی حکام) مقرر کرنا بھی اس کا فرض ہے جو اپنے اپنے مقام پر عوام کی دینی رہنمائی کریں اور انتظامی معاملات کی نگرانی اور رہنمائی بھی کریں۔ ③ شرعی امیر کی اجازت کے بغیر وعظ کرنے کا مقصد اپنی علمیت کا اظہار ہوسکتا ہے جو ریاکاری ہے۔ ④ جب اسلامی سلطنت قائم نہ ہو تو ہر عالم عوام کی دینی رہنمائی کا ذمہ دار ہے لیکن دین کے علم سے بے بہرہ شخص محض اپنی قوت بیان کے زور پر عوام کا قائد بننے کی کوشش کرے گا تو گمراہی پھیلانے کا باعث ہوگا۔

٣٧٥٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ

۳۷۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قصہ گوئی تھی' نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ

٣٧٥٣ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ١٨٣، والدارمي من حديث عبدالله بن عامر به، وتابعه عبدالرحمٰن بن حرملة عند أحمد: ٢/ ١٧٨، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ٣٦٦٥، وأحمد وغيرهما.

٣٧٥٤ـ [إسناده حسن] وانظر، ح: ٣٦٦، ١٢٩٩ لحال العمري عن نافع.

رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا زَمَنِ عُمَرَ.

حضرت عمر ؓ کے زمانے میں۔

(المعجم ٤١) - بَابُ الشِّعْرِ (التحفة ٤١)

باب:۴۱-شعر وشاعری کا بیان

٣٧٥٥- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً».

۳۷۵۵- حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ شعر دانائی اور حکمت ہوتے ہیں۔''

٣٧٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا».

۳۷۵۶- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''شعروں میں حکمت کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① شاعری کلام ہی کی ایک صورت ہے۔ جس طرح نثر میں اچھی بری دونوں طرح کی باتیں کی جاسکتی ہیں اسی طرح شعروں میں بھی اچھی بری دونوں طرح کی باتیں ہوسکتی ہیں۔ ② بری شاعری سے اجتناب کرنا چاہیے' البتہ اچھے شعر کہنا سننا جائز ہے۔

٣٧٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۷۵۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے'

٣٧٥٥_ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء ومايكره منه، ح: ٦١٤٥ من حديث الزهري به.

٣٧٥٦_ [حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ماجاء في الشعر، ح: ٥٠١١ من حديث سماك به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٨٤٥ وإسناده غير قويّ راجع، ح: ١٧١، والحديث السابق شاهد له.

٣٧٥٧_ أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب أيام الجاهلية، ح: ٣٨٤١، ٦٤٨٩، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار وبيان أشعر الكلمة وذم الشعر، ح: ٢٢٥٦ من حديث عبدالملك به * وابن عيينة سمعه من زائدة عن عبدالملك به، مسلم، ح: ٢٢٥٦/ ٤.

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللهَ، بَاطِلُ»

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شاعر کی کہی ہوئی سب سے سچی بات لبید کا یہ کلام ہے: [أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ، بَاطِلُ] ”اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“ اور امیہ بن ابوصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

فوائد ومسائل: ① حضرت لبید ؓ عرب کے ایک شاعر تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ ؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ ② جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے وہی نیکی ہے۔ ③ امیہ بن ابوصلت غیر مسلم شاعر تھا لیکن اس کے شعر اچھے تھے‘ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے۔

۳۷۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ. يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: «هِيهِ» وَقَالَ: «كَادَ أَنْ يُسْلِمَ».

۳۷۵۸- حضرت شرید ثقفی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابوصلت کے سو شعر سنائے۔ آپ ہر شعر کے بعد فرماتے: ”(اور شعر) سناؤ۔“ اور فرمایا: ”قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔“

فائدہ: اچھے اشعار کی تعریف کرنا اور فرمائش کر کے سننا جائز ہے‘ خواہ وہ کسی غیر مسلم شاعر ہی کے ہوں۔ اچھے شعر سے مراد یہ ہے کہ اس میں کفر وشرک یا فسق وفجور والی باتیں نہ ہوں۔

(المعجم ٤٢) - بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ (التحفة ٤٢)

باب: ۴۲- ناپسندیدہ اشعار

۳۷۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ

۳۷۵۹- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے

۳۷۵۸_ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٢٢٥٥ من حديث عبدالله بن عبدالرحمٰن به.

۳۷۵۹_ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم، القرآن، ح: ٦١٥٥ من حديث الأعمش به، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار . . . الخ، ح: ٢٢٥٧/ ٧ عن ابن أبي شيبة به.

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحاً حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا». إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: يَرِيَهُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے پیٹ کا (بر اور گندے) شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر یہ کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔''

روایت کے راوی حفص نے [یَرِیَه] کے لفظ بیان نہیں کیے۔

٣٧٦٠- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا».

۳۷۶۰- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے پیٹ ک شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔''

فوائد ومسائل: ① پیٹ بھرنے سے مراد یہ ہے کہ اشعار سے اتنی دلچسپی ہو کہ ادھر ہی توجہ رہے' تاہم برے شعر تھوڑے بھی یاد ہوں تو اچھی بات نہیں۔ ② اس حدیث میں شعروں سے مراد برے شعر ہیں۔

٣٧٦١- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً، لَرَجُلٌ هَاجَى رَجُلًا، فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا. وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ، وَزَنَّى أُمَّهُ».

۳۷۶۱- حضرت عائشہ ؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ بول والا وہ شخص ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی ہجو کی اس نے (جواب میں) پورے قبیلے کی ہجو کی (یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔) اور وہ آدمی جو اپنے باپ سے نسبی تعلق توڑتا ہے اور اپنی ماں کو بدکار قرار دیتا ہے۔''

٣٧٦٠_ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٢٢٥٨/ ٨ عن محمد بن بشار به.

٣٧٦١_ [حسن] أخرجه البيهقي: ١٠/ ٢٤١ من حديث شيبان به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٠١٤، والبوصيري، وحسنه الحافظ في الفتح: ١٠/ ٥٣٩، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري، ح: ٣٥٠٩ وغيره، ويؤيده القرآن: ﴿ولا يجرمنكم شنآن قوم على ألا تعدلوا﴾.

فوائد ومسائل: ① جس آدمی سے تکلیف پہنچے اسے تو برا بھلا کہا جا سکتا ہے لیکن اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کو بھی برا قرار دینا جھوٹ ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ ② ہمارے معاشرے میں یہ چیز پائی جاتی ہے کہ بعض قبائل یا پیشوں کے بارے میں ایک رائے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس شخص میں وہ خرابی نہ ہو اس قبیلے یا پیشے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس سے بھی بدگمانی کی جاتی ہے یا اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہ بری عادت ہے۔ ③ ہجو یعنی شعروں میں کسی کی مذمت برا کام ہے البتہ مسلمانوں سے برسر پیکار کافروں کی ہجو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی زد میں مسلمان نہ آئیں۔ ④ قبیلہ یا خاندان باہمی تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ عزت وذلت کا تعلق عمل سے ہے خاندان سے نہیں۔ ⑤ اپنے قبیلے کو ادنیٰ سمجھ کر خود کو کسی دوسرے معروف قبیلے کا فرد مشہور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ⑥ جب ایک شخص دوسرے قبیلے سے نسبت قائم کرتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش اس شخص سے نہیں ہوئی جو اس کا حقیقی باپ سمجھا جاتا ہے بلکہ دوسرے قبیلے کے کسی فرد سے ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی ماں بدکار ثابت ہوتی ہے۔ اس سے اس حرکت کی برائی واضح ہے۔

(المعجم ٤٣) - **بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ**

(التحفة ٤٣)

باب:۴۳- نرد (چوسر) کھیلنا

٣٧٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ».

۳۷۶۲- حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نَرد کھیلا اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ آنے والی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے نیز دیگر محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ واللہ أعلم.

٣٧٦٢ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في النهي عن اللعب بالنرد، ح: ٤٩٣٨ من حديث سعيد ابن أبي هند به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ١/ ٥٠، ووافقه الذهبي * سعيد ثقة من الثالثة أرسل عن أبي موسٰى (تقريب)، فالسند منقطع، وحديث مسلم(٢٢٦) يغني عنه.

٣٧٦٣- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ، وَدَمِهِ».

۳۷۶۳- حضرت بُریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نرد کھیلا' اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔''

فوائد ومسائل: ① نَرد یا نَرد شِیر ایک کھیل ہے جس میں مختلف خانوں میں گوٹیں رکھ کر انھیں ایک خاص طریق سے حرکت دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں کھیل میں ہار جیت ہوتی ہے۔ چوسر اور شطرنج وغیرہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ② نرد اور شطرنج وغیرہ میں عام طور پر شرط لگا کر کھیلا جاتا ہے' اور ہارنے والا جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرتا ہے' اس لیے یہ جوئے میں شامل ہے جو حرام ہے۔ ③ خنزیر ناپاک جانور ہے' ایک مسلمان اسے چھونا بھی گوارا نہیں کرتا چہ جائیکہ اس کا گوشت بنائے یا خون میں ہاتھ رنگے۔ جوئے سے تعلق رکھنے والے کھیلوں سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیے۔ ④ شطرنج اور جوئے کے حرام ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لوگ اس میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرتے ہیں حتی کہ نماز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ کسی دوسرے کھیل میں بھی اس انداز سے مگن ہونا منع ہے کہ عبادت' ذکر الٰہی اور حقوق العباد کی ادائیگی متاثر ہو۔ ⑤ بعض علماء نے بغیر شرط لگائے شطرنج کھیلنا جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی پر اثر نہ پڑے لیکن اس سے پرہیز ہی بہتر ہے کیونکہ شروع میں اگر یہ احتیاط ملحوظ بھی رکھی جائے تو عادت پڑ جانے پر اس کا خیال رکھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

(المعجم ٤٤) - بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

(التحفة ٤٤)

باب: ۴۴- کبوتر بازی

٣٧٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتْبَعُ طَائِرًا فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۴- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک پرندے کا پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا: ''ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔''

٣٧٦٣_ أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شير، ح: ٢٢٦٠ من حديث سفيان به.

٣٧٦٤_ [حسن] وصححه البوصيري، وانظر الحديث الآتي.

فوائد ومسائل: ① پرندوں کو کسی جائز مقصد کے لیے پالنا جائز ہے‘ تاہم اگر محض تفریح کے لیے ہوں اور وقت کے ضیاع کا باعث ہوں تو ان سے بچنا چاہیے۔ ② ہر وہ مشغلہ جس کو جائز حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اس پر وقت اور مال ضائع کیا جائے‘ وہ ممنوع ہے۔ ③ کبوتر بازی کی طرح پتنگ بازی بھی فضول اور خطرناک مشغلہ ہے۔ اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ ④ کبوتر کو شیطان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مفاسد کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

٣٧٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً».

٣٧٦٥- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ’’ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔‘‘

٣٧٦٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً».

٣٧٦٦- حضرت عثمان بن عفان ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے (بھاگتے) دیکھا تو فرمایا: ’’شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔‘‘

٣٧٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَاعِدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامًا. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا».

٣٧٦٧- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ’’شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔‘‘

٣٧٦٥ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في اللعب بالحمام، ح: ٤٩٤٠ من حديث حماد به، وتابعه محمد بن أبي ذئب عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ٢/ ٧٧، وصححه ابن حبان، ح: ٢٠٠٦.

٣٧٦٦ـ [صحيح] فيه علتان، الانقطاع وتدليس ابن جريج، ولكن الحديث السابق شاهد له.

٣٧٦٧ـ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل أبي سعد، وفيه علة أخرٰى، وحديث: ٣٧٦٥ شاهد له.

(المعجم ٤٥) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ (التحفة ٤٥)

باب: ۴۵- تنہائی اچھی نہیں

٣٧٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ، مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ».

۳۷۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ تنہائی میں کیا کیا (خرابی اور نقصان) ہے تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔“

فوائد ومسائل: ① لمبے سفر میں بسا اوقات ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں کہ ساتھی سے تعاون اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت پڑے، اس لیے سفر میں نیک ہم سفر کا ساتھ ہونا چاہیے۔ ② رات کو زیادہ خطرات پیش آ سکتے ہیں، اس لیے رات کو اکیلے سفر کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ ③ اگر انتہائی مجبوری ہو تو اکیلے سفر کیا جا سکتا ہے جیسے حضرت ابوذر ؓ نے ہجرت کا سفر اکیلے طے کیا تھا۔ ④ آبادی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا عرف عام میں سفر نہیں کہلاتا، لہٰذا اس میں تنہائی جائز ہے۔

(المعجم ٤٦) - بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيتِ (التحفة ٤٦)

باب: ۴۶- آگ بجھا کر سونا

٣٧٦٩- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

۳۷۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سوتے ہو تو گھروں میں آگ (جلتی) نہ چھوڑا کرو۔“

فوائد ومسائل: ① موم بتی اور چراغ وغیرہ جلتا ہوا چھوڑ کر سونے سے حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ گھر میں کسی چیز کو آگ لگ سکتی ہے۔ ② سردی کے موسم میں کمرے گرم کرنے کے لیے بعض اوقات کوئلوں کی انگیٹھی استعمال ہوتی ہے۔ بند کمرے میں انگیٹھی جلتی چھوڑ کر سو جانے سے جہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے، وہاں زہریلی گیس کا کمرے میں جمع ہو جانا بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ گیس کا ہیٹر بھی کھلا چھوڑ کر سونے میں

٣٧٦٨ـ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب السير وحده، ح: ٢٩٩٨ من حديث عاصم به.

٣٧٦٩ـ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ٦٢٩٣ من سفيان به، ومسلم، الأشربة، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته وإيكاء السقاء . . . الخ، ح: ٢٠١٥/ ١٠٠ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

بڑے خطرات ہیں۔ اس کے مفاسد بھی اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ ③ بجلی کا بلب جلتا رہے تو اس سے یہ خطرہ نہیں، تاہم تیز روشنی میں پرسکون نیند حاصل نہیں ہوتی۔ اگر ضرورت ہو تو انتہائی ہلکی روشنی کا بلب جلانا چاہیے۔ ④ کسی بھی خطرناک چیز (مثلاً بجلی کے آلات) استعمال کرتے وقت ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازم ہے۔

٣٧٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: اِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلٰى أَهْلِهِ. فَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَأْنِهِمْ. فَقَالَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ. فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

۳۷۷۰- حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر کو آگ لگ گئی جب کہ گھر والے گھر میں تھے۔ نبی ﷺ کو ان کے حادثے کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''یہ آگ تمھاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

٣٧٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَهَانَا. فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِئَ سُرُجَنَا.

۳۷۷۱- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بہت سے کاموں کا) حکم دیا، اور (بہت سے کاموں سے) منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا کہ (سوتے وقت) چراغ بجھا دیا کریں۔

(المعجم ٤٧) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ (التحفة ٤٧)

باب: ۴۷- راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت

٣٧٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۲- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے،

٣٧٧٠ـ أخرجه البخاري، أيضًا، ح: ٦٢٩٤ من حديث أبي أسامة به، ومسلم، أيضًا، ح: ٢٠١٦/١٠١ عن ابن أبي شيبة به.

٣٧٧١ـ [صحيح] تقدم، ح: ٣٦٠، وهٰذا طرف منه، وأصله في صحيح مسلم، ح: ٢٠١٢، وهٰذا مختصر منه.

٣٧٧٢ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ح: ٢٥٧٠ من حديث يزيد به مختصرًا * الحسن لم يسمع من جابر كما قال ابن المديني، جامع التحصيل، ح: ١٦٣، وهو مدلس وعنعن، وجاء تصريح سماعه من جابر عند ابن خزيمة، ح: ٢٥٤٨، ولكن السند إليه ضعيف، راجع، ح: ٣٢٩.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ، وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستے پر قیام نہ کرو' نہ وہاں قضائے حاجت کرو۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد ذکر کیے ہیں جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۲/ ۱۷۹' ۱۸۱' والصحيحة للألباني' رقم: ۲۴۳۳) بنابریں سفر کے دوران میں رات کو کہیں رکنے کی ضرورت پیش آئے تو راستے سے ہٹ کر آرام کرنا چاہیے۔ ② سفر کے دوران میں گاڑی روکنے کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ روکی جائے جہاں ٹریفک کی آمد و رفت میں رکاوٹ نہ پڑے۔ ③ راستے پر قضائے حاجت کرنے سے گزرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ④ غیر ضروری اور تکلیف دہ اشیاء راستے میں پھینکنا بری بات ہے۔

(المعجم ٤٨) - بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ (التحفة ٤٨)

باب: ۴۸- جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

٣٧٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا. قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ. قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْآخَرَ خَلْفَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

۳۷۷۳- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم (بچے) بھی آپ کا استقبال کرتے' چنانچہ (ایک بار) میں اور حسن یا حسین ؓ استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو (سواری پر) اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

فوائد و مسائل: ① بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ ② سفر سے واپس آنے والے کا

٣٧٧٣ـ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عبدالله بن جعفر رضي الله عنهما، ح: ٦٧/٢٤٢٨ عن ابن أبي شيبة به.

استقبال کرنا درست ہے لیکن اس میں بے جا تکلفات کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ③ جانور پر ایک سے زیادہ افراد سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ جانور آسانی سے بوجھ برداشت کر سکے۔ لمبے سفر میں یا کمزور جانور پر دو افراد کا سوار ہونا مناسب نہیں۔ ④ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ اور حسن یا حسین ؓ بچے تھے۔ ان دونوں کا بوجھ مل کر بھی ایک بڑے آدمی کے برابر نہیں تھا' اس لیے تین افراد کا سوار ہونا جانور کے لیے مشقت کا باعث نہیں تھا۔

(المعجم ٤٩) - **بَابُ** تَتْرِيبِ الْكِتَابِ (التحفة ٤٩)

باب:۴۹- تحریر پر (سیاہی خشک کرنے کے لیے) مٹی ڈالنا

٣٧٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ: أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ، أَنْجَحُ لَهَا. إِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ».

۳۷۷۴- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی تحریروں پر مٹی ڈال دیا کرو' یہ کامیابی کا باعث ہوگا۔ مٹی برکت والی چیز ہے۔''

(المعجم ٥٠) - **بَابٌ:** لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ (التحفة ٥٠)

باب:۵۰- دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

٣٧٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا. فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ».

۳۷۷۵- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین افراد ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے اسے غم (اور افسوس) ہوگا۔''

٣٧٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۷۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت

٣٧٧٤ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ٥/ ١٦٨١، ١٦٨٢ من حديث بقية عن عمر بن أبي عمر الكلاعي عن أبي الزبير به، وقال ابن معين: إسناد لا يسوى شيئًا (جامع الخطيب)، وقال أحمد: منكر، عدي: ٢/ ٥٠٥ * شيخ بقية مجهول، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

٣٧٧٥ـ أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث، بغير رضاه، ح: ٢١٨٤/ ٣٨ عن محمد بن عبدالله بن نمير به مختصرًا، ولم يذكر وكيعًا.

٣٧٧٦ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٩، والحميدي، ح: ٦٤٥ (بتحقيقي) عن سفيان به، وصرح بالسماع، وتابعه جماعة، منهم مالك، الموطأ: ٢/ ٩٨٨، ٩٨٩.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ.

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کریں۔

فوائد ومسائل: ① مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہر حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② جب تین آدمیوں میں سے دو الگ ہو کر بات کریں گے تو تیسرا آدمی محسوس کرے گا کہ انھوں نے مجھے اس لائق نہیں سمجھا کہ بات چیت میں شریک کریں' علاوہ ازیں شیطان کے وسوسے سے یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ شاید یہ دونوں میرے خلاف کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔ ③ ایسے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں بدگمانی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ④ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمیوں کو آپس میں ایسی زبان میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے جسے تیسرا سمجھ نہ سکے۔ ⑤ اگر مجلس میں زیادہ افراد موجود ہوں تو دو آدمی الگ ہو کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

(المعجم ٥١) - بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا (التحفة ٥١)

باب: ۵۱- جس کے پاس تیر ہوں' اسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے

٣٧٧٧- **حَدَّثَنَا** هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.

۳۷۷۷- سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن دینار سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے پیکان پکڑ لو۔'' انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فوائد ومسائل: ① اگر آدمی کے پاس کوئی نوک دار چیز ہو تو دوسروں کے پاس سے گزرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ نادانستہ طور پر کسی کو نہ لگ جائے۔ ② نِصَال (پیکان) سے مراد تیر کا وہ نوکیلا حصہ ہے جو لوہے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور شکار کو لگ کر اسے زخمی کرتا ہے۔ ③ تیز چھری اور قینچی وغیرہ کی نوک بھی کسی کو چبھ سکتی ہے۔ گدھا گاڑی' بیل گاڑی' یا ٹرک وغیرہ پر لدا ہوا سامان بھی اگر اس قسم کا ہو کہ کسی گزرنے والے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو سکتا ہو تو لازمی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ④ رائفل' گن اور کلاشنکوف وغیرہ لوڈ کر کے نہیں رکھنی چاہیے' نہ اس حالت میں انھیں لے کر بازار' مسجد یا ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں لوگ جمع ہوں

٣٧٧٧_ أخرجه البخاري، الصلاة، باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، ح: ٤٥١، ومسلم، البر والصلة، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق... الخ، ح: ٢٦١٤/ ١٢٠ من حديث سفيان به.

تاکہ اتفاقی طور پر حادثہ نہ ہو جائے۔ ⑤ حدیث کے آخر میں یہ جملہ ہے: [قَالَ نَعَمْ] بعض علماء نے ترجمہ کرتے وقت اسے صحابی کا قول سمجھ کر ترجمہ کیا ہے: ”وہ بولا بہت خوب“ یا ”اس نے کہا: بہت اچھا۔“ اصل میں یہ حضرت عمرو بن دینار ؒ کا کلام ہے کہ جب ان سے ان کے شاگرد سفیان بن عیینہ ؒ نے کہا: آپ نے حضرت جابر ؓ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو عمرو بن دینار نے فرمایا: ”ہاں (سنی ہے۔)“ یہ روایت حدیث کا ایک طریقہ ہے کہ شاگرد حدیث پڑھ کر استاد کو سنائے اور استاد تصدیق کرے کہ یہ حدیث اسی طرح ہے۔ اسے محدثین کی اصطلاح میں ”عرض“ کہتے ہیں۔

٣٧٧٨- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ. أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُولِهَا».

٣٧٧٨- حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تیر لے کر ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پیکان ہاتھ سے پکڑ لے، ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ گزند پہنچے۔“

(المعجم ٥٢) - بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

(التحفة ٥٢)

باب: ٥٢- قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

٣٧٧٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ

٣٧٧٩- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کریم (صحت کے ساتھ) پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص اسے اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے، اس

٣٧٧٨- أخرجه البخاري، الفتن، باب قول النبي ﷺ "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ح: ٧٠٧٥، ومسلم، الأدب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما ... الخ، ح: ٢٦١٥/ ١٢٤ من حديث أبي أسامة به.

٣٧٧٩- أخرجه البخاري، التفسير، سورة "عبس"، ح: ٤٩٣٧، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، ح: ٧٩٨/ ٢٤٤ من حديث قتادة به.

السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ. وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يُتَعْتِعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ».

کے لیے دگنا اجر ہے۔''

فوائد ومسائل: ① قرآن کے ماہر سے مراد حافظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنے والا قاری یا عالم باعمل ہے۔ ② جو شخص تجوید کے ساتھ روانی سے نہیں پڑھ سکتا' اس کے باوجود شوق سے پڑھتا ہے' اور پڑھنے میں جو مشقت ہوتی ہے اسے برداشت کرتا ہے' اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔ اس میں ان معمر حضرات کے لیے بڑی خوشخبری ہے جن کی زبان موٹی ہو جاتی ہے تو وہ کوشش کے باوجود صحت مخارج اور صفاتِ حروف کا لحاظ رکھ کر الفاظ ادا نہیں کر سکتے' لہٰذا وہ تلاوت ترک نہ کریں بلکہ یہ عمل صالح جاری رکھیں۔ ③ خلوص نیت کے ساتھ ادا کیا ہوا ناقص عمل بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے' جب وہ عمل نقص کے بغیر ادا کرنا ممکن نہ ہو۔

٣٧٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ. فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ، بِكُلِّ آيَةٍ، دَرَجَةً. حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ».

۳۷۸۰- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن والے (حافظ یا قاری) سے (قیامت کے دن) جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک ایک درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا حتی کہ اسے جو آخری آیت یاد ہے' وہ بھی پڑھ لے۔''

فوائد ومسائل: ① اس سے قرآن مجید کے حافظ اور کثرت سے اس کی تلاوت کرنے والے کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ ② اگر پورا قرآن مجید یاد نہ ہو تو بھی جتنا یاد ہے اس کے مطابق درجات بلند ہوں گے۔ ③ اس حدیث میں تلاوت اور حفظ قرآن کی ترغیب ہے۔

٣٧٨١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ.

۳۷۸۱- حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن مجید ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو۔ اور کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا

٣٧٨٠ـ **[حسن]** أخرجه أحمد: ٣/ ٤٠ من حديث شيبان به، وله شاهد عند أبي داود، ح: ١٤٦٤، وإسناده حسن.

٣٧٨١ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٥/ ٣٥٢ عن وكيع به * بشير بن مهاجر وثقه الجمهور، وهو حسن الحديث، وشيخه عبدالله بن بريدة ثقة، وللحديث شواهد عند الطبراني وغيره.

فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ».

اور دن کو پیاسا رکھا۔''

فوائد ومسائل: ① شَاحِبٌ سے مراد وہ انسان ہے جس کا رنگ بیماری کی وجہ سے یا سخت محنت اور تھکاوٹ کی وجہ سے تبدیل ہوگیا ہو۔ ② اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ جس طرح قرآن پڑھنے والا تہجد میں تلاوت کی محنت اور تھکاوٹ برداشت کرتا تھا' قرآن کو بھی اسی شکل میں ظاہر کیا جائے گا۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اور قیام کی وجہ سے آدمی کا رنگ بدل جاتا تھا' اسی طرح قرآن بھی انتہائی بھاگ دوڑ کرے گا کہ مومن کو زیادہ سے زیادہ بلند درجہ مل سکے۔ اور اس بھاگ دوڑ کا اثر اس کی ظاہری صورت میں نظر آئے گا۔ والله أعلم.

٣٧٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ، إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ».

۳۷۸۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو اسے گھر میں تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ملیں؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی نماز میں تین آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① قرآن مجید کی تلاوت کا فائدہ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اس کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ ② حاملہ اونٹنیوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس دور میں عربوں کے نزدیک یہ سب سے عمدہ اور قیمتی مال تھا۔ ③ نماز میں تلاوت کا ثواب نماز کے علاوہ تلاوت سے زیادہ ہے۔

٣٧٨٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

۳۷۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی مثال گھٹنا

٣٧٨٢- أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، ح: ٨٠٢/ ٢٥٠ عن ابن أبي شيبة به.

٣٧٨٣- أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الأمر بتعهد القرآن ... الخ، ح: ٧٨٩/ ٢٢٧ من حديث عبدالرزاق به.

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ. إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ. وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ».

بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے۔ اگر مالک ان کے بندھنوں کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرے گا تو انھیں اپنے قابو میں رکھے گا' اور اگر ان کے بندھن کھول دے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔''

فوائد ومسائل: ① اونٹ کو بٹھا کر رسی سے اس کا گھٹنا باندھ دیا جاتا ہے۔ اس رسی کو عِقال کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اونٹ بھاگ نہیں سکتا۔ ② قرآن مجید یاد کرنے کے بعد اسے پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ یاد رہے۔ اگر پابندی سے تلاوت نہ کی جائے تو حفظ کیا ہوا قرآن بھول جاتا ہے۔ ③ اگر تلاوت فرض اور نفل نمازوں میں' خصوصاً نماز تہجد میں ہو تو برکات کا حصول زیادہ ہوتا ہے۔

٣٧٨٤- **حَدَّثَنَا** أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ. فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ». قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأُوا: يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فَيَقُولُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي. فَهَٰذَا لِي. وَهَٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ

۳۷۸۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ وہ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگتا ہے۔'' انھوں نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو' بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ''سب تعریفیں جہانوں کے مالک اور پالنے والے کے لیے ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ''بہت مہربان' نہایت رحم کرنے والا۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ

٣٧٨٤_ أخرجه مسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة . . . الخ، ح: ٣٩٥ من حديث العلاء به مطولاً.

عَبْدِي نِصْفَيْنِ. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَعْنِي فَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿اَهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ فَهٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ».

يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ”جزا کے دن کا مالک ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ یہ (سب تعریف) میرے لیے ہے۔ اور یہ آیت میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ (یعنی جب) بندہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ تو یہ میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ اور سورت کی (باقی) آخری آیات میرے بندے کے لیے ہیں۔ (پھر) بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾ ”ہمیں سیدھا راستہ دکھا‘ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا‘ جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔“ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔“

فوائد و مسائل: ① سورۂ فاتحہ سب سے عظیم سورت ہے۔ ② اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو ”نماز“ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تلاوت نماز کا رکن ہے۔ ③ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کی آیت نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صحیح حدیث میں اس بات کی قطعی طور پر صراحت اور وضاحت موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے۔ امیر المومنین فی الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إذا قرأتم: ((الحمدلله)) فاقرؤا ((بسم الله الرحمٰن الرحيم)) إنها أُمّ القرآن' وأُمّ الكتاب' والسبع المثاني' و ((بسم الله الرحمٰن الرحيم)) إحداها] یعنی جب تم سورۂ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرو کیونکہ یہ (سورت فاتحہ) ام القرآن' ام الکتاب اور السبع المثانی ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس (سورۂ فاتحہ) کی ایک آیت ہے۔ دیکھیے: (سلسلة

الأحاديث الصحيحة' المجلد الثالث' ص:۱۷۹' حديث:۱۱۸۳) دوسری سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ ہے وہ سورتوں کا جز نہیں' تاہم یہ بھی اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آیت ہے اور سورۂ توبہ کے سوا ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے' اس لیے ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ ④ جہری نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے' تاہم آہستہ پڑھنا راجح ہے۔ ⑤ اللہ کی حمد وثنا بھی ایک لحاظ سے دعا ہے کیونکہ اللہ کی تعریف سے مقصود اس کی رضا اور قرب کا حصول ہوتا ہے اور حمد وثنا کرنے والے کو یہ مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ ⑥ نمازی کو اگرچہ اسلام کے ذریعے سے ہدایت حاصل ہوچکی ہے اس کے باوجود انسان کو زندگی میں ہر قدم پر اللہ کی رہنمائی اور توفیق کی ضرورت ہوتی ہے' اس لیے ضروری ہے کہ بندہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے ذریعے سے اللہ سے ہدایت کی درخواست کرتا رہے۔ واللّٰہ أعلم.

۳۷۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟». قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ. فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ: «﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾ [الفاتحة] وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ».

۳۷۸۵- حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تجھ کو قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت نہ سکھادوں؟'' (اس کے بعد جب) نبی ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دہانی کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہی سبع مثانی (سات بار بار دہرائی جانے والی آیات) ہیں اور یہی قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر۱۵:۸۷) ''یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔'' ② سورۂ فاتحہ کو ''سبع مثانی'' اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ③ سورۂ فاتحہ کو ''قرآن عظیم'' کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے' یعنی اس میں عقیدۂ توحید' عملی توحید' یعنی صرف اللہ کی عبادت اور صرف اس سے مدد مانگنا' اس کی

۳۷۸۵- أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "ولقد أتيناك سبعًا من المثاني والقرآن العظيم"، ح:٤٧٠٣ من حديث غندر به.

صفات، عقیدۂ آخرت، وعدہ، وعید، گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کے نیک اور نافرمان افراد کے واقعات سے عبرت اور اس سے ہدایت کی درخواست جیسے اہم مضامین موجود ہیں۔ ④ اہم مسئلہ سمجھانے سے پہلے اسے سمجھنے کا شوق پیدا کر دیا جائے تو وہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور یاد رہتا ہے۔

٣٧٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُونَ آيَةً، شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا، حَتَّى غُفِرَ لَهُ: ﴿تَبَٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ﴾ [الملك]».

۳۷۸۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کی حتی کہ اس کی مغفرت ہو گئی۔ (وہ سورت ہے): ﴿تبَارَكَ الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْكُ﴾“

فوائد و مسائل: ① ”شفاعت کی۔“ یعنی قیامت کے دن شفاعت کرے گی، جیسا کہ ایک روایت میں [تَشْفَعُ] ”شفاعت کرے گی۔“ کا لفظ ہے۔ (سنن أبي داود، الصلاة، باب في عدد الآي، حديث: ۱۴۰۰) ② قیامت کے دن اعمال محسوس صورت میں سامنے آئیں گے۔ ③ قیامت کو نیک اعمال بھی شفاعت کریں گے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت ایمان کے ساتھ اور خلوصِ نیت سے ہو تو مغفرت کا باعث ہے۔

٣٧٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص] تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

۳۷۸۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”﴿قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔“

فوائد و مسائل: ① سورۂ اخلاص کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ② اس کی عظمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت ہے۔

٣٧٨٦ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في عدد الآي، ح: ١٤٠٠ من حديث شعبة به، وقال الترمذي "حسن"، ح: ٢٨٩١، وصححه ابن حبان، ح: ١٧٦٦، والحاكم: ٢/ ٤٩٧، ٤٩٨، ووافقه الذهبي.

٣٧٨٧ـ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص وسورة إذا زلزلت، ح: ٢٨٩٩ من حديث خالد بن مخلد به، وقال: "حسن صحيح".

۳۷۸۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ ابْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾[الإخلاص]، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

۳۷۸۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۂ اخلاص) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔''

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

۳۷۸۹- حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اَللّٰهُ اَحَدٌ ' اَلْوَاحِدُ الصَّمَدُ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

فائدہ: اس سے سورت اخلاص ہی مراد ہے' یعنی وہ سورت جس میں یہ بیان ہے کہ اللہ واحد' اکیلا اور بے نیاز ہے۔

(المعجم ٥٣) بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ (التحفة ٥٣)

باب: ۵۳- اللہ کے ذکر کی فضیلت

۳۷۹۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْضَاهَا عِنْدَ

۳۷۹۰- حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمھارے اعمال میں سب سے بہتر' تمھارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند' تمھارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمھارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے

۳۷۸۸ـ [صحيح] والحديث السابق شاهد له.

۳۷۸۹ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٤/ ١٢٢ عن وكيع به، وتابعه ابن مهدي (أيضًا)، وصححه البوصيري، وأخرجه النسائي في الكبرٰى، ح: ١٠٥٢٩ من حديث شعبة عن أبي قيس به.

۳۷۹۰ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [في أن ذاكر الله كثيرًا أفضل من الغازي في سبيل الله]، ح: ٣٣٧٧ من حديث عبدالله بن سعيد به، وذكر كلامًا.

مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟» قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ذِكْرُ اللهِ».

بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمھاری گردنیں کاٹیں؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر۔''

وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَاعَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ، أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

حضرت معاذ بن جبل ؓ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

فوائد ومسائل: ① ہر عمل کی بنیاد اللہ کے لیے اخلاص اور اس کی یاد پر ہے۔ اور تمام بڑی بڑی عبادات کا مقصد اللہ کے حضور عبودیت کا اظہار اور اس کی یاد ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾ (طٰہٰ ۲۰:۱۴) ''نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔'' حج میں تلبیہ ایک اہم ذکر ہے جو ایک طویل عرصے تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ قربانی کے موقع پر فرمایا: ﴿لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ (الحج ۲۲:۳۴) ''اللہ نے انھیں جو مویشی دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔'' قربانی کے دنوں کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: ''یہ کھانے پینے کے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔'' (صحیح مسلم' الصیام' باب تحریم صوم أیام التشریق......' حدیث: ۱۱۴۱) ② جہاد میں بھی خلوص اور ذکر کی وجہ سے برکت حاصل ہوتی ہے' چنانچہ جہاد کے دوران میں نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: ﴿فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ﴾ (النسآء ۴:۱۰۳) ''جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے' بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے رہو۔'' ③ نماز' روزہ' زکاۃ اور جہاد کے اپنے فوائد ہیں جن کی وجہ سے ان اعمال کی ادائیگی بھی ضروری ہے' تاہم اللہ کا ذکر عبادات کے لیے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۷۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ،

۳۷۹۱- حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں' انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں

۳۷۹۱_ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ۲۷۰۰/ ۳۹ من حديث أبي إسحاق به.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے، اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① ذکر کے لیے بیٹھنے والوں سے مراد مسنون انداز سے ذکر کرنے والے ہیں، مثلاً: نماز سے فارغ ہو کر مسنون اذکار میں مشغول افراد یا وعظ و درسِ قرآن وحدیث کی مجلس یا آپس میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر تا کہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ ② خود ساختہ الفاظ کے ساتھ، خود ساختہ طریقوں سے ذکر کرنا خلافِ سنت ہے، جیسے روشنیاں بجھا کر اجتماعی طور پر ذکر کرنا، بالخصوص الفاظ کی ضربیں لگانا، یا ایسی دعاؤں کو اہمیت دینا جو نبی ﷺ سے منقول نہیں، مثلاً: درود تاج، درود ماہی، ہفت ہیکل، شش قفل وغیرہ۔ ایسی چیزوں سے ثواب کی بجائے گناہ کا اندیشہ ہے۔ ③ فرشتے نیکی کی مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔ ④ سکینت سے مراد دل میں اطمینان وسکون اور خوشی کی خاص کیفیت ہے جو ذکر کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ ⑤ فرشتوں میں ذکر فرمانے کا مقصد اس عمل پر خوشنودی کا اظہار ہے۔

۳۷۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ».

۳۷۹۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ کی عام معیت تو ہر مخلوق کے ساتھ ہے کہ وہ اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔ ایک معیت مدد اور نصرت کی ہوتی ہے جو اس کی راہ میں جدوجہد یا جنگ کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی ایسی ہی معیت ہے جو ذکر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے، اس کا مقصد خوشنودی کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر جگہ موجود نہیں بلکہ آسمانوں پر عرش عظیم کے اوپر ہے جیسا کہ

۳۷۹۲- [صحيح] أخرجه أحمد: ۲/ ۵٤۰ عن محمد بن مصعب به، وتابعه أبوالمغيرة عبدالقدوس بن الحجاج، وحسنه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث أبي صالح عن أبي هريرة به.

قرآن و حدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی﴾ (طٰہٰ ۲۰:۵) ③ اللہ کا ذکر بہت بڑی نیکی ہے۔

۳۷۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ : أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُسْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ . فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ . قَالَ : «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» .

۳۷۹۳- حضرت عبداللہ بن بسر ؓ سے روایت ہے' ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کما حقہ ادا نہیں کرسکتا۔) مجھے ایک بات بتادیجیے جسے میں مضبوطی سے پکڑلوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

فوائد و مسائل: ① شرائع سے مراد اللہ کے مقرر کردہ احکام جن میں فرض بھی ہیں' نوافل بھی ہیں اور مستحبات بھی۔ ② فرائض کی ادائیگی ہر حال میں ضروری ہے لیکن مستحبات کی بھی اپنی اہمیت ہے اور نوافل بھی قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ بعض لوگ ان اعمال کی کثرت دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں' جیسے اس صحابی نے خواہش ظاہر کی کہ آسان سی نیکی سے کافی ثواب حاصل ہوجائے۔ ③ اللہ کے ذکر کو معمول بنالینے سے نفلی عبادات کی کمی کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ ④ کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف اوقات کے لیے جو اذکار بتائے گئے ہیں' ان پر پابندی کی جائے' مثلاً: صبح و شام کے اذکار' کھانے پینے کے اذکار وغیرہ اور یہ مطلب بھی ہے کہ عام اذکار کثرت سے کیے جائیں' مثلاً: سُبۡحَانَ اللّٰہِ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰہُ، لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ۔ وغیرہ۔

(المعجم ٥٤) - بَابُ فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (التحفة ٥٤)

باب:۵۴- لا إله إلا الله کی فضیلت

٣٧٩٤- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ

۳۷۹۴- حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے' انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۹۳ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الداعوت، باب ماجاء في فضل الذكر، ح: ۳۳۷۵ من حديث زيد بن الحباب به، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۱۷، والحاكم: ۱/ ٤۹٥، ووافقه الذهبي.

۳۷۹٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء ما يقول العبد إذا مرض، ح: ۳٤۳۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن غريب وقد رواه شعبة عن أبي إسحاق به موقوفًا"، وهو صحيح.

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا. وَلَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي.] لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي».

نے فرمایا: ”جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، مجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ جب وہ کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہی اسی کے لیے ہے، اور تعریف بھی اسی کی ہے۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہی میرے ہی لیے ہے اور تعریف بھی میری ہی ہے۔“ جب بند کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] ” اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچاؤ نہیں، اور نیکی کی طاقت نہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں، اور میری توفیق کے بغیر (گناہ سے) بچاؤ نہیں، اور (نیکی کی) طاقت نہیں۔“

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَغَرُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ. قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.

(راویٔ حدیث) ابو اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (میرے استاد) اغر نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) ایک جملہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا،

چنانچہ میں نے ابوجعفر سے کہا: (استاد صاحب نے) کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ فرمایا ہے: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہوگئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت موقوفاً صحیح ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے مرفوعاً صحیح قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة: ۳/ ۳۷۸، ۳۷۹، رقم: ۱۳۹۰) ② لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ سب سے بڑی حقیقت ہے اور مذکورہ بالا اذکار اس حقیقت کا اعتراف ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کی تصدیق فرماتا ہے۔ ③ اللہ کے تصدیق فرمانے سے ان اذکار کی عظمت ظاہر ہوتی ہے، اس لیے ان کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ ④ اگر حادثاتی موت کی صورت میں زبان سے [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہنے کا موقع نہ ملا تو دل کا یقین و اعتقاد مغفرت کا باعث ہوگا، ان شاء اللہ۔ کیونکہ احادیث میں حادثاتی موت کی مختلف صورتوں کو شہادت کی موت قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۹۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: مَالَكَ كَئِيبًا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُورَ الصَّحِيفَةِ. وَإِنَّ جَسَدَهُ

۳۷۹۵- حضرت یحییٰ بن طلحہ ؒ نے اپنی والدہ حضرت اُمِّ سُعْدٰی مُرِّیَّہ ؓ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد (ایک دفعہ) حضرت عمر ؓ حضرت طلحہ ؓ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچازاد (حضرت ابوبکر ؓ) کے امیر المومنین بننے سے ناگواری محسوس ہوئی ہے؟ حضرت طلحہ ؓ نے فرمایا: نہیں، بلکہ (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جسے اگر کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ اس کے

۳۷۹۵- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى: ٦/ ٢٧١، ح: ١٠٩٤٠ عن هارون به، وله شواهد، منها ما رواه أحمد: ١/ ١٦١، وإسناده صحيح، وصححه الحاكم على شرطهما: ١/ ٣٥٠، ووافقه الذهبي.

وَرُوحَهُ لَيَجِدَانَ لَهَا رَوْحًا عِنْدَالْمَوْتِ» فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوُفِّيَ. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا. هِيَ الَّتِي أَرَادَ عَمَّهُ عَلَيْهَا. وَلَوْ عَلِمَ [أَنَّ] شَيْئًا أَنْجَى لَهُ مِنْهُ، لَأَمَرَهُ.

نامۂ اعمال کا نور بن جاتا ہے اور موت کے وقت اس کی وجہ سے اس کے جسم وجان کو راحت حاصل ہوتی ہے۔" (افسوس اس بات کا ہے کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ سے وہ کلمہ دریافت نہ کر سکا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ یہ وہی ہے جسے کہنے کا آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو (اس کی موت کے وقت) فرمایا تھا۔ اگر نبی ﷺ کو علم ہوتا کہ کوئی اور کلمہ اس کے لیے نجات کا زیادہ سبب بن سکتا ہے تو آپ اسے وہی (کوئی اور کلمہ) پڑھنے کا حکم دیتے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر ؓ کے خاندان (بنو تمیم) سے تعلق رکھتے تھے۔ ② صحابۂ کرام ؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف تھا کہ جنت کی خوشخبری ملنے کے باوجود ڈرتے تھے۔ یہ خوف ایمان کا جز ہے جس طرح اللہ کی رحمت کی امید ایمان کا جز ہے۔ ③ مومن کی نظر میں دنیا کی حکومت اور عہدے کی نسبت آخرت کی نجات زیادہ اہم ہے۔ ④ دین کا علم بہت قیمتی ہے۔ صحابیٔ رسول کو ایک مسئلہ معلوم نہ کر سکنے پر بہت غم ہوا۔ ⑤ کلمۂ توحید کا اقرار اور اس پر ایمان ہی نجات کی بنیادی شرط ہے۔

٣٧٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ ابْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ [ﷺ]، يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوقِنٍ، إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهَا».

۳۷۹۶- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو انسان اس چیز کی گواہی دیتا ہوا فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور یہ گواہی اس کا دل یقین سے دے رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادے گا۔"

٣٧٩٦_ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٦/ ٢٧٨، ٢٧٩، ح: ١٠٩٧٥ من حديث يونس بن عبيد به، وهو مخرج في حاشية الحميدي، ح: ٣٧٢، وله شواهد.

فائدہ: نجات کا دارومدار دل کے یقین پر ہے' اس کے بغیر زبان کا اقرار نجات کے لیے کافی نہیں۔

٣٧٩٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ، وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا».

۳۷۹۷- حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سے بڑھ کر (افضل) کوئی عمل نہیں اور یہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔“

٣٧٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكُنَّ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ».

۳۷۹۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایک دن میں سو بار یہ الفاظ کہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا' اور اس کے لیے (نامۂ اعمال میں) سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور ان کی وجہ سے سارا دن' رات تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا' اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہیں ہوگا' سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ ذکر کرے۔“

فوائد ومسائل: ① اللہ کا ذکر ثواب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ② بعض اذکار مالی صدقات وخیرات سے زیادہ ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ ③ مسنون ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ④ مسنون اذکار میں اس قدر برکات وفوائد موجود ہیں کہ ان کے ساتھ مزید اذکار ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے بنائے

٣٧٩٧ـ [إسناده ضعيف] زكريا تقدم حاله، ح: ٢٤٨١، وفيه علة أخرى (محمد بن عقبة).

٣٧٩٨ـ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ٣٢٩٣، ٦٤٠٣، ومسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ٢٦٩١/ ٢٨ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ١/ ٢٠٩.

ہوئے اذکار ثواب کا باعث بھی نہیں۔

٣٧٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ، فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَاقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

٣٧٩٩- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

(المعجم ٥٥) - بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ

(التحفة ٥٥)

باب: ٥٥- اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت

٣٨٠٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ كَثِيرِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ».

٣٨٠٠- حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے **افضل** ذکر [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] ہے، اور سب سے **افضل** دعا [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ] ہے۔“

فوائد و مسائل: ① تمام مسنون اذکار رحمت و برکت کا باعث ہیں، لیکن لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا ثواب اور اس کی برکات سب سے زیادہ ہیں۔ ② اللہ کی تعریف بھی ایک دعا ہے کیونکہ انسان ثواب کی نیت سے نیکی اور ذکر کرتا ہے، اس طرح اسے مطلوب (ثواب) حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سب سے افضل

٣٧٩٩- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عطية، تقدم، ح: ٣٧، وتلميذه تقدم، ح: ٨٥٤.

٣٨٠٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح: ٣٣٨٣ من حديث موسى ابن إبراهيم به، وقال: "حسن غريب".

دعا سورۂ فاتحہ ہے جسے حدیث میں الحمد للہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور اس سے ہدایت، انعام اور مدد کی دعا بھی۔

٣٨٠١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ غُلَامٌ. وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ. قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ قَالَ: يَارَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ. فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ. فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا. فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا: يَارَبَّنَا! إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ [قَالَا]: يَارَبِّ! إِنَّهُ قَالَ: يَارَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ. فَقَالَ اللهُ، عَزَّوَجَلَّ، لَهُمَا: اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي. حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا».

۳۸۰۱- حضرت قدامہ بن ابراہیم جمحی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے جب کہ وہ لڑکے تھے اور انھوں نے عصفر کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ (ایک بار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”اللہ کے ایک بندے نے کہا: [يَارَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ] ”اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالتِ شان اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے۔“ یہ کلام (اعمال لکھنے والے) دونوں فرشتوں کے لیے مشکل ہوگیا۔ انھیں پتہ نہ چلا کہ اسے کس طرح لکھیں (کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت اور اس کی سلطنت واقتدار کی شوکت کی پیائش ممکن نہیں کہ اتنی تعریف لکھ دیتے۔) وہ اوپر آسمانوں میں گئے اور عرض کیا: یا رب! تیرے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ اسے کس طرح لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، حالانکہ اسے زیادہ معلوم تھا جو اس کے بندے نے کہا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: یا رب! اس نے کہا ہے: اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالتِ شان اور تیری عظیم سلطنت

٣٨٠١- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ١٢/٣٤٣، ٣٤٤، ح: ١٣٢٩٧ من حديث إبراهيم بن المنذر به * صدقة بن بشير لم أجد من وثقه، وفيه علة أخرى.

کے شایاں ہے۔ اللہ عزوجل نے ان (فرشتوں) سے فرمایا: اسے ایسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے حتی کہ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اسے اس کا ثواب دوں گا۔“

٣٨٠٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هٰذَا؟» قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: «لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ».

٣٨٠٢- حضرت وائل بن حُجر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (نماز کے دوران میں) ایک آدمی نے کہا: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ] ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے' بہت زیادہ تعریف جو پاک اور برکتوں والی ہے۔“ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟“ اس آدمی نے کہا: میں نے (کہے تھے۔) اور میرا ارادہ تو نیکی کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے' تاہم اسی مفہوم کی صحیح احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس ؓ سے مروی ہیں' البتہ ان میں یہ جملہ نہیں ہے: ”ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“ ② صحیح مسلم میں حضرت انس ؓ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے بارہ فرشتے ان کلمات کے ساتھ جلدی کرتے ہوئے دیکھے کہ انھیں کون (پہلے لکھ کر پہلے) اوپر لے جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم' المساجد' باب مایقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة' حدیث: ٦٠٠) آسمان کے دروازے کھلنے کے الفاظ دوسرے کلمات کے بارے میں ہیں جو اس طرح ہیں: [اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا' وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا] یہ حدیث حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے۔ (صحیح مسلم' المساجد' باب مایقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة' حدیث: ٦٠١) ③ فرشتوں کا ان کلمات کو جلد لکھنے کی کوشش کرنا

٣٨٠٢- **[إسناده ضعيف]** أخرجه النسائي: ٢/ ١٤٥، ١٤٦، الافتتاح، قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، ح: ٩٣٣ من حديث أبي إسحاق به، ورواه أحمد: ٤/ ٣١٧ عن يحيى بن آدم به ٭ عبدالجبار لم يسمع من أبيه كما تقدم، ح: ٨٥٥، فالسند منقطع، وأصل الحديث صحيح، له شواهد كثيرة جدًا.

ان کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۸۰۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، أَبُومَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ». وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ».

۳۸۰۳- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی اچھی چیز (یا اچھی صورت حال) دیکھتے تو فرماتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ] ”سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کے فضل وانعام سے نیک کام (اور مقاصد) پورے ہوتے ہیں۔“ اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز (یا بری صورت حال) سامنے آتی تو فرماتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ] ”ہر حال میں اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت بن جاتی ہے۔ واللّٰہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني: رقم:٢٦٥، وسنن ابن ماجه بتحقيق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم:٣٨٠٣) ② دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی اللہ کا احسان ہے۔ مومن کو ہر موقع پر اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ ③ مشکلات اور مصائب میں بھی اللہ کے احسان کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے، مثلاً: جب بندہ صبر کرتا ہے تو ثواب اور بلند درجات کا مستحق ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے مصیبت کے موقع پر اللہ کا شکر ہی کرنا چاہیے، شکوہ نہیں۔

٣٨٠٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۸۰۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ،

٣٨٠٣ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني، ح: ٣٧٨ من حديث هشام بن خالد به، وصححه الحاكم: ١/ ٤٩٩، وقال النووي: "رواه . . . بإسناد جيد"، وصححه البوصيري * الوليد تقدم، ح: ٢٥٥، لم يصرح بالسماع المسلسل، وفيه علة أخرى، ح: ٩١٩.

٣٨٠٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ٦/ ٢٣٣٥ من حديث وكيع به، وانظر، ح: ٢٥١ لحال موسى بن عبيدة
● ومحمد بن ثابت مجهول كما قال البوصيري وصاحب التقريب.

ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ».

رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنْ حَالِ أُهْلِ النَّارِ] ”ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ! اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔“

٣٨٠٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ».

٣٨٠٥- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو بندے نے جو (شکر) ادا کیا' وہ ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے۔“

فائدہ: بندہ دنیا کی ظاہری نعمت کو اہمیت دیتا ہے' حالانکہ اس نعمت پر جو شکر کی توفیق ملی اور شکر کے نتیجے میں ملنے والی اُخروی نعمتیں وہ اس دنیوی نعمت سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں' لہٰذا نعمت حاصل کرتے ہی شکر ادا کرنا ضروری ہے اور بندے کے لیے مفید بھی۔

(المعجم ٥٦) - بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

(التحفة ٥٦)

باب: ٥٦- اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب

٣٨٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ».

٣٨٠٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں' (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں' رحمان کو پیارے ہیں: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ] ”میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں' پاک ہے اللہ عظمتوں والا۔“

٣٨٠٥- [إسناده حسن] أخرجه ابن السني، ح: ٣٥٦، والخرائطي في فضيلة الشكر من حديث أبي عاصم به، وانظر، ح: ٢٧٧٥، وحسنه البوصيري.

٣٨٠٦- أخرجه البخاري، الدعوات، باب فضل التسبيح ٦٤٠٦، ٦٦٨٢، ٧٥٦٣، ومسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ٢٦٩٤/ ٣١ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، وهو في كتاب الدعاء له، ح: ٨٤.

فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔ ② اللہ کا ذکر بھی ایک نیک عمل ہے' اس کا بھی وزن ہوگا۔ ③ اعمال کے وزن کا دارومدار خلوصِ نیت اور اتباع سنت پر ہے۔ سنت کے مطابق خلوص سے کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی زیادہ وزنی ہوگا لیکن خلوص کے بغیر یا سنت کے خلاف کیا ہوا زیادہ عمل بھی بے وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَاعَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾ (الفرقان ٢٥:٢٣) ''اور انھوں نے جو (بظاہر نیک) اعمال کیے ہوں گے' ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ غبار کی طرح کر دیں گے۔'' ④ مذکورہ بالا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

٣٧٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: «يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟» قُلْتُ: غِرَاسًا لِي. قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هٰذَا؟» قَالَ: بَلٰى، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسْ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ».

٣٨٠٧- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' وہ پودا لگا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ''ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟'' میں نے کہا: پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں اس سے بہتر پودے نہ بتاؤں؟'' ابو ہریرہ ؓ نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''کہو: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ] ان میں سے ہر ہر کلمے کے عوض جنت میں تمھارے لیے ایک ایک درخت لگا دیا جائے گا۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کے کلمات اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ② جنت میں نعمتیں دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کے مطابق ملیں گی۔ ③ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پہلے سے پیدا کیا ہوا ہے لیکن اب بھی ان میں نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے عذابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ④ ہر مومن کے لیے جنت میں جگہ مخصوص ہے' جہاں اس کے اعمال کے مطابق باغات' محلات اور دوسری نعمتیں تیار ہو رہی ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کی اصل صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی ؒ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے' لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللّٰہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ٢/٢٤٤)

٣٨٠٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ١/ ٥١٢ من حديث حماد به، وقال: "صحيح الإسناد": ووافقه الذهبي، وحسنه البوصيري * عيسى بن سنان، أبو سنان ضعيف من جهة حفظه، ضعفه الجمهور، وأصل الحديث صحيح

٣٨٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ، أَوْ بَعْدَمَا صَلَّى الْغَدَاةَ، وَهِيَ تَذْكُرُ اللهَ. فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهِيَ كَذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتُ، مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ: أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ. سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ».

٣٨٠٨- ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے تو وہ اللہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ جب دن چڑھے رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو وہ اسی طرح (ذکر الٰہی میں) مصروف تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین تین بار کہے ہیں جو تمھارے کیے ہوئے ذکر سے (ثواب میں) زیادہ (یا فرمایا:) وزن میں زیادہ ہیں۔ [سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ] ”میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی ذات کی خوشنودی کے مطابق۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ میں اللہ کی تقدیس کرتا ہوں اس (کی تعریف) کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔“

فائدہ: ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ کے بعد وَبِحَمْدِهٖ کا لفظ بھی ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، حدیث: ٢٧٢٦) اس لیے اسے پڑھنا چاہیے: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ...]

٣٨٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي عِيسَى الطَّحَّانِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ

٣٨٠٩- حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اللہ کی عظمت کا جو ذکر کرتے ہو یعنی تسبیح [سُبْحَانَ اللّٰهِ]، تہلیل

٣٨٠٨ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ح: ٢٧٢٦/ ٧٩ب عن ابن أبي شيبة به.

٣٨٠٩ـ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ١/ ٥٠٠، ٥٠٣ من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي مرة، وتعقبه مرة، والصواب هو الأول * وموسى بن أبي عيسى ثقة، وصححه البوصيري.

عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللهِ، التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ. يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ. لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا. أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ، مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟».

[لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰه] اور تحمید [اَلْحَمْدُلِلّٰه] کے الفاظ کہتے ہو وہ عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کی ایسی بھنبھناہٹ ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ وہ اپنے کہنے والے کا (اللہ کے دربار میں) ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ (اللہ کے دربار میں) تمھارا ذکر ہوتا رہے؟“

فوائد و مسائل: ① ایک مومن کے لیے یہ بہت بڑے شرف اور خوشی کی بات ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں اس کا ذکر ہو۔ اس بلند مقام کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ مومن اللہ کا ذکر کرے۔ ② عرش اللہ کی ایک مخلوق ہے جس کی اصل حقیقت ہمیں معلوم نہیں۔ قیامت کو میدانِ حشر میں عرشِ الٰہی رکھا جائے گا اور کچھ خاص نیک اعمال کرنے والے افراد کو اس کے سائے میں جگہ ملے گی۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ. یا اللہ! ہمیں بھی اپنے ان برگزیدہ بندوں میں شامل فرما۔ آمین۔

۳۸۱۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ. فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدَنْتُ. فَقَالَ: «كَبِّرِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَسَبِّحِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ».

۳۸۱۰- حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی (آسان سا) عمل بتائیے کیونکہ میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں اور میرا بدن بھاری ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ، سو بار اَلْحَمْدُلِلّٰه کہہ، سو بار سُبْحَانَ اللّٰه کہہ۔ یہ لگام اور کاٹھی سمیت سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے سے بہتر ہے، سو اونٹ (اللہ کی راہ میں قربان کرنے) سے بہتر ہے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔“

۳۸۱۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ١/ ٥١٣، ٥١٤، وصححه، وتعقبه الذهبي بزكريا بن منظور، وتقدم، ح: ٢٤٨١، وضعفه البوصيري من أجله، وللحديث شواهد ضعيفة.

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحة للألباني' رقم:١٣١٦' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم:٣٨١٠) بنابریں جو شخص بڑے بڑے اعمال انجام نہ دے سکتا ہو' اس کے لیے اللہ کا ذکر ان اعمال سے بہتر ہے۔ ② معمر آدمی کو اللہ کے ذکر میں زیادہ مشغول ہونا چاہیے۔

٣٨١١- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ، أَفْضَلُ الْكَلَامِ. لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ».

٣٨١١- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار کلمات سب سے افضل ہیں۔ جس کلمے سے بھی شروع کرو کوئی حرج نہیں' [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ]''

٣٨١٢- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَشَّاءُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ. وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

٣٨١٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سو بار [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ] کہے' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح (بے شمار) ہوں۔''

فائدہ: اس قسم کی نیکیوں سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں' بڑے گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

٣٨١١ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٥/ ٢٠ من حديث سفيان الثوري به، وتابعه شعبة، أحمد: ٥/ ١١ وغيره، ورواه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة . . .الخ، ح: ٢١٣٧/ ١٢ من حديث هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة عن سمرة بن جندب به.

٣٨١٢ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضائل "سبحان الله وبحمده . . . "، ح: ٣٤٦٦ عن نصر بن عبدالرحمٰن به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه أيضًا، ح: ٣٤٦٨ من حديث معن عن مالك به، وقال: "حسن صحيح".

٣٨١٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَبْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكَ [بِـ] - سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ - فَإِنَّهَا. يَعْنِي، يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا».

۳۸۱۳- حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ] پڑھتے رہا کرو۔ ان کلمات کی وجہ سے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

(المعجم ٥٧) - بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

(التحفة ٥٧)

باب: ۵۷- استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا)

٣٨١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ»، مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ (یہ استغفار کہتے ہوئے) شمار کرتے تھے: [رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ] ''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

فوائد و مسائل: ① توبہ و استغفار بہت بڑی نیکی ہے۔ ② نبیٔ اکرم ﷺ گناہوں سے پاک تھے اس کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے کیونکہ استغفار بھی عبودیت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ③ مجلسوں میں فضول باتیں کرنے اور غیبت اور گناہ میں مشغول ہونے کی بجائے اللہ کا ذکر اور استغفار کرنا بہتر ہے تاکہ گناہوں میں اضافہ ہونے کی بجائے معافی اور رحمت ملے۔

٣٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۸۱۵- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے

٣٨١٣- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمر بن راشد، وتقدم، ح: ١٥٨٢.

٣٨١٤- [صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ١٥١٦ من حديث أبي أسامة به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ٣٤٣٤، ورواه سفيان بن عيينة عن محمد بن سوقة به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٥٩.

٣٨١٥- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٥٠، والنسائي في الكبرٰى: ٦/ ١١٤، ح: ١٢٠٦٨ من حديث محمد ◀◀

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، مِائَةَ مَرَّةٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

٣٨١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، سَبْعِينَ مَرَّةً».

٣٨١٦- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

فوائد و مسائل: ① سو یا ستر مرتبہ سے مراد ایک تو اس مقدار کا تعین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی سو مرتبہ استغفار فرماتے اور کبھی ستر مرتبہ، نیز ان احادیث سے کثرت سے استغفار کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ واللہ أعلم. ② استغفار کے لیے کوئی مناسب الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، مثلاً: [أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ] یا حدیث: ٣٨١٤ میں مذکور الفاظ۔

٣٨١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرَبٌ عَلٰى أَهْلِي. وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللهَ، فِي

٣٨١٧- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں سے درشت زبان استعمال کرتا تھا۔ (معمولی بات پر ان پر غصہ آ جاتا اور انھیں ڈانٹ جھڑک دیتا) ان کے سوا کسی سے یہ رویہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ ایک دن میں ستر

ابن عمرو به، وصححه البوصيري، والبغوي في شرح السنة: ٥/ ٧٠، ح: ١٢٨٦، وللحديث شواهد كثيرة.

٣٨١٦ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٤/ ٤١٠ عن وكيع به، ورواه أبوإسحاق عن أبي بردة به؛ أحمد: ٥/ ٣٩٤، والنسائي في عمل اليوم والليلة.

٣٨١٧ـ **[إسناده حسن]** * أبوبكر بن عياش تابعه أبوالأحوص، وإسرائيل وشعبة وغيرهم، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٥٨، والحاكم: ١/ ٥١١، ٢/ ٤٥٧، والذهبي وغيرهم * أبوالمغيرة وثقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرٰى، ح: ١٠٢٨٢.

الْيَوْمِ، سَبْعِينَ مَرَّةً».

بار استغفار کیا کرو۔“

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا».

۳۸۱۸- حضرت عبداللہ بن بسر ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مبارک ہو اس شخص کو جسے اپنے نامۂ اعمال میں زیادہ استغفار ملا۔“

فائدہ: استغفار زیادہ ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے رہیں گے اور یہ کلمات اللہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نیکیوں میں شمار ہوتے رہیں گے، یعنی استغفار سے قیامت کے دن معافی ملنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

۳۸۱۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ».

۳۸۱۹- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے، اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔“

فائدہ: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت دیگر احادیث سے مسلم ہے۔ علاوہ ازیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا: ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ

۳۸۱۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٦/ ١١٨، ح: ١٠٢٨٩ عن عمرو بن عثمان به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند أبي نعيم، أخبار أصبهان: ١/ ٣٣٠، وحلية الأولياء: ١٠/ ٣٩٥، والخطيب: ٩/ ١١١.

۳۸۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ١٥١٨ عن هشام به، وصححه الحاكم: ٤/ ٢٦٢ ورده الذهبي بقوله: "الحكم فيه جهالة"، وهو مجهول كما قال الحافظ في التقريب، والنووي في المهذب: ٣/ ٣٢٣.

وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا٥﴾ (نوح ۷۱: ۱۰ تا ۱۲) ”اپنے رب سے بخشش مانگو (اور توبہ کرو) وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمھیں مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمھیں باغات دے گا اور تمھارے لیے دریا جاری کر دے گا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استغفار گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دنیوی مشکلات کے حل اور دنیوی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔

٣٨٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا».

۳۸۲۰- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو جب نیکی کرتے ہیں تو انھیں خوشی ہوتی ہے اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔“

(المعجم ٥٨) - بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

(التحفة ٥٨)

باب: ۵۸- (نیک) عمل کی فضیلت

٣٨٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا، وَأَزِيدُ. وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا. وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. وَمَنْ

۳۸۲۱- حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نیکی کرتا ہے اسے دس گنا (اجر) ملے گا اور میں (اس سے) زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ اور جو شخص گناہ کرتا ہے تو گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہے (زیادہ نہیں) یا میں (وہ گناہ بھی) معاف کر دیتا ہوں۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔

٣٨٢٠ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٦/ ١٤٥، ٢٣٩ عن يزيد به، وتابعه عفان عند أحمد: ٦/ ١٢٩ وغيره، وسنده ضعيف، راجع ح: ١١٦ لحال علي بن زيد بن جدعان، وله شاهد حسن عند البيهقي في شعب الإيمان، ح: ٦٩٩٢، انظر المشكاة بتحقيقي، ح: ٢٣٥٧.

٣٨٢١ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الذكروالدعاء والتقرب إلى الله تعالى وحسن الظن به، ح: ٢٦٨٧/ ٢٢ من حديث وكيع به.

لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً، ثُمَّ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهَا بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً».

اور جو میری طرف چل کر آتا ہے' میں اس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں۔ جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہ لے کر ملے لیکن میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو' میں اسے اتنی ہی مغفرت لے کر ملتا ہوں۔''

فوائد و مسائل: اس حدیث میں اللہ کی عظیم رحمت کا بیان ہے' اس لیے بندے کو نیکیاں زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ ② جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے توفیق بخشتا ہے۔ ③ شرک کی موجودگی میں گناہ معاف نہیں ہوتے۔

۳۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

۳۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق (اس سے معاملہ کرتا) ہوں' اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں' اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ② حسن ظن کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال کیے جائیں اور ان کی قبولیت کی امید رکھی جائے۔ گناہوں سے توبہ کی جائے اور بخشش کی امید رکھی جائے۔ گناہوں کے راستے پر بھاگتے چلے جانا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا نادانی ہے۔ ③ اس میں بالواسطہ عمل کی تلقین ہے کیونکہ عمل کے بغیر ثواب کی امید نہیں رکھی جا سکتی' لہٰذا اچھے عمل کرنے والا ہی اللہ سے اچھی امید رکھ سکتا ہے۔ برے عمل کرنے والا بری امید ہی رکھ سکتا ہے۔ ④ جماعت میں ذکر کرنے سے مراد خود ساختہ اجتماعی ذکر

۳۸۲۲ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الحث على ذكر الله تعالى (والباب السابق)، ح: ٢٦٧٥/ ٢١ عن ابن أبي شيبة به.

نہیں بلکہ یا تو یہ مراد ہے کہ جیسے نماز کے بعد سب لوگ اپنے اپنے طور پر مسنون دعائیں اور اذکار پڑھتے ہیں یا اللہ کی رحمتوں، نعمتوں اور اس کے احکام وغیرہ کا ذکر ہے، یعنی ایک شخص بیان کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔

٣٨٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ».

۳۸۲۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا ہر عمل (ثواب میں) بڑھتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزے کے کیونکہ وہ (خالص) میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“

فائدہ: یہ حدیث کتاب الصیام کے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۶۳۸-

(المعجم ٥٩) - بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» (التحفة ٥٩)

باب: ۵۹- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

٣٨٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟». قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

۳۸۲۴- حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے [لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ)! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہا کر: [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] ”اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچاؤ ہوسکتا ہے اور نہ نیکی کی طاقت ہے۔“

فوائد و مسائل: ① یہ جملہ اللہ کے ذکر میں اہم جملہ ہے کیونکہ اس میں اس بات کا اقرار ہے کہ ہر قوت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ② اس میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے عاجزی اور مسکینی

٣٨٢٣ـ [صحيح] تقدم، ح: ١٦٣٨.

٣٨٢٤ـ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير، ح: ٢٩٩٢، ومسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر... الخ، ح: ٢٧٠٤/ ٤٤ من حديث عاصم به.

کا اظہار ہے، اور عبودیت کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ③ نیکی کا کام انجام دے کر یا گناہ سے اجتناب کر کے دل میں فخر کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ''نیکی برباد گناہ لازم'' کی کیفیت پیش آسکتی ہے، اس سے بچاؤ کے لیے اس بات کی یاد دہانی کی ضرورت ہے کہ یہ سب میری کوشش اور بہادری سے نہیں بلکہ محض اللہ کی توفیق اور اس کے احسان سے ہے۔ ④ اس سوچ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھنے سے یقیناً جنت کی عظیم نعمتیں اور بلند درجات حاصل ہوں گے، اس لیے اسے ''جنت کا خزانہ'' قرار دیا گیا ہے۔ ⑤ اللہ کا ذکر سری طور پر کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریاکاری نہیں ہوتی، البتہ جن مقامات پر ذکر بلند آواز سے کرنا مسنون ہے، وہاں بلند آواز ہی سے کرنا چاہیے۔

٣٨٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلٰى. يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

٣٨٢٥- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''[لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ]''

٣٨٢٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبَ، مَوْلٰى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا حَازِمُ! أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ».

٣٨٢٦- حضرت حازم بن حرملہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے حازم! [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] زیادہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔''

٣٨٢٥ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٥/ ١٥٧ عن وكيع به، وصححه البوصيري، ورواه عمرو بن ميمون، والنسائي في الكبرٰى، ح: ٩٨٤٢، وابن حبان في صحيحه، ح: ٢٣٣٩، وعبدالرحمٰن بن غنم (أحمد) عن أبي ذر به، وللحديث شواهد كثيرة.

٣٨٢٦ـ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ٤/ ٣٢، ح: ٣٥٦٥ من حديث محمد بن معن بن محمد به، وحسنه الحافظ في الإصابة، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دعا کی فضیلت واہمیت اور قبولیت دعا کے آداب وشرائط

❋ **لغوی معنی:** دعا لغت میں [دَعَا یَدْعُو] سے مصدر ہے۔ لغت میں اس سے مراد: طلب کرنا، بلانا، پکارنا، مدد چاہنا، درخواست کرنا اور ترغیب دینا ہے، مثلاً: [دَعَوْتُ اللّٰهَ] ''میں نے اللہ تعالیٰ سے (خیر و برکت کی) درخواست کی۔'' قرآن مجید میں لفظ ''دعا'' متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے، مثلاً:

① عبادت کے معنی میں، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ (یونس ۱۰:۱۰۶) ''اور آپ اللہ کے سوا ان کو مت پکاریں جو نہ آپ کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔''

② مدد طلب کرنے کے لیے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ﴾ (البقرۃ ۲:۲۳) ''اور اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔''

③ بمعنی سوال کرنے کے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن ۴۰:۶۰) ''مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔''

④ ندا، یعنی پکارنے کے لیے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ﴾ (بنیٓ اِسرآئیل ۱۷:۵۲) ''جس دن وہ تمھیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے۔''

⑤ ثنا، یعنی تعریف کے لیے، جیسے ارشاد الٰہی ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ﴾

''تم اس کی ثنا ''اللہ'' کے نام سے کرو یا ''رحمٰن'' کے نام سے۔'' (بنی إسرآئیل ١٧:١١٠)

④ قول، یعنی بات، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ﴾ (یونس ١٠:١٠) ''ان کا قول اس (جنت) میں ہوگا: اے اللہ تو پاک ہے۔''

✵ **اصطلاحی تعریف:** مندرجہ بالا نکات سے دعا کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جا سکتی ہے: ''خیر و برکت کے حصول اور شر سے پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا اور پکارنا ''دعا'' کہلاتا ہے۔''

✵ **دعا کی فضیلت و اہمیت:** دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ ایسا کارگر، کامیاب اور مؤثر ہتھیار ہے جسے آپ کسی بھی وقت، کسی بھی موقع پر بغیر کسی کی مدد کے چلا سکتے ہیں۔ جب انسان مشکلات و مصائب میں گھر جائے، حالات و واقعات اس کے خلاف ہو جائیں، دشمن یا مرض کا دباؤ شدید ہو جائے، اپنے پرائے سب ساتھ چھوڑ جائیں، عالم اسباب کے تمام اسباب و ذرائع ناکام ہو جائیں، جب دنیوی سہارے اور امیدیں دم توڑ جائیں، اس وقت اس ہتھیار کی کارکردگی دو چند ہی نہیں بلکہ صد چند ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی پکار سننے والا نہ ہو، تب اس ہتھیار کی کامیابی یقینی اور مسلم امر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے دعا کو عبادت قرار دیا ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ پر نظر دوڑائی جائے تو آپ کی حیات طیبہ اس عبادت سے خوب منور نظر آتی ہے۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک، خوشی اور غمی کے مواقع میں، صحت و مرض میں، کھانے اور پینے کے بعد، غم و ہم میں، خوشی اور مسرت کے دلکش مواقع پر، آندھی اور طوفان میں، زلزلوں اور گرہنوں کے وقت، آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ ہمیں اس عبادت کی ترغیب دلاتا نظر آتا ہے کیونکہ جس مالک دو جہاں کی یہ عبادت ہے وہ گنج بخش، مشکل کشا، حاجت روا اور دستگیر کامل ہے، لہٰذا ارشاد نبوی ہے: [إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا] (سنن ابن ماجه، الدعاء، حديث: ٣٨٦٥) ''بے شک تمھارا پروردگار بڑا حیا والا اور سخی ہے، جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو انھیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔'' بلکہ اس کی شان کریمی تو یہ ہے کہ جو اس در سخاوت سے اعراض کرتا ہے، وہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

✵ **دعا کی قبولیت کے آداب و شرائط:** دعا مومن کا کامیاب ترین ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے ذریعے سے بہترین نتائج کے حصول کے لیے چند آداب و شرائط ہیں۔ اگر ان کو مدنظر رکھ کر اسے استعمال

کیا جائے تو سو فیصد نتائج کا حصول یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ آداب وشرائط درج ذیل ہیں:

① دعا صرف اور صرف مالک دو جہاں اللہ ذوالجلال والاکرام سے مانگی جائے۔

② پوری دلجمعی، نہایت خضوع وخشوع اور قبولیت کے یقین کامل کے ساتھ دعا مانگی جائے۔

③ دعا مانگنے والے کا لباس اور کھانا پینا حلال کا ہو۔

④ دعا مانگتے وقت قبلہ رخ ہو تو افضل ہے۔

⑤ گناہ پر مبنی اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے۔

⑥ دعا کی قبولیت میں تاخیر پر دعا ترک نہ کرے۔

⑦ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر درود شریف سے کرے۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور بخشش کی درخواست کرے۔

⑨ قبولیتِ دعا کے اوقات میں دعا مانگے، مثلاً: رات کے آخری حصے میں، اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں، فرضی نماز کے بعد، جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد، نفلی نماز کے سجدے میں، نزول بارش کے وقت اور زمزم پینے سے قبل، وغیرہ۔

⑩ رسول مقبول ﷺ سے غیر ثابت شدہ ادعیہ سے پرہیز کیا جائے، مثلاً: دعائے نور، دعائے حبیب، دعائے گنج العرش، دعائے منزل، وغیرہ۔

✽ **قبولیتِ دعا کی مختلف صورتیں:** اگر درج بالا آداب کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مانگی گئی خیر وبرکت کا حصول دنیا میں نہیں ہوتا تو آدمی مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی مومنوں کے لیے مشعل راہ ہونا چاہیے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

[مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَّلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَ إِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَ إِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذاً نُكْثِرُ، قَالَ : اللّٰهُ أَكْثَرُ] (مسند أحمد: ۱۸/۳)

''جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے: ① دعا کے مطابق اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ ② یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ ③ یا دعا کے برابر اس سے کوئی بلا ٹال دیتا ہے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے خزانے بھی بہت زیادہ ہیں۔''

◆

بسم الله الرحمن الرحيم

(المعجم ٣٤) أَبْوَابُ الدُّعَاءِ (التحفة ٢٦)

دعا سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ١) - بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ (التحفة ١)

باب:۱- دعا کی فضیلت

٣٨٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: **حَدَّثَنَا** أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ [قَالَ:]سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ، سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ».

۳۸۲۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا' اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① دعا ایک عبادت ہے کیونکہ اس میں بندہ اللہ کے سامنے اپنے فقر اور عجز کا اظہار کرتا ہے' اور اللہ کی عظمت و قدرت کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے اپنی حاجت پوری ہونے کی درخواست کرتا ہے۔ بنا بریں دعا نہ کرنا عبادت سے اعراض ہے' اس لیے اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ② مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحة' رقم: ۲۶۵۴) ③ دعا میں ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

٣٨٢٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۲۸- حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت

٣٨٢٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه ["من لم يسأل الله يغضب عليه، ح: ٣٣٧٣ من حديث أبي المليح به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ١٠/ ٢٠٠، وقال الحاكم: ١/ ٤٩١: "هٰذا حديث صحيح الإسناد، فإن أبا صالح الخوزي وأبا المليح الفارسي لم يذكرا بالجرح، إنهما في عداد المجهولين لقلة الحديث"، وهٰذا يدل على تساهل الحاكم * والخوزي لين الحديث، ولحديثه شواهد ضعيفة، انظر الفتح: ١١/ ٧٩ وغيره.

٣٨٢٨ـ [صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ١٤٧٩ من حديث ذر به، وقال الترمذي "حسن صحيح'، ح: ٢٩٦٩، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٩٦، والحاكم: ١/ ٤٩٠، ٤٩١، والذهبي * الأعمش تابعه منصور.

وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ٦٠].

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے۔“ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ”اور تمھارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو، میں تمھاری پکار قبول کروں گا۔“

فائدہ: ① کسی مخلوق سے ایسی چیز کا سوال کرنا جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے، اس مخلوق کی عبادت ہے، لہٰذا شرک ہے۔ وہ مخلوق خواہ بے جان پتھر، سورج، ستارے، درخت وغیرہ ہوں یا کوئی حیوان، جن، فرشتہ، ولی یا نبی، ان سے اسباب سے ماوراء طریقے سے کچھ طلب کرنا شرک ہے۔

٣٨٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ، سُبْحَانَهُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

٣٨٢٩- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔“

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب إلی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۴/۳۶۰، ۳۶۱، والمشكاة للألباني، التحقيق الثاني، رقم: ۲۳۲) ② دعا کے ذریعے سے اللہ کے ہاں عزت اور رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ③ دوسرے اعمال کے ذریعے سے بھی اللہ کے ہاں بلند مقام حاصل ہوتا ہے لیکن ان کے ساتھ بھی دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ④ اعمال کی قبولیت کے لیے اللہ سے دعا کی جاتی ہے، اس لیے بھی دعا کو اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ٢) - بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

(التحفة ٢)

باب: ۲- رسول اللہ ﷺ کی دعا

٣٨٢٩- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء، ح: ٣٣٧٠ من حديث أبي داود الطيالسي به، وهو في مسنده، ح: ٢٥٨٢، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٩٧، والحاكم: ١/ ٤٩٠، والذهبي، وعلته عنعنة قتادة، تقدم، ح: ١٧٥.

٣٨٣٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، [سَنَةَ إِحْدٰى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ]: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتِبِ عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ، فِي دُعَائِهِ: «رَبِّ! أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ. وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي. وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ! اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا. لَكَ ذَكَّارًا. لَكَ رَهَّابًا. لَكَ مُطِيعًا. إِلَيْكَ مُخْبِتًا. إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِي. وَاغْسِلْ حَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي. وَاهْدِ قَلْبِي. وَسَدِّدْ لِسَانِي. وَثَبِّتْ حُجَّتِي. وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ: قُلْتُ لِوَكِيعٍ: أَقُولُهُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

٣٨٣٠- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: [رَبِّ! أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ...... وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي] **”اے میرے رب! میری مدد فرما‘ اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما۔ اور میری تائید فرما‘ اور میرے خلاف (دشمن کی) تائید نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما‘ اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت دے‘ اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا بہت شکر کرنے والا ہو‘ تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو‘ تجھ سے بہت ڈرنے والا ہو‘ تیری اطاعت کرنے والا ہو‘ تیرے سامنے عاجزی کرنے والا ہو‘ تیری طرف ہی رو رو کر رجوع کرنے والا (اور توبہ کرنے والا) ہو۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما‘ میرے گناہ دھو ڈال‘ میری دعا قبول کر‘ میرے دل کو ہدایت دے‘ میری زبان سیدھی رکھ‘ میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ اور میرے دل سے کینہ نکال دے۔“**

ابوالحسن طنافسی ؒ نے کہا: میں نے وکیع ؒ سے کہا: کیا میں وتر میں یہ دعائیں مانگ لیا کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

فوائد ومسائل: ① مسنون دعائیں یاد کر کے نمازوں میں پڑھی جائیں۔ نماز کے علاوہ بھی دعا مانگتے ہوئے

٣٨٣٠- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ح: ١٥١٠، ١٥١١ من حديث سفيان الثوري به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٣٥٥١، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤١٤، ٢٤١٥، والحاكم: ١/ ٥١٢، ٥٢٠، والذهبي.

یہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہے۔ ② ہر قسم کی مشکل اور مصیبت میں اللہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اس دعا میں دشمنوں کے خلاف مدد بھی مانگی گئی ہے اور اپنی اخلاقی خامیوں سے نجات اور خوبیوں کے حصول کی درخواست بھی کی گئی ہے' اس لیے یہ ایک جامع دعا ہے۔ ③ زبان سیدھی ہونے کا مطلب ایسی توفیق کا حصول ہے کہ زبان سے گناہ یا گمراہی کی بات نہ نکلے۔ ④ دلیل قائم رکھنے سے مراد حق کی تبلیغ کے دوران میں صحیح' پختہ اور واضح دلائل پیش کرنے کی توفیق بھی ہوسکتی ہے اور قبر یا قیامت میں حساب کتاب کے موقع پر ایسا جواب دینے کی توفیق بھی جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوکر گناہ معاف فرمادے اور جنت میں داخل کردے۔

٣٨٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا. فَقَالَ لَهَا: «مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ» فَرَجَعَتْ. فَأَتَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: «الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: قُولِي: لَا. بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. فَقَالَتْ. فَقَالَ: «قُولِي: اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ».

٣٨٣١- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ ؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک خادمہ عطا فرمانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے پاس تو (غلام یا لونڈی) نہیں ہے جو تجھے دے سکوں۔'' وہ واپس چلی گئیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''کیا تجھے وہ چیز پسند ہے جو تو نے مانگی تھی یا وہ جو اس سے بہتر ہے؟'' حضرت علی ؓ نے ان سے کہا: کہو: نہیں' بلکہ وہ چیز (مطلوب ہے) جو اس سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے یہی جواب دے دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہا کر: [اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ...... وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ] ''اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے مالک! اے عرشِ عظیم کے مالک! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! اے تورات' انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو اوّل ہے' تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ تو آخر ہے' تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے' تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو باطن (پوشیدہ) ہے' تجھ سے

٣٨٣١- أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ٢٧١٣/ ٦٣ عن ابن أبي شيبة به.

پوشیدہ تر کچھ نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما اور فقر سے (نجات دے کر) ہمیں غنی کر دے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر دنیا کے مال سے بہتر ہے۔ ② اللہ تعالیٰ اول و آخر ہے۔ وقت مخلوقات پر اثر انداز ہوتا ہے، خالق پر نہیں، اس کے لیے سب زمانے برابر ہیں۔ ③ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و بالا اور سب پر غالب ہے، اور اس کی قدرت مخلوق کے ہر ذرے پر محیط ہے اور علم و قدرت کے لحاظ سے وہ سب سے قریب ہے۔ ④ اللہ تعالیٰ سے اس کی صفات کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ فقر و غنا اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا قرض و فقر سے نجات کے لیے مسنون دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

٣٨٣٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى [وَالتُّقٰى] وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى».

٣٨٣٢- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى] ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور استغنا کا سوال کرتا ہوں۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ ② یہ دعا کئی طرح کے شرور سے حفاظت کا سوال ہے۔ ہدایت گمراہی سے، تقویٰ گناہ سے، عفاف و عفت غیر شریفانہ عادتوں اور بے حیائی سے، غنائے قلب طمع اور بخل سے اور غنائے ظاہری دنیوی ضروریات کے لیے کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے حفاظت کا باعث ہے۔

٣٨٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي. وَزِدْنِي

٣٨٣٣- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وزِدْنِي عِلْمًا. وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُبِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ] ”اے اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے

٣٨٣٢ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب في الأدعية، ح: ٢٧٢١/ ٧٢ عن ابن بشار به.

٣٨٣٣ـ [ضعيف] تقدم، ح: ٢٥١.

عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ».

اس سے مجھے فائدہ دے، اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے اور میں آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ کا طالب ہوں۔“

فائدہ: یہ حدیث مقدمہ کے باب ۲۳ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۵۱۔

٣٨٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ. فَقَالَ: «إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، عَزَّ وَجَلَّ، يُقَلِّبُهَا».

۳۸۳۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کثرت سے فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ] ”اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں (گمراہ ہونے کا) خطرہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں اور جو کچھ (ایمان وعمل کے احکام) آپ لائے ہیں، ان کو سچ مانتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ انھیں تبدیل کرتا رہتا ہے۔“

وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ.

امام اعمش رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔

فوائد ومسائل: ① ہدایت مل جانے پر اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ② موجودہ دور میں نئے نئے فتنے سامنے آرہے ہیں۔ باطل کو مزین کر کے پیش کیا جارہا ہے، قرآن وحدیث کی نصوص کو غلط تاویلوں کے ذریعے سے غلط موقف کی تائید میں پیش کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں نہ صرف عوام کو بلکہ علماء کو بھی اللہ سے مدد مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ③ ہدایت وضلالت اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا ہدایت

٣٨٣٤_ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٦٨٣ عن الأعمش عن يزيد الرقاشي، وأبي سفيان عن أنس به، وقال الترمذي، ح: ٢١٤٠ "حسن صحيح"، وله شواهد، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ٣٥٢٢ بإسناد حسن عن أم سلمة به نحو المعنٰى، وقال: "هٰذا حديث حسن".

کی درخواست اسی سے کرنی چاہیے۔ ④ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیوں وغیرہ کے جو الفاظ آئے ہیں' ان پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان کی حقیقت سے صرف اللہ ہی باخبر ہے۔

٣٨٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: «قُلِ: اللَّهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي. إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ».

٣٨٣٥- حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے' انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ یوں کہا کریں: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ' فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ] ''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت فرما۔ بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

فوائد ومسائل: ① نماز میں سلام سے پہلے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں۔ ② گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ دعائے مغفرت کے لیے ضروری نہیں کہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

٣٨٣٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصًا. فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا»

٣٨٣٦- حضرت ابو امامہ باہلی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہم نے آپ کو دیکھا تو (احتراماً) کھڑے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔'' ہم نے کہا: اے اللہ

٣٨٣٥ـ أخرجه البخاري، الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ح: ٨٣٤ من حديث الليث به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، ح: ٢٧٠٥/ ٤٨ عن ابن رمح به.

٣٨٣٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك، ح: ٥٢٣٠ من حديث مسعر به * أبومرزوق لين، ولبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره.

قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللهَ لَنَا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ».

کے رسول! آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: [اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ] ''اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحمت فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری دعائیں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات دے اور ہمارے سارے کام سنوار دے۔''

قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الْأَمْرَ؟».

ہم نے مزید دعا کے لیے خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمھارے لیے سب کچھ جمع نہیں کر دیا؟''

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم دیگر صحیح احادیث سے احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں لکھا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد صحیح مسلم میں ہیں۔ مذکورہ روایت کی سندی بحث اور دیگر شواہد کی تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ٣٦/٥١٥-٥١٨)

٣٨٣٧- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ».

٣٨٣٧- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ] ''اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔''

٣٨٣٧_ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ١٥٤٨ من حديث الليث به، وصححه الحاكم: ١/ ١٠٤، ٥٣٤، ووافقه الذهبي.

فائدہ: اس میں علم پر عمل کی توفیق، تقویٰ اور قناعت کی دعا ہے اور دعا کی قبولیت کی درخواست بھی۔ مومن کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے اچھی امیدیں رکھنی چاہئیں۔

(المعجم ٣) - بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ (التحفة ٣)

٣٨٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ. وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ».

باب:۳- رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے

۳۸۳۸- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ ...... وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ] ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (جہنم کی) آگ کی آزمائش اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے، قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے، دولت کی آزمائش کے شر سے اور مفلسی کی آزمائش کے شر سے اور مسیح دجال کی آزمائش کے شر سے۔ اے اللہ! میری غلطیوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی سے، انتہائی بڑھاپے سے، گناہ اور تاوان سے۔“

فوائد و مسائل: ① جہنم کی آزمائش اور قبر کی آزمائش سے مراد وہ گناہ ہیں جو جہنم میں لے جاتے ہیں یا عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں۔ ② دولت کا فتنہ یہ ہے کہ انسان مغرور ہو کر ظلم کرنے لگے یا حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرے یا مال کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے۔ ایسا شخص اس آزمائش میں ناکام ہوا جو اللہ نے دولت

٣٨٣٨_ أخرجه البخاري، الدعوات، باب الاستعاذة من أرذل العمر . . . الخ، ح: ٦٣٧٥ من حديث هشام به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن وغيرها، ح: ٥٨٩ بعد، حديث: ٢٧٠٥ عن ابن أبي شيبة به.

دے کر کی۔ ③ مفلسی کا فتنہ اور آزمائش یہ ہے کہ انسان روزی کمانے کے حرام طریقے اختیار کرے یا دل میں اللہ پر ناراض ہو یا زبان سے اللہ کا شکوہ کرے۔ ایسا شخص مفلسی کے امتحان میں ناکام ہے۔ ④ مسیح دجال ایک خاص شخص ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جو شخص اس کا ساتھ دے گا اسے دنیا کے مال کی فراوانی اور راحت حاصل ہوگی، جو اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کرے گا اس پر مصیبتیں آئیں گی اور مال و دولت سے محروم ہو جائے گا۔ بہت سے لوگ دولت کے لالچ میں یا مفلسی کے ڈر سے اس کے ساتھی بن جائیں گے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بہت سے لوگ اس کے عجیب وغریب شعبدے دیکھ کر اس کے دعوے کو سچ مان لیں گے، اس لیے نبی ﷺ نے تفصیل سے اس کے بارے میں بیان کیا ہے تاکہ مومن اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں۔ آخر کار وہ سچے مسیح، یعنی حضرت عیسیٰ ؑ کے ہاتھوں فلسطین کے ملک میں لُد کے مقام پر قتل ہوگا۔ ⑤ غلطیوں اور گناہوں کا تعلق جہنم کی آگ سے ہے، اس لیے انھیں آگ سے تشبیہ دے کر پانی اور برف سے دھونے کی دعا کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دل کو گناہوں سے پاک صاف کر کے اطمینان اور سکینت کی ٹھنڈک عطا فرما دے۔ ⑥ سستی انسان کو بہت سی نیکیوں اور دنیا و آخرت کے فوائد سے محروم کر دیتی ہے۔ مومن کو نیکی کے معاملے میں ہوشیار ہونا چاہیے۔ ⑦ انتہائی بڑھاپے سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جب انسان دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ہر قوت کمزور ہو جاتی ہے، اس لیے وہ پہلے کی طرح نیکیاں نہیں کر سکتا۔ ⑧ تاوان سے مراد کسی ایسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو ناگوار اور مشکل ہو، مثلاً: غیر ارادی طور پر کسی کا نقصان ہو جائے اور وہ نقصان پورا کرنا پڑے یا غیر ارادی طور پر قتل ہو جائے جس کا خون بہا دینا پڑے یا کسی جرم کا ارتکاب ہو جائے اور اس کا جرمانہ ادا کرنا پڑے۔ دعا میں ایسی تمام صورتوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔

٣٨٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

٣٨٣٩- حضرت فروہ بن نوفل اشجعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا، جو آپ مانگتے رہے ہوں۔ ام المومنین ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ] ”اے اللہ! میں اس عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیا اور اس عمل کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔“

٣٨٣٩۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب في الأدعية، ح: ٢٧١٦/ ٦٥ عن ابن أبي شيبة به.

فائدہ: غلطی دو طرح کی ہوتی ہے: ایک یہ کہ جو کام نہیں کرنا چاہیے تھا وہ کر دیا' دوسرے یہ کہ جو کام کرنا چاہیے تھا وہ نہیں کیا۔ دونوں طرح کی غلطی کے دنیوی نقصانات بھی ہوتے ہیں اور اخروی نقصانات بھی۔ اس دعا میں دونوں طرح کی غلطیوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

٣٨٤٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

۳۸۴۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ...... مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ] ''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ کا طالب ہوں' اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں' اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد و مسائل: ① مسنون دعائیں کوشش اور اہتمام سے سیکھنا اور سکھانا ضروری ہیں۔ ② قبر کا عذاب حق ہے۔ اس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اور ان تمام کاموں سے اجتناب ضروری ہے جو عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں' مثلاً: ایک شخص کی بات دوسرے کو بتا کر ان میں لڑائی کرا دینا یا جسم اور لباس کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانے کے لیے مناسب احتیاط نہ کرنا' وغیرہ۔

٣٨٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، مِنْ فِرَاشِهِ. فَالْتَمَسْتُهُ. فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى

۳۸۴۱- ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بستر پر نہ پایا' چنانچہ میں نے (اندھیرے میں ٹٹول کر) تلاش کیا تو میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر پڑا جو کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز کی جگہ میں (سر بسجود) تھے اور

٣٨٤٠- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٦٩٤ عن إبراهيم بن المنذر به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

٣٨٤١- أخرجه مسلم، الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود؟ ح: ٤٨٦/ ٢٢٢ عن ابن أبي شيبة به.

بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمُعَافَاتِكَ عَنْ عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ».

فرمار ہے تھے:[اَللّٰهُمَّ! إِنِّي...... أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ] ”اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری پوری طرح تعریف نہیں کرسکتا۔ تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔“

فوائد ومسائل: ① نماز تہجد بڑا افضل عمل ہے کیونکہ اس میں اللہ کے سامنے عجز وانکسار کا زیادہ اظہار ہوسکتا ہے۔ ② سجدہ نماز کا اہم رکن ہے' لہٰذا نفلی نماز میں سجدے کی حالت میں خوب دعا مانگنی چاہیے۔ ③ اللہ کی صفات کا ذکر کر کے پناہ مانگنا درست ہے کیونکہ وہ اللہ سے پناہ مانگنے میں شامل ہے۔ ④ ”تجھ سے تیری پناہ“ کا مطلب یہ ہے کہ تیرے عتاب اور غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ صرف تو ہی رحمت کر کے معاف کر دے تو میں تیرے عذاب سے بچ سکتا ہوں۔ ⑤ انسان اللہ کی تعریف کما حقہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا بھی اس کی عظمت کا اعتراف ہے۔

٣٨٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ. وَأَنْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ».

۳۸۴۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فقر' قلت' ذلت' ظلم کرنے اور مظلوم ہونے سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

فائدہ: ان چیزوں سے پناہ مانگنے کے لیے اس طرح دعا کریں: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ]

٣٨٤٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۴۳- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے'

٣٨٤٢ـ **[صحيح]** أخرجه النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، ح: ٥٤٦٣، ٥٤٦٥، ٥٤٦٦ من حديث الأوزاعي به، وصححه الحاكم: ١/ ٥٣١، والذهبي، وله شاهد عند النسائي، وابن حبان، ح: ٢٤٤٣، والحاكم: ١/ ٥٤١.

٣٨٤٣ـ **[إسناده حسن]** أخرجه ابن أبي شيبة: ٩/ ١٢٢، ١٠/ ١٨٥ عن وكيع به، وصححه البوصيري، وحسنه الهيثمي في المجمع: ٢/ ١٨٢، وله شاهد، قال الهيثمي: ١٠/ ١٨٢، "رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن".

وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَلُوا اللهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے نفع بخش علم مانگو اور فائدہ نہ دینے والے علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

فائدہ: اس مقصد کے لیے اس طرح دعا کریں: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ] ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا (یا مانگتی) ہوں اور فائدہ نہ دینے والے علم سے تیری پناہ مانگتا (یا مانگتی) ہوں۔“

٣٨٤٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الرَّجُلَ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهَا.

۳۸۴۴- حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بزدلی، بخل، انتہائی بڑھاپے اور لاچاری کی عمر، عذاب قبر اور سینے کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

امام وکیع ؒ بیان کرتے ہیں: سینے (اور دل) کے فتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی فتنے میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اور اس نے اللہ سے (بچنے کے لیے) اس سے معافی نہ مانگی ہو۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کا ایک شاہد الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ میں صحیح سند سے مروی ہے۔ دیکھیے تحقیق وتخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱/۲۹۰، ۲۹۱، و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، حديث: ۳۸۴۴)

(المعجم ٤) - بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

(التحفة ٤)

باب: ۴- جامع دعائیں

٣٨٤٤- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ١٥٣٩ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٤٥، والحاكم: ١/ ٥٣٠ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * أبوإسحاق عنعن، وله طرق، كلها ضعيفة، وله شاهد عند ابن خزيمة، ح: ٧٤٦ وغيره بمتن آخر باختلاف يسير، وإسناده صحيح.

٣٨٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مَالِكٍ، سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي» وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الْإِبْهَامَ: «فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعْنَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ».

۳۸۴۵- حضرت طارق بن اشیم اشجعی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے نبی ﷺ سے سنا جب کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اس طرح کہہ: [اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي] ''یا اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔'' اور نبی ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیاں اکٹھی کیں (چار کا اشارہ کیا) اور فرمایا: ''یہ کلمات تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی بھلائیاں) سمیٹے ہوئے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① دنیا میں اگر کسی کو بیماری اور مصیبت سے عافیت اور کھلا رزق مل گیا تو گویا اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں' اور آخرت میں اگر گناہ معاف ہو گئے تو گویا آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔ رحمت ایسی چیز ہے جس پر دنیا اور آخرت کی سب نعمتوں کا دارومدار ہے۔ اس لحاظ سے یہ انتہائی جامع دعا ہے۔ ② اشارہ کرنے سے بات اچھی طرح سمجھ میں آتی اور ذہن نشین ہوتی ہے۔

٣٨٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَاعَلِمْتُ

۳۸۴۶- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ دعا سکھائی: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ ...... خَيْرًا] ''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں' جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی (یا دنیا کی اور آخرت کی)' وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے

٣٨٤٥ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ٢٦٩٧/ ٣٤، ٣٦ من حديث أبي مالك به.

٣٨٤٦ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ١٣٣، ١٤٧ عن عفان به، ورواه شعبة، أحمد: ٦/ ١٤٦، ١٤٧، والجريري، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ٦٣٩ عن جبر به * وأم كلثوم ثقة كما في التقريب.

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ، قَضَيْتَهُ لِي، خَيْرًا».

شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی، اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت کے شر سے)، جس کا مجھے علم ہے، اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں، اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے مانگی ہے۔ اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے۔ اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے بہتر (یا خیر کا باعث) بنا دے۔"

فوائد و مسائل: ① یہ دعا ایسی جامع دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی بھلائی شامل ہے۔ اور دنیا و آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی تکلیف، مصیبت، شر اور پریشانی سے پناہ کی دعا موجود ہے۔ ② اس میں ہر نیکی کی توفیق اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت کی دعا ہے۔ ③ اس میں ہدایت کی دعا اور گمراہی سے بچاؤ کی دعا بھی ہے۔ ④ اس میں قولی اور عملی دونوں طرح کی نیکیوں کی توفیق اور دونوں طرح کی غلطیوں اور گناہوں سے حفاظت کی دعا ہے۔ ⑤ اس میں اللہ کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق کی دعا ہے، اور رضا بالقضا کی توفیق مل جانا بڑی سعادت ہے۔

٣٨٤٧- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِرَجُلٍ: «مَا تَقُولُ فِي

۳۸۴۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: "تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟" اس نے کہا: میں تشہد (التحیات) پڑھتا ہوں، پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور

٣٨٤٧_[صحيح] تقدم، ح: ٩١٠.

الصَّلَاةِ؟» قَالَ: أَتَشَهَّدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ. أَمَا وَاللهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ، وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ. قَالَ: «حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ».

(جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے آپ جیسی یا حضرت معاذ ؓ جیسی گنگناہٹ نہیں آتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم بھی انھی (دونوں) کے بارے میں گنگناتے (سوال کرتے) ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے دنیا اور آخرت کی ضرورت کی کوئی بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن اور حدیث کی کوئی مناسب دعا پڑھی جا سکتی ہے۔ ② استاد یا عالم کو اپنے شاگردوں اور مقتدیوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے تاکہ ان کی رہنمائی ان کے حالات اور ضرورت کے مطابق کی جا سکے۔ ③ اگر مقتدی کبھی بے تکلفی کا لہجہ اختیار کرے تو عالم کو برا نہیں منانا چاہیے۔ ④ جنت کا حصول اور جہنم سے بچاؤ عبادات کا اہم ترین مقصد ہے' اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری لمبی چوڑی دعاؤں کا مقصد بھی یہی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے سنن ابن ماجہ ہی کی حدیث: ۹۱۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

(المعجم ٥) - بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

(التحفة ٥)

باب: ۵- معافی اور عافیت کی دعا

٣٨٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ،

۳۸۴۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔'' پھر وہ آدمی آپ کے پاس دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔'' پھر وہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے

٣٨٤٨ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافاة]، ح: ٣٥١٢ من حديث سلمة بن وردان به، وقال: "حسن غريب" * وسلمة ضعيف كما في التقريب وغيره.

فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ».

٣٨٤٩- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ [ابْنِ إِسْمَاعِيلَ] الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي مَقَامِي هٰذَا، عَامَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ بَكَى أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ. وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ. وَهُمَا فِي النَّارِ. وَسَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ. فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ، بَعْدَ الْيَقِينِ، خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ. وَلَا تَحَاسَدُوا. وَلَا تَبَاغَضُوا. وَلَا تَقَاطَعُوا. وَلَا تَدَابَرُوا. وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا».

فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔ جب تجھے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مل جائے گی تو یقیناً تو کامیاب ہو جائے گا۔“

٣٨٤٩- حضرت اوسط بن اسماعیل بَجَلی ؒ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ کو یہ فرماتے سنا: گزشتہ سال رسول اللہ ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں میں کھڑا ہوں۔ پھر (یہ کہہ کر) ابوبکر اشکبار ہو گئے۔ (اور فرمایا:) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”سچ اختیار کرو، وہ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے، اور وہ دونوں (سچ اور نیکی اور انھیں اختیار کرنے والے) جنت میں ہوں گے۔ اور جھوٹ سے بچ کر رہو، وہ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور وہ دونوں (جھوٹ اور گناہ اور انھیں اختیار کرنے والے) جہنم میں ہوں گے۔ اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ کسی کو یقین (اور ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

فوائد و مسائل: ① ہر نیکی کا سچ سے تعلق ہے، اس لیے سچ پر قائم رہنے والے اور ہمیشہ سچ بولنے والے کو ہر نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ ② گناہ کا تعلق جھوٹ سے ہے، اس لیے جھوٹ بولنے والے سے کسی بھی گناہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ③ ہمیشہ سچ بولنے والا اور جھوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرنے والا جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص

٣٨٤٩ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ١/٣، ٥، ٧، والنسائي في عمل اليوم والليلة من الكبرٰى من حديث شعبة به، وللحديث طرق كثيرة، وهو مخرج في مسند الحميدي: (٢) بتحقيقي.

جھوٹ کا عادی ہو وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہوگا۔ ④ ایمان سب سے بڑی روحانی نعمت ہے اور عافیت سب سے بڑی دنیاوی نعمت ہے، لہٰذا اللہ سے ان کی دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ حسد کا مطلب ہے کسی کی نعمت چھن جانے کی خواہش رکھنا۔ کافروں کی شکست اور ذلت کی خواہش رکھنا حسد نہیں۔ یہ چیز ان کے لیے اس لحاظ سے نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے وہ اسلام کی طرف مائل ہو سکتے ہیں اور انھیں ہدایت نصیب ہو سکتی ہے۔ ⑥ مسلمانوں کا معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراض رہنا اچھا نہیں، البتہ کفر، شرک اور بدعت وغیرہ کی بنا پر نفرت رکھنا درست ہے۔ ⑦ قطع تعلقی، خاص طور پر رشتہ داروں کے درمیان تعلقات کا منقطع رہنا نامناسب ہے، البتہ کسی شرعی سبب سے ناراضی جائز ہے، بالخصوص جب یہ امید ہو کہ ناراضی کے اظہار کا اچھا اثر ہوگا اور غلطی کرنے والا اپنی اصلاح کر لے گا۔ ⑧ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ آپس میں قبیلے، برادری، علاقے، زبان اور پارٹی کی بنیاد پر لڑائی جھگڑا اسلام کے خلاف ہے بلکہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔

٣٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَا أَدْعُو؟ قَالَ: «تَقُولِينَ: اللَّهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي».

٣٨٥٠- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا: ”یوں کہنا: [اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي] ”اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، تو معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔“

فوائد و مسائل: ① جن راتوں میں شب قدر ہونے کا امکان ہوتا ہے، ان میں زیادہ دعا کرنی چاہیے۔ ② بندے کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ کی بارگاہ سے معافی کا حصول ہے۔

٣٨٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ

٣٨٥١- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جو بھی دعا مانگتا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہوتی: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ] ”اے اللہ! میں تجھ

٣٨٥٠- [**إسناده صحيح**] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافاة]، ح: ٣٥١٣ من حديث كهمس به، وقال: "حسن صحيح".

٣٨٥١- [**إسناده ضعيف**] وصححه البوصيري * قتادة عنعن، تقدم، ح: ١٧٥، وفي السند اختلاف، وله شاهد معنوي في مجمع الزوائد: ١٠/ ١٧٠، وقال: "رواه البزار ورجاله رجال الصحيح".

دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنَ - اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - ».

سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

(المعجم ٦) - **بَاب: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ** (التحفة ٦)

باب:٦- دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے

٣٨٥٢- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُنَا اللهُ، وَأَخَا عَادٍ».

٣٨٥٢- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہم پر اور قومِ عاد کی ہم نسب شخصیت (حضرت ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔“

(المعجم ٧) - **بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ** (التحفة ٧)

باب:٧- بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے

٣٨٥٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعَجِّلْ» قِيلَ: وَكَيْفَ يُعَجِّلُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ

٣٨٥٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ جلد بازی کس طرح کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کہتا ہے: میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے میری دعا قبول نہیں کی۔“

٣٨٥٢ـ [إسناده ضعيف] أخرجه السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ص: ١٠٨ من حديث سفيان الثوري عن أبي إسحاق الشيباني به، وصححه البوصيري، وفيه عنعنة سفيان، تقدم، ح: ١٦٢، وله شاهد مرسل ضعيف عند ابن أبي شيبة: ١٠/ ٢٢٠، ومسلم في صحيحه، ح: ٢٣٨٠/ ١٧٢، الفضائل، عن أبي بن كعب رفعه: "رحمة الله علينا وعلى أخي كذا"، والأخ هو موسٰى عليه الصلاة والسلام.

٣٨٥٣ـ أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يستجاب للعبد مالم يعجل ... الخ، ح: ٦٣٤٠، ومسلم، **الذكروالدعاء**، باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، ح: ٢٧٣٥/ ٩٠ من حديث مالك به، وهو في **الموطأ**: ١/ ٢١٣.

دَعَوْتُ اللهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللهُ لِي».

فوائد ومسائل: ① دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو تو دعا کرتے رہنا چاہیے۔ ممکن ہے اس تاخیر میں بندے کے لیے بہتری ہو۔ ② دعا مانگنا بہت بڑی نیکی اور عبادت ہے' لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر بندے کو اس کی مطلوبہ چیز نہ دے تو بار بار دعا کرنے سے دعا کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ خود ایک انعام ہے۔

(المعجم ٨) - بَابٌ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ (التحفة٨)

باب: ٨- یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے

٣٨٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «**لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي، إِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ. فَإِنَّ اللهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ**».

۳۸۵۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے: یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اسے چاہیے کہ پختہ امید کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔''

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اپنی حاجت طلب کرنی چاہیے۔ ② یہ کہنا کہ ''اگر تو چاہے'' اللہ کے شایان شان نہیں' اس لیے ناپسندیدہ ہے کیونکہ سب کچھ دینے والا تو وہی ایک ہے اس سے تو اس عزم کے ساتھ مانگنا چاہیے کہ اگر تو میری دعا قبول نہیں کرے گا تو میرا تو تیرے سوا اور کوئی در ہی نہیں ہے' میں تیرا در چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ بہرحال ایسے الفاظ ناپسندیدہ ہیں جن میں یقین کی بجائے مایوسی کا اظہار ہو۔ ③ یہ دعا کرنا درست ہے کہ اگر فلاں چیز میرے لیے بہتر ہے تو مجھے عطا فرما دے ورنہ وہ چیز عطا فرما دے جو میرے لیے بہتر ہو۔ دعائے استخارہ میں یہی دعا کی جاتی ہے۔

(المعجم ٩) - بَابُ اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ (التحفة ٩)

باب: ٩- اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)

٣٨٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى

۳۸۵۵- حضرت اسماء بنت یزید ؓ سے روایت

٣٨٥٤_[صحيح] أخرجه مالك: ١/ ٢١٣ عن أبي الزناد به، ومن طريقه أخرجه البخاري، الدعوات، ح: ٦٣٣٩، وللحديث طرق أخرٰى.

٣٨٥٥_[إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ١٤٩٦ من حديث عيسٰى به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٣٤٧٨.

ابْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ، فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٦٣] وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ ’’تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔‘‘ اور سورۂ آل عمران کے شروع میں (یعنی ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾)

٣٨٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ.

٣٨٥٦- حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن دمشقی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) جس کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے، تین سورتوں میں ہے: سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ طٰہٰ میں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِيسَى بْنِ مُوسٰى. فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ غَيْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا روایت اپنے استاد عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی رحمہ اللہ سے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے مرفوع بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے بارے میں امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے متعدد احادیث بیان کی ہیں کہ اس نام کے واسطے سے کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ② دعا کی قبولیت میں مسنون دعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے والے کی قلبی کیفیت کا بہت زیادہ دخل ہے۔ جس قدر اللہ سے امید ہو، اس کے آگے عجز وانکسار کا اظہار اور اس پر توکل زیادہ ہو، اور جس قدر دعا کے دوسرے آداب کو زیادہ ملحوظ رکھا جائے، قبولیت کا امکان اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو، مثلاً: رزق حرام، بے توجہی سے دعا جو صرف زبان سے ادا ہوتی ہے دل متوجہ نہیں ہوتا، اللہ کی حمد وثنا اور

٣٨٥٦ـ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ٨/ ٢١٤، ٤١٥، ح: ٧٧٥٨ من حديث عبدالرحمٰن بن إبراهيم دحيم به، وله شاهد مرفوع عند الحاكم: ١/ ٥٠٦، والطبراني: ٨/ ٢٨٢، ح: ٧٩٢٥، وإسناده حسن.

نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنا وغیرہ' اس صورت میں اسم اعظم کی وہ برکات ظاہر نہیں ہوتیں جن کی اس سے امید رکھی جاتی ہے۔ ④ حافظ ابن حجر ؒ نے اسم اعظم کے تعین میں چودہ اقوال ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباري: ۱۱/ ۲۶۸-۲۶۹، حدیث: ۶۴۱۰) اسم اعظم والی جو آیات وادعیہ مختلف احادیث میں ذکر کی گئی ہیں' ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً کلمۂ توحید (لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ یا لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ) ہی اسم اعظم ہے۔ واللہ أعلم.

٣٨٥٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

۳۸۵۷- حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ ...... أَحَدٌ] ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اس لیے کہ تو اللہ ہے' اکیلا ہے' بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے' اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا' نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے وسیلے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے جب اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔''

فوائد ومسائل: ① اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سورۂ اخلاص میں ذکر کردہ صفات ہیں جو توحید کا جامع بیان ہونے کی وجہ سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰـه کے مفہوم پر بھی مشتمل ہیں۔ ② اللہ کے اسماء وصفات کے واسطے سے دعا کرنا قبولیت کا سبب ہے۔ ③ مخلوقات کے واسطے اور وسیلے سے سوال کرنا قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت نہیں' لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٣٨٥٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُوخُزَيْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۳۸۵۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا' وہ

٣٨٥٧ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ١٤٩٣ من حديث مالك بن مغول به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ٣٤٧٥، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٨٣، والحاكم على شرط الشيخين: ١/ ٥٠٤، ووافقه الذهبي.

٣٨٥٨ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٣/ ١٢٠ عن وكيع به، وللحديث شواهد.

سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ. ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ: «لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

کہہ رہا تھا: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ...... ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ] ''اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تعریف صرف تیرے لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔ جلال وعزت والا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے واسطے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔''

٣٨٥٩- حَدَّثَنَا أَبُويُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ. وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ. وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ. وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ».

٣٨٥٩- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا' آپ فرما رہے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ ......فَرَّجْتَ] ''یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس طاہر' طیب' برکت والے اور تجھے سب سے پیارے نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے جب تجھ سے دعا کی جائے تو تو قبول فرماتا ہے' اور جب تجھ سے اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو تو عطا فرماتا ہے' اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحمت فرماتا ہے' اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جائے تو تو پریشانی دور کرتا (اور مشکل کشائی فرماتا) ہے۔''

قَالَتْ: وَقَالَ، ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ

(بعد میں) ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٣٨٥٩ـ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري في أبي شيبة: "لم أر من جرحه ولا وثقه"، فهو علة الخبر.

عَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الْاِسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟» قَالَتْ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلِّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ، يَاعَائِشَةُ!» قَالَتْ: فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً. ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ، يَاعَائِشَةُ! أَنْ أُعَلِّمَكِ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ أَنْ تَسْأَلِينَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا». قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللهَ. وَأَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ. وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ. وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي. قَالَتْ: فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتِ بِهَا».

”اے عائشہ! تجھے پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نام بتا دیا ہے جس کے واسطے سے جب اسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بھی سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! وہ تیرے لیے مناسب نہیں۔“ انھوں نے کہا: میں کچھ دیر ایک طرف بیٹھی رہی، پھر میں اٹھی اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دے کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ: یہ بات تمھارے لیے مناسب نہیں کہ میں تمھیں وہ سکھاؤں۔ تمھارے لیے مناسب نہیں کہ اس کے وسیلے سے دنیا کی کوئی چیز مانگو۔“ ام المومنین ؓ نے کہا: میں نے اٹھ کر وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر میں نے کہا: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللّٰهَ...... وَتَرْحَمُنِي] ”یا اللہ! میں تجھے اللہ کہتی ہوں، میں تجھے رحمان کے نام سے پکارتی ہوں، میں تجھے بَرٌّ رَّحیم پکارتی ہوں، میں تجھے تیرے تمام بہترین ناموں کا واسطہ دیتی ہوں جو نام مجھے معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں (ان سب ناموں کا واسطہ دے کر دعا کرتی ہوں) کہ میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحمت فرما دے۔“ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے اور فرمایا: ”وہ انھی ناموں میں ہے جن کے وسیلے سے تو نے دعا کی ہے۔“

(المعجم ١٠) بَابُ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(التحفة ١٠)

باب:١٠- اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

٣٨٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

۳۸۶۰- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ننانوے' یعنی ایک کم سو نام ہیں' جو انھیں شمار کرے گا' جنت میں داخل ہو جائے گا''

فائدہ: شمار کرنے کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے' مثلاً: اللہ سے دعا کرتے وقت سب نام لیے جائیں یا ان ناموں کے مطابق عملی زندگی اختیار کی جائے' مثلاً: اللہ کا نام ''رزاق'' ہے تو بندے کو چاہیے کہ رزق کے لیے اسی پر اعتماد کرے اور رزق حلال پر اکتفا کرے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان رکھنا مراد ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباري: ۱۱/۲۷۰)

٣٨٦١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا. مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا. إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَهِيَ: اللهُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ،

۳۸۶۱- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے' یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ وہ اکیلا ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔ جو شخص انھیں یاد کرے گا' جنت میں داخل ہوگا۔ وہ یہ ہیں: [اَللّٰهُ] ''معبود'' [اَلْوَاحِدُ] ''ایک'' [اَلصَّمَدُ] ''بے نیاز'' [اَلْأَوَّلُ] ''سب سے پہلے موجود'' [اَلْآخِرُ] ''سب کے بعد رہنے والا'' [اَلظَّاهِرُ] ''اپنی قدرتوں کے لحاظ سے ظاہر'' [اَلْبَاطِنُ] ''اپنی حقیقت کے لحاظ سے پوشیدہ'' [اَلْخَالِقُ] ''پیدا کرنے والا'' [اَلْبَارِئُ] ''بنانے والا'' [اَلْمُصَوِّرُ] ''صورتیں بنانے والا'' [اَلْمَلِكُ] ''بادشاہ'' [اَلْحَقُّ] ''سچا'' [اَلسَّلَامُ]

٣٨٦٠ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٢/ ٥٠٣ من حديث محمد بن عمرو به، وتابعه الزهري في تاريخ بغداد: ٨/ ٣٣٧، وله طرق كثيرة.

٣٨٦١ـ **[إسناده ضعيف]** وضعفه البوصيري من أجل عبدالملك الصنعاني، وهو لين الحديث كما في التقريب، وأخرجه الترمذي، ح: ٣٥٠٧ من طريق آخر عن أبي الزناد عن الأعرج به بزيادة ونقصان وتقديم وتاخير، وقال: "غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٨٤، وإسناده ضعيف من أجل الوليد بن مسلم، لأنه لم يصرح بالسماع المسلسل، انظر، ح: ٢٥٥.

الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُّ، الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْجَمِيلُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْقَرِيبُ، الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ، الْوَدُودُ، الشَّكُورُ، الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ، الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفُوُّ، الْغَفُورُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ، الْمَجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ، الْبُرْهَانُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ، الشَّدِيدُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، الْبَاقِي، الْوَاقِي، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، الْمُقْسِطُ، الرَّزَّاقُ، ذُوالْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَائِمُ، الدَّائِمُ، الْحَافِظُ، الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ، الْمُعْطِي، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْمَانِعُ، الْجَامِعُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ، الْعَالِمُ، الصَّادِقُ، النُّورُ، الْمُنِيرُ، التَّامُّ، الْقَدِيمُ، الْوِتْرُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ» .

’’سلامتی والا‘‘ [اَلْمُؤْمِنُ] ’’امن دینے والا‘‘ [اَلْمُهَيْمِنُ] ’’نگہبان‘‘ [اَلْعَزِيزُ] ’’غالب‘‘ [اَلْجَبَّارُ] ’’زبردست یا کمی پوری کرنے والا‘‘ [اَلْمُتَكَبِّرُ] ’’اپنی عظمت کا اظہار کرنے والا‘‘ [اَلرَّحْمٰنُ] ’’انتہائی رحم کرنے والا‘‘ [اَلرَّحِيمُ] ’’ہمیشہ رحم کرنے والا‘‘ [اَللَّطِيفُ] ’’باریک بین‘‘ [اَلْخَبِيرُ] ’’ہمیشہ باخبر‘‘ [اَلسَّمِيعُ] ’’خوب سننے والا‘‘ [اَلْبَصِيرُ] ’’خوب دیکھنے والا‘‘ [اَلْعَلِيمُ] ’’خوب جاننے والا‘‘ [اَلْعَظِيمُ] ’’خوب عظمت والا‘‘ [اَلْبَارُّ] ’’احسان کرنے والا‘‘ [اَلْمُتَعَالِ] ’’بلند‘‘ [اَلْجَلِيلُ] ’’جاہ وجلال والا‘‘ [اَلْجَمِيلُ] ’’صاحبِ جمال‘‘ [اَلْحَيُّ] ’’زندہ‘‘ [اَلْقَيُّومُ] ’’قائم رہنے اور قائم رکھنے والا‘‘ [اَلْقَادِرُ] ’’سب کچھ کر سکنے والا‘‘ [اَلْقَاهِرُ] ’’غالب‘‘ [اَلْعَلِيُّ] ’’بہت بلند‘‘ [اَلْحَكِيمُ] ’’خوب حکمتوں والا‘‘ [اَلْقَرِيبُ] ’’علم وقدرت کے لحاظ سے مخلوق سے انتہائی قریب‘‘ [اَلْمُجِيبُ] ’’قبول کرنے والا‘‘ [اَلْغَنِيُّ] ’’بے پروا، جو کسی کا محتاج نہیں‘‘ [اَلْوَهَّابُ] ’’بہت کچھ دینے والا‘‘ [اَلْوَدُودُ] ’’بہت زیادہ محبت رکھنے والا، محبوب‘‘ [اَلشَّكُورُ] ’’نہایت قدردان‘‘ [اَلْمَاجِدُ] ’’بزرگی والا‘‘ [اَلْوَاجِدُ] ’’ایسا غنی جو کبھی مفلس ومحتاج نہ ہو‘‘ [اَلْوَالِي] ’’مالک ومختار‘‘ [اَلرَّاشِدُ] ’’ہدایت دینے والا‘‘ [اَلْعَفُوُّ] ’’بہت زیادہ معاف کرنے والا‘‘ [اَلْغَفُورُ] ’’بہت گناہ بخشنے والا‘‘ [اَلْحَلِيمُ] ’’ہمیشہ درگزر کرنے والا‘‘ [اَلْكَرِيمُ] ’’بے انتہا سخی، ہر قسم کی صفاتِ کمال سے متصف‘‘ [اَلتَّوَّابُ] ’’بہت زیادہ توبہ

قبول کرنے والا‘‘ [اَلرَّبُّ] ’’مالک، پالنے والا‘‘ [اَلْمَجِيدُ] ’’دائم بزرگی والا‘‘ [اَلْوَلِيُّ] ’’مددگار‘‘ [اَلشَّهِيدُ] ’’گواہی دینے والا، ناظر‘‘ [اَلْمُبِينُ] ’’واضح کرنے والا‘‘ [اَلْبُرْهَانُ] ’’دلیل‘‘ [اَلرَّؤُوفُ] ’’بہت شفقت کرنے والا‘‘ [اَلرَّحِيمُ] ’’ہمیشہ رحم کرنے والا‘‘ [اَلْمُبْدِئُ] ’’پہلی بار پیدا کرنے والا‘‘ [اَلْمُعِيدُ] ’’دوبارہ پیدا کرنے والا‘‘ [اَلْبَاعِثُ] ’’قبروں سے اٹھانے والا‘‘ [اَلْوَارِثُ] ’’وارث‘‘ (باقی رہنے والا) [اَلْقَوِيُّ] ’’بہت زیادہ قوت والا‘‘ [اَلشَّدِيدُ] ’’سختی کرنے والا‘‘ [اَلضَّارُّ] ’’نقصان کا اختیار رکھنے والا‘‘ [اَلنَّافِعُ] ’’نفع پہنچانے والا‘‘ [اَلْبَاقِي] ’’ہمیشہ باقی رہنے والا‘‘ [اَلْوَاقِي] ’’بچانے والا، محفوظ رکھنے والا‘‘ [اَلْخَافِضُ] ’’پست کرنے والا‘‘ [اَلرَّافِعُ] ’’بلند کرنے والا‘‘ [اَلْقَابِضُ] ’’تنگی کرنے والا‘‘ [اَلْبَاسِطُ] ’’فراخی کرنے والا‘‘ [اَلْمُعِزُّ] ’’عزت دینے والا‘‘ [اَلْمُذِلُّ] ’’ذلت دینے والا‘‘ [اَلْمُقْسِطُ] ’’انصاف کرنے والا‘‘ [اَلرَّزَّاقُ] ’’رزق دینے والا‘‘ [ذُوالْقُوَّةِ] ’’قوت والا‘‘ [اَلْمَتِينُ] ’’نہایت مضبوط‘‘ [اَلْقَائِمُ] ’’ہمیشہ رہنے والا‘‘ [اَلدَّائِمُ] ’’ہمیشگی والا‘‘ [اَلْحَافِظُ] ’’حفاظت کرنے والا‘‘ [اَلْوَكِيلُ] ’’کارساز‘‘ [اَلْفَاطِرُ] ’’پیدا کرنے والا‘‘ [اَلسَّامِعُ] ’’سننے والا‘‘ [اَلْمُعْطِي] ’’دینے والا‘‘ [اَلْمُحْيِي] ’’زندگی بخشنے والا‘‘ [اَلْمُمِيتُ] ’’موت دینے والا‘‘ [اَلْمَانِعُ] ’’روکنے والا‘‘ [اَلْجَامِعُ] ’’جمع کرنے والا‘‘ [اَلْهَادِي] ’’ہدایت دینے والا، رہنمائی کرنے والا‘‘ [اَلْكَافِي] ’’کفایت کرنے والا‘‘ [اَلْأَبَدُ] ’’ہمیشگی والا‘‘ [اَلْعَالِمُ]

’’جاننے والا‘‘ [اَلصَّادِقُ] ’’سچا‘‘ [اَلنُّورُ] ’’روشن‘‘ [اَلْمُنِيرُ] ’’روشنی کرنے والا‘‘ [اَلتَّامُّ] ’’مکمل‘‘ [اَلْقَدِيمُ] ’’قدیم‘‘ [اَلْوِتْرُ] ’’ایک‘‘ [اَلْأَحَدُ] ’’اکیلا‘‘ [اَلصَّمَدُ] ’’بے نیاز‘‘ [اَلَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ] ’’جس نے نہ کسی کو جنم دیا‘ نہ اسے کسی نے جنم دیا‘ نہ اس کا کوئی ہم سر ہی ہے۔‘‘

202 قَالَ زُهَيْرٌ : فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ ولَهُ الْحَمْدُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى .

زہیر بن تمیمی ؒ نے کہا: ہمیں متعدد علماء کا یہ قول معلوم ہوا ہے کہ اسمائے حسنیٰ شروع کرتے وقت پہلے یہ کہنا چاہیے: [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى] ’’اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں‘ اس کا کوئی شریک نہیں‘ بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کے بہترین نام ہیں۔‘‘

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے‘ تاہم اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن مجید اور صحیح احادیث میں آئے ہیں ان کے ساتھ اللہ سے دعا کرنی چاہیے‘ نیز گزشتہ روایت‘ جو کہ حسن درجے کی ہے‘ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انھیں شمار کرے گا اور ایک دوسری روایت کے مطابق جو انھیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ لیکن ان ننانوے ناموں کی تفصیل کسی ایک ہی صحیح حدیث سے ثابت نہیں‘ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ واللّٰه أعلم. اسمائے حسنیٰ کی مکمل تفصیل اور تحقیق کے لیے دیکھیے: (قرآنی و اسلامی ناموں کی ڈکشنری اور نومولود کے احکام و مسائل‘ طبع دار السلام‘ لاہور۔)

(المعجم ١١) - بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ (التحفة ١١)

باب:۱۱- باپ کی اور مظلوم کی دعا

٣٨٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ».

۳۸۶۲- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔''

فوائد و مسائل: ① مظلوم تنگ آ کر ظالم کو جو بددعا دیتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے' اس لیے کسی انسان یا حیوان پر ظلم کرنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ ② بعض اوقات کسی حکمت کی بنا پر مظلوم کی دعا کی قبولیت میں دیر ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیے۔ صبر سے درجات بلند ہوتے ہیں، نیز مصیبت اور تکلیف کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ ③ والد اور والدہ دونوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں' اس لیے انھیں خوش رکھنا چاہیے اور خدمت کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے' ان سے نامناسب سلوک کرنا' بدزبانی کرنا' جب انھیں خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت نہ کرنا' ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا ان کی دل شکنی کا باعث ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے بددعا نکل سکتی ہے جو یقیناً قبول ہوتی ہے۔

٣٨٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ أُمِّهَا، أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَرِيرٍ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْحِجَابِ».

۳۸۶۳- حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ماں) باپ کی دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچ جاتی ہے (قبول ہوتی ہے۔)''

٣٨٦٢_ **[حسن]** أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ح: ١٥٣٦ من حديث الدستوائي به، وحسنه الترمذي، ح: ٣٤٤٨، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٠٦، وله شواهد كثيرة عند الحاكم: ١/ ٤١٧، ٤١٨، والهيثمي، مجمع: ١٠/ ١٥١ وغيرهما.

٣٨٦٣_ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الطبراني: ٢٥/ ١٦٢، ح: ٣٩٤ من حديث أبي سلمة موسى بن إسماعيل التبوذكي به، وقال الذهبي في الميزان: "حبابة لا تعرف، ولا أمها، ولا صفية، تفرد عنها التبوذكي"، وضعفه السيوطي في الجامع الصغير.

(المعجم ١٢) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ (التحفة ١٢)

باب:۱۲- دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے

٣٨٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ».

۳۸۶۴- حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے' انھوں نے اپنے بیٹے کو (دعا میں) یوں کہتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں تو مجھے جنت میں دائیں طرف سفید محل دینا۔ انھوں نے فرمایا: بیٹے! اللہ سے جنت مانگو اور (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ فرما رہے تھے: ''آئندہ ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

فوائد و مسائل: ① دعا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و احترام کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ② جو شخص جنت میں پہنچ گیا' اسے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی اسے خواہش ہوگی' اس لیے دعا میں جنت کی نعمتوں کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ③ جنت الفردوس کی دعا کرنا یا نبی ﷺ کے پڑوس کی دعا کرنا درست ہے کیونکہ بعض اعمال پر ان کی بشارت موجود ہے۔

(المعجم ١٣) - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ (التحفة ١٣)

باب:۱۳- ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

٣٨٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ

۳۸۶۵- حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا پروردگار حیادار اور سخی ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے) اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی' یا فرمایا:

٣٨٦٤_ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الطهارة، باب الإسراف في الوضوء، ح:٩٦ من حديث حماد به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ١/ ٥٤٠، والذهبي.

٣٨٦٥_ [حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء، ح:١٤٨٨ من حديث جعفر به، وضعفه الجمهور، ومع ذلك حسنه الترمذي، ح:٣٥٥٦، وصححه ابن حبان، ح:٢٤٠٠، والموقوف أصح، وللحديث شواهد.

عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا وَقَالَ خَائِبَتَيْنِ».

ناکام پھیر دے۔''

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا قبول فرماتا ہے (بشرطیکہ کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو قبولیت کے راستے میں رکاوٹ ہو۔) لیکن قبولیت کا اثر بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں۔ ② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ ③ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت عُلُو کا اثبات ہے' یعنی وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے' ہر جگہ موجود نہیں' البتہ اس کا علم' اس کی قدرت اور رحمت ہر شے کو محیط ہے۔

٣٨٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُونِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ، فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ».

٣٨٦٦- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اللہ سے دعا کرے تو ہتھیلیوں کو اندر کی طرف اوپر کر کے دعا کر' ہاتھوں کی پشت کے ساتھ دعا نہ کر۔ جب تو (دعا سے) فارغ ہو جائے تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لے۔''

فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے' تاہم روایت میں بیان کردہ مسائل دیگر صحیح احادیث اور صحابہ کے عمل سے ثابت ہیں، جیسا کہ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر کرو' ہاتھوں کی پشت پھیلا کر نہ کرو۔'' (سنن أبي داود' الوتر' باب الدعاء' حدیث:۱۴۸۶) بنابریں عام دعاؤں میں ہتھیلیاں ہی پھیلانی چاہییں' مگر نماز استسقا میں جب قحط اور خشکی دور کرنے کی دعا کی جائے تو بطور تفاؤل (نیک شگون) ہاتھوں کی پشت اوپر کی جانب کی جائے جو کہ سنت رسول سے ثابت ہے۔ باقی رہا دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا مسئلہ تو اس کا ثبوت بھی بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے ملتا ہے۔ اس کی بابت امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں ابونعیم سے موقوفاً صحیح سند سے روایت بیان کی ہے کہ ابونعیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم دونوں حضرات کو دعا کرتے ہوئے اور اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھرتے ہوئے دیکھا' نیز اس مسئلے کی بابت امام طبرانی نے یزید بن سعید الکندی کی روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ضعیف ہے اور اس کا استاد غیر معروف ہے' لیکن اس حدیث کے مؤید شاہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

٣٨٦٦- [ضعيف جدًا] * صالح بن حسان متروك، تقدم، ح: ١١٨١.

اس حدیث کی کچھ نہ کچھ بنیاد ضرور ہے۔ علاوہ ازیں حسن بصری ؒ سے بھی حسن سند کے ساتھ اس کی تائید مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (العلل: ۲/ ۳۴۷) گو مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن یہ عمل صحابۂ کرام ؓ اور سلف صالحین سے صحیح سندوں سے ثابت ہے' لہٰذا اسے بدعت کہنا درست نہیں' زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسنون نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(المعجم ١٤) - **بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى** (التحفة ١٤)

باب: ۱۴- صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

٣٨٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عَدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ. وَإِذَا أَمْسٰى، فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ».

قَالَ: فَرَأٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَاعَيَّاشٍ يَرْوِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: «صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ».

۳۸۶۷- حضرت ابو عیاش زرقی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یوں کہتا ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ''اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے' اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' اسے حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے' اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر شام کو کہے تو یہی ثواب ہوگا اور صبح تک (شیطان سے) محفوظ رہے گا۔''

ایک آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو اس نے (خواب میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس اس طرح (مذکورہ) حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ابو عیاش سچ کہتا ہے۔''

٣٨٦٧ـ **[إسناده صحيح]** أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٧ من حديث حماد به.

فوائد و مسائل: ① مسنون دعاؤں کا بہت ثواب اور بہت برکت ہے۔ ② حدیث کی صحت وضعف کا دارومدار خواب پر نہیں۔ اس حدیث میں تو وہ شخص بھی معلوم نہیں جس نے یہ خواب دیکھا' معلوم نہیں قابل اعتماد تھا یا نہیں۔ جب اصول حدیث کی روشنی میں حدیث ثابت ہو جائے تو وہ کافی ہے۔

٣٨٦٨- **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيٰى، وَبِكَ نَمُوتُ. وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيٰى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ».

٣٨٦٨- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب صبح ہو جائے تو کہو: [اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا' وَبِكَ نَحْيٰى' وَبِكَ نَمُوتُ] ''اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری عنایت سے شام کی' اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔'' اور جب شام ہو جائے تو کہو: [اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا' وَبِكَ أَصْبَحْنَا' وَبِكَ نَحْيٰى' وَبِكَ نَمُوتُ' وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] ''یا اللہ! ہم نے تیری عنایت سے شام کی' اور تیری توفیق سے صبح کی' اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔ اور تیری طرف ہی واپس جانا ہے۔''

فائدہ: سنن ابوداود کی ایک روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] کے الفاظ بھی ہیں۔ (سنن أبي داود' الأدب' باب ما يقول إذا أصبح' حديث: ٥٠٦٨) جبکہ جامع الترمذی کی روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] اور شام کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] پڑھنے کا ذکر ملتا ہے' لہٰذا ان میں سے جن الفاظ کے ساتھ دعا پڑھ لی جائے ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

٣٨٦٩- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

٣٨٦٩- حضرت ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ سے سنا' وہ فرما

٣٨٦٨- **[إسناده صحيح]** أخرجه ابن السني، ح: ٣٥ من حديث عبدالعزيز، والترمذي، ح: ٣٣٩١ من حديث سهيل به باختلاف يسير، وقال الترمذي: "حسن"، وصححه ابن حجر في نتائج الأفكار.

٣٨٦٩- **[إسناده حسن]** أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ٣٣٨٨ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ص: ١٤ ح: ٧٩، وأخرجه أبوداود، ح: ٥٠٨٨ من حديث أبان به.

أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ، فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ».

رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''جو بندہ ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی: [بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] ''اللہ کے نام کے ذریعے سے (پناہ مانگتا ہوں) جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

قَالَ: وَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ. وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ، لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

راوی کہتے ہیں: حضرت ابان رحمہ اللہ کے جسم پر فالج کا اثر تھا' چنانچہ (ان سے حدیث سننے والا) آدمی ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگا۔ حضرت ابان رحمہ اللہ نے فرمایا: میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جیسے میں نے تجھے سنائی ہے، لیکن اس دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی' اس طرح اللہ نے اپنا فیصلہ مجھ پر جاری فرما دیا۔

فوائد و مسائل: ① نفع نقصان اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے' لہٰذا اسی کے پاک نام کی برکت سے اسی کی پناہ حاصل کی جاتی ہے۔ وہ ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے اور اس کی فریاد سننے پر قادر بھی ہے۔ ② مخلوق کے شر سے' خاص طور پر دشمنوں کی سازشوں سے بچنے کے لیے خود ساختہ وظائف کے بجائے یہ مسنون اذکار پڑھنے چاہئیں۔ ③ اللہ سے امید رکھنے کے ساتھ ساتھ اس سے خوف بھی رکھنا چاہیے۔

٣٨٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا

۳۸۷۰- نبی ﷺ کے خادم حضرت ابوسلام سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان' یا جو انسان'

٣٨٧٠- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ٢٢/ ٣٦٧، ح: ٦٢١ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ١٠/ ٢٤٠، ٢٤١، وأخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٢ من حديث أبي سلام عن خادم النبي ﷺ، وهو الصواب، وصححه الحاكم: ١/ ٥١٨، والذهبي، والوهم من مسعر رحمه الله، والله أعلم.

أَبُوعَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ، أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ، حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یوں کہتا ہے: [رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا' وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا' وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا] ”میں اللہ کے رب ہونے پر' اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔“

فائدہ: حضرت ابوسلام کے بارے میں حافظ ابن حجر ؒ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ راوی سے غلطی ہوئی ہے۔ اصل میں ابوسلام خود نبی ﷺ کے خادم نہیں تھے اور نہ ان کا تذکرہ ہی خدام نبی ﷺ میں ملتا ہے بلکہ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت کرنے والے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ اور ان کا نام ”مَمْطُور الأسود الحبشي“ ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔ دیکھیے: (تقريب التهذيب) نیز ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے اور حافظ ابن حجر ؒ کے موقف کی تائید کی ہے۔

٣٨٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ. حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللّٰهُمَّ! [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ

٣٨٧١- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ دعائیں پڑھنا ترک نہیں فرماتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي...... وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] ”یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین ودنیا میں اہل وعیال اور مال اسباب میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری پریشانیوں سے مجھے امن دے۔ اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے' میرے پیچھے سے' میری دائیں طرف سے' میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے' اور میں

٣٨٧١_ **[إسناده صحيح]** أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٤ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٥٦، والحاكم: ١/ ٥١٧، ٥١٨، والذهبي.

يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔''

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الْخَسْفَ.

امام وکیع ؒ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔

فائدہ: یہ بڑی جامع دعا ہے جس میں اپنے لیے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال بھی ہے اور اہل وعیال وغیرہ کی خیریت کی دعا بھی۔ مخلوق کے ذریعے سے پہنچنے والے شر سے پناہ کی درخواست بھی ہے اور اللہ کے عذاب کے ذریعے سے پکڑے جانے سے محفوظ رہنے کی دعا بھی۔

٣٨٧٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ».

٣٨٧٢- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ] ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت کے مطابق میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں (جو مجھ پر ہے) اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بخش دے۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔''

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ،

راویٔ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دن کے وقت یا رات کے وقت

٣٨٧٢- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، أيضًا، ح: ٥٠٧٠ من حديث الوليد بن ثعلبة به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٣٥٣، والحاكم: ١/ ٥١٤، ٥١٥، والذهبي.

أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى».

یہ دعا پڑھی‘ پھر اسی دن یا اسی رات فوت ہوگیا تو وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ جنت میں جائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے ”سید الاستغفار“ یعنی استغفار کا سردار قرار دیا ہے۔ (صحيح البخاري، الدعوات، باب أفضل الاستغفار، حديث:٦٣٠٦) ② اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے یہ سب سے افضل دعا ہے کیونکہ اس میں اللہ کی ذات پر اعتماد و توکل‘ اس کی ربوبیت اور اپنی بندگی کا اظہار‘ اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت پر قائم رہنے کے عزم کا اظہار ہے۔ ③ صحیح بخاری کی مذکورہ بالا روایت میں [مُوقِنًا بِهَا] کے الفاظ بھی ہیں‘ یعنی جو شخص دل کے یقین کے ساتھ یہ دعا پڑھے‘ پھر وہ اسی رات یا دن میں فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔

(المعجم ١٥) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ (التحفة ١٥)

باب:١٥- بستر پر (سونے کے لیے) جاتے وقت کی دعا

٣٨٧٣- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلٰى فِرَاشِهِ: «اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى. مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا. أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ».

٣٨٧٣- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: [اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبَّ الْأَرْضِ... وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ] ”اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے مالک! اور ہر چیز کے مالک! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! اے تورات‘ انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! میں ہر اس جان دار کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ تو ہی اول ہے‘ تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو ہی آخر ہے‘ تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے‘ تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے‘ تجھ سے پوشیدہ تر کوئی چیز نہیں۔ مجھ سے میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے (نجات دے کر) غنی کر دے۔“

٣٨٧٣_ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ٢٧١٣ من حديث سهيل به.

فوائد ومسائل: ① اللہ کی صفات کا ذکر کر کے دعا کرنی چاہیے۔ ② اللہ تعالیٰ جسمانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور بندوں کو مادی رزق دینے کے لیے دانے اور گٹھلیاں پھاڑ کر فصلیں اور درخت اگاتا ہے اور روحانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے نبوت کا سلسلہ جاری فرما کر آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ ③ اس دعا میں قرض کی ادائیگی کے لیے اللہ کی صفت رزاقیت کا واسطہ دیا گیا ہے۔ ④ زمان ومکان اللہ کی مخلوق ہیں اس لیے وہ ان سب پر حاوی ہے۔ وہ زمان کے لحاظ سے اول وآخر ہے اور مکان کے لحاظ سے تمام مخلوقات سے برتر (الظاہر) بھی ہے اور اپنی قدرت وعلم کے لحاظ سے قریب ترین (الباطن) بھی۔ ⑤ فقر کے ساتھ اگر اللہ کی طرف توجہ اور عبادت میں انہماک ہو تو یہ محمود ہے تاکہ دل مال ودولت میں مشغول ہو کر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔ لیکن اگر فقر وفاقہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں اور بندہ پیٹ بھرنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائے یا مقروض ہو جائے جب کہ قرض کی ادائیگی کی کوئی امید نظر نہ آ رہی ہو تو ایسا فقر مذموم ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

٣٨٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لْيَقُلْ: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي. وَبِكَ أَرْفَعُهُ. فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَارْحَمْهَا. وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

۳۸۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹنا چاہے تو وہ اپنے تہبند کا کنارہ کھول کر اس کے ساتھ اپنے بستر کو جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی غیر موجودگی میں اس (بستر) پر کیا چیز آئی پھر اپنے دائیں پہلو لیٹ کر یوں کہے: [رَبِّ! بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي ...... عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ] ”اے میرے رب! تیری ہی توفیق سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح (اس دوران میں) قبض کر لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے (اور قبض نہ کرے) تو اس کی اس طریقے سے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے کہیں اس پر کوئی موذی چیز بچھو یا چیونٹا وغیرہ نہ

٣٨٧٤ـ أخرجه البخاري، الدعوات، باب: (١٣)، ح: ٦٣٢٠ من حديث عبيدالله به .

ہو جس سے تکلیف پہنچے۔ ② اللہ سے دعا حفاظت کا بہترین طریقہ ہے۔ ③ احتیاط کرنا اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔ ④ جب کوئی انسان سوتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ ممکن ہے یہ آخری نیند ہو اس لیے اللہ سے معافی مانگ کر اور اس کا ذکر کر کے مسنون طریقے سے آرام کے لیے لیٹنا چاہیے۔

٣٨٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

٣٨٧٥- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھ جسم مبارک پر پھیر لیتے۔

فوائد و مسائل: ① ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر [قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ] (تینوں سورتیں) پڑھتے، پھر ان میں پھونک مارتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے، اور یہ عمل سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے۔ تین دفعہ اسی طرح کرتے۔ (دیکھیے: صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حديث: ٥٠١٧) ② سوتے وقت یہ سورتیں اس طرح پڑھ کر سونا چاہیے تاکہ سنت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو اور اللہ کی حفاظت بھی نصیب ہو۔

٣٨٧٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ: «إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلِ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ. وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي

٣٨٧٦- حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”جب تو سونے لگے“ یا فرمایا: ”جب تو اپنے بستر پر جائے تو کہہ: [اَللّٰهُمَّ! أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ... وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ] ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا، اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی، اور اپنا معاملہ

٣٨٧٥- أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ٥٠١٧/ ٥٧٤٨ من حديث ابن شهاب الزهري به.

٣٨٧٦- [صحيح] أخرجه أحمد: ٤/ ٢٩٩ عن وكيع به، وله طرق عند البخاري، ح: ٦٣١٣، ومسلم، ح: ٢٧١٠/ ٥٨ وغيرهما عن أبي إسحاق به، وله طرق عن البراء رضي الله عنه.

إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ، أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيرًا».

تیرے سپرد کردیا' ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی' اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' پھر اگر تو اس رات میں فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی' اور اگر تجھے (خیریت سے) صبح ہوگئی تو تیری یہ صبح اس حال میں ہوگی کہ تو بہت بھلائی حاصل کر چکا ہوگا۔''

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب کو فرمایا تھا کہ سوتے وقت نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھنا۔ مزید یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دوسرے اذکار کے بعد سب سے آخر میں یہ دعا پڑھنا۔ (صحيح البخاري' الدعوات' باب إذا بات طاهرا' حديث:٦٣١١) ② سوتے وقت یہ دعا پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہو جاتی ہے' اس لیے یہ دعا پڑھ کر سونا چاہیے۔ ③ وضو کر کے دعا پڑھنے سے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ④ اللہ پر توکل بہت اہم اور افضل عمل ہے۔

٣٨٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلَى فِرَاشِهِ، وَضَعَ يَدَهُ يَعْنِي الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ».

٣٨٧٧- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے: [اَللّٰهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ] یا فرماتے: [يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ] ''اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' یا ''اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔''

فوائد و مسائل: ① نیند موت کی یاد دلاتی ہے جس کے بعد اٹھ کر اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے' اس لیے

٣٨٧٧- **[صحيح]** أخرجه أحمد: ١/ ٤١٤، ٤٤٣ عن وكيع به، وهو في الشمائل للترمذي، ح: ٢٥٥، وعمل اليوم والليلة للنسائي، ح:٧٥٦ من حديث إسرائيل به، وله شواهد عند الترمذي، ح:٣٣٩٨ وغيره، وقال الترمذي: "حسن صحيح" راجع مسند الحميدي، ح: ٤٤٤ بتحقيقي، يسر الله لنا طبعه.

سوتے وقت قیامت کے عذاب سے پناہ مانگنا مناسب ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ اللہ کے مقرب ترین اور افضل ترین بندے ہیں جن کے بارے میں عذاب کا تصور بھی ممکن نہیں' اس کے باوجود آپ نے یہ دعا پڑھی تاکہ عبودیت کا اعتراف اور مومنوں کے لیے نمونہ ہو۔ ③ مذکورہ حدیث میں دعا پڑھنے کی بابت یہ مروی نہیں کہ مذکورہ دعا کتنی مرتبہ پڑھنی ہے' البتہ ابوداود کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعا تین بار پڑھتے تھے۔ دیکھیے: (سنن أبي داود' الأدب' باب ما يقول عند النوم' حديث:٥٠٤٥)

(المعجم ١٦) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ١٦)

٣٨٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ ابْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ».

باب:١٦- رات کو جاگ آئے تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

٣٨٧٨- حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی رات کو آنکھ کھل گئی اور اس نے جاگ کر یوں کہا: [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] ''اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کی ہے' اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور بلندیوں اور عظمتوں والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔'' پھر اس کے بعد اس نے یہ دعا کی: [رَبِّ اغْفِرْلِي] ''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔''

٣٨٧٨ـ أخرجه البخاري، التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، ح: ١١٥٤ من حديث الوليد به.

قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ. فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى، قُبِلَتْ صَلَاتُهُ».

(راویٔ حدیث) ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا: ''پھر دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اگر اٹھ کر وضو کرتا ہے، پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے بظاہر معمولی اور آسان نظر آنے والے اعمال پر بہت زیادہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہے کیونکہ ان اعمال کا تعلق اللہ کے ذکر سے ہے جو بہت عظیم عمل ہے۔ ② رات کو آنکھ کھلنے پر اللہ کا ذکر کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ چونکہ یہ وقت غفلت کا ہوتا ہے، اس لیے اس وقت اللہ کو یاد کرنا اللہ سے محبت کا مظہر ہے۔ ③ دعا کی قبولیت کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ رات کو سوتے وقت وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں۔ رات کو آنکھ کھلنے پر مذکورہ مسنون دعا پڑھ کر دعا کریں اور نماز پڑھیں۔

٣٨٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، مِنَ اللَّيْلِ: «سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

٣٨٧٩- حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے قریب رات گزارتے تھے۔ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو کافی دیر تک یہ پڑھتے ہوئے سنتے: [سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ''تمام جہانوں کا مالک اللہ پاک ہے۔'' پھر نبی ﷺ فرماتے: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ] ''پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں اور تعریفوں سمیت۔''

فوائد و مسائل: ① رات کی عبادت میں نماز اور تلاوت کے علاوہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ② ذکر الٰہی اتنی بلند آواز سے نہیں کرنا چاہیے کہ سوئے ہوئے افراد کی نیند خراب ہو، تاہم اگر اتنی بلند آواز سے ہو کہ جاگتے ہوئے افراد سن لیں تو جائز ہے۔

٣٨٨٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

٣٨٨٠- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

٣٨٧٩- **[صحيح]** أخرجه أبوداود، التطوع، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ح: ١٣٢٠ من حديث يحيى بن أبي كثير به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٣٤١٦، وأصله في صحيح مسلم، ح: ٤٨٩ من حديث الأوزاعي عن يحيى به.

٣٨٨٠- أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ح: ٦٣١٢/ ٦٣٢٤ من حديث سفيان الثوري به.

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو فرماتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخش دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

فائدہ: یہی دعا صبح کو جاگنے پر بھی پڑھنی چاہیے۔ (صحيح البخاري، التوحيد، باب السؤال بأسماء الله تعالى والاستعاذة بها، حديث: ٧٣٩٤)

٣٨٨١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهُورٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَ اللهَ [شَيْئًا] مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ».

٣٨٨١- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ باوضو سوتا ہے، پھر رات کو اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اللہ سے دنیا کے معاملات میں سے یا آخرت کے معاملات میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز دے دیتا ہے۔“

فائدہ: باوضو سونا بہت باعث برکت ہے، اس لیے باوضو سونا چاہیے تاکہ رات کو جاگ آئے تو اللہ سے کچھ نہ کچھ مانگ لیا جائے، خواہ ہدایت و مغفرت وغیرہ کا سوال کیا جائے یا مرض سے شفا، مصیبت سے نجات اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا کی جائے۔

(المعجم ١٧) - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ (التحفة ١٧)

باب: ١٧- پریشانی کے وقت کی دعائیں

٣٨٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

٣٨٨٢- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار ؓ اپنی

٣٨٨١ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في النوم على الطهارة، ح: ٥٠٤٢ من حديث حماد به، ورواه ثابت البناني عن أبي ظبية به، وبه صح الحديث.

٣٨٨٢ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ١٥٢٥ من حديث عبدالعزيز به.

ابْنُ بِشْرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ، عِنْدَ الْكَرْبِ: «اللهُ، اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

والدہ حضرت اسماء بنت عُمیس ؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے پریشانی کے موقع پر پڑھنے کے لیے مجھے یہ الفاظ سکھائے: [اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّي لَاأُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا] ''اللہ صرف اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔''

فائدہ: پریشانی کے موقع پر یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہی میری پریشانی دور کرے گا۔ شرک عام طور پر پریشانی کے موقع پر ہی کیا جاتا ہے کہ اللہ کے بندوں سے مشکلات کے حل اور پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور تصور کیا جاتا ہے کہ فوت شدہ بزرگ نذرانے لے کر ہماری حاجتیں پوری کردیں گے۔ لیکن ایک توحید پرست کی توحید کی شان بھی ایسے موقع پر ہی ظاہر ہوتی ہے جب وہ سب کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کے آگے اپنی مصیبت اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے اور اسی سے فریادرسی کی امید رکھتا ہے۔

٣٨٨٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

٣٨٨٣- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ] ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ سخی ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔''

قَالَ وَكِيعٌ، مَرَّةً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فِيهَا

(راویٔ حدیث) وکیع نے ایک مرتبہ (آخری دو

٣٨٨٣_ أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء عند الكرب، ح: ٦٣٤٥، ٦٣٤٦ من حديث هشام به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب دعا الكرب، ح: ٢٧٣٠/ ٨٣ من حديث وكيع به.

كُلِّهَا .

جملوں میں سبحان اللّٰہ کی بجائے لا الہ الا اللّٰہ کے الفاظ بیان کیے ہیں جیسا کہ پہلے جملے میں ہیں، یعنی انھوں نے) ہر جملے کے ساتھ [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ] کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دعا دوسری روایت کے مطابق اس طرح بھی پڑھی جا سکتی ہے: [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ] صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حوالے کے لیے دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② کسی بھی مصیبت اور تکلیف کے وقت یہ دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دیتا ہے، مثلاً: درد، بیماری، آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے کا خطرہ ہو یا کوئی اچانک حادثہ پیش آ جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(المعجم ١٨) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (التحفة ١٨)

باب: ١٨- گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعا

٣٨٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ. أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

٣٨٨٤- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ] ''یا اللہ! میں (اس بات سے) تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا میں لغزش کا شکار ہو جاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں کسی سے بدتمیزی کروں یا کوئی مجھ سے بدتمیزی سے پیش آئے۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی ؒ اور دکتور بشار عواد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ آخر الذکر دونوں شیوخ کو مذکورہ روایت کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ حق اور راجح بات یہی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ شعبی کا حضرت ام سلمہ ؓ سے سماع

٣٨٨٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، ح: ٥٠٩٤ من حديث منصور به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٣٤٢٧ ☆ الشعبي لم يسمع من أم سلمة رضي الله عنها على الراجح.

ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ باب کی باقی دو روایتیں بھی باتفاق محققین ضعیف ہیں۔ بنا بریں گھر سے نکلتے وقت کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

٣٨٨٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ [ابْنِ] حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. التُّكْلَانُ عَلَى اللهِ».

٣٨٨٥- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے: [بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ] ''(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں)' اللہ کی توفیق کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔ اللہ ہی پر بھروسا ہے۔''

٣٨٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ. فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللهِ، قَالَا: هُدِيتَ. وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَالَا: وُقِيتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، قَالَا: كُفِيتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟».

٣٨٨٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ مقرر ہیں۔ جب وہ کہتا ہے: [بِسْمِ اللّٰهِ] وہ کہتے ہیں: تجھے ہدایت مل گئی۔ جب وہ کہتا ہے: [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت ہوگئی۔ جب وہ کہتا ہے: [تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ] تو وہ کہتے ہیں: تو (اللہ کے سوا) دوسروں سے بے نیاز ہوگیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اسے اس کے (ساتھ رہنے والے) دو شیطان ملتے ہیں تو وہ دونوں (آپس میں) کہتے ہیں: اس شخص سے تم کیا

٣٨٨٥- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ١١٩٧ من حديث حاتم بن إسماعيل به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ١/ ٥١٩، ووافقه الذهبي * عبدالله بن حسين بن عطاء ضعيف كما في التقريب وغيره.

٣٨٨٦- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل هارون بن هارون، ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود، ح: ٥٠٩٥ وغيره.

چاہتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی' جسے بے نیازی حاصل ہوگئی اور جس کو (ہم سے) محفوظ کر دیا گیا؟''

فائدہ: مذکورہ روایت بھی سنداً ضعیف ہے۔ شیخ البانی ؒ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو ضعیف ہے' تاہم یہی دعا فرشتوں اور شیطانوں کے ذکر کے بغیر حضرت انس ؓ سے صحیح سند سے مروی ہے لیکن حق اور راجح بات یہی ہے کہ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ شیخ ؒ کو اس کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نتائج الأفکار: ۱/ ۱۶۱) بنابریں گھر سے نکلنے کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے، جیسا کہ تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے

(المعجم ١٩) - **بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ** (التحفة ١٩)

٣٨٨٧- حَدَّثَنَا أَبُوبِشْرٍ، بَكْرُبْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ».

باب: ۱۹- جب گھر میں داخل ہو تو کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۷- حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمھارے لیے (یہاں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ اور جب کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کو ٹھکانا بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔''

فوائد و مسائل: ① گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لینے سے مراد بسم اللہ پڑھنا ہے۔ ② شیطان کے داخل ہونے سے گھر میں بے برکتی اور نااتفاقی ہوتی ہے' اسی طرح کھانا کھاتے وقت شیطان کے شریک ہونے سے بھی کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے' اس لیے ان دونوں موقعوں پر اللہ کا نام ضرور لینا چاہیے۔ ③ اللہ کا ذکر شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

٣٨٨٧_ أخرجه مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ٢٠١٨/ ١٠٣ من حديث أبي عاصم به.

(المعجم ٢٠) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ (التحفة ٢٠)

٣٨٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ: يَتَعَوَّذُ، إِذَا سَافَرَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ».

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ، قَالَ مِثْلَهَا.

باب: ۲۰- سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

۳۸۸۸- حضرت عبداللہ بن سرجس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر اختیار فرماتے تو کہتے اور (راویٔ حدیث) عبدالرحیم نے کہا: (ان الفاظ کے ذریعے سے) پناہ مانگتے: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ] ''یا اللہ! میں سفر کی مشقت سے' پریشان کن واپسی سے' کمال کے بعد تنزل سے' مظلوم کی بددعا سے اور اہل عیال و مال میں بری صورت حال نظر آنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

راویٔ حدیث ابو معاویہ یہ اضافہ بھی بیان کرتے ہیں: اور جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے۔

فوائد و مسائل: ① پریشان کن واپسی کا مطلب ہے کہ اچانک ایسی ناگہانی صورت حال پیدا ہو جائے کہ انسان کو مجبوراً واپس آنا پڑے' یا یہ مطلب ہے کہ واپس آئے تو گھر میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آ چکا ہو۔ سفر میں ایسی صورتِ حال سفر کی عام تکلیف و مشقت کی موجودگی میں زیادہ ناقابل برداشت ہو جاتی ہے' اس لیے اللہ سے دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ ② [اَلْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ] کا مطلب ہے کہ ایک کام کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد پھر اس میں کسی کمی یا خرابی کا واقع ہو جانا یا اچھی حالت کے بعد بری حالت میں آ جانا' مثلاً: ایمان کے بعد کفر' نیکی کے بعد گناہ اور خوشحالی کے بعد تنگ دستی اور مقروض ہونا وغیرہ۔ اس لحاظ سے یہ بہت جامع الفاظ ہیں۔ ③ مظلوم کی بددعا سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں تاکہ وہ' ہمیں بددعا نہ دے' اس لیے اگر کسی پر ظلم کیا ہو تو سفر سے پہلے اس کا ازالہ کر دینا چاہیے۔

٣٨٨٨ـ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ح: ١٣٤٣/٤٢٧ من حديث أبي معاوية به.

(المعجم ٢١) - **بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ** (التحفة ٢١)

باب:٢١- بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟

٣٨٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ. وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ. فَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمْطِرْ، حَمِدَ اللّٰهَ عَلَىٰ ذٰلِكَ.

٣٨٨٩- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ جب کسی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں بھی مشغول ہوتے، خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہوتے، اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے: [اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ] ”یا اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جو کچھ دے کر یہ (بادل) بھیجا گیا ہے۔“ اگر بارش شروع ہو جاتی تو دو بار یا تین بار فرماتے: [اَللّٰهُمَّ! صَيِّبًا نَافِعًا] ”یا اللہ! اس بارش کو فائدہ مند بنا دے۔“ اگر بارش نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ بادل کو ہٹا دیتا تو آپ اللہ کا شکر کرتے۔

فوائد و مسائل: ① بارش اللہ کی رحمت ہے لیکن اللہ کا عذاب بھی ہو سکتی ہے، اس لیے بادل دیکھ کر اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے پناہ بھی مانگنی چاہیے۔ ② بارش انسان کے لیے انتہائی ضروری ہونے کے باوجود اس میں نقصان کا پہلو بھی موجود ہے، اس لیے بارش کے نفع مند ہونے کی دعا کرنا ضروری ہے۔ ③ بادل کا برسے بغیر چھٹ جانا، اس لیے اللہ کا انعام ہے کہ اس کے عذاب ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔ ④ بندے کو ہر حال میں اللہ سے امید کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف بھی رکھنا چاہیے اور ان مواقع پر یہ دعائیں پڑھنے کا التزام کرنا چاہیے۔

٣٨٩٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

٣٨٩٠- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے: [اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا] ”یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش خوشگوار بنا دے۔“

٣٨٨٩ـ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ح: ٥٠٩٩ من حديث المقدام به.

٣٨٩٠ـ أخرجه البخاري، الاستسقاء، باب ما يقال إذا مطرت ... الخ، ح: ١٠٣٢ من حديث نافع به.

ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا».

٣٨٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ. قَالَ: فَذَكَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ. فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكِ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُودٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ﴾» الْآيَة [الأحقاف: ٢٤].

٣٨٩١- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب گھٹا دیکھتے تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کبھی اندر تشریف لے جاتے' کبھی باہر تشریف لے آتے۔ کبھی (ایک طرف) آتے' کبھی (دوسری طرف) جاتے' پھر جب بارش ہونے لگتی تو نبی ﷺ کی پریشانی دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ کی جو کیفیت محسوس کی تھی' وہ آپ کی خدمت میں عرض کی (کہ آپ کی یہ کیفیت کیوں ہوتی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا معلوم؟ شاید یہ ویسا ہی بادل ہو جیسے ہود ؑ کی قوم نے (ایک بادل دیکھ کر) کہا تھا: (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:) ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ﴾ ''جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسانے والا ہے، (ہود ؑ نے کہا: نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔''

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کا خوف بہت زیادہ تھا۔ مومن کو بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ ② نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب اللہ کے ساتھ ہے۔

٣٨٩١ـ أخرجه مسلم، صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، ح: ١٥/٨٩٩ من حديث ابن جريج به مطولاً.

(المعجم ٢٢) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ (التحفة٢٢)

٣٨٩٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ فَجِئَهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ. فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ، كَائِنًا مَّا كَانَ».

باب:۲۲-مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے

۳۸۹۲- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اچانک کوئی مصیبت زدہ مل جائے اور وہ (دیکھنے والا) یہ دعا پڑھ لے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا] ''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے' اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے مجھے فضیلت عطا فرمائی۔'' تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا' خواہ کوئی سی مصیبت ہو۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی ؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اس کے شواہد کا تذکرہ کیا ہے جس سے شیخ البانی ؒ ہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني' رقم: ۶۰۲، ۲۷۳۷) ② مصیبت زدہ کو دیکھ کر اپنی عافیت کی قدر معلوم ہوتی ہے' لہٰذا اللہ کے اس احسان پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ③ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تا کہ وہ سن نہ لے ورنہ اسے رنج ہوگا۔

◆

٣٨٩٢ـ [إسناده ضعيف] وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ٣٤٣٢، وأبي نعيم: ٥/ ١٣ وغيرهما.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تعبیر کی تعریف، خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب واحکام

٭ **لغوی معنی:** تعبیر کے لغوی معنی اظہار، بیان اور ترجمانی کے ہیں جبکہ [رُؤْيَا] سے مراد وہ مناظر یا وہ چیزیں ہیں جو کوئی شخص نیند میں دیکھتا ہے، لہٰذا [تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا] کا مطلب ہوگا: حالتِ نیند میں دیکھے جانے والے مناظر کی تفسیر وتبیین اور ان کی ترجمانی کرنا۔

٭ **خوابوں کی اقسام:** خواب مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اگر اچھا خواب نظر آئے تو مومن کو دلی مسرت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے، اور اگر برا خواب نظر آئے تو مومن اپنے رب کی طرف رجوع کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کرتا اور اپنے رب کی پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح خواب مومن کے لیے ہر حال میں خیر وبرکت کا باعث بنتے ہیں۔ خوابوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کے لیے خوش خبری پر مشتمل خواب۔
- مومن کو پریشان کرنے کے لیے شیطانی اور ڈراؤنے خواب۔
- دن بھر کی مصروفیات، منصوبوں اور خیالات کا نیند میں نظر آنا۔

خواب سچے بھی ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان کرنے کے لیے محض شیطانی وسوسے بھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خواب دیکھنے والوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے:

* **انبیائے کرام علیہم السلام:** ان کے خواب سچے اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں۔

* **نیک لوگوں کے خواب:** ان کے اکثر و بیشتر خواب سچے ہوتے ہیں جبکہ کبھی کبھار اس کے برعکس صورتحال بھی ہو سکتی ہے۔

* **فاسق و فاجر اور کفار کے خواب:** ان کے اکثر خواب جھوٹے اور شیطانی وسوسے ہوتے ہیں، البتہ کبھی کبھار ان کے خواب بھی سچ ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دو قیدی ساتھیوں کے خواب یا فرعون کا خواب وغیرہ۔

* **خواب کی تعبیر کے آداب:** نبیٔ آخر الزمان ﷺ نے ہر ہر شعبے میں امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب آتے تھے جن کی تعبیر خود سرور کائنات ﷺ فرماتے۔ اچھا یا برا خواب دیکھنے پر کیا آداب اختیار کرنے چاہییں؟ اس کے متعلق آپ ﷺ نے امت کی بھرپور رہنمائی فرمائی ہے، چنانچہ امت کو حکم دیا ہے کہ خواب کی تعبیر کرتے وقت اسے اچھی اور بہتر صورت پر محمول کریں کیونکہ تعبیر کر دینے کے بعد خواب ویسے ہی واقع ہو جاتا ہے۔

خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ تعبیر ہمیشہ اپنے خیر خواہ اور عالم شخص سے دریافت کرو۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ عالم شخص اور خیر خواہ آدمی ہمیشہ اچھی تعبیر کریں گے جبکہ حاسد یا جاہل شخص بری تعبیر دے کر نقصان کا باعث بنیں گے۔ جس شخص کو خواب آئے اسے درج ذیل آداب نبوی اپنانے چاہییں:

❁ اچھا خواب نظر آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، اپنے پسندیدہ، محبوب اور خیر خواہ لوگوں کو سنائے اور خوشی کا اظہار کرے۔

❁ اگر ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، یعنی [أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] پڑھے۔ نیند سے بیدار ہونے پر بائیں طرف تین بار تھتکار دے۔ کسی بھی شخص سے اس کا اظہار نہ کرے۔ جس کروٹ لیٹا ہوا سے تبدیل کر کے دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔ نفل نماز ادا کرے۔ آیۃ الکرسی پڑھے۔

درج بالا آداب اختیار کرنے سے ان شاء اللہ آدمی برے خواب کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(المعجم ٣٥) **أَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا** (التحفة ٢٧)

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب واحکام

(المعجم ١) - **بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ** (التحفة ١)

٣٨٩٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

باب:۱- مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس کے لیے اچھا خواب دیکھنا

۳۸۹۳- حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

فوائد ومسائل: ① نبی کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اس پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا' البتہ بعض اوقات وہ خواب ایسا ہوتا ہے جس کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک آدمی کو کبھی غلط خواب بھی آتے ہیں کیونکہ وہ معصوم نہیں ہوتا' تاہم جتنا زیادہ نیک ہوا تنا زیادہ اس کے خواب کے سچا ہونے کی امید ہوتی ہے۔ ② حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی آدمی نبی نہیں ہو سکتا' اس لیے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ خواب دیکھنے والا شرفِ نبوت میں شریک ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبوت کے چھیالیس یا ستر حصے ہیں اور ان میں سے ایک حصہ اچھے خواب بھی ہیں۔ اگرچہ نبوت اب باقی نہیں رہی مگر اس کا یہ حصہ قیامت تک باقی ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تئیس سال کا ہے اور ان میں پہلے چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت پر مبنی ہوتے تھے جیسے رات کے

۳۸۹۳۔ أخرجه البخاري، التعبير، باب رؤيا الصالحين، ح: ٦٩٨٣ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ٢/ ٩٥٦.

اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہونا۔ چونکہ یہ چھ ماہ تئیس سال کا چھیالیسواں حصہ ہے اس نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ أعلم.

٣٨٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۳۸۹۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

فائدہ: ''مومن'' کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر کا خواب سچا بھی ہو تو وہ اللہ کی طرف سے عزت افزائی کا باعث نہیں بلکہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کافر کو دنیا میں دوسری نعمتیں اور حکومت وغیرہ دے کر آزمایا جاتا ہے۔

٣٨٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

۳۸۹۵- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان نیک آدمی کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

فائدہ: ممکن ہے اس حدیث سے ادنیٰ درجے کے مومن کا خواب مراد ہو اور پہلی حدیث میں اعلیٰ درجے کے مومن کا خواب۔ ادنیٰ درجے کے خواب میں اس کے اپنے خیالات کا دخل زیادہ ہوتا ہے' اس لیے اس کے بعینہٖ پورا ہونے کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٣٨٩٦- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ

۳۸۹۶- حضرت ام کرز کعبیہ ؓ سے روایت ہے'

٣٨٩٤ـ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ٢٢٦٣/ ٨ من حديث معمر به، وهو في المصنف: ١١/ ٥٠، ٥١، ح: ١٠٤٩٩ بلفظ: "رؤيا المسلم".

٣٨٩٥ـ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل عطية العوفي، والحديث السابق شاهد له، وأخرجه البخاري، ح: ٦٩٨٩ من حديث عبدالله بن خباب عن أبي سعيد الخدري به، وله شواهد كثيرة.

٣٨٩٦ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٦/ ٣٨١، والحميدي، ح: ٣٤٩ عن سفيان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة.

الْحَمَّالُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت ختم ہوگئی اور خوشخبری دینے والی چیزیں رہ گئیں، یعنی سچے خواب باقی ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں، اس لیے نبوت سے براہ راست مستفید ہونا اب ممکن نہیں۔ ② سچے خوابوں کو مبشّرات کہا گیا ہے کیونکہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مومن کو کسی ملنے والی نعمت کی خبر دیتا ہے یا کسی آنے والی مصیبت سے متنبہ کر دیتا ہے تاکہ انسان اس سے بچنے کی دعا اور تدبیر کر لے۔ ③ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے، البتہ بعض خواب جیسے نظر آتے ہیں بعد میں ویسا ہی واقعہ پیش آجاتا ہے، جیسے نبی ﷺ نے خود کو صحابہ کے ساتھ عمرہ کرتے دیکھا تو اگلے سال اسی طرح عمرہ ادا کیا گیا۔

٣٨٩٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

٣٨٩٧- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔“

٣٨٩٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَنْ قَوْلِ اللهِ سُبْحَانَهُ: ﴿لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ

٣٨٩٨- حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ ”ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت

٣٨٩٧ـ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ٩/٢٢٦٥ من حديث أبي أسامة به.

٣٨٩٨ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب قوله: "لهم البشرى في الحياة الدنيا"، ح: ٢٢٧٥ من حديث يحيى به، وقال: "حسن" قلت: أبوسلمة لم يسمعه من عبادة بل قال: "نبّئت عن عبادة"، فالخبر منقطع.

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [يونس: ٦٤] قَالَ: «هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

میں بھی۔" تو آپ نے فرمایا: "اس سے مراد اچھا خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔"

فوائد و مسائل: ① اچھا خواب اپنے بارے میں بھی ہوسکتا ہے اور کسی دوسرے مسلمان کے بارے میں بھی۔ دونوں صورتوں میں یہ خوشخبری ہے، مثلاً: ایک آدمی دیکھتا ہے کہ وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ یہ اس کا اپنے بارے میں خواب ہے۔ یا دیکھتا ہے کہ اس کا والد طواف کر رہا ہے۔ تو یہ اس کے والد کے بارے میں خوشخبری ہے۔ ② آخرت میں مومن کو جنت میں داخلے کی خوشخبری ملے گی۔ یہ روح قبض ہوتے وقت بھی ملتی ہے اور قبر کے سوالات کے بعد بھی ملتی ہے۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنا بھی خوشخبری ہوگی۔ اعمال کا وزن ہوتے وقت نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہو جانا بھی خوشخبری ہے۔ ③ فوت شدہ کو اچھی حالت میں دیکھنا بھی خوش خبری ہے۔

٣٨٩٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ. وَالصُّفُوفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

۳۸۹۹- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے ایام میں (ایک دن) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر ؓ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! نبوت کی خوش خبری دینے والی چیزوں میں سے صرف نیک خواب باقی ہیں جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔"

(المعجم ٢) - بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ (التحفة ٢)

باب: ۲- خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

٣٩٠٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

۳۹۰۰- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں

٣٨٩٩- أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ٤٧٩ من حديث سفيان به.

٣٩٠٠- [صحيح] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ماجاء في قول النبي ﷺ "من رآني في المنام فقد رآني"، ح: ٢٢٧٦ من حديث سفيان الثوري به، وله شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي».

دیکھا' اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣٩٠١- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

٣٩٠١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا' اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

٣٩٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي».

٣٩٠٢- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا' اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان اس قابل نہیں کہ میری صورت اختیار کرے۔''

٣٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

٣٩٠٣- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا' اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣٩٠١ـ [صحيح] وله شواهد عند البخاري، ح: ٦٩٩٣، ومسلم، ح: ٢٢٦٦/ ١٠ وغيرهما.

٣٩٠٢ـ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام "من رآني في المنام فقد رآني"، ح: ٢٢٦٨/ ١٢ عن محمد بن رمح به.

٣٩٠٣ـ [صحيح] وهو في المصنف: ١١/ ٥٦، ح: ١٠٥٢٠، وله شواهد كثيرة.

٣٩٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي».

۳۹۰۴- حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ میری صورت اختیار کرے۔“

٣٩٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَمَّارٍ، هُوَ الدُّهْنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۵- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔“

فوائد ومسائل: ① بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جیسے اگلے باب میں آرہا ہے۔ یہ خواب سچے ہوتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا حلیۂ مبارک حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس حلیے کے مطابق ہو تو خواب سچا ہے، تعبیر کی ضرورت نہیں۔ اگر خواب میں حلیۂ مبارک مختلف نظر آئے تو اس کی تعبیر کی جائے گی۔ اور یہ دیکھنے والے کے دین وخلق میں نقص اور کوتاہی کا اظہار ہے۔ (فتح الباري:۱۲/۴۸۴) ③ شرعی مسائل خواب سے ثابت نہیں ہوتے، ان کے لیے قرآن وحدیث کے دلائل کی ضرورت ہے۔ ④ بعض لوگ جھوٹ موٹ نبی ﷺ

٣٩٠٤- [صحيح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ٤/ ٢٩٤، ٢٩٥ عن سليمان، والطبراني: ٢٢/ ١١١، ح: ٢٧٩ من حديث سليمان به، ورواه زيد بن أبي أنيسة عن عون به، صحيح ابن حبان، ح: ١٨٠١، وصححه البوصيري، ورواه محمد بن بكر الكوفي وأبو أسامة عن صدقة به، وللحديث شواهد.

٣٩٠٥- [حسن] أخرجه أحمد: ١/ ٢٧٩ من حديث أبي عوانة به، وله شاهد صحيح عند الترمذي في الشمائل، ح: ٤٠٩.

کی زیارت کا دعویٰ کر دیتے ہیں، حالانکہ انھیں ایسا کوئی خواب نہیں آیا ہوتا۔ یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت سنگین جرم ہے۔ (دیکھیے، حدیث: ۳۹۱۶)

(المعجم ٣) - بَابٌ: اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ (التحفة ٣)

باب:۳-خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

٣٩٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَبُشْرَىٰ مِنَ اللهِ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقُصَّ، إِنْ شَاءَ، وَإِنْ رَأَىٰ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلَا يَقُصَّهُ عَلَىٰ أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ يُصَلِّي».

۳۹۰۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: (ایک) اللہ کی طرف سے خوش خبری، (دوسرے) دل کے خیالات اور (تیسرے) شیطان کی طرف سے خوف زدہ کرنے کے لیے (برے اور ڈراؤنے خواب۔) جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے اچھا لگے تو اگر وہ چاہے تو اسے (کسی کے سامنے) بیان کر دے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو کسی کو خواب نہ سنائے اور اٹھ کر نماز پڑھے۔''

٣٩٠٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبِيدَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدِ اللهِ مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عن رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهَاوِيلُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهَا ابْنَ آدَمَ. وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقَظَتِهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ» قَالَ: قُلْتُ لَهُ:

۳۹۰۷- حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں، (وہ) شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے (ہوتے ہیں۔) بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے، وہی کچھ خواب میں اسے نظر آ جاتا ہے۔ اور بعض (خواب) وہ ہیں جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔'' حضرت مسلم بن

٣٩٠٦ـ أخرجه البخاري، التعبير، باب القيد في المنام، ح: ٧٠١٧ من حديث عوف الأعرابي به مطولاً، وأخرجه مسلم، ح: ٦/٢٢٦٣ وغيره من حديث محمد بن سيرين به مطولاً، انظر، ح: ٣٩١٧.

٣٩٠٧ـ [صحيح] أخرجه الطبراني: ١٨/ ٦٣، ٦٤، ح: ١١٨ من حديث يحيى به، وصححه ابن حبان، ح: ١٧٩٤، والبوصيري، وله شاهد.

أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

مِشکم ؒ نے کہا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ حضرت عوف بن مالک ؓ نے فرمایا: ہاں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔ ہاں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔

فوائد ومسائل: ① اللہ کی طرف سے فرشتے کے ذریعے سے دکھائے جانے والے خواب سچے ہوتے ہیں، خواہ واضح ہوں یا ان کی تعبیر کی ضرورت ہو۔ ② شیطان جس طرح بیداری میں انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے، اسی طرح نیند کی حالت میں پریشان کن خیالات کو خوابوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ③ انسان دن میں جو کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن کسی وجہ سے کر نہیں سکتا، نیند میں اس قسم کے خیالات خوابوں کی صورت میں سامنے آجاتے ہیں۔ ان کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ④ جدید علم نفسیات صرف تیسری قسم کے خوابوں کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں اور شیطانوں پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے پہلی اور دوسری قسم پر یقین نہیں رکھتے لیکن وہ ایک حقیقت ہیں جن کی مثالیں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں۔ ⑤ انبیائے کرام ؑ کے خواب وحی میں شامل ہیں، لہٰذا یقینی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(المعجم ٤) - بَابُ مَنْ رَأَىٰ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

(التحفة ٤)

باب:۴- جو شخص برا خواب دیکھے

(وہ کیا کرے؟)

٣٩٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

۳۹۰۸- حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھوک دے، اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے (دوسرے پہلو پر لیٹ کر سو جائے۔'')

٣٩٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا

۳۹۰۹- حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے،

٣٩٠٨ـ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ٢٢٦٢/ ٥ عن ابن رمح به.

٣٩٠٩ـ أخرجه البخاري، الطب، باب النفث في الرقية، ح: ٥٧٤٧/ ٦٩٨٤ من حديث يحيى بن سعيد به.◀◀

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَىٰ أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، لہٰذا اگر کسی کو (خواب میں) ایسی چیز نظر آئے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار بائیں طرف تھوک دے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے، اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے۔''

٣٩١٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفِلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْأَلِ اللهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا».

٣٩١٠- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کی بہتری کا سوال کرے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے۔''

فوائد و مسائل: ① برا خواب شیطان کے شر سے ہوتا ہے، اس لیے اس سے حاصل ہونے والی پریشانی کا علاج [أَعُوذُ بِاللّٰهِ] پڑھنا ہے۔ ② بائیں طرف تھتکارنے میں یہی حکمت ہے کہ بائیں طرف شیطان سے مناسبت رکھتی ہے، وہ اس طرف سے آ کر دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ③ کروٹ بدلنا جسمانی حالت میں ظاہری تبدیلی ہے جس میں اللہ سے اس کی رحمت کی امید اور درخواست کا اظہار ہے کہ اللہ پریشانی کی حالت تبدیل فرما کر اطمینان عطا فرما دے۔

(المعجم ٥) - بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ (التحفة ٥)

باب: ٥- شیطان جس سے خواب میں شرارت کرے اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

٣٩١١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

٣٩١١- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک

◄◄ ومسلم، الرؤيا، الباب السابق، ح: ٢٢٦١/ ٢ عن ابن رمح به.

٣٩١٠_[صحيح] وضعفه البوصيري من أجل عبدالله بن عمر العمري، وله شواهد، منها الحديث السابق.

٣٩١١_[إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٦٤ عن أبي أحمد محمد بن عبدالله بن الزبير الزبيري به، وهو في عمل ◄◄

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضُرِبَ. فَرَأَيْتُهُ يَتَدَهْدَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ. ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ».

آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سر اڑا دیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لڑھکتا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان (بعض اوقات) کسی انسان کی طرف متوجہ ہو کر اسے (خواب میں) خوف زدہ کرتا ہے‘ پھر وہ (شخص) صبح لوگوں کو بتانے لگتا ہے (یہ مناسب نہیں۔“)

فوائد و مسائل: ① پریشان کن خواب کسی کو سنانا مناسب نہیں۔ ② انسان کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسے خواب کو اہمیت نہ دے بلکہ گزشتہ باب کی احادیث کے مطابق عمل کرے۔ اللہ کی رحمت سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ والله أعلم.

٣٩١٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ، وَسَقَطَ رَأْسِي، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ، فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ».

٣٩١٢- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا گلا کاٹ دیا گیا ہے اور میرا سر (جسم سے الگ ہو کر) گر گیا ہے۔ میں نے اس (لڑھکتے ہوئے سر) کا تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور دوبارہ (جسم پر) لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے ساتھ شیطان خواب میں شرارت کرے تو وہ (یہ خواب) لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔“

٣٩١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

٣٩١٣- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو (برا) خواب

◀◀ اليوم والليلة للنسائي، ح: ٩١٣ من حديث الزبيري، ومصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ٥٧، ٥٨، ح: ١٠٥٢٣، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شاهد له.

٣٩١٢ـ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، ح: ٢٢٦٨/ ١٥ من حديث الأعمش به.

٣٩١٣ـ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٢٢٦٨/ ١٢ عن ابن رمح به.

جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ».

آئے تو اسے چاہیے کہ خواب میں اس سے ہونے والی شیطانی شرارتیں لوگوں کو نہ بتائے۔''

(المعجم ٦) - بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ (التحفة ٦)

باب:٦-جب خواب کی تعبیر بیان کردی جائے تو اسی طرح واقع ہوجاتی ہے' اس لیے خواب کسی محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے

٣٩١٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ. فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ» قَالَ: «وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ» قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا يَقُصُّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

۳۹۱۴-حضرت ابورزین (لقیط بن صبرہ عقیلی) ؓ سے مروی ہے کہ بے شک انھوں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرمار ہے تھے:''خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے اس وقت تک وہ (گویا) پرندے کے پاؤں میں ہوتا ہے۔ جب تعبیر کر دی جائے تو واقع ہوجاتا ہے۔'' اور فرمایا:''خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' اور غالباً یہ بھی فرمایا:''خواب صرف اسی کو سنائے جو محبت رکھنے والا یا سمجھ دار ہو۔''

فوائد ومسائل: ① پرندے کے پنجے میں پکڑی ہوئی چیز گر بھی سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ گرے۔ اسی طرح خواب کی جب تک تعبیر نہ کی جائے تب تک یہ ممکن ہے کہ خواب میں دیا ہوا اشارہ واقع ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقع نہ ہو۔ جب تعبیر کر دی جائے پھر اس کا وہی مطلب بن جاتا ہے جو بیان کیا گیا۔ ② امام بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ اگر پہلے تعبیر کرنے والے نے تعبیر میں غلطی کی ہو اور اس کے بعد دوسرا شخص صحیح تعبیر کردے تو دوسری تعبیر ہی معتبر ہوگی۔ (صحيح البخاري' التعبير' باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب' حديث:٧٠٤٦) ③ تعبیر بیان کرنے والا شخص جاہل نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ غلط تعبیر بیان کرے گا جو پریشانی کا باعث ہوگی جب کہ عالم اس کا اچھا محمل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا' اسی طرح مخلص دوست

٣٩١٤ـ [حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في الرؤيا، ح:٥٠٢٠ من حديث هشيم به، وهو في المصنف: ١١/ ٥٠، ح: ١٠٤٩٨، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٢٧٨، ٢٢٧٩، وصححه ابن حبان، ح: ١٧٩٥ـ١٧٩٧، والحاكم: ٤/ ٣٩٠، والذهبي، وابن دقيق العيد، وحسنه الحافظ في الفتح: ٢/ ٤٣٢.

اچھا مطلب تلاش کرے گا جب کہ اجنبی شخص کے دل میں وہ ہمدردی نہیں ہوگی' اس لیے ممکن ہے کہ وہ نامناسب تعبیر بیان کر دے۔

(المعجم ٧) - **بَابٌ: عَلٰى مَا تُعْبَرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟** (التحفة ٧)

باب:٧-خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟

٣٩١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اعْتَبِرُوهَا بِأَسْمَائِهَا. وَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ».

٣٩١٥- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوابوں کو ان (میں نظر آنے والی چیزوں) کے ناموں سے سمجھو' اور چیزوں کی کنیتوں سے ان کے کنایات (واشارات) سمجھو اور خواب پہلے تعبیر کرنے والے کے لیے ہے۔''

فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ بنابریں خواب کی وہ تعبیر صحیح ہونا جو سب سے پہلے بیان کی جائے' ضروری نہیں جیسے سابقہ حدیث کے فوائد میں تفصیل گزر چکی ہے۔ واللہ أعلم.

(المعجم ٨) - **بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا** (التحفة ٨)

باب:٨-جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (سخت گناہ ہے)

٣٩١٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا، كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ. وَيُعَذَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ».

٣٩١٦- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کے دو دانوں کو ایک دوسرے سے گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور (وہ ایسا نہیں کر سکے گا' چنانچہ) اسے اس وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔''

٣٩١٥ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ١١/ ٧١، ح: ١٠٥٤٤ من حديث الأعمش به، مطولاً، وانظر، ح: ١٠٨٠ لحال الرقاشي، وفيه علة أخرٰى، وأخرج أبوداود، ح: ٥٠٢٠ بلفظ: الرؤيا على رجل طائر . . . الخ انظر الحديث السابق، وله شاهد عند الحاكم: ٤/ ٣٩١، وصححه، ووافقه الذهبي، وإسناده صحيح علٰى شرط البخاري.

٣٩١٦ـ أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ٧٠٤٢ من حديث أيوب به.

فوائد ومسائل: ① جس شخص نے خواب نہیں دیکھا، اپنے ہی پاس سے بنا کر بیان کر دیتا ہے، اس کا یہ جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ ② جھوٹا خواب بیان کرنا اس لیے زیادہ برا ہے کہ اس کی کسی طرح تحقیق نہیں کی جا سکتی کہ اس نے خواب دیکھا ہے یا نہیں۔ ③ بعض افراد نبی اکرم ﷺ یا کسی اور اہم شخصیت کے خواب میں نظر آنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عام لوگ اسے ان کی بزرگی کی علامت سمجھ کر محبت واحترام کا اظہار شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ اصل شرف نیک اعمال کا انجام دینا ہے ورنہ کافر اور منافق تو حقیقی طور پر نبی ﷺ کو دیکھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ کسی احترام کے مستحق نہیں گردانے گئے۔ ④ خواب کسی کام کے جائز یا ناجائز ہونے کا ثبوت نہیں۔ شرعی مسائل کے لیے شرعی دلائل ضروری ہیں۔ کسی کا یہ دعویٰ کہ مجھے نبی ﷺ نے فلاں کام کی اجازت دی ہے، قابل قبول نہیں۔

(المعجم ٩) - **بَاب:** أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا (التحفة ٩)

٣٩١٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ. وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ».

باب:٩- زیادہ سچ بولنے والے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے

٣٩١٧- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ (ختم ہونے کے) قریب آجائے گا تو (اس زمانے میں) مومن کا خواب شاذ ونادر ہی جھوٹا نکلے گا۔ اور زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو (روزمرہ زندگی میں) بات چیت میں زیادہ سچا ہے۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

فوائد ومسائل: ① قیامت کے قریب کفر، فسق اور جہالت کا غلبہ ہوگا۔ سچے مومن بہت کم ہوں گے۔ ان مومنوں کے خواب سچے ہوں گے۔ ② بعض علماء نے اس سے مراد حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کا زمانہ لیا ہے، البتہ حافظ ابن حجر ؒ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباري:١٢/ ٥٠٨) نیک آدمی کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مذکورہ روایت کا اکثر حصہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے جیسا کہ تخریج میں ہمارے محقق نے بھی اشارہ کیا ہے، لہٰذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف اور معناً صحیح ہے۔

٣٩١٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري، ح:٧٠١٧، ومسلم، ح:٢٢٦٣/٦ من حديث محمد بن سيرين به مطولاً، انظر، ح:٣٩٠٦، وهٰذا طرف منه.

(المعجم ١٠) - **بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا**

(التحفة ١٠)

٣٩١٨- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا. فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ. وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ. رَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ، فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ بِهِ. ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي أَعْبُرْهَا، يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «اعْبُرْهَا» قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ. وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ. حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ. وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ، فَالْآخِذُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا. وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ. ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ آخَرُ،

باب: ۱۰-خواب کی تعبیر

۳۹۱۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جنگ اُحد سے واپس تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں ایک سائبان (یا بادل) دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس (گھی اور شہد) سے لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان تک پہنچی ہوئی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے اوپر تشریف لے گئے' پھر آپ کے بعد ایک اور آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا' پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا' پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر وہ رسی جوڑ دی گئی تو وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی تعبیر کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''آپ اس کی تعبیر کریں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سائبان (یا بادل) تو اسلام ہے۔ اس سے ٹپکنے والا شہد اور گھی قرآن' یعنی اس کی شیرینی اور نرمی ہے' اور اس سے لینے والے لوگ کم یا زیادہ قرآن (کا

٣٩١٨_ أخرجه البخاري، التعبير، باب رؤيا الليل، ح: ٧٠٤٦ من حديث الزهري به، ومسلم، الرؤيا، باب في تأويل الرؤيا، ح: ٢٢٦٩ من حديث ابن عيينة به.

فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ آخَرُ، فَيَنْقَطِعُ بِهِ. ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. قَالَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُخْبِرَنِّي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمْ. يَا أَبَا بَكْرٍ».

علم وفہم) حاصل کرنے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی سے مراد وہ حق (سچا دین) ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے بلند ہوگئے (بلند درجات پر فائز ہوگئے۔) پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے بلند ہوجائے گا۔ پھر دوسرا آدمی بھی اس (کو پکڑ کر اس) کے ذریعے سے بلند ہوجائے گا۔ پھر ایک اور آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ اس کے ذریعے سے بلند ہوجائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلطی کی ہے۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیجیے کہ میں نے کون سی بات صحیح کہی اور کون سی غلط کہی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! قسم نہ کھاؤ۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، نَحْوَهُ.

دوسری سند میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے' انھوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سائبان (یا بادل) دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا...... '' اور پوری حدیث (مفہوماً) پہلی حدیث کی مانند بیان کی۔

فوائد ومسائل: ① بزرگ اور استاد کی اجازت سے عام آدمی یا شاگرد تعبیر بیان کرسکتا ہے۔ ② رسی پکڑنے سے مراد دین پر عمل کرنا اور تین بزرگوں کا اس رسی کو پکڑنا نبی ﷺ کی نیابت اور خلافت کے منصب پر فائز ہونا ہے۔ ③ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے بعد حضرت عثمان ؓ کے لیے رسی کا ٹوٹ جانا ان مشکلات اور فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو انھیں پیش آئے۔ اور اسی رسی کے جڑ جانے کے بعد اس کے ذریعے سے اوپر

چلے جانے سے غالباً یہ اشارہ ہے کہ وہ اس فتنے میں حق پر ہوں گے' لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ اور دونوں خلفائے راشدین ؓ کے ساتھ ہی جنت میں ہوں گے۔ ④ کسی حکمت کی بنا پر خواب کے کچھ کی حصے کی تعبیر بتانا اور کچھ نہ بتانا جائز ہے' جیسے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کی تعبیر میں واقع ہونے والی غلطی کی وضاحت نہیں فرمائی۔ ⑤ اس سچے خواب میں خلفائے ثلاثہ کی عظمت وشان کا اظہار ہے۔

٣٩١٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا، شَابًّا، عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا، يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِيَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ. فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ. فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ. وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ. فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ. فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».

٣٩١٩- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا۔ میں رات کو مسجد میں سویا کرتا تھا۔ ہم میں سے جو کوئی خواب دیکھتا' نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ میں نے کہا: یا اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا دے جس کی تعبیر نبی ﷺ کریں' چنانچہ (ایک بار) میں سویا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لے گئے۔ انھیں ایک اور فرشتہ ملا' اس نے (مجھ سے) کہا: گھبرا مت۔ وہ دونوں فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ دیکھا تو اس کی منڈیر بنی ہوئی تھی جس طرح کنویں کی منڈیر ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا' پھر وہ (فرشتے) مجھے دائیں طرف لے گئے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیرہ ام المومنین) حضرت حفصہ ؓ کو سنایا۔ حضرت حفصہ ؓ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے' کاش وہ رات کو نماز تہجد زیادہ پڑھتا۔''

٣٩١٩_ [صحيح] أخرجه أبوداود، ح: ٣٢٦٨، ٤٦٣٢ عن محمد بن يحيى به، والترمذي، ح: ٢٢٩٣ من حديث عبدالرزاق، وقال: "حسن صحيح".

قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ.

(حضرت ابن عمر ؓ کے بیٹے حضرت سالم ؒ نے) فرمایا: اس لیے حضرت عبداللہ ؓ رات کو بہت زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① ایک نوجوان کنوارا آدمی ضرورت پڑنے پر دن یا رات کو مسجد میں سو سکتا ہے۔ ② نیک آدمی کی اس انداز سے تعریف کرنا جائز ہے جس سے اس میں فخر کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ ③ نیکی کی ترغیب دلانے کے لیے موجود نیکی کا ذکر کر کے کوتاہی بیان کرنا درست ہے تاکہ اصلاح کی ہمت پیدا ہو۔ ④ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے جنتی ہونے کا اشارہ ہے۔

٣٩٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَجَلَسْتُ إِلَى شِيَخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا لَهُ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا. فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ. الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ. وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رُؤْيَا. رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ لِيَ: انْطَلِقْ. فَذَهَبْتُ مَعَهُ. فَسَلَكَ بِي فِي نَهْجٍ عَظِيمٍ. فَعُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَلَى يَسَارِي. فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْلُكَهَا.

٣٩٢٠- حضرت خرشہ بن حر فزاری ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ آیا تو مسجد نبوی میں کچھ بزرگ حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بزرگ لاٹھی ٹیکتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی ایک جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ انھیں دیکھ لے۔ انھوں نے ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: کچھ لوگ آپ کے بارے میں اس اس طرح کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا: الحمدللہ! جنت اللہ کی ہے وہ جسے چاہے گا اس میں داخل کرے گا۔ (لوگ یہ بات اس لیے کہتے ہیں کہ) میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا گویا ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: چلیے تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایک بڑی شاہراہ پر لے چلا۔ (چلتے چلتے) مجھے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں نے اس پر چلنے کا ارادہ کیا تو اس (میرے ساتھی) نے

٣٩٢٠ـ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عبدالله بن سلام رضي الله عنه، ح: ٢٤٨٤/ ١٥٠ من حديث خرشة به، وهو في المصنف: ١١/ ٦٦ـ٦٨ ح: ١٠٥٣٦.

فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي. فَسَلَكْتُهَا. حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقٍ فَأَخَذَ بِيَدِي. فَزَجَّلَ بِي. فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ. فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَاسَكْ. وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَّلَ بِي. حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: اسْتَمْسَكْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ. فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.

کہا: آپ اس راستے والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں اس پر چل پڑا حتی کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ تک جا پہنچا۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اچانک میں اس (پہاڑ) کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ میں وہاں نہ ٹھہر سکا اور پاؤں نہ جما سکا۔ اچانک دیکھا کہ لوہے کا ایک ستون ہے جس کے بالائی حصے میں سونے کا ایک حلقہ ہے۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا حتی کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ اس نے کہا: کیا آپ نے اسے اچھی طرح پکڑ لیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو پھر اس نے ستون کو پاؤں مارا (اور گرا دیا) اور میں حلقے کو مضبوطی سے پکڑے رہا۔ (پھر میں بیدار ہو گیا۔)

فَقَالَ: فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتَ خَيْرًا. أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ. وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ. وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا، فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ. فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى [تَمُوتَ]».

صحابی فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ وہ شاہراہ تو میدانِ محشر تھی۔ بائیں طرف جو راستہ نظر آیا، وہ جہنمیوں کا راستہ تھا۔ تو اس راستے والوں میں سے نہیں۔ اور جو راستہ تجھے دائیں طرف نظر آیا، وہ اہل جنت کا راستہ تھا۔ وہ پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مقام تھا اور جو حلقہ تو نے پکڑا وہ اسلام کا حلقہ ہے۔ اسے فوت ہونے تک مضبوطی سے پکڑے رہنا۔''

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ.

(اب اس خواب اور نبی ﷺ کی اس تعبیر کی وجہ سے) مجھے امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا۔ (دریافت کرنے پر) معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت عبداللہ بن سلام ؓ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہودی مذہب پر تھے اور ان کے بہت بڑے عالم تھے۔ ② دین پر مرتے دم تک قائم رہنا نجات کا باعث ہے۔ ③ شہادت کے منصب کو پھسلواں پہاڑ سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ جس طرح پھسلن والے پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح جہاد کر کے شہادت حاصل کرنا مشکل ہے لیکن وہ پہاڑ کی طرح بلند اور عظیم مقام ہے۔

۳۹۲۱- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ. فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ. فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ، يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ، أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ. فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ. فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا، أَيْضًا، بَقَرًا. وَاللهُ خَيْرٌ. فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، بَعْدُ، وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا [اللهُ بِهِ] يَوْمَ بَدْرٍ».

۳۹۲۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت (بہت زیادہ) ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ وہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے۔ لیکن وہ تو مدینہ یعنی یثرب تھا۔ اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار چلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس کا مطلب (یہ ظاہر ہوا کہ وہ) اُحد کے دن مسلمانوں کو پہنچنے والا نقصان تھا، پھر میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بہتر ہو گئی۔ تو اس سے مراد وہ فتح اور مسلمانوں کا (منتشر ہو جانے کے بعد) اکٹھا ہو جانا تھا جو اللہ نے نصیب فرمایا۔ میں نے اس خواب میں گائیں دیکھیں اور (خواب میں سنا) اللہ بہتری والا ہے۔ اس کا مطلب جنگ احد میں شہید ہونے والے مومن افراد تھے۔ اور خیر سے مراد بعد میں حاصل ہونے والی بھلائی تھی (اور اس سے پہلے) بدر میں اللہ نے ہمیں خلوص کا جو ثواب عطا فرمایا (وہ مراد تھا۔“)

فوائد ومسائل: ① تلوار سے مراد مسلمانوں کی اجتماعی قوت، تلوار ٹوٹنے سے مراد اس قوت میں کمی اور تلوار درست ہو جانے کا مطلب، اس نقصان کا ازالہ تھا۔ ② گائے کا ذبح ہونا مومن کی شہادت کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۱- أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ۳۶۲۲/ ۳۹۸۷، ۴۰۸۱، ۷۰۳۵، ۷۰۴۱، ومسلم، الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ، ح: ۲۲۷۲ من حديث أبي أسامة به.

③ ہجرت والا خواب اس لحاظ سے سچ تھا کہ کھجوروں والے علاقے کی طرف ہجرت ہوئی' البتہ اس علاقے کے تعین میں اشتباہ ہوا' یعنی اصل تعبیر مدینہ منورہ ہی تھی۔ ④ جاہلیت میں مدینہ شریف کا نام یثرب تھا۔ ہجرت نبوی کے بعد اس کا نام مدينة النبي ''نبی ﷺ کا شہر'' ہوگیا۔ نبی ﷺ نے اس کا نام طَیبہ اور طابہ (پاک زمین) رکھا۔ اب اسے یثرب نہیں کہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے صرف وضاحت کے لیے ''یثرب'' کا لفظ فرمایا۔

۳۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي يَدِي سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. فَنَفَخْتُهُمَا. فَأَوَّلْتُهُمَا هٰذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ: مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ».

۳۹۲۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری (تو وہ غائب ہوگئے۔) میں نے اس کی تعبیر کی کہ ان سے مراد یہ دو کذاب ہیں: مُسَیلمہ اور عنسی۔''

فوائد ومسائل: ① مرد کے لیے سونے کے زیور پہننا منع ہیں' اس لیے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں سونے کے کنگنوں سے مراد کوئی ناگوار واقعہ یا شخص ہی ہوسکتا ہے۔ اور پھونک مارنے سے مراد ان کا مقابلہ کرنا اور انھیں شکست دینا ہے۔ ② اسود عنسی نے یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اسے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا۔ مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فوج کشی کی اور وہ مارا گیا۔ اسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا جنھوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا۔

۳۹۲۳- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا [مُعَاوِيَةُ] ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوسَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَارَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ. قَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتِ. تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِيهِ» فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا

۳۹۲۳- حضرت قابوس بن مخارق رحمہ اللہ سے روایت ہے' حضرت ام فضل (لبابہ بنت حارث) رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میرے گھر میں آپ کے جسم مبارک کا حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو تم اسے دودھ پلاؤ گی۔''

۳۹۲۲ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۳۸، ۳٤٤ من حديث محمد بن عمرو به، وهو في المصنف: ۱۱/ ۵۸، ح: ۱۰۵۲۵.

۳۹۲۳ـ [صحيح] تقدم ح: ۵۲۲، وأخرجه أبوداود من حديث سماك به.

أَوْ حَسَنًا. فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَم. قَالَتْ: فَجِئْتُ بِهِ [إِلَى] النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ. فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْجَعْتِ ابْنِي، رَحِمَكِ اللهُ».

چنانچہ حضرت فاطمہ ؓ کے ہاں حضرت حسن یا حضرت حسین ؓ کی ولادت ہوئی تو انھیں ام الفضل ؓ نے دودھ پلایا جو قثم (بن عباس) ؓ سے تھا۔ انھوں نے بیان فرمایا: میں انھیں (حسن یا حسین ؓ کو) لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی آغوش میں رکھ دیا۔ بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر رحم کرے! تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے۔“

٣٩٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو [عَاصِمٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِالْمَهْيَعَةِ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءً بِالْمَدِينَةِ. فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ».

٣٩٢٤- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ کا خواب بیان فرمایا کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے ایک سیاہ فام اور بکھرے بالوں والی عورت دیکھی، وہ مدینہ سے نکلی اور مَہیعہ یعنی جُحفہ کے مقام پر جا ٹھہری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبا جُحفہ منتقل ہوگئی ہے۔“

فوائد ومسائل: ① شروع میں مدینہ کی آب وہوا اچھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے سے اپنے نبی ﷺ کو خوشخبری دی کہ مدینہ سے وبا ختم ہوجائے گی، چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ ② خواب میں بدصورت انسان سے مراد بیماری یا مصیبت اور خوبصورت انسان سے مراد راحت ونعمت ہوتی ہے۔ واللہ أعلم۔

٣٩٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ

٣٩٢٥- حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قبیلۂ بَلِـيّ کے دو آدمی نبی ﷺ

٣٩٢٤ـ أخرجه البخاري، التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كوة فأسكنه موضعًا آخر، ح: ٧٠٣٨، وح: ٧٠٣٩، وح: ٧٠٤٠ من حديث موسى بن عقبة به.

٣٩٢٥ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ١/ ١٦٣، ح: ١٤٠٣ من حديث ابن الهاد به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٦٦، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ٢/ ٣٣٣، وحسنه الهيثمي: ١٠/ ٢٠٤.

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا. فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ. ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً. ثُمَّ تُوُفِّيَ.

کے پاس (ہجرت کر کے مدینہ) آگئے۔ وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت (نیکی کے کاموں میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا' چنانچہ اس محنت کرنے والے نے جہاد کیا اور شہید ہوگیا۔ دوسرا آدمی اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا' پھر وہ فوت ہوگیا۔

قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا. فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخِرَ مِنْهُمَا. ثُمَّ خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ. فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

حضرت طلحہ ؓ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک دیکھا کہ وہ دونوں بھی وہاں موجود ہیں۔ جنت سے ایک آدمی باہر آیا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں جانے کی) اجازت دے دی۔ (کچھ دیر بعد) وہ پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دے دی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر کہا: واپس چلے جاؤ' ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ. فَعَجِبُوا لِذٰلِكَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: «مِنْ أَيِّ ذٰلِكَ تَعْجَبُونَ؟» فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا. ثُمَّ اسْتُشْهِدَ. وَدَخَلَ هٰذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ. وَصَلّٰى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ

صبح ہوئی تو طلحہ ؓ نے لوگوں کو خواب سنایا۔ انھیں اس پر تعجب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہوا' اور لوگوں نے نبی ﷺ کو (تفصیل سے خواب کی) بات سنائی۔ آپ نے فرمایا: ”تمھیں کس بات پر تعجب ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں میں یہ شخص زیادہ محنت والا تھا' پھر اسے شہادت بھی نصیب ہوئی لیکن جنت میں دوسرا اس سے پہلے چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (دوسرا) اس (پہلے) کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں

السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ».

روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟‘‘ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ان دونوں (کے درجات) میں تو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔‘‘

فوائد ومسائل: ① بعض اوقات خواب سے وہی کچھ مراد ہوتا ہے جو خواب میں نظر آیا‘ جیسے اس خواب کو صحابہ نے حقیقت پر محمول کیا اور اس کی تعبیر کچھ اور نہیں سمجھی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے اس فہم کی تائید فرمائی۔ ② مومن کے لیے لمبی زندگی رحمت ہے جب کہ نیکیوں کی توفیق حاصل ہو۔ ③ طویل عرصہ نماز روزے کا ثواب شہادت کے ثواب سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے لیکن شہید کے لیے کچھ خاص انعامات ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ ④ اس حدیث میں ان دو صحابیوں کے جنتی ہونے کی بشارت ہے اور حضرت طلحہ ؓ کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے‘ ویسے بھی حضرت طلحہ ؓ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں جنھیں اللہ کے رسول ﷺ نے نام لے کر جنت کی بشارت دی۔

٣٩٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْرَهُ الْغِلَّ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ».

٣٩٢٦- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور (پاؤں کی) بیڑی کو پسند کرتا ہوں۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔‘‘

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس روایت کی بابت اکثر محققین کی رائے ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے‘ موقوفاً صحیح ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا قول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجه‘ رقم:٧٨٤‘ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد‘ رقم:٣٩٢٦) ② حافظ ابن حجر ؒ نے امام قرطبی ؒ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جس کے پاؤں میں

٣٩٢٦ـ [ضعيف] * أبوبكر الهذلي تقدم، ح:٩٢١، وتابعه قتادة الدارمي: ٢/ ١٣٠، ح:٢١٦٦، والسند إليه ضعيف مع عنعنته، وهٰذا إنما هو قول أبي هريرة رضي الله عنه، بينه مسلم، ح:٢٢٦٣ في روايته، وانظر صحيح البخاري، ح:٧٠١٧، وهٰذا طرف من الحديث السابق، ح:٣٩١٧،٣٩٠٦، وانظر "المدرج إلى المدرج" للسيوطي، ص:٣٦، ح:٤٠.

بیڑی ہو، وہ ایک جگہ ٹھہرا رہتا ہے، اس لیے اگر دین دار نیک آدمی خواب میں اپنے پاؤں میں بیڑی دیکھتا ہے تو اس کا مطلب اس کا نیکی اور ہدایت پر قائم رہنا ہی ہوگا۔ اور طوق کا ذکر قرآن میں سزا اور ذلت کے طور پر آیا ہے، اس لیے اس سے دین کا نقص، گناہ پر اصرار، اور کسی حق دار کے حق کی ادائیگی سے گریز یا دنیا کی مشکلات مراد ہو سکتی ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباري، التعبير، باب القيد في المنام: ۱۲/۵۰۵)

◆

فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

اَلْفِتَن: فِتْنَةٌ کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی آزمائش، امتحان اور اختیار کے ہیں، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ہر مکروہ اور مصیبت پر لفظ [فِتْنَہ] بولا جانے لگا جیسے کفر اور قتل و غارت وغیرہ۔ نبیٔ آخر الزماں ﷺ نے امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ قیامت سے قبل بے شمار فتنے رونما ہوں گے جن میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہو جائے گی اور ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات ہونے تک ایمان سے محروم ہو چکا ہوگا۔ اگر رات کو مومن تھا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ یہ فتنے برق رفتاری سے پیش آئیں گے اور لوگوں کی سخت آزمائش کا باعث بنیں گے۔ رسالت مآب ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا ہے، ان کی نوعیت کی وضاحت فرمائی ہے اور ان سے بچاؤ کے طریقے بیان فرمائے ہیں، اس لیے کہ امت محمدیہ ان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کر سکے اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکے تاکہ اخروی کامیابی ان کا مقدر بنے۔

قیامت سے پہلے چھوٹے بڑے بے شمار فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ ان میں سے چند ایک تو اب تک رونما ہو چکے ہیں اور کچھ قیامت تک رونما ہوں گے جن کی مختصرًا تفصیل درج ذیل ہے:

① حضرت عثمان ؓ کا مظلومانہ شہید ہونا۔

② جنگ جمل اور صفین کا وقوع، جس میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔

③ خوارج کا ظہور، معتزلہ، جہمیہ، رافضہ، بوذیہ، بہائیہ اور قادیانی فرقوں کا ظہور۔

④ دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج۔

⑤ امانت کا سلب ہونا اور بددیانتی کا عروج۔

⑥ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔

⑦ عورتوں کی کثرت۔

⑧ زنا، فحاشی اور بے حیائی کا سرعام ہو جانا۔

⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔

⑩ بخل، تجارت اور زلزلوں کی کثرت۔

✵ **فتنوں کی سرزمین:** تاریخ اسلامی رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کی عینی شاہد ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی جانب منہ کیے ہوئے یہ فرماتے سنا: [أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ] (صحيح البخاري، الفتن، باب قول النبي: الفتنة من قبل المشرق، حديث: ۷۰۹۳) ''فتنہ اس جانب سے ہوگا جہاں شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں۔'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ مشرقی جانب سے عراق کی سرزمین مراد لیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباري: ۱۳/ ۵۸، ۵۹) لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائے اسلام سے تا حال، مسلمانوں کی آزمائش بننے والے فتنے اسی سرزمین سے نکل رہے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں اس زمین سے خوارج، رافضہ، باطنیہ، قدریہ، جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ کے فتنے اور بعد میں دیگر اور بہت سے فتنے اس زمین سے نمودار ہوئے۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو قیامت سے قبل رونما ہونے والے فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ امت ان سے بچاؤ کی تدبیر کر سکے۔ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے آپ نے متعدد دعائیں امت کے لیے بیان فرمائی ہیں، لہٰذا ان کو یاد کرنا اور انھیں نماز میں اور قبولیت کے اوقات میں بکثرت مانگنا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(المعجم ٣٦) أَبْوَابُ الْفِتَنِ (التحفة ٢٨)

فتنہ وآزمائش سے متعلق احکام ومسائل

(المعجم ١) - بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (التحفة ١)

٣٩٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

باب:۱- کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا

۳۹۲۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کا اقرار کرلیں۔ جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کرلیے سوائے اس کے کہ اس (اقرار یعنی کلمے اور اسلام) کا کوئی حق ہو (تو پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔) اور (دل کے معاملات میں) ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمے ہے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والے پر دنیا میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان نہیں ہوگا تو اس کی سزا آخرت میں ملے گی۔ ② خون اور مال محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے جنگ کرکے انھیں قتل نہیں کیا جائے گا‘ نہ ان کے مالوں پر بطور غنیمت یا فئے قبضہ کیا جائے گا۔ ③ جان میں حق کے ساتھ تصرف سے مراد اس سے سرزد ہونے والے جرم کی سزا دینا ہے‘ مثلاً: چوری کی صورت میں ہاتھ کاٹنا‘ پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگائے تو کوڑے مارنا‘ قتل کی صورت میں قصاص کے طور پر قتل کرنا وغیرہ،

٣٩٢٧ـ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله ... الخ، ح: ٢١/ ٣٥ عن ابن أبي شيبة به.

اور مال میں جائز تصرف زکاۃ اور لازمی خرچ وصول کرنا، قتل عمد میں مقتول کے وارثوں کی رضامندی سے اور قتل خطا میں وارثوں کے مطالبے پر قاتل یا اس کے قبیلے سے دیت (خون بہا) وصول کرنا وغیرہ ④ اگر دنیا میں کسی وجہ سے گناہ کی سزا نہ ملے تو آخرت میں سزا ملے گی، البتہ کسی بڑے نیک کام کی وجہ سے معافی بھی مل سکتی ہے۔

٣٩٢٨- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

٣٩٢٨- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہہ لیں۔ جب وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہہ لیں گے (اس کا اقرار کر لیں گے) تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے (ہاں) مگر اس (کلمے) کا کوئی حق ہو (تو پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔) اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔“

٣٩٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ» فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ. فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى

٣٩٢٩- حضرت اوس بن ابو اوس حذیفہ ثقفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے چپکے چپکے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔“ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ، اسے آزاد کر دو۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کا اقرار کر لیں۔ جب وہ ایسا کریں تو ان کی جانیں اور مال مجھ

٣٩٢٨_ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٢١/ ٣٥ من حديث الأعمش به.

٣٩٢٩_ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ٧/ ٨١، تحريم الدم، باب تحريم الدم، ح: ٣٩٨٨ من حديث السهمي به، وصححه البوصيري.

يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ».

پر حرام ہیں۔"

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ نے سرگوشی کرنے والے کی بات سے یہ سمجھا کہ یہ شخص دل سے مسلمان نہیں، بعد میں اس کے ظاہری اسلام پر اعتماد کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ امام سیوطی ؒ اس کی بابت لکھتے ہیں: "زیادہ صحیح تشریح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجازت تھی کہ کسی سے اس کی دلی کیفیات کے مطابق سلوک کریں، چنانچہ اس کے مطابق عمل کرنے کا ارادہ فرمایا (کفر کی بنا پر قتل کرنا چاہا)، پھر نبی ﷺ کو یہ بات بہتر محسوس ہوئی کہ ظاہر پر عمل کیا جائے (اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے مسلمان والا سلوک کیا جائے) کیونکہ یہ قانون نبی ﷺ اور امت سب کے لیے ہے، اس لیے آپ اس طرف مائل ہوگئے اور باطن (کی حقیقی کیفیت) کے مطابق عمل سے اجتناب فرمایا۔" (شرح سنن النسائي، کتاب تحریم الدم) ② سنن نسائی کے اس باب میں حضرت اوس ؓ سے اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی مروی ہے۔ حضرت اوس ؓ بیان کرتے ہیں: میں قبیلۂ ثقیف کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اور نبی ﷺ کے سوا خیمے کے سب افراد سو گئے۔ (اس تنہائی کے وقت) ایک آدمی نے آکر نبی ﷺ سے چپکے سے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جا اسے قتل کر دے۔" پھر فرمایا: "کیا وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کی اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا؟" اس نے کہا: گواہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دے۔" پھر آپ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے خون اور ان کے مال (مسلمانوں پر) حرام ہو گئے، مگر اس کے حق کے ساتھ۔" (سنن النسائي، المحاربة، باب تحریم الدم، حدیث: ۳۹۸۷)

۳۹۳۰- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ السُّمَيْرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: أَتٰى نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالُوا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ: مَا هَلَكْتُ. قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: مَا الَّذِي أَهْلَكَنِي؟ قَالُوا: قَالَ اللهُ: ﴿وَقَـٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ

۳۹۳۰- حضرت عمران بن حُصین ؓ سے ہے، انھوں نے فرمایا: نافع بن ازرق اور اس کے ساتھی آئے، انھوں نے کہا: عمران! آپ ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ ضرور تباہ ہو گئے ہیں۔) عمران ؓ نے فرمایا: میں کیسے ہلاک ہو گیا؟ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ

۳۹۳۰۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۸/ ۲۲۶، ح: ۵٦٤ من حديث حفص به، وحسنه البوصيري.

لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ﴾ [الأنفال: ٣٩] قَالَ: قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفَيْنَاهُمْ. فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالُوا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ. فَلَمَّا لَقُوهُمْ قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا. فَمَنَحُوهُمْ أَكْتَافَهُمْ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمْحِ. فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. إِنِّي مُسْلِمٌ. فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ. قَالَ: «وَمَا الَّذِي صَنَعْتَ؟» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي قَلْبِهِ؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ!».

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ ”ان سے جنگ کرو حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور مکمل طور پر اللہ کا دین غالب ہو جائے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے ان (کفار) سے جنگ کی حتی کہ انھیں ملک (عرب) سے نکال دیا اور اللہ کا دین مکمل طور پر غالب ہو گیا۔ اگر تم چاہو تو تمھیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انھوں نے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: ہاں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا (جب آپ نے یہ فرمایا)، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ فرمایا۔ جب ان (مسلمانوں) کا ان (مشرکوں) سے سامنا ہوا تو ان سے شدید جنگ ہوئی۔ آخر وہ لوگ مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔ میرے رشتے داروں میں سے ایک آدمی نے ایک مشرک پر نیزے سے حملہ کیا۔ جب وہ اس کے سر پر پہنچ گیا تو (دشمن فوج کے) اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ اس (صحابی) نے (اس کے کلمۂ شہادت پر یقین نہ کرتے ہوئے) اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے ایک بار یا دو بار فرمایا: ”تو نے کیا کیا ہے؟“ اس نے جو کیا تھا بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تو نے اس کا پیٹ کیوں نہ چیر لیا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس

کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تو نے نہ تو اس کی زبان کے الفاظ کو قبول کیا، نہ تو اس کے دل کی کیفیت سے واقف ہے۔''

قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَ. فَدَفَنَّاهُ فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقَالُوا: لَعَلَّ عَدُوًّا نَبَشَهُ. فَدَفَنَّاهُ. ثُمَّ أَمَرْنَا غِلْمَانَنَا يَحْرُسُونَهُ. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقُلْنَا: لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوا. فَدَفَنَّاهُ. ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِأَنْفُسِنَا. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ.

راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے (اس کا عذر قبول نہیں فرمایا۔) کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوگیا، ہم نے اسے دفن کیا۔ صبح ہوئی تو وہ زمین کی سطح پر تھا۔ لوگوں نے کہا: شاید کسی دشمن نے اسے قبر سے کھود نکالا ہے۔ پھر ہم نے اسے دفن کیا اور اپنے لڑکوں کو حکم دیا کہ اس کا پہرہ دیں۔ (اس کے باوجود) وہ (اس کی لاش) صبح کو (قبر سے باہر) زمین پر (پڑی) تھی۔ ہم نے کہا: شاید لڑکوں کو اونگھ آگئی۔ (ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر کسی نے میت نکال لی۔) ہم نے اسے (پھر) دفن کیا اور خود پہرہ دیا۔ (اس کے باوجود) صبح کو اس کی لاش (قبر سے باہر) زمین پر تھی، چنانچہ ہم نے اسے کسی گھاٹی میں پھینک دیا۔ (اور دفن نہ کیا۔)

٣٩٣٠ م - حدّثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِّيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَزَادَ فِيهِ: فَنَبَذَتْهُ الْأَرْضُ: فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ أَشَرُّ مِنْهُ. وَلٰكِنَّ اللهَ أَحَبَّ أَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيمَ حُرْمَةِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

۳۹۳۰(م) حضرت عمران بن حصین ؓ سے (ایک) روایت (اس طرح) ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی مہم پر روانہ فرمایا۔ ایک مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا۔ اور آخر تک واقعہ بیان فرمایا۔ اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے: اسے زمین نے باہر نکال دیا، نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''زمین اس کو بھی قبول کر لیتی ہے جو اس سے زیادہ برا ہوتا ہے لیکن اللہ نے تمھیں یہ دکھانا چاہا ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ کا احترام کتنا عظیم (اور اہمیت کا حامل) ہے۔''

فوائد ومسائل: ① خوارج وغیرہ بدعتی فرقے دین کو صحیح انداز سے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ ② صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا فہمِ دین اور علم صحیح اور کامل تھا' اس لیے اختلافی مسائل میں' خاص طور پر عقائد میں' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کو اہمیت دینی چاہیے اور مسائل کو ان کے فرامین کی روشنی میں سمجھنا چاہیے ③ خوارج نے مسلمان خلفاء کے خلاف بغاوت کی۔ یہ غلط قدم تھا' اس سے فتنہ وفساد پیدا ہوا۔ ④ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اسے مسلمان سمجھنا چاہیے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جس سے اس کا کافر ہونا ثابت ہو جائے تو اسے مرتد قرار دے کر سزا دی جا سکتی ہے لیکن محض شک وشبہ کی بنا پر کسی کو کافر قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کسی غلطی کی سزا دنیا میں بھی دے دیتا ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

(المعجم ٢) - بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ (التحفة ٢)

٣٩٣١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُورِ شَهْرُكُمْ هٰذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبَلَدِ بَلَدُكُمْ هٰذَا. أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ».

باب:٢- مومن کی جان ومال کی حرمت کا بیان

٣٩٣١- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ''سنو! سب سے زیادہ احترام والا دن تمھارا یہ دن ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا مہینہ تمھارا یہ مہینہ ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا شہر تمھارا یہ شہر ہے۔ سنو! تمھارے خون اور تمھارے مال تمھارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح تمھارے اس شہر میں اس مہینے میں یہ دن۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا حکم کما حقہ) پہنچا دیا ہے؟'' حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یا اللہ! گواہ رہ۔''

فوائد ومسائل: ① نبیٔ اکرم ﷺ نے یہ ارشاد ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں بھی فرمایا تھا اور ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں جمرات کے قریب کھڑے ہو کر بھی۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجه: حديث:٣٠٥٧، ٣٠٥٨) ② اس شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جو سب سے زیادہ عظمت والا شہر ہے۔ ③ مسلمان کی جان ومال قابل احترام ہونے کا مطلب یہ

٣٩٣١- [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٨٠، ٣٧١ من حديث عيسى بن يونس به، وصححه البوصيري * الأعمش عنعن، وأرسله وكيع عنه في جزءه، ح: ٣٤، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ١٢١٨ وغيره.

ہے کہ اسے قتل کرنا، زخمی کرنا، اس کا مال چھیننا اور دھوکے سے اس کا مال لے لینا بہت بڑے جرم ہیں۔

٣٩٣٢- حَدَّثَنَا أَبُوالْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ، نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: «مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ. مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ. مَالِهِ وَدَمِهِ، وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا».

٣٩٣٢- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے: ''تو کتنا پاکیزہ ہے! اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے! تو کس قدر عظیم ہے! تیرا احترام کتنا عظیم ہے! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اللہ کے ہاں مومن کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے، یعنی اس کے مال اور جان کی حرمت، اور یہ کہ اس کے بارے میں بدگمانی کرنا بھی حرام ہے۔''

٣٩٣٣- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ وَ يُونُسُ بْنُ يَحْيٰى. جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ».

٣٩٣٣- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے کے لیے قابل احترام ہے، یعنی اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو۔''

فائدہ: کسی کو ذلیل کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس پر کسی قسم کا جھوٹا الزام لگانا اور اس کی غلطیوں کی تشہیر کرنا، سب کبیرہ گناہ ہیں۔

٣٩٣٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

٣٩٣٤- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت

٣٩٣٢ـ [إسناده ضعيف] وأشار البوصيري والمنذري إلى ضعفه * نصر بن محمد ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

٣٩٣٣ـ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ٢٥٦٤/ ٣٢ من حديث داود به.

٣٩٣٤ـ [إسناده حسن] أخرجه ابن منده في الإيمان: ١/ ٤٥٢، ح: ٣١٥ من حديث ابن وهب به، وأحمد: ٢/ ٢١، ٢٢ من حديث أبي هانئ حميد بن هانئ به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ٢٥، والحاكم: ١/ ١٠، ١١ على شرطهما، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ٢٦ وغيره.

السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ».

ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے میں خطرہ نہ ہو، اور مہاجر وہ ہے جو غلطیاں اور گناہ ترک کر دے۔“

فوائد ومسائل: ① ایمان امن سے ہے، اس لیے مومن کی شان یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو امن ملے، کسی قسم کا خوف وخطرہ نہ ہو۔ مومن بد دیانت نہیں ہوتا اور نہ کسی کے مال وجان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ② ”ہجرت“ اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں، اس لیے جو شخص اللہ کے لیے وطن چھوڑ دیتا ہے اسے چاہیے کہ اسی اللہ کی رضا کے لیے گناہ بھی ترک کر دے تاکہ اللہ کے ہاں مہاجر والا بلند مقام حاصل کر سکے۔

(المعجم ٣) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَةِ
(التحفة ٣)

باب:٣- زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی ممانعت کا بیان

٣٩٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

٣٩٣٥- حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سرعام (کسی کا مال وغیرہ) چھینا، وہ ہم میں سے نہیں۔“

٣٩٣٦- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ

٣٩٣٦- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب شرابی شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب ڈاکو ڈاکہ ڈال رہا ہوتا ہے، لوگ

٣٩٣٥_[صحيح] تقدم، ح: ٢٥٩١.

٣٩٣٦_ أخرجه البخاري، المظالم، باب النهي بغير إذن صاحبه، ح: ٢٤٧٥/ ٦٧٧٢، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله، ح: ٥٧/ ١٠١ من حديث الليث به.

مُؤْمِنٌ. وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہیں (کہ کتنا ظالم ہے' اسے اللہ کا خوف بالکل نہیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا۔''

فوائد و مسائل: ① کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے منافی ہے۔ ② کبیرہ گناہوں سے آدمی مرتد نہیں ہوتا' تاہم ان کا ارتکاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ ③ ایمان کا مطلب یقین ہے۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حرام کی سزا دے گا اور وہ سزا دنیا کی سزا سے بے انتہا زیادہ ہوگی تو اس یقین کی موجودگی میں وہ جرم کر ہی نہیں سکتا۔ گناہ اسی وقت ہوتا ہے جب انسان پر وقتی لذت اور دنیوی فائدے کا احساس اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ آخرت کو فراموش کر دیتا ہے۔ ④ کبیرہ گناہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ ایمان بالکل ہی سلب نہ ہو جائے۔

۳۹۳۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۹۳۷- حضرت عمران بن حُصین ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوٹ مار کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۹۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ. فَانْتَهَبْنَاهَا. فَنَصَبْنَا قُدُورَنَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ. فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ. ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ».

۳۹۳۸- حضرت ثعلبہ بن حَکَم ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: دشمن کی کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں' وہ ہم نے لُوٹ لیں اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو انھیں اُلٹ دینے کا حکم دیا' چنانچہ وہ الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''لُوٹ حلال نہیں۔''

۳۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في الجلب على الخيل في السباق، ح: ۲۵۸۱ من حديث حميد به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۱۲۳، وصححه ابن حبان، وانظر، ح: ۳۹۳۵، فإنه شاهد له.

۳۹۳۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲/ ۸٤، ح: ۱۳۷۸ من حديث ابن أبي شيبة به، ورواه شعبة عن سماك به، الطبراني: ۲/ ۸۳، ومستدرك الحاكم: ۲/ ۱۳٤، وصححه، والذهبي، والبوصيري، وابن حبان، ح: ۱٦۷۹، وابن حجر في الإصابة (ترجمة ثعلبة)، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

فوائد و مسائل: ① غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں۔ ② کسی جرم کی مالی سزا دینا جائز ہے۔

(المعجم ٤) - بَاب: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (التحفة ٤)

باب: ۴- مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

٣٩٣٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

٣٩٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۰- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

٣٩٤١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۱- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

٣٩٣٩- [صحيح] تقدم، ح: ٦٩.

٣٩٤٠- [صحيح] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ٤/ ٥٠ عن ابن أبي شيبة به، وحسنه البوصيري، ورواه ابن عون عن ابن سيرين به، تاريخ بغداد للخطيب: ٣/ ٣٩٧، وحلية الأولياء: ٨/ ٣٥٩ في رواية منخل بن حكيم القشري، والحديث السابق شاهد له.

٣٩٤١- [صحيح] أخرجه أحمد: ١/ ١٧٨ وغيره من حديث أبي إسحاق به، وصححه البوصيري، ورواه زكريا بن الزائدة، وإسرائيل عن أبي إسحاق به، ورواه معمر عن أبي إسحاق عن عمر بن سعد عن سعد به، النسائي: ٧/ ١٢١، ح: ٤١١٥، وللحديث شواهد كثيرة، انظر، ح: ٣٩٣٩.

فوائد و مسائل: ① کفر سے مراد کبیرہ گناہ ہے، یعنی یہ ایسا کام ہے جو مسلمان کے لائق نہیں، یہ تو کسی کافر کے کرنے کا کام ہے۔ ② جن کاموں کو کفر کے کام یا جاہلیت کے کام کہا جاتا ہے، ان سے انتہائی پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ٥) - بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(التحفة ٥)

باب: ۵- (فرمان نبوی:) ''میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ'' کا بیان

٣٩٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۲- حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' (جب لوگ خاموش ہو گئے) تو آپ نے فرمایا: ''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ۔''

فوائد و مسائل: ① بزرگ شخصیت کی بات سننے کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور بات کرنے والوں کو خاموش کرانا احترام کا تقاضا بھی ہے اور اس کی نصیحت سے مستفید ہونے کے لیے شرط بھی۔ ② مسلمانوں کو آپس کے اختلافات افہام و تفہیم سے طے کرنے چاہئیں، اسلحہ کے زور پر نہیں۔ ③ مسلمانوں کا باہمی اتفاق اللہ کا عظیم احسان ہے جیسے کہ ارشاد ہے: ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾ (آل عمران ۳: ۱۰۳) ''تم پر اللہ کی جو نعمت ہوئی اسے یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کے احسان سے بھائی (بھائی) بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، پھر اس نے تمھیں اس میں گرنے سے بچالیا۔'' ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں محبت پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کریں، مثلاً: ایک دوسرے کو سلام کرنا، نماز باجماعت میں ایک دوسرے سے مل کر

٣٩٤٢- أخرجه البخاري، العلم، باب الإنصات للعلماء، ح: ١٢١/ ٤٤٠٥، ٦٨٦٩، ٧٠٨٠ من حديث شعبة به، ومسلم، الإيمان، باب بيان معنى قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض، ح: ٦٥ عن ابن بشار به.

کھڑے ہونا اور صفیں سیدھی رکھنا وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو اختلاف اور دشمنی پیدا کرنے والے ہیں، مثلاً: کسی کی بے عزتی کرنا، ظلم، زیادتی، گالی اور غیبت وغیرہ۔ ⑤ قتل وغارت بہت بڑا جرم ہے جو مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

٣٩٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيْحَكُمْ - أَوْ وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارا بھلا ہو! میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو۔“

٣٩٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ. فَلَا تُقْتَتِلُنَّ بَعْدِي».

۳۹۴۴- حضرت صُنابِح بن اَعْسر احمسی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو! بلاشبہ میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ اور بلاشبہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا، لہٰذا میرے (فوت ہونے کے) بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔“

فوائد ومسائل: ① [فَرَط] کے معنی ”پیش رو“ یا ”میر سامان“ کے ہیں، یعنی وہ شخص جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر ان کے پڑاؤ ڈالنے کے لیے مناسب جگہ متعین کرتا ہے اور ان کے لیے اور ان کے جانوروں کے لیے پانی وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔ ② قیامت کے دن میدانِ حشر میں نبی ﷺ حوضِ کوثر سے اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ اس حوض میں جنت کی نہر ”کوثر“ سے پانی آئے گا۔ ③ امت کی تعداد کی کثرت نبی ﷺ کے لیے خوشی اور فخر کا باعث ہے، لہٰذا ”خاندانی منصوبہ بندی“ کے نام سے مسلمانوں کی آبادی محدود رکھنے کی کافرانہ سازش کو سمجھنا اور ان کے جال میں پھنسنے سے اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بچانا فرض ہے۔ ④ اولاد کی

٣٩٤٣ـ أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ٤٤٠٣/ ٦٠٤٣، ٦١٦٦، ومسلم، الإيمان، الباب السابق، ح: ٦٦/ ١٢٠ب من حديث عمر بن محمد به.

٣٩٤٤ـ [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي، ح: ٣٥١، وأحمد: ٤/ ٣٤٩ وغيرهما من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد، وتابعه مجالد، وللحديث شواهد كثيرة، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

تربیت اسلام کے دینی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق کرنا ضروری ہے تاکہ وہ امتِ محمدیہ کے مفید افراد بنیں۔

(المعجم ٦) - بَابٌ: اَلْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (التحفة ٦)

باب:٦-مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں

٣٩٤٥- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَابِسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ. فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي عَهْدِهِ. فَمَنْ قَتَلَهُ، طَلَبَهُ اللهُ حَتَّى يَكُبَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

٣٩٤٥-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی' وہ اللہ کی حفاظت میں ہے' چنانچہ تم اللہ کے (حفظ وامان کے) وعدے کو مت توڑو۔ جو شخص اس (نمازی مسلمان) کو قتل کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے (ایک مجرم کی طرح اپنے دربار میں) طلب فرمائے گا' پھر اسے جہنم میں منہ کے بل اوندھا کر کے پھینک دے گا۔''

فوائد ومسائل: ① اگر سردار یا بادشاہ کسی کو پناہ دے تو اسے تکلیف دینا سردار یا بادشاہ کی توہین یا بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ نمازی مسلمان اسی طرح اللہ کی پناہ میں ہے' لہٰذا اسے تکلیف دینا یا اسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور بغاوت کے مترادف ہے جو ناقابلِ معافی جرم ہے۔ ② بے نماز کو اللہ کی یہ پناہ حاصل نہیں۔ ③ مسلمان کے قاتل کی سزا جہنم ہے لیکن اگر مقتول کے وارث خون بہا لے کر یا احسان کرتے ہوئے قاتل کو معاف کر دیں تو ایسے مسلمان قاتل کی سزا معاف ہو جائے گی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے' پھر اپنے گناہوں کے مطابق سزا بھگتنے کے بعد انھیں رہائی مل جائے گی۔

٣٩٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

٣٩٤٦-حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز پڑھی' وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے۔''

٣٩٤٥ـ [صحيح] وأعله البوصيري بالانقطاع، وله شواهد عند مسلم، ح: ٦٥٧/ ٢٦١ وغيره.

٣٩٤٦ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٥/ ١٠ عن روح به، مطولاً، وصححه البوصيري، وانظر، ح: ٢١٨٣.

اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

٣٩٤٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْمُهَزِّمِ، يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ. سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ».

۳۹۴۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں مومن کی عزت بعض فرشتوں سے بھی زیادہ ہے۔''

(المعجم ٧) - بَابُ الْعَصَبِيَّةِ (التحفة ٧)

باب: ۷- عصبیت کا بیان

٣٩٤٨- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ [رِيَاحٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ».

۳۹۴۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے جنگ کرتا ہے' (لوگوں کو) عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنیاد پر غصے میں آتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کی طرح ہے۔''

فوائد و مسائل: ① گمراہی کے جھنڈے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کیے بغیر ایک فریق کا ساتھ دیتا ہے کہ وہ حق پر ہے یا نہیں۔ اس صورت میں اگر وہ گروہ حق پر بھی ہوا تو اس شخص کی نیت حق کا ساتھ دینے کی نہیں بلکہ اپنے خاندان' قبیلے' قوم' جماعت' پارٹی یا تنظیم کا ساتھ دینے کی ہے' اس لیے یہ وہ جنگ نہیں جس میں حصہ لینے سے ثواب ہو اور قتل ہونے سے شہادت کا درجہ ملے۔ ② حق و باطل کی پہچان کیے بغیر ہر دعوت اور ہر جنگ وجدل جاہلیت کے طریقے پر ہے۔

٣٩٤٧_[إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ٧/ ٣٣١، ٣٣٢، ح: ٦٦٣٠ من حديث هشام به بلفظ، قال الله تعالى: "عبدي المؤمن أحب إلي من بعض ملائكتي"، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهزم، وقد تقدم، ح: ٣٠٨٦.

٣٩٤٨_أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن . . . الخ، ح: ١٨٤٨/ ٥٣ من حديث أيوب به.

٣٩٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيُحْمِدِيُّ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَسِيلَةُ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: «لَا. وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ».

۳۹۴۹- حضرت فَسِیلہ ؓ اپنے والد (واثلہ بن اسقع ؓ) سے روایت کرتی ہیں' انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' عصبیت تو یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔''

(المعجم ٨) - بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

(التحفة ٨)

باب:۸-سواداعظم (بڑی جماعت) کا بیان

٣٩٥٠- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو خَلَفٍ الْأَعْمٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي لَاتَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا، فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ».

۳۹۵۰- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی' لہٰذا جب تمھیں اختلاف نظر آئے تو بڑی جماعت کا ساتھ دو۔''

(المعجم ٩) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

(التحفة ٩)

باب:۹-مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے

٣٩٤٩ـ [ضعيف] * عباد تقدم حاله، ح: ١٤٦٢، ورواه أبوداود، الأدب، باب في العصبية، ح: ٥١١٩ من حديث سلمة بن بشر الدمشقي عن بنت واثلة بن الأسقع عن أبيها به مختصرًا، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر، فيه صدقة بن يزيد، وهو ضعيف.

٣٩٥٠ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ٨٤ من حديث معان أو معاذ بن رفاعة به، وفسر السواد الأعظم: "الحق وأهله" * معان لين الحديث (تقريب)، وأبوخلف متروك، ورماه ابن معين بالكذب (أيضًا)، وله شاهد ضعيف عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ٢/ ٢٠٨، والحديث ضعفه البوصيري.

٣٩٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللهَ، عَزَّوَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ».

٣٩٥١- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور اسے بہت طویل فرمایا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج آپ نے بہت لمبی نماز ادا کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے طلب اور خوف والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزوں کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرما دیں اور ایک سوال قبول نہیں فرمایا۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن مسلط نہ ہوں۔ اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی۔ اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ اللہ نے مجھے یہ چیز بھی عطا فرما دی۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔“

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے ہر قسم کی بھلائی کی خواہش رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت رکھیں، کثرت سے درود پڑھیں، زیادہ سے زیادہ آپ کا اتباع کریں اور بدعات سے اجتناب کریں۔ ② دشمنوں کے تسلط سے غیر مسلموں کا ایسا غلبہ مراد ہے کہ مسلمان دنیا سے ختم ہو جائیں۔ ③ اس دعا کی قبولیت اس طرح ظاہر ہے کہ دور نبوت سے آج تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جب دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر مسلمانوں کی آزاد حکومت قائم نہ ہو، علاوہ ازیں جن غیر مسلموں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے اسلام قبول کرنے والے اور اس کا دفاع کرنے والے پیدا فرما دیے۔ ④ غرق ہونے کے عذاب سے مراد ایسی قدرتی آفت ہے جس سے سب مسلمان تباہ ہو جائیں، مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور آندھی وغیرہ۔ امت میں یہ عذاب اس طرح نہیں آئیں گے جس طرح گزشتہ امتوں پر یہ عذاب آئے کہ حق کے مخالفین کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ ⑤ مسلمانوں کا آپس میں جنگ و جدل اچھی بات

٣٩٥١- [صحيح] أخرجه أحمد: ٥/ ٢٤٠ من حديث الأعمش به، وصححه ابن خزيمة: ٢/ ٢٢٥، والبوصيري، وللحديث شواهد كثيرة عند مسلم، ح: ٢٨٨٩/ ١٩، ٢٨٩٠/ ٢٠ وغيره، انظر الحديث الآتي.

نہیں۔ ⑥ نبی ﷺ مختار کل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعض دعائیں قبول فرمائیں اور بعض دعائیں قبول نہیں فرمائیں۔

٣٩٥٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ، عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «زُوِيَتْ لِيَ الْأَرْضُ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الْأَصْفَرَ أَوِالْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلٰى حَيْثُ زُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلٰى أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلٰى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ.] وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا، حَتّٰى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ

٣٩٥٢- رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے زمین سمیٹی گئی حتی کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب دیکھ لیے، اور مجھے دو خزانے دیے گئے: زرد یا سرخ (سونا) بھی اور سفید (چاندی) بھی، اور مجھے کہا گیا: آپ کی سلطنت وہاں تک ہوگی جہاں تک آپ کے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ اور میں نے اللہ عز وجل سے تین درخواستیں کیں۔ (ایک) یہ کہ میری امت پر بھوک (اور قحط) مسلط نہ کرے جس سے ان کی اکثریت ہلاک ہو جائے۔ (دوسری یہ کہ میری امت پر بیرونی دشمن مسلط ہو کر انھیں ملیامیٹ نہ کر دے۔ اور تیسری) یہ کہ ان کو گروہ گروہ کر کے باہمی جنگ میں مبتلا نہ کرے۔ مجھے فرمایا گیا: میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں تیری امت پر بھوک مسلط نہیں کروں گا جو انھیں ہلاک کر دے، اور میں ان کے خلاف دنیا کے کناروں کے درمیان (رہنے والے) سب (دشمنوں) کو جمع نہیں کروں گا بلکہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کریں گے، اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ اور جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی (ہمیشہ چلتی رہے گی۔) مجھے اپنی امت کے بارے میں (سب سے زیادہ) گمراہ کرنے والے لیڈروں کا خوف ہے۔ میری امت کے کچھ قبیلے

٣٩٥٢_أخرجه مسلم، الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ح: ٢٨٨٩ من حديث قتادة به.

أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِينَ كَذَّابِينَ. قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

اوثان (بتوں) کی پوجا کریں گے۔ اور میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے مل جائیں گے۔ قیامت سے پہلے تیس کے قریب جھوٹے دجّال ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ان کی مدد کی جائے گی۔ ان کے مخالف انھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے گا۔‘‘

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلَهُ!

امام ابن ماجہ کے شاگرد ابوالحسن قطّان ؒ نے کہا: جب امام ابوعبداللہ (ابن ماجہ ؒ) یہ حدیث سنا کر فارغ ہوئے تو فرمایا: کس قدر خوف زدہ کرنے والی حدیث ہے!

فوائد و مسائل: ① زمین سمیٹے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے زمین اس طرح منکشف فرمائی کہ آپ نے اس کے مشرقی اور مغربی علاقے بیک وقت ملاحظہ فرما لیے۔ ② ’’جہاں تک زمین سمیٹی گئی ہے۔‘‘ اس میں اشارہ ہے کہ زمین کے بعض حصے اس کشف میں شامل نہیں تھے۔ ممکن ہے کہ صرف وہ علاقے دکھائے گئے ہوں جہاں تک ایک وقت میں اسلامی حکومت قائم ہونا مقدر ہو، یعنی اسلامی سلطنت اپنی وسیع ترین حدود میں دکھائی گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پوری زمین دکھائی گئی ہو کیونکہ حضرت عیسیٰ ؑ کے زمانے میں پوری دنیا میں اسلام غالب ہوگا کیونکہ وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ ان کا مطالبہ ہوگا کہ مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ③ نبی ﷺ کو سونے چاندی کے خزانے دیے جانے کا مطلب امت کا ان خزانوں پر قابض اور متصرف ہونا ہے، جیسے خلافت راشدہ کے دور میں قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ملیا میٹ ہوئیں اور ان کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ ④ تمام امت کا بھوک سے ہلاک نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ان پر جزوی طور پر بھی ایسا عذاب نہیں آئے گا بلکہ امت کے جرائم کی وجہ سے مقامی طور پر مختلف انداز کے عذاب آئے ہیں اور آئندہ بھی آ سکتے ہیں۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی قتل و غارت واقع ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اسے ناگزیر سمجھ کر قبول کر لیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس کیفیت سے نکالنے کے لیے جو کچھ ممکن ہو، عملی طور پر کریں۔ ⑥ گمراہ کرنے والے قائدین کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن اور احادیث شریفہ کا علم حاصل کریں تاکہ دین کی اصل تعلیمات کو جان کر ان پر عمل کر سکیں۔ ⑦ وَثَن سے صرف

بت (صنم) مراد نہیں بلکہ اللہ کے سوا جس چیز کی بھی پوجا کی جائے وہ وثن ہے' مثلاً: بزرگوں کی قبریں' تصویریں' تبرکات' بزرگوں کی طرف منسوب درخت' پتھر اور غار وغیرہ۔ ان سب چیزوں سے نام نہاد ''عقیدت'' کے جو مظاہرے اور شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے یہ سب اشیاء وثن بن گئی ہیں' لہٰذا ان سے دور رہنا ہر توحید پرست کا فرض ہے۔ ⑧ مسلمانوں کا مشرکین سے ملنا اس طرح بھی ہے کہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور یہ بھی ہے کہ جنگ وجدل اور جھگڑے فساد کے موقع پر وہ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی مدد کریں' اور یہ بھی ہے کہ ان کے کافرانہ رسم ورواج اور الحاد کے مظاہر کو ''تہذیب'' قرار دے کر اختیار کر لیں' جیسے ہندوؤں کی بسنت اور عیسائیوں کا ویلن ٹائن ڈے اور اپریل فول وغیرہ۔ ⑨ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا ہر شخص دجال اور کذاب ہے' جیسے مرزا غلام احمد قادیانی یا عالیجا محمد وغیرہ۔ ⑩ اہل حق کی ایک جماعت قیامت تک قائم رہے گی جو قرآن وحدیث کو مشعل راہ بنائے گی اور نت نئے اٹھنے والے گمراہ فرقوں کی گمراہی واضح کرے گی۔ ⑪ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس لیے خوف زدہ کرنے والی قرار دیا ہے کہ اس میں مسلمانوں کے کفر وشرک اکبر میں ملوث ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہ بات یقیناً خطرناک ہے کہ انسان خود کو مسلمان سمجھتا رہے اور اللہ کے ہاں وہ اسلام سے خارج ہو چکا ہو۔

٣٩٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنْ نَوْمِهِ، وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ. فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ» وَعَقَدَ بِيَدِهِ عَشَرَةً.

٣٩٥٣- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ایک دن) نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔'' اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے ہاتھوں سے دس کا اشارہ فرمایا۔

قَالَتْ زَيْنَبُ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے اندر

٣٩٥٣ـ أخرجه البخاري، الفتن، باب قول النبي ﷺ "ويل للعرب من شر قد اقترب"، ح: ٧٠٥٩ من حديث سفيان به، ومسلم، الفتن، باب اقتراب الفتن، وفتح ردم يأجوج ومأجوج، ح: ٢٨٨٠ عن ابن أبي شيبة به.

نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:

”(ہاں) جب برائی زیادہ ہوجائے گی۔“

فوائد و مسائل: ① یاجوج ماجوج ایک فسادی قوم ہے جن سے دوسروں کو بچانے کے لیے حضرت ذوالقرنین نے ایک عظیم دیوار تعمیر کی تھی۔ اس کا ذکر سورۂ کہف کی آیت: ۹۳-۹۹ میں ہے۔ ② جب وہ دیوار منہدم ہوجائے گی تو وہ لوگ دوسری قوموں پر حملہ آور ہوں گے اور غارت گری کریں گے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ③ جب نیک لوگ کم رہ جائیں اور بددیانت اور بدکردار لوگ زیادہ ہوجائیں تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہوجاتا ہے، مثلاً: زلزلہ، سیلاب، آندھی اور جنگیں وغیرہ۔ ④ اس صورت حال سے بچنے کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ضروری ہے۔ ⑤ دس کا اشارہ انگوٹھے کا سرا شہادت کی انگلی کے سرے پر رکھ کر ہوتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اس انگلی پر انگوٹھا رکھنے سے جتنا بڑا حلقہ بنتا ہے، سد سکندری میں اتنا سوراخ ہوچکا ہے۔ ⑥ جب ایک بار سوراخ ہوجائے تو پھر یہی خطرہ ہوتا ہے کہ یہ سوراخ بڑا ہوجائے گا اور آخر کار وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج دنیا میں قتل و غارت کرنے کے لیے آزاد ہوجائیں گے۔

٣٩٥٤- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا. إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللهُ بِالْعِلْمِ».

۳۹۵۴- حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مستقبل میں) ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا (اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا۔) مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت آخری جملے [إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ] ”مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے“ کے سوا باقی صحیح ہے، نیز اس حدیث کی بابت دیگر محققین کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۷۹۰، طبع مکتبة المعارف، الرياض) بنابریں مذکورہ روایت آخری جملے کے سوا صحیح ہے۔ والله أعلم. ② مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی خبر دینا نبی ﷺ کا معجزہ اور آپ کی نبوت کی دلیل

٣٩٥٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ١/ ٩٧، ح: ٣٤٥ من حديث الوليد به، وضعفه البوصيري من أجل علي ابن يزيد، وتقدم، ح: ٢٢٨، وفيه علة أخرٰى، وأصل الحديث صحيح دون جملة "إلا من أحياه الله بالعلم".

ہے۔ ③ فتنوں کے بارے میں خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان حالات میں اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا زیادہ خیال رکھیں۔ ④ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انھیں معمولی سمجھتا ہے، حالانکہ وہ اسلام سے خارج کر دینے والے ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

٣٩٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ. إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.

٣٩٥٥- حضرت حُذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے فرمایا: تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم جرأت مند ہو۔ پھر فرمایا: (وہ حدیث) کس طرح ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''آدمی کو اس کے اہل وعیال اور پڑوسیوں کے بارے میں جو آزمائش آتی ہے، اس کی معافی نماز، روزے، صدقے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرا یہ مقصد نہیں۔ (اس سوال سے) میرا مقصد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی طرح تلاطم خیز ہوگا۔ انھوں نے کہا: امیر المومنین! آپ کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس (فتنے) کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ (دوبارہ) بند نہیں ہوگا۔

٣٩٥٥ـ أخرجه البخاري، مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، ح: ٥٢٥/ ١٤٣٥ من حديث الأعمش به، ومسلم، الفتن، باب في الفتنة التي تموج كموج البحر، ح: ١٤٤ بعد، ح: ٢٨٩٢ عن محمد بن عبدالله بن نمير به.

قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ : أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ : نَعَمْ . كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ . إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ .

حضرت شقیق رحمہ اللہ نے بیان کیا: ہم لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں' (انھیں اس قدر یقینی معلوم تھا) جیسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل کا دن آنے سے پہلے رات آئے گی۔ میں نے انھیں ایک حدیث سنائی تھی جو غلط سلط (اغلوطہ اور من گھڑت) نہیں تھی۔

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

(حضرت شقیق رحمہ اللہ نے کہا:) ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون تھا؟ (کہیں مسلسل سوالات سے ناراضی محسوس نہ کریں) چنانچہ ہم نے مسروق رحمہ اللہ سے کہا: ان سے یہ بات پوچھنا۔ مسروق نے ان سے پوچھا (کہ فتنوں میں رکاوٹ شخصیت کون ہے؟) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

فوائد و مسائل: ① اہل و عیال اور پڑوسیوں وغیرہ کے بارے میں آزمائش سے مراد روزمرہ کے معاملات ہیں۔ ان سے بھی انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ ② چھوٹی موٹی غلطیاں نماز' روزے وغیرہ سے معاف ہو جاتی ہیں۔ ③ اس حدیث میں مذکور فتنے سے مراد اسلام دشمنوں کی وہ خفیہ سازشیں ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ آپ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹے الزامات سے وہ ظاہر ہوئیں اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زور پر انھیں کامیاب کیا گیا۔ ④ دروازہ ٹوٹنے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے جو ایک مجوسی ابولؤلؤ فیروز کے ہاتھ سے ہوئی۔ اس سے سازشوں کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو مستقبل کے فتنوں سے آگاہ فرمایا تھا۔ عام مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ ⑥ یہ فتنے اسی طرح واقع ہوئے جس طرح نبی ﷺ نے بیان فرمائے تھے۔ یہ نبی ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے' وہ وحی کی روشنی میں ہوتا تھا۔ اس سے نبی ﷺ کے علم غیب پر استدلال کرنا درست نہیں۔

٣٩٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ. وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ. وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ. إِذْ نَادٰى مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ. وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ، جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا. ثُمَّ يَجِيءُ فِتَنٌ تُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. ثُمَّ تَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ

٣٩٥٦- حضرت عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے پاس جمع تھے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک منزل پر اترے، ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا، کوئی (تفریح کے طور پر) تیر اندازی کر رہا تھا اور کوئی اپنے مویشیوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ اچانک (نبی ﷺ کے) اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: سب لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں۔ ہم سب جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے (نماز کے بعد) اٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس کا فرض تھا کہ اسے جو بھلائی معلوم ہے اپنی قوم کو بتائے اور اسے جو برائی معلوم ہے اس سے انھیں ڈرائے۔ اس امت کی عافیت اس کے پہلے حصے میں ہے اور آخر والوں کو ایسی آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب محسوس کرو گے، پھر فتنے پیش آئیں گے جو ایک دوسرے کو معمولی بنا دیں گے۔ (بعد والا فتنہ دیکھ کر معلوم ہوگا کہ اس سے تو پہلا ہی ہلکا تھا۔) مومن کہے گا: یہ فتنہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ (فتنہ) ختم ہو جائے گا۔ پھر (دوسرا) فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: یہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا، لہٰذا جسے یہ بات پسند ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے اور

٣٩٥٦_ أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول، ح: ١٨٤٤ عن أبي كريب به.

بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِينِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ».

جنت میں داخل کر دیا جائے' اسے چاہیے کہ اسے موت آئے تو وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جس نے کسی (شرعی) امام کی بیعت کی' اس سے ہاتھ ملا کر عہد کیا اور اس کو اپنے دل کا خلوص پیش کیا تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس (خلیفہ) سے کھینچا تانی کرے (اس سے حکومت چھیننے کی کوشش کرے) تو اس دوسرے (مدعی خلافت) کی گردن اڑا دو۔''

278 قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عبدالرحمٰن ؒ بیان فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے درمیان اپنا سر آگے نکالا اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حضرت عبداللہ ؓ نے اپنے ہاتھ سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔

فوائد و مسائل: ① نبی کی جدوجہد کی بنیاد خلوص اور انسانوں کی خیر خواہی پر ہوتی ہے۔ علماء کو بھی اسی بنیاد پر محنت کرنی چاہیے۔ ② صحابہ و تابعین مخلص مومن تھے۔ ان سے اختلاف کرنے والے غلطی پر تھے۔ ③ مومن فتنوں کو پہچانتا ہے' اس لیے انھیں قبول نہیں کرتا اگرچہ بے انتہا مشکلات آ جائیں۔ ④ فتنوں کے دور میں ایمان کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ ⑤ معاملات میں صحیح اور غلط کا معیار یہ ہے کہ دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا تم اپنے آپ سے کیا جانا پسند کرتے ہو' مثلاً: جس طرح ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اسے مشورے کی ضرورت پڑے تو صحیح مشورہ دیا جائے' اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو صحیح مشورہ دے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی دھوکا نہ دے' اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو دھوکا نہ دے۔ ⑥ اسلامی سلطنت میں ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے شخص کا خلافت کے استحقاق کا دعویٰ لے کر کھڑا ہونا مسلمانوں

میں انتشار وافتراق کا باعث ہے۔ ⑦ پہلے خلیفہ کے بعد مسلمانوں کے اہل حل وعقد دوسرا خلیفہ منتخب کریں گے، کسی کو خود بخود خلافت کا دعویٰ لے کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ⑧ موجود خلیفہ غلطی کرے تو اسے متنبہ کرنا ضروری ہے' جیسے امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے حکام کی غلطیوں پر سخت تنقید کی لیکن یہ مطالبہ کبھی نہیں کیا کہ حکومت ہمیں دے دو۔

(المعجم ١٠) - بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ

(التحفة ١٠)

٣٩٥٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ».

باب:١٠- فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر جمے رہنا

٣٩٥٧- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس زمانے میں تمھارا کیا حال ہوگا جو عنقریب آنے والا ہے' جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا۔ (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھا لیے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور رذیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد ومواعید میں بے وفائی اور امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے اختلاف ہو جائے گا۔'' یہ فرماتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب یہ صورتِ حال ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''جو بات تمھیں (قرآن وسنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اسے اختیار کرو اور جو بات (قرآن وسنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو۔ اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ' اقارب' مخلص دوست وغیرہ) پر توجہ دو اور عام لوگوں کے معاملات سے ایک طرف ہو جاؤ۔''

٣٩٥٧ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ٤٣٤٢ من حديث عبدالعزيز به، وصححه الحاكم: ٢/ ١٥٩، ٤/ ٤٣٥، والذهبي، وللحديث طرق أخرٰى، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ١٤٣ بتحقيقي.

فوائد و مسائل: ① دور صحابہ میں نیک لوگ زیادہ تھے، بعد میں مرور ایام کے ساتھ ساتھ صورت حال بدلتی گئی، اس لیے نبی ﷺ کے بعد صحابہ وتابعین کا دور "بہترین زمانہ" ہے۔ ② نیک لوگ ہر دور میں موجود رہیں گے، تاہم ان کی تعداد بعض زمانوں میں زیادہ اور بعض میں کم ہو سکتی ہے۔ ③ وعدہ پورا نہ کرنا اختلاف اور فساد کا باعث ہے۔ ④ خرابی کے ایام میں صحیح اور غلط کا معیار قرآن وحدیث اور صحابہ وتابعین کا عمل ہے۔ ⑤ جو شخص عوام کی اصلاح نہ کر سکے اسے اپنے اعمال میں بہرحال صحیح راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

٣٩٥٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ، يَاأَبَاذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتّٰى يُقَوَّمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ؟» يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ: مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «تَصَبَّرْ» قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَاتَسْتَطِيعَ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى فِرَاشِكَ. وَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلٰى مَسْجِدِكَ؟» قَالَ، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: «عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ» ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «الْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ» قَالَ،

٣٩٥٨- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوذر! اس وقت تو کیا کرے گا جب لوگوں میں موت کثرت سے واقع ہوگی حتی کہ ایک گھر، یعنی قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہوگی؟" میں نے کہا: (میں وہی کچھ کروں گا) جو کچھ میرے لیے اللہ اور اس کا رسول پسند فرمائیں۔ یا میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ مجھے ان حالات میں کیا کرنا چاہیے۔) آپ نے فرمایا: "صبر کرنا۔" پھر آپ نے فرمایا: "تو کیا کرے گا جب لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوگا حتی کہ تو مسجد میں آئے گا تو تجھ سے اپنے بستر تک واپس نہیں پہنچا جائے گا اور تو اپنے بستر سے اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ تک نہیں جا سکے گا؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "عفت اختیار کرنا۔" پھر فرمایا: "تو کیا کرے گا جب لوگوں میں قتل وغارت عام ہوگی حتی کہ حجارة الزیت (کا مقام) خون میں ڈوب جائے گا؟" میں نے کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "تو جس قبیلے سے ہے اسی

٣٩٥٨_ [صحيح] أخرجه أبوداود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح: ٤٢٦١ من حديث حماد ابن زيد به، وله طريق آخر عند ابن حبان (الإحسان)، ح: ٥٩٣٣، والحاكم: ٢/ ١٥٦، ٤/ ٤٢٣، ٤٢٤.

قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَفَلَا آخُذُ بِسَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا. وَلٰكِنِ ادْخُلْ بَيْتَكَ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، فَيَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

میں جا رہنا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہ میں تلوار لے کر ان لوگوں کو قتل کروں جو یہ (فساد) کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تب تو تُو لوگوں کے ساتھ (جنگ وجدل میں) شریک ہوگیا' بلکہ اس صورت حال میں تو اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگ میرے گھر میں گھس آئیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تجھے خطرہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا۔ تب وہ (فسادی قاتل) اپنا اور تیرا گناہ اٹھالے جائے گا اور وہ جہنمی ہو جائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① مشکل حالات میں صبر بہترین طرز عمل ہے۔ ② قحط اور بھوک کے زمانے میں چوری ڈاکے سے پرہیز کرنا بہت بہادری کا کام ہے۔ ③ قتل وغارت کے زمانے میں جب عام لوگ حق وباطل کی پہچان چھوڑ کر محض فساد پھیلانے کے لیے حق کی حمایت کا بہانہ بنا کر قتل وغارت کرنے لگیں تو تمام فریقوں سے الگ تھلگ رہنا بہتر ہے۔ ④ عام فساد کے زمانے میں کسی ایک فسادی کو قتل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ غلط فہمیاں دور کرنے اور امن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ⑤ اس قسم کے حالات میں جب مسلمان باہم دست وگریباں ہوں' سب سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنا بہتر ہے' اگر اس حالت میں بھی کوئی فسادی ایسے امن پسند شہری کو قتل کر دے تو وہ شہید ہے۔ ⑥ ''قبر کی قیمت غلام کے برابر ہو جائے گی'' کا مطلب ہے اس کثرت سے موتیں ہوں گی کہ دفنانے کے لیے دو گز زمین کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور قبر کے لیے اتنی سی جگہ ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی' یا قبر کھودنے والے اتنے کمیاب ہو جائیں گے کہ ان کی اجرت ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کثرت اموات کے باعث گھر رہنے والوں سے خالی ہو جائیں گے اور ان کی قیمتیں اتنی گر جائیں گی کہ ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائیں گی جب کہ عام حالات میں مکان کی قیمت ایک غلام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

٣٩٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ

٣٩٥٩- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ہرج واقع

٣٩٥٩_ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٤/ ٤٠٦ من حديث الحسن به، وللحديث شواهد.

الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا» قَالَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ. وَلٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَارَسُولَ اللهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذٰلِكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا. تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ».

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَايْمُ اللهِ إِنِّي لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِيَّاكُمْ. وَايْمُ اللهِ مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكَتْنَا فِيمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا.

ہوگا۔‘‘ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’قتل وغارت۔‘‘ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کر دو گے حتی کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے چچازاد کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کر دے گا۔‘‘ بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ’’نہیں‘ اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی۔ اور بعد میں ایسے لوگ آجائیں گے جو گردوغبار کی طرح (بے حقیقت‘ بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔‘‘

پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں ہی پر آجائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کے بارے میں ہمیں نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی تو میرے اور تمھارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا‘ سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے اسی طرح نکل جائیں۔

فوائد ومسائل: ① مسلمانوں کے درمیان معمولی باتوں پر قتل قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ایسی بری خصلت ہے جو ماضی قریب تک اس کثرت سے موجود نہیں تھی‘ حالانکہ دوسرے بہت سے فتنے موجود تھے۔ ② کسی فتنے سے پیشگی خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان اس سے بچنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے‘ اس لیے علماء اور حکام کا فرض ہے کہ اس کے اسباب پر غور کر کے اس کے سدباب کی کوشش کریں۔ ③ مسلمان کو سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہیے اور اختلافات کو قتل وغارت کا جواز نہیں بنانا چاہیے۔ ④ صحابۂ کرام ؓ کے اختلافات

خلوص کی بنیاد پر اور غلط فہمی کی وجہ سے تھے' اس لیے ان کے لیے ممکن ہو گیا کہ گمراہ لوگوں کے پروپیگنڈے کے اثر سے آزاد ہو کر اصلاح کر لیں۔ حضرت حسن ؓ کے ایثار اور تدبر کی وجہ سے مسلمان دوبارہ متحد ہو گئے۔

⑤ صحابۂ کرام ؓ کے اختلافات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی صحابی کے بارے میں احترام کے منافی لہجہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

٣٩٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُبَيْدٍ، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عُدَيْسَةُ بِنْتُ أُهْبَانَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا، الْبَصْرَةَ، دَخَلَ عَلٰى أَبِي. فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَ: فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ. فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي. قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ. فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ، فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ. فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ، إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَّخِذُ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ. فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ.

٣٩٦٠- حضرت عدیسہ بنت اُہبان ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: جب حضرت علی ؓ یہاں بصرہ میں تشریف لائے تو میرے والد (حضرت اہبان بن صیفی غفاری ؓ) کے پاس بھی آئے' انھوں نے فرمایا: ابو مسلم! (اُہبان ؓ) کیا آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ ؓ اور ان کے ساتھیوں) کے خلاف میری مدد نہیں کریں گے؟ اُہبان ؓ نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا: لونڈی! میری تلوار نکال۔ وہ تلوار لے آئی۔ انھوں نے میان سے ایک بالشت تلوار باہر نکالی تو (معلوم ہوا کہ) وہ لکڑی کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: میرے محبوب اور تیرے چچا کے بیٹے (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جب مسلمانوں میں باہم فتنہ وفساد برپا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ (لکڑی کی تلوار لے کر) چلنے کو تیار ہوں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: مجھے نہ تو آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی تلوار کی۔

فوائد ومسائل: ① لکڑی کی تلوار جنگ میں کام نہیں آسکتی۔ لکڑی کی تلوار بنوانے کا مقصد جنگ وجدل سے الگ رہنا ہے۔ ② مسلمانوں کے باہمی اختلاف کے موقع پر کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کی بجائے دونوں

٣٩٦٠ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في اتخاذ السيف من خشب [في الفتنة]، ح: ٢٢٠٣ من حديث عبدالله بن عبيد به، وقال: "حسن غريب" الخ.

میں صلح کرانے کی کوشش کرنا زیادہ ضروری ہے۔

٣٩٦١- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا. اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ. وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ».

٣٩٦١- حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسے فتنے (رونما) ہوں گے جیسے تاریک رات کے ٹکڑے۔ ان میں انسان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا۔ ان (فتنوں) کے دوران میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان حالات میں تم اپنی کمانیں توڑ دینا، ان کی تانت کاٹ دینا اور اپنی تلواریں پتھروں پر دے مارنا۔ اگر (فسادی لوگ) تم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئیں تو آدم ؑ کے دو بیٹوں میں سے اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہوجانا۔“

فوائد ومسائل: ① فتنے کے زمانے میں اپنے ایمان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ ② فتنوں میں کم حصہ لینا بہتر ہے اور بالکل کنارہ کش رہنا سب سے بہتر۔ ③ صرف اس لیے کسی سے دشمنی رکھنا اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا غلط ہے کہ اس کا تعلق فلاں فرقے، تنظیم، جماعت یا پارٹی سے ہے، یہ جاہلیت کی سی عصبیت ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ اجتناب کرنا ضروری ہے۔

٣٩٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

٣٩٦٢- حضرت ابوبردہ ؒ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت محمد بن مسلمہ ؓ کی خدمت

٣٩٦١ـ [حسن] أخرجه أبوداود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح:٤٢٥٩ من حديث عبدالوارث به، وقال الترمذي "حسن غريب صحيح"، ح:٢٢٠٤.

٣٩٦٢ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٣/ ٤٩٣ من طرق عن حماد عن علي بن زيد، وتقدم، ح:١١٦ به، ولم يشك، وللحديث شواهد عند أحمد: ٤/ ٢٢٥، ٢٢٦، وأبي داود، ح:٤٢٥٧، ومسلم، ح:٢٨٨٧/ ١٣ وغيرهم.

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَّ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا، فَاضْرِبْهُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ».

میں حاضر ہوا تو انھوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”عنقریب فتنہ، افتراق اور اختلاف (رونما) ہوگا۔ جب یہ صورت حال پیش آئے تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھ جانا اور اسے (پہاڑ کے پتھروں پر) مار کر توڑ دینا۔ پھر گھر میں بیٹھ رہنا حتی کہ تجھ تک کوئی گناہ گار ہاتھ پہنچ جائے یا فیصلہ کر دینے والی موت آجائے۔“

فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

(محمد بن مسلمہ ؓ بیان کرتے ہیں:) تحقیق فتنہ واقع ہو چکا اور میں نے وہی کچھ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کا اسلحہ کفار کے خلاف کام آنا چاہیے جب وہ مسلمان کے خلاف چلنے لگے تو اس کا تباہ ہو جانا بہتر ہے۔ ② گناہ گار ہاتھ کا مطلب ہے کہ کسی مفسد کا نشانہ بن جاؤ اور مظلومانہ شہادت پا لو یا طبعی موت کی وجہ سے ان جھمیلوں سے چھوٹ جاؤ۔

(المعجم ١١) - بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا (التحفة ١١)

باب: ۱۱- دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آ جانا

٣٩٦٣- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا بِأَسْيَافِهِمَا، إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».

۳۹۶۳- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جاتے ہیں۔“

٣٩٦٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ:

۳۹۶۴- حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے،

٣٩٦٣ـ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل مبارك بن سحيم، وله شواهد، منها الحديث الآتي والذي بعده.

٣٩٦٤ـ [صحيح] أخرجه النسائي: ٧/ ١٢٤، تحريم الدم، تحريم القتل، ح: ٤١٢٣، ٤١٢٤ من حديث يزيد به، ولم يذكر ابن أبي عروبة، ورواه يونس عن الحسن به، النسائي: ٧/ ١٢٦، ح: ٤١٢٩، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے (لڑنے کے لیے) ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جائیں گے۔“ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے (اس لیے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔“

فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص جرم کی پوری کوشش کرے لیکن کسی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکے تو اللہ کے ہاں وہ بھی مجرم ہے۔ ② جو شخص ارتکاب جرم کا عزم رکھتا ہو لیکن ارتکاب سے پہلے رجوع کرلے تو اس کا گناہ معاف ہوجاتا ہے اور توبہ کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

٣٩٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلٰى أَخِيهِ السِّلَاحَ، فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا».

٣٩٦٥- حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کردیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہوجاتے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① جہنم کے کنارے پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے ان دونوں کے جہنمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن ان کے لیے جہنم سے بچنے کا موقع باقی ہوتا ہے کہ لڑائی سے باز آجائیں۔ ② مومن کا قتل جہنم میں پہنچانے والا عمل ہے البتہ توبہ یا قصاص سے یہ گناہ معاف ہوسکتا ہے۔

٣٩٦٦- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

٣٩٦٦- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے،

٣٩٦٥- أخرجه البخاري، الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ح: ٧٠٨٣ تعليقًا من حديث محمد بن جعفر غندر به، ومسلم، الفتن، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ح: ٢٨٨٨/ ١٦ عن ابن بشار به.

٣٩٦٦- [**إسناده ضعيف**] وحسنه البوصيري * عبدالحكم بن ذكوان السدوسي روى عنه ثلاثة، ولم يوثقه غير ابن حبان، والبوصيري يتبعه، ورواه عنه أبوداود الطيالسي في مسنده ح: ٢٣٩٨، قلت: ورواه جماعة عن مروان◀◀

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برے درجے والا شخص وہ ہوگا جس نے (دوسرے کی) دنیا کے لیے اپنی آخرت ضائع کر لی۔“

(المعجم ١٢) - بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ (التحفة ١٢)

باب: ۱۲- فتنے کے زمانے میں زبان کو (نامناسب باتوں سے) روک کر رکھنا

٣٩٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادٍ سِيْمِينْ كُوشْ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ. قَتْلَاهَا فِي النَّارِ. اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۹۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو عربوں کا صفایا کر دے گا۔ اس کے مقتول جہنم میں جائیں گے۔ اس فتنے میں زبان تلوار کے وار سے زیادہ سخت (اور تکلیف دہ) محسوس ہوگی۔“

٣٩٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ. فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۹۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنوں سے بچو' ان میں زبان (کی بات) تلوار کے وار کی طرح (اثر انداز) ہوتی ہے۔“

◄◄ الفزاري به، منهم يوسف بن عدي، فالعلة من السدوسي فقط، والله أعلم.

٣٩٦٧- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الفتن والملاحم، باب في كف اللسان، ح: ٤٢٦٥ من حديث ليث بن أبي سليم، ح: ٢٠٨ به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ٢١٧٨ * زياد سيمين كُوش مجهول الحال، وفيه علة أخرى أشرت إليها آنفًا.

٣٩٦٨- [ضعيف] وضعفه البوصيري لعلتين، إحداهما ضعف محمد البيلماني، وتقدم، ح: ٢٥٠٠، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ٤٢٦٤، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر ضعيف.

٣٩٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ : مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ . فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ : إِنَّ لَكَ رَحِمًا . وَإِنَّ لَكَ حَقًّا . وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ . وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ . وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ . مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ . فَيَكْتُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللهِ . مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ . فَيَكْتُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ» .

٣٩٦٩- حضرت علقمہ بن وقاص ؒ سے روایت ہے، ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا جو (معاشرے میں) اونچا مقام رکھتا تھا۔ علقمہ ؒ نے اس سے کہا: تیرا (مجھ سے) قرابت کا تعلق ہے اور (مجھ پر) تیرا حق ہے۔ (اس لیے نصیحت کے طور پر بات کر رہا ہوں۔) میں نے دیکھا ہے کہ تو ان حکمرانوں کے پاس جاتا ہے، اور ان سے، جو اللہ چاہے، بات چیت کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مُزنی ؓ سے سنا ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے والی ایک بات کرتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات کرتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔“

قَالَ عَلْقَمَةُ : فَانْظُرْ ، وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ ، وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهِ . فَرُبَّ كَلَامٍ ، قَدْ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ ، مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ .

علقمہ ؒ نے کہا: اس لیے دیکھ لیا کر کہ تو کیا کہہ رہا ہے اور کیا کچھ منہ سے نکال رہا ہے، تیرا بھلا ہو۔ مجھے تو بلال بن حارث ؓ سے سنی ہوئی یہ حدیث کئی باتیں کہنے سے روک دیتی ہے۔

فوائد و مسائل: ① حکمرانوں سے تعلق رکھنے میں خطرہ ہے کہ ان کے غلط کاموں یا غلط باتوں کی تائید کرنی

٣٩٦٩ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في قلة الكلام، ح: ٢٣١٩ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم.

پڑے گی' اس لیے احتیاط پسند بزرگ حکومتی عہدے داروں سے زیادہ میل جول پسند نہیں فرماتے۔ لیکن اگر کسی ضرورت مند یا مظلوم کی مدد کے لیے یا ان کی کسی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لیے ان کے پاس جائیں تو حرج نہیں۔ ② حکمران اپنے مشیروں سے متاثر ہوتے ہیں' اس لیے انھیں غلط مشورہ دینے والا بہت بڑا مجرم ہے اور ان کے غلط اقدامات میں شریک ہے۔ ③ بعض اوقات ظاہری طور پر معمولی سمجھی جانے والی بات بہت دور رس اثرات رکھتی ہے' اس لیے معاشرے میں اہم مقام رکھنے والوں کو بہت احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔ ④ سیاست دان ہوں یا علماء یا افسران ان کی ذمہ داری بہت نازک ہے۔ اس کا احساس رہنا چاہیے۔ ⑤ علمائے کرام کو چاہیے کہ جب حکومتی عہدے داران سے مشورہ طلب کریں تو انھیں صحیح مشورہ دیں اور جب نصیحت کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا کے لیے ایسی نصیحت کریں جس سے عام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔

٣٩٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللهِ. لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا. فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

٣٩٧٠- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی (بعض اوقات) اللہ کی ناراضی والا ایک لفظ کہہ دیتا ہے' وہ اس میں حرج نہیں سمجھتا۔ (لیکن وہ اتنا بڑا گناہ کا لفظ ہوتا ہے کہ) وہ اس کی وجہ سے ستر سال تک جہنم میں گر جاتا ہے۔''

٣٩٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَسْكُتْ».

٣٩٧١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

٣٩٧٠_[صحيح] ﷺ ابن إسحاق تابعه يزيد بن الهاد، أحمد: ٢/ ٣٧٨، وباقي السند صحيح، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ٢٣١٤ وغيره.

٣٩٧١_ أخرجه البخاري، الأدب، باب: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ح: ٦٠١٨، من حديث أبي الأحوص به، ومسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف... الخ، ح: ٤٧/ ٧٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

فوائد و مسائل: ① بری بات کہنے سے اجتناب ایمان کا تقاضا ہے۔ ② فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرنا اور خاموش رہنا اچھی عادت ہے۔ ③ بے فائدہ باتوں میں مشغول رہنے سے ذکر الٰہی اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا بہت ہی بہتر ہے۔ اس کی وجہ سے گناہ سے حفاظت ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

٣٩٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ: قَالَ: «قُلْ: رَبِّيَ اللهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا».

٣٩٧٢- حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (نصیحت کی) ایک بات فرما دیجیے جس پر میں مضبوطی سے قائم رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: میرا رب اللہ ہے' پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے (نقصان پہنچنے کا) خوف ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا' پھر فرمایا: ''اس سے۔''

فوائد و مسائل: ① ایمان پر قائم رہنا اس لیے ضروری ہے کہ جہنم سے نجات صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب انسان کی موت ایمان کی حالت میں آئے۔ ② زبان سے جس قدر زیادہ گناہ سرزد ہوتے ہیں اتنے دوسرے اعضاء سے نہیں ہوتے۔ ③ زبان کے گناہ آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ ④ معاشرے میں زبان کے گناہوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی دوسرے گناہوں کو۔ ⑤ زبان کے گناہوں کے اثرات زیادہ شدید ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں اور بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں' مثلاً: قتل و غارت وغیرہ' اس لیے زبان کے بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

٣٩٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

٣٩٧٣- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا' ایک دن جبکہ ہم چل رہے تھے میں آپ کے

٣٩٧٢_ أخرجه مسلم، الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ح: ٣٨/ ٦٢ من طريق آخر عن عروة بن الزبير عن سفيان بن عبدالله به.

٣٩٧٣_ [حسن] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، ح: ٢٦١٦ عن محمد بن أبي عمر به، وقال: "حسن صحيح"، وللحديث شواهد.

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا. وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ ٱلْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧]. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟» قُلْتُ: بَلٰى. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: «تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا» قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ، عَلٰى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟؟؟».

قریب ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے اس کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ (جنت میں پہنچانے والا عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ...... جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے دین کا سر، اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ جہاد ہے۔'' پھر فرمایا: ''میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا مدار ہے؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں! تب نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ''اسے روک کر رکھنا۔'' میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہمارا

مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھے روئے۔ لوگوں کو (جہنم کی) آگ میں چہروں کے بل گھسیٹنے والی چیز ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں کے سوا اور کیا ہے؟''

فوائد و مسائل: ① سب نیکیوں کا مقصد اور گناہوں سے بچنے کی ہر کوشش کا مقصد جنت کا حصول اور جہنم سے نجات ہے' اس لیے یہ بہت عظیم مسئلہ ہے۔ ② نیکی اللہ کی توفیق ہی سے ہوتی ہے اور گناہ سے بچاؤ اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ ③ اسلام کے پانچوں ارکان پر کماحقہ عمل کرنے سے جنت ملتی ہے اور جہنم سے نجات ہوتی ہے۔ ④ روزہ' صدقہ اور تہجد نیکی کے دروازے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک عمل بہت سی نیکیوں میں معاون بنتا ہے' لہٰذا نفلی روزے' نفلی صدقات اور تہجد میں سے جو عمل بھی آسانی سے ہو سکے' اسے زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ ⑤ نفلی روزے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ⑥ صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں جنت حاصل ہوتی ہے۔ ⑦ نماز تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جا سکتی ہے' تاہم آدھی رات کے بعد خصوصاً تہائی رات باقی رہنے پر ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ ⑧ زبان کی حفاظت ایک اہم عمل ہے جس کا بڑی نیکیوں سے گہرا تعلق ہے۔ روزے کا فائدہ تبھی حاصل ہوتا ہے جب جھوٹ' چغلی' غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ صدقے کا ثواب تبھی ملتا ہے جب احسان نہ جتلایا جائے اور نیکی کا اعلان کر کے ریاکاری کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ تہجد میں اللہ کا ذکر' دعا اور تلاوت زبان کے عمل ہیں۔ ⑨ زبان کے گناہوں کو معمولی سمجھ لیا جاتا ہے' لہٰذا توبہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور گناہ اتنے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ⑩ دین کا سر کلمۂ توحید کا اقرار ہے جس کے ذریعے سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ توحید کے بغیر اسلام کی حیثیت وہی رہ جاتی ہے جو سر کاٹنے کے بعد انسان کی رہتی ہے۔ ⑪ اسلام کا ستون نماز ہے۔

٣٩٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا

۳۹۷۴- ام المومنین ام حبیبہ (بنت ابوسفیان) ﷞ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدم کے بیٹے کا ہر کلام اس کے خلاف ہے' اس کے حق میں نہیں' سوائے نیکی کا حکم دینے' برائی سے منع کرنے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے۔''

٣٩٧٤_ [**إسناده ضعيف**] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه، حديث "كل كلام ابن آدم عليه لا له"، ح: ٢٤١٢ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب" * أم صالح بنت صالح لا يعرف حالها (تقريب).

لَهُ. إِلَّا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

٣٩٧٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي، يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى أُمَرَائِنَا فَنَقُولُ الْقَوْلَ. فَإِذَا خَرَجْنَا، قُلْنَا غَيْرَهُ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ذٰلِكَ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، النِّفَاقَ.

۳۹۷۵- حضرت ابو شعثاء ؒ سے روایت ہے' کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا: ہم امراء (حکمرانوں) کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں' پھر جب ہم باہر آتے ہیں تو دوسری بات کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس چیز کو ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① مسلمان کا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔ ② حکمرانوں کے سامنے صحیح صورت حال پیش کرنا اور صحیح رائے دینا ضروری ہے۔ ان کی خوشنودی کے لیے غلط رائے دینا یا ان کے غلط کام کو غلط جانتے ہوئے بھی اس کی تعریف کرنا بہت بڑی اخلاقی کمزوری ہے جس سے حکمران کو بھی نقصان ہوتا ہے اور مسلم عوام کو بھی۔ ③ منافقانہ طرز عمل جھوٹ' دھوکے اور خوشامد پر مبنی ہوتا ہے اور یہ سب بری عادتیں ہیں۔

٣٩٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ».

۳۹۷۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی انسان کے اسلام کی خوبی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ الموسوعة الحديثية

٣٩٧٥ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ١٠٥ عن ليلٰى به، وتابعه أبوخالد سليمان بن حيان الأحمر، النسائي في الكبرٰى: ٥/ ٢٣١، ح: ٨٧٥٩، وله شواهد عند البخاري، ح: ٧١٧٨، وأحمد: ٢/ ٦٩ وغيرهما، والحديث صححه البوصيري.

٣٩٧٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب [حديث: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه"]، ح: ٢٣١٧ من حديث الأوزاعي به، وقال: "غريب"، وأخرجه البغوي، شرح السنة: ١٤/ ٣٢٠، ح: ٤١٣٢ بإسناد صحيح عن الأوزاعي حدثني قرة بن عبدالرحمٰن بن حيويل حدثني الزهري حدثني أبوسلمة بن عبدالرحمٰن حدثني أبوهريرة به. . . . الخ، وحسنه النووي في الأربعين، وله شواهد * قرة ضعفه الجمهور.

مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور محقق عصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی شرح السنہ کی روایت کو سنداً صحیح قرار دیا ہے اور امام نووی کی تحسین کو بھی نوٹ کیا ہے، نیز اس کے مزید شواہد کا بھی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کی ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ٣/٢٥٦، وصحيح سنن ابن ماجه، رقم: ٣٢٢٦، طبع مكتبة المعارف، الرياض) ② غیر متعلقہ امور میں بے جا مداخلت غلط نتائج پیدا کرتی ہے۔ ③ برے کام سے منع کرنا بے جا مداخلت میں شامل نہیں۔

(المعجم ١٣) - بَابُ الْعُزْلَةِ (التحفة ١٣)

باب: ١٣- (فتنوں کے دور میں لوگوں سے) الگ تھلگ رہنا

٣٩٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعَجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ، مَظَانَّهُ. وَرَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

٣٩٧٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے بہترین زندگی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے، اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر (میدان جنگ میں) اڑتا پھرتا ہو، جب بھی خوف زدہ کرنے والی یا پریشان کن آواز سنائی دے، وہ اس پر ادھر اُڑ جاتا ہے۔ وہ موت یا شہادت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یا ایک آدمی کسی چوٹی پر یا کسی وادی میں چند بکریاں لے کر رہ رہا ہے، وہ نماز قائم کرتا ہے، زکاۃ ادا کرتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ صرف نیکی کے معاملات میں تعلق رکھتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① جہاد کی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔ ② مجاہد کا مقصد اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنا اور کافروں سے مسلمانوں کی سرزمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اسے عہدے، تمغے، انعام یا شہرت کی تمنا نہیں ہوتی۔

٣٩٧٧- أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ح: ١٨٨٩ من حديث عبدالعزيز به.

③ شہادت کی تمنا کرنا اور جہاد میں اس لیے حصہ لینا کہ شہادت کی موت نصیب ہو ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ ④ فتنوں کے زمانے میں اپنا دین بچانے کے لیے عام آبادی سے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا جائز ہے لیکن یہ تنہائی اس طرح کی نہیں ہونی چاہیے جس طرح کی عیسائی راہب یا ہندو جوگی اختیار کرتے ہیں کہ انسانوں سے بالکل کٹ جاتے ہیں' بلکہ اس کا مقصد لوگوں کے برے کاموں میں شریک ہونے سے بچنا ہے، نیکی کے کاموں میں حسب طاقت شریک رہنا چاہیے۔ ⑤ نماز اور زکاۃ سب سے اہم عبادتیں ہیں' ان سے کسی بھی حال میں غفلت جائز نہیں۔

٣٩٧٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

۳۹۷۸- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: کون سا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنے والا۔'' اس نے کہا: اس کے بعد کون سا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے' لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھتا ہے۔''

٣٩٧٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ

۳۹۷۹- حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو (جہنم کی طرف) بلائیں گے۔ جو شخص ان کی بات مانے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے اوصاف (اور علامات) بتا

٣٩٧٨ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب العزلة راحة من خلاط السوء، ح: ٦٤٩٤ من حديث الزهري به، ومسلم، الإمارة، الباب السابق، ح: ١٨٨٨ من حديث يحيى بن حمزة به.

٣٩٧٩ـ أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ٣٦٠٦/ ٧٠٨٤، ومسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن . . . الخ، ح: ١٨٤٧ من حديث الوليد به.

أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي، إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا. وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ كَذٰلِكَ».

دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ’’وہ ہم ہی میں سے کچھ افراد ہوں گے اور ہماری زبانوں ہی میں بات کریں گے۔‘‘ میں نے کہا: اگر مجھے (ان کا) یہ زمانہ ملے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ’’مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کے امام کے ساتھ پیوستہ رہنا۔ اگر ان کی اجتماعیت نہ ہو اور نہ کوئی (متفقہ) امام ہو تو ان سب فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے حتی کہ تجھے اسی حال میں موت آ جائے۔‘‘

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کے بعد ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جو باطل کی طرف دعوت دینے والے تھے اور عام لوگ ان کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر ان کی بات مان لیتے تھے۔ ② خارجی، معتزلہ، شیعہ اور جہمیہ وغیرہ فرقے صحابہ وتابعین کے دور میں پیدا ہوئے۔ صحابہ وتابعین نے ان کی تردید کی اور ان کے شبہات کا ازالہ کیا۔ ③ اختلاف کے اس دور میں صحیح راستہ وہی تھا جس پر صحابۂ کرام اور تابعین قائم تھے، بعد میں پیدا ہونے والے اختلافات میں بھی صحابہ وتابعین کا طرز عمل ہی قابلِ اتباع ہے۔ ④ ’’جماعت المسلمین‘‘ سے مراد وہ مسلمان ہیں جو ان فرقوں سے الگ ہیں، مثلاً: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک فرقہ ان کی محبت میں غلو کا شکار ہوا، جیسے: کیسانیہ اور دوسرے شیعہ فرقے۔ ایک فرقہ ان کی مخالفت میں حد سے بڑھ گیا، مثلاً: خارجی اور ناصبی۔ عام مسلمان ان دونوں سے الگ رہے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ راشد تسلیم کیا لیکن انھیں معصوم نہیں مانا، ان کے لیے اللہ کے نور میں سے نور ہونے کا عقیدہ نہیں رکھا۔ یہی عام مسلمان ’’جماعت المسلمین‘‘ (مسلمانوں کی جماعت) ہیں۔ علاوہ ازیں خروج وبغاوت کے زمانے میں خلیفۂ وقت کے ساتھ رہنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ ⑤ مسلمانوں کے امام سے مراد وہ حکمران اور خلیفہ ہے جو اسلامی شریعت کی روشنی میں ان کے معاملات کا انتظام کرتا اور دوسرے فرائض انجام دیتا ہے، مثلاً: اسلامی سلطنت کی سرزمین کی حفاظت، دشمن ملکوں کے خلاف جہاد، زکاۃ وغیرہ کی وصولی اور تقسیم، بیت المال کا دوسرا انتظام، مجرموں کی گرفتاری اور سزا، مسلمانوں کے جھگڑوں میں فیصلے کرنا اور اس مقصد کے لیے قاضی اور جج مقرر کرنا وغیرہ۔ ⑥ بعض لوگوں نے ’’مسلمانوں کی جماعت‘‘ کا مصداق ایک خود ساختہ جماعت کو قرار دینے کی کوشش کی ہے، حالانکہ ’’جماعۃ المسلمین‘‘ کا لفظ اسم عَلَم کے طور پر استعمال نہیں ہوا ورنہ إِمَامَهُمْ (ان کا امام) کے بجائے إِمَامَهَا (اس جماعت کا امام) فرمایا جاتا۔ جو امام مسلمانوں کا دفاع نہیں کر سکتا اور ان پر اسلامی شریعت نافذ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے ساتھ پیوستگی کا حکم ناقابل فہم ہے۔ ⑦ فتنوں کے زمانے میں کسی پارٹی کے ساتھ مل کر

دوسرے مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں، البتہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف جنگ کرنا اسلامی سلطنت کے دفاع اور قوت کے لیے ضروری ہے۔ ⑧ دور حاضر میں مختلف مذہبی تنظیمیں صرف تعاون علی البر کی بنیاد پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ وابستگی یا عدم وابستگی کا تعلق اسلام کے بنیادی احکام سے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک جماعت یا بیک وقت متعدد جماعتوں سے تعاون درست ہے، جب تک وہ کوئی غلط کام نہ کریں۔ جو کام غلط ہو اس میں تعاون جائز نہیں۔

٣٩٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

٣٩٨٠- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان کے لیے بہترین مال بکریاں ہوں جن کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں (جہاں گھاس چارہ مل سکتا ہے) لیے پھرتا رہے۔ اور (اس طرح) اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (فتنوں سے دور) بھاگتا پھرے۔“

فوائد و مسائل: ① جب عام لوگوں کے ساتھ رہنے میں ایمان کو خطرہ ہو تو گوشہ نشینی اختیار کرنا جائز ہے۔ ② جو شخص فتنوں میں غلط کار لوگوں کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے اپنی زبان اور علم کا استعمال کر سکتا ہو اس کے لیے وعظ و نصیحت اور بحث و مناظرہ کے لیے آبادی میں رہنا اور یہ خدمت سرانجام دینا افضل ہے۔

٣٩٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتَنٌ. عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ.

٣٩٨١- حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنے پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تو کسی درخت کی جڑ چباتا ہوا مر جائے۔“

٣٩٨٠ـ [صحيح] كذا قال ابن ماجه، والصواب عن عبدالرحمٰن بن عبدالله عن أبيه، وأخرجه البخاري، الإيمان، باب: من الدين الفرار من الفتن، ح: ١٩ وغيره.

٣٩٨١ـ [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٥/ ١٨، ح: ٨٠٣٣ من حديث سعيد به مطولاً، وله شواهد، منها ما رواه أبوداود، ح: ٤٢٤٦، وإسناده صحيح.

فَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

٣٩٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔''

٣٩٨٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔''

فوائد و مسائل: ① مومن سے بعض اوقات غلطی ہو سکتی ہے لیکن غلطی واضح ہونے پر اس سے رجوع کر لینا چاہیے۔ ② جو شخص ایک بار نا قابل اعتماد ثابت ہو جائے دوبارہ اس پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لینا درست نہیں۔

(المعجم ١٤) - بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ (التحفة ١٤)

باب:۱۴- مشتبہ کام کرنے سے رک جانا

٣٩٨٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

۳۹۸۴- امام شعبی ؒ سے روایت ہے' انھوں

٣٩٨٢- أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ٦١٣٣، ومسلم، الزهد، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ٢٩٩٨/ ٦٣ من حديث الليث به.

٣٩٨٣- [صحيح] أخرجه الطيالسي، ح: ١٨١٣ عن زمعة به، وهو في المسند لأحمد: ٢/ ١١٥ من حديث زمعة * زمعة تقدم حاله، ح: ٣٢٦، والحديث السابق شاهد له.

٣٩٨٤- أخرجه البخاري، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح: ٥٢، ومسلم، المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات، ح: ١٥٩٩/ ١٠٧ من حديث زكريا به.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَأَهْوٰى بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ. وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ. كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمٰى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ. أَلَا، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمٰى. أَلَا، وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا، وَهِيَ الْقَلْبُ».

نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ کو منبر پر اپنے کانوں کی طرف انگلیوں سے اشارہ کر کے یہ فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''حلال واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں' جن سے اکثر لوگ واقف نہیں۔ تو جس نے شبہ والی چیزوں سے اجتناب کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو کوئی شبہ والی چیزوں میں مبتلا ہو گیا' وہ حرام میں مبتلا ہو جائے گا' جیسے ممنوعہ چراگاہ کے اردگرد بکریاں چرانے والا' ہو سکتا ہے کہ (نادانستہ طور پر) اس کے اندر (جانور) چرا لے (اور اس طرح مجرم قرار پا جائے۔) خبردار! ہر بادشاہ کی ایک ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے (جس میں عام لوگوں کے جانوروں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔) خبردار! اللہ کی ممنوعہ چراگاہ سے مراد اللہ کی حرام کردہ چیزیں (اور کام) ہیں۔ سن لو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے' اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ دل ہے۔''

فوائد و مسائل: ① کھانے پینے کی چیزیں ہوں یا روزمرہ کے اعمال' ان میں کچھ واضح طور پر حلال ہیں جن میں کوئی شک نہیں' مثلاً: روٹی' شہد' اللہ کا نام لے کر ذبح کیے ہوئے حلال جانور کا گوشت' جائز ضرورت کے لیے کہیں آنا جانا اور کسی سے بات چیت کرنا وغیرہ۔ کچھ چیزیں اور کام واضح طور پر حرام ہیں' مثلاً: خنزیر کا گوشت' شراب' مردار' جھوٹ بولنا' چوری کرنا اور زنا کرنا وغیرہ۔ بعض چیزیں اور کام ایسے ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا واضح نہیں۔ عام لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے۔ علماء ان کا حکم قرآن وحدیث کے الفاظ کے اشارات و اقتضاء سے یا قیاس وغیرہ سے معلوم کرتے ہیں۔ ② جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو' مسئلہ پوچھنے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے معاملے کی ایک صورت جائز اور ایک ناجائز

ہو۔ مسئلہ معلوم ہو جانے کے بعد صحیح اور راجح موقف کے مطابق عمل کیا جائے۔ ③ مشکوک چیز پر عمل کرنے سے گناہ کا اندیشہ تو ہوتا ہی ہے، عوام بھی بدظن ہوتے ہیں۔ انسان کو بلاوجہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے وہ بدنام ہو جائے۔ ④ جس کام سے ممنوع کام تک نوبت پہنچنے کا خطرہ ہو اس سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے، جیسے غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں ملنا، اگرچہ پردہ کی پابندی کے ساتھ ہو اس سے خطرہ ہے کہ شیطان گناہ کی خواہش پیدا کر دے اور دونوں افراد کبیرہ گناہ میں ملوث ہو جائیں۔ ⑤ مثال دے کر سمجھانے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا ہے اور سننے والا اس پر اطمینان اور دل کی آمادگی کے ساتھ عمل کر سکتا ہے۔ ⑥ دل کی اصلاح بہت ضروری ہے تاکہ اخلاص، یقین اور اللہ کی محبت وغیرہ جیسی صفات حاصل ہوں۔ ان کی وجہ سے نیکی پر عمل کرنا اور گناہ سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

٣٩٨٥- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ».

٣٩٨٥- حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل و غارت (اور فتنوں کے ایام) کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔“

فوائد و مسائل: ① فتنہ و فساد کے ایام میں فتنوں میں شمولیت سے بہتر ہے کہ ان سے الگ تھلگ رہا جائے۔ اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارا جائے۔ ② رہبانیت ممنوع ہے لیکن فتنوں کے ایام میں گوشہ نشینی رہبانیت میں شامل نہیں کیونکہ رہبانیت کا مطلب ہے کہ عوام سے جائز میل جول سے بھی اجتناب کیا جائے اور عبادت میں اس طرح کی سختی کی جائے جو سنت کے خلاف ہے جب کہ اس گوشہ نشینی کا مقصد اپنے آپ کو قتل و غارت اور فساد میں ملوث ہونے سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس دوران میں مسنون نفلی عبادات میں اس حد تک مشغول ہوا جا سکتا ہے کہ اپنی ذات اور بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ کسی اور مشکوک سرگرمی میں حصہ نہ لیا جا سکے۔ ③ ہجرت میں وطن چھوڑا جاتا ہے اور گوشہ نشینی میں اہل وطن کی برائیوں اور شرارتوں سے دامن بچانے کے لیے ان سے تعلق محدود کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں عمل مشابہ ہیں اور ان دونوں کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

(المعجم ١٥) - بَاب: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا

(التحفة ١٥)

باب:١٥- اسلام شروع میں اجنبی تھا

٣٩٨٥ـ أخرجه مسلم، الفتن، باب فضل العبادة في الهرج، ح: ٢٩٤٨/ ١٣٠ من حديث المعلى بن زياد به.

٣٩٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ».

۳۹۸۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام شروع میں اجنبی تھا' اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا' اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔''

فوائد و مسائل: ① ''غریب'' اجنبی اور بے وطن کو کہتے ہیں۔ شروع میں اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ اسے کوئی جانتا نہ تھا۔ معاشرہ اسے قبول کرنے پر تیار نہ تھا۔ آہستہ آہستہ لوگ اسے سمجھتے اور قبول کرتے گئے حتی کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا اور کفر و شرک ختم ہو گیا۔ ② خلفائے راشدین کے دور کے بعد اسلام میں بدعات کا ظہور ہوا' بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے غیر مسلموں کے رسم و رواج اور خیالات اپنا لیے۔ اس طرح اصل اسلام چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اکثریت نے خود ساختہ رسم و رواج اور غلط عقائد و اعمال ہی کو صحیح اسلام سمجھ لیا۔ ③ جن اجنبیوں کو مبارک باد دی گئی ہے' ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدعات کی کثرت میں سنت پر عمل پیرا رہیں' غلط عقائد مشہور ہونے پر صحیح عقیدے پر قائم رہیں اور اخلاقی انحطاط کے دور میں صحیح اسلامی اخلاق کو اختیار کریں۔ ④ حق و باطل کا دار و مدار کسی نام کو اختیار کرنے پر نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی موافقت اور مخالفت پر ہے۔

٣٩٨٧- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا،

۳۹۸۷- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام شروع میں اجنبی تھا' اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا' اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔''

٣٩٨٦- أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريبًا وسيعود غريبًا ... الخ، ح: ١٤٥/ ٢٣٢ من حديث مروان الفزاري به.

٣٩٨٧- [إسناده حسن] أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ١/ ٢٩٨ من حديث الليث بن سعد عن يزيد به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

وَسَيَعُودُ غَرِيبًا . فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ» .

٣٩٨٨- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا . فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ» .

٣٩٨٨- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام اجنبی کے طور پر شروع ہوا' اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ تو اجنبیوں کو مبارک ہو۔''

قَالَ: قِيلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ .

عرض کیا گیا: اجنبی (غرباء) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قبائل سے الگ ہونے والے۔''

(المعجم ١٦) - بَابُ مَنْ تُرْجٰى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ (التحفة ١٦)

باب: ١٦-فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے

٣٩٨٩- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي . فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: يُبْكِينِي

٣٩٨٩- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے ایک ارشاد کی وجہ سے رونا آ رہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے

٣٩٨٨- [صحيح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ماجاء أن الإسلام بدأ غريبًا وسيعود غريبًا، ح: ٢٦٢٩ من حديث حفص به، وقال: "حسن غريب صحيح"، ورواه أبوخالد سليمان بن حيان عن الأعمش به، وصححه البغوي في شرح السنة: ١/ ١١٨، ولم أجد تصريح سماع الأعمش وأبي إسحاق، والحديث السابق والذي قبله يغنيان عنه.

٣٩٨٩- [ضعيف] أخرجه الحاكم: ٤/ ٣٢٨ من حديث عيسى الزرقي به، وقال: "صحيح"، ووافقه الذهبي * وعيسى متروك (تقريب)، ولبعض الحديث شواهد صحيحة، وعند الحاكم: ٢/ ٣١٧ رواية معللة.

شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ. وَإِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ، إِذَا غَابُوا، لَمْ يُفْتَقَدُوا. وَإِنْ حَضَرُوا، لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا. قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدٰى. يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ».

تھے: ''تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے، وہ (گویا) اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ گمنام متقی نیک لوگ پسند ہیں جو غیر حاضر ہوں تو انھیں تلاش نہیں کیا جاتا، اگر موجود ہوں تو انھیں بلایا نہیں جاتا، نہ انھیں پہچانا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر ایک غبار آلود تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں (اور فتنوں سے متاثر ہو کر گمراہ نہیں ہوتے۔'')

٣٩٩٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ [عُمَرَ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

٣٩٩٠- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی مثال ان سو اونٹوں کی سی ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے۔''

فوائد و مسائل: ① صاحب کمال لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ② عوام میں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی اہم ذمہ داری کو اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر کامل اہلیت والا فرد نہ ملے تو ناقص اہلیت والے ہی سے کام چلانا چاہیے، تاہم ان کی مناسب رہنمائی اور ان کے کام کی مناسب نگرانی ضروری ہے۔ ③ مربی تربیت میں محنت کرے اور اس کا مطلوب نتیجہ نہ نکلے تو ضروری نہیں کہ تربیت میں نقص ہو۔ بعض اوقات تربیت پانے والوں کے نقص کی وجہ سے مطلوب نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

(المعجم ١٧) - بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ (التحفة ١٧)

باب: ١٧- امتوں کا فرقوں میں تقسیم ہونا

٣٩٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

٣٩٩١- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے،

٣٩٩٠ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ١٧٠، ١٢٣؛ ١٣٩ من حديث زيد به، وثبت سماع زيد من ابن عمر، ولم يكن مدلسًا على الراجح، ولحديثه شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الزهري عن سالم عن أبيه.

٣٩٩١ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، السنة، باب شرح السنة، ح: ٤٥٩٦ من حديث محمد بن عمرو به، وقال◀◀

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔''

٣٩٩٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِفْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَإِحْدٰى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ» قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «الْجَمَاعَةُ».

۳۹۹۲- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنتی تھا اور ستر جہنمی۔ عیسائی بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) اکہتر جہنمی تھے اور ایک جنتی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میری امت ضرور تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ''جماعت۔''

٣٩٩٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۳۹۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

◀◀ الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ٢٦٤٠، وصححه ابن حبان، ح: ١٨٣٤، والحاكم: ١/ ١٢٨ علٰى شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

٣٩٩٢- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ١٨/ ٧٠، وابن أبي عاصم في السنة: ١/ ٣٢، ح: ٦٢ وغيرهما من حديث عباد به.

٣٩٩٣- [صحيح] أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٤، ح: ٤١ من حديث الوليد عن أبي عمرو الأوزاعي به، وصححه البوصيري * قتادة عنعن، وتابعه سعيد بن أبي هلال وزيد بن أسلم وغيرهما كما ذكرته في تخريج النهاية، ح: ٤٨.

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا وہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے اور وہ جماعت ہے۔“

فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ نے مستقبل میں پیش آنے والے جن جن واقعات کی جس جس طرح خبر دی۔ وہ اسی طرح پیش آئے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت اور صداقت کی دلیل ہے۔ ② فرقوں میں تقسیم ہونے کے بارے میں اس لیے بتایا گیا ہے کہ مسلمان ان اختلافات میں صحیح طرز عمل اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ ③ نصاریٰ اور مسلمانوں میں اختلاف کی اصل وجہ خواہشاتِ نفس کی پیروی اور تعصب ہے۔ اور یہ جرائم جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ ④ مسلمانوں کی اصل ”جماعت“ وہ ہے جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلی آ رہی ہے۔ اس جماعت سے لوگ الگ ہو کر مختلف فرقوں کی شکل اختیار کر گئے لیکن اصل ”جماعت“ بھی قائم ہے۔ مسلمانوں کو اسی ”جماعت“ کے ساتھ رہنے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ ⑤ جماعت سے الگ ہونے والے خواہش نفس یا غلط تاویلات کی وجہ سے الگ ہوئے۔ جو لوگ ان فرقوں میں شامل نہیں ہوئے وہ قرآن و حدیث پر قائم رہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ⑥ نجات کا دارومدار اپنی پارٹی کا کوئی خاص نام رکھ لینے پر نہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے پر ہے۔ عاملین کتاب و سنت مختلف زمانوں اور علاقوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ الگ الگ فرقے بن گئے ہیں بلکہ وہ سب تنظیمیں یا جماعتیں ”الجماعۃ“ میں شامل ہیں۔

٣٩٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ،

۳۹۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ پہلوں کے طریقے کی (پوری طرح) پیروی کرو گے جیسے باع باع کے برابر، ہاتھ ہاتھ کے برابر، اور بالشت بالشت کے برابر ہوتی ہے حتی کہ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں گھسے

٣٩٩٤ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٥٠ عن يزيد به، وصححه البوصيري، والحاكم: ١/ ٣٧ علٰى شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق أخرٰى عند البخاري ومسلم وغيرهما.

وَشِبْرًا بِشِبْرٍ. حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: «فَمَنْ، إِذًا؟».

ہوں گے تو تم بھی ضرور اس میں گھسو گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی (پیروی کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ''اور کن کی؟''

فوائد ومسائل: ① یہود ونصاریٰ کے رسم ورواج کی پیروی کرنا گمراہی کا باعث ہے۔ ② یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہونا ان کی محبت پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کا مذہب بھی اچھا محسوس ہونے لگتا ہے۔ جب اسلام کے مقابلے میں کفر کے طور طریقے اچھے لگنے لگیں تو پھر نام نہاد ایمان کا باقی رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ③ ''باع'' سے مراد وہ فاصلہ ہے جو دونوں ہاتھوں کے سروں کے درمیان اس وقت ہوتا ہے، جب دونوں بازو مخالف سمتوں میں دائیں بائیں پھیلا لیے جائیں۔ ''ہاتھ'' (ذراع) سے مراد ہاتھ کی انگلیوں سے کہنی تک کا فاصلہ ہے۔ ④ سانڈے کے بل میں گھسنے کی کوشش کرنا ایک نامعقول حرکت ہے لیکن یہود ونصاریٰ کی پیروی میں مسلمان یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ یہ کام یا سوچ درست بھی ہے یا نہیں، بغیر سوچے سمجھے اس کی پیروی شروع کر دیں گے۔ ⑤ اس پیش گوئی پر عمل کی موجودہ دور میں متعدد مثالیں ہیں، جیسے آج سے چند سال قبل جب ''سوشلزم'' کا تصور نیا نیا سامنے آیا تو مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن وحدیث کی نصوص کی اس انداز سے تاویل شروع کر دی کہ جس سے سوشلزم کا اسلام میں شامل ہونا ثابت کیا جا سکے۔ جب روس نے سوشلزم کے اس تصور کو چھوڑ دیا تو انھی لوگوں نے قرآن مجید سے مغربی جمہوریت اور مادر پدر آزادی کے حق میں ''دلائل'' تلاش کرنے شروع کر دیے۔ اسی طرح مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار ہے جس کا مسلمانوں کی نسلِ نو بڑی تیزی سے شکار ہوتی جا رہی ہے۔ أَعَاذَنَا اللهُ مِنْهُ.

(المعجم ١٨) - بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

(التحفة ١٨)

باب: ١٨- مال کا فتنہ

٣٩٩٥- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «لَا. وَاللهِ مَا أَخْشٰى عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ

٣٩٩٥- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا: ''لوگو، قسم ہے اللہ کی! مجھے تمھارے بارے میں صرف دنیا کی زینت (اور مال ودولت) سے خطرہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمھیں عطا فرمائے گا۔'' ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا خیر سے بھی شر حاصل ہو جاتا

٣٩٩٥_ أخرجه مسلم، الزكاة، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنيا وما يبسط منها، ح: ١٠٥٢/ ١٢١ من حديث الليث به.

اللهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ، أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوَ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ. أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلَتْ، فَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ، يُبَارَكُ لَهُ. وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

ہے؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ”تم نے کیا سوال کیا؟“ اس نے کہا: میں نے کہا تھا: کیا خیر سے بھی شر حاصل ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیر (حلال مال) سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے، کیا وہ خیر ہے؟ (دنیا کا ہر مال خیر نہیں ہوتا۔) موسم بہار میں جو سبزہ اگتا ہے اس سے جانور اپھارے کا شکار ہو کر مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے، مگر وہ چرنے والا جانور (بچ جاتا ہے) جو کھاتا ہے، پھر جب اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو دھوپ کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرتا ہے، پھر جگالی کرتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ کھانے لگتا ہے۔ جو شخص جائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اسے اس میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص ناجائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا رہتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

فوائد و مسائل: ① مال و دولت کی حرص انسان کے دین کے لیے خطرناک ہے۔ ② مال اللہ کی نعمت ہے، اس لیے حلال طریقے سے حاصل کرنا منع نہیں۔ ③ حلال کمائی سے حاصل ہونے والا مال بھی خرچ نہ کرنا بلکہ سمیٹ سمیٹ کر رکھنا نقصان دہ ہے۔ ④ گھاس اور سبزہ جانور کے لیے مفید ہے بشرطیکہ پہلا کھایا ہوا ہضم ہونے کے بعد اور کھائے۔ اگر مسلسل کھاتا جائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اسی طرح مال مفید چیز ہے بشرطیکہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا جائے۔ ⑤ مثال دے کر سمجھانے سے بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔

٣٩٩٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ

٣٩٩٦- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم فارس اور روم (کی سلطنتوں) کے خزانے فتح کر لو گے تو تمھاری

٣٩٩٦- أخرجه مسلم، الزهد والرقاق، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٦٢/٧ عن عمرو بن سراد به.

حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟» قَالَ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللهُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ. تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ. أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ. ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ».

کیا حالت ہوگی؟“ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: ہم وہی کچھ (شکر کے کلمات) کہیں گے (اور شکر والے عمل کریں گے) جن کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا دوسری بات ہوگی۔ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے‘ پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے‘ پھر ایک دوسرے سے منہ پھیرو گے‘ پھر ایک دوسرے سے ناراض رہنے لگو گے۔ یا اس طرح کا کوئی اور لفظ فرمایا۔ پھر تم غریب مہاجرین میں جاؤ گے اور انھیں ایک دوسرے کی گردنوں پر لا دو گے۔“

فوائد و مسائل: ① رشک سے یہاں دنیا کے مال کی طرف مسابقت مراد ہے۔ کسی نعمت کے بارے میں یہ خواہش کہ وہ مجھے ملے‘ دوسرے کو نہ ملے‘ ناجائز رشک ہے۔ اس قسم کا رشک حسد تک لے جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے۔ جائز رشک کا مطلب یہ خواہش ہے کہ جیسی نعمت کسی کو ملی ہے ویسی مجھے بھی ملے۔ یہ رشک جائز ہے۔ ② حسد کے نتیجے میں تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں اور دشمنی تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ یہ سب عادتیں مذموم ہیں۔ ③ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند افراد تنگ دست افراد پر سختی کریں گے اور رعب جمائیں گے۔ یہ صفات صحابۂ کرام ؓ میں نہیں تھیں‘ بعد والوں میں ایسے افراد ظاہر ہوئے جن میں ایسی خصلتیں موجود تھیں۔

٣٩٩٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ

٣٩٩٧- حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے...... وہ بنو عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے...... انھوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں (کے لوگوں) کا جزیہ لے کر آئیں۔ نبی ﷺ نے بحرین

٣٩٩٧_ أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب، ح: ٣١٥٨، ٤٠١٥، ٦٤٢٥ من حديث ابن شهاب الزهري به، ومسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ٢٩٦١ من حديث ابن وهب به.

ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟» قَالُوا: أَجَلْ. يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ. فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ. وَلَٰكِنِّي أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَىٰ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَافَسُوهَا[كَمَا تَنَافَسُوهَا]. فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ».

والوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی ؓ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار کو حضرت ابوعبیدہ ؓ کی آمد کا علم ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز (مسجد نبوی میں) رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو مسکرا دیئے پھر فرمایا: ’’میرا خیال ہے، تم نے سنا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟‘‘ انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ فرمایا: ’’خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں۔ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک (اور مسابقت) کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا، تو یہ (دنیا) تمھیں تباہ کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔‘‘

فوائد ومسائل: دولت ایک آزمائش ہے۔ اس کی حرص کی وجہ سے ظلم اور گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ② مال حلال طریقے سے حاصل ہو اور اس پر قناعت کی جائے تو برا نہیں۔

(المعجم ١٩) - بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

(التحفة ١٩)

باب:١٩-عورتوں کا فتنہ

٣٩٩٨- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ

٣٩٩٨- حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں اپنے بعد مردوں

٣٩٩٨- أخرجه البخاري، النكاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة... الخ، ح: ٢٠٩٦، ومسلم، الذكر والدعاء، باب أكثر أهل الجنة الفقراء، وأكثر أهل النار النساء، وبيان الفتنة بالنساء، ح: ٢٧٤٠/ ٩٧ من حديث سلمان التيمي به.

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَدَعُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ، مِنَ النِّسَاءِ».

کے لیے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑتا۔“

فوائد و مسائل: ① مرد اور عورت کا تعلق ایک فطری تعلق ہے لیکن شریعت نے اس کے لیے کچھ اصول و قواعد مقرر کیے ہیں۔ مرد جذبات سے مغلوب ہو کر یہ اصول توڑ دیتا ہے' اس لیے مرد کے لیے یہ چیز ایک آزمائش ہے۔ ② اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت سے تعلق جائز شرعی طریقے سے (نکاح کے ذریعے سے) قائم کیا جائے۔ ③ بعض دفعہ مرد بیوی کو خوش کرنے کے لیے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا رشتے داروں سے تعلقات خراب کر لیتا ہے' یا بیوی کی فرمائش پوری کرنے کے لیے حرام طریقے سے مال حاصل کرتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان معاملات میں احتیاط سے کام لے تا کہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔ ④ عورت کے لیے مرد بھی اسی طرح آزمائش ہے۔ خاوند کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی نافرمانی کرنا اس آزمائش میں ناکامی ہے۔

٣٩٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ».

٣٩٩٩- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر صبح دو فرشتے اعلان کرتے ہیں: مردوں کے لیے عورتوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ اور عورتوں کے لیے مردوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔“

٤٠٠٠- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى

٤٠٠٠- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'

٣٩٩٩ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ٢/ ١٥٩ من حديث وكيع به، وقال: "صحيح الإسناد" ورده الذهبي بقوله "خارجة واهٍ" وقال عنه الحافظ: "متروك وكان يدلس عن الكذابين" (تقريب).

٤٠٠٠ـ [صحيح] أخرجه الترمذي كما تقدم، ح: ٢٨٧٣، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ٢٧٤٢ من حديث أبي◀◀

اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. أَلَا، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ».

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں (دوسروں کا) خلیفہ بنا کر یہ دیکھے گا کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا (کے شر) سے بچو اور عورتوں (کی وجہ سے گمراہ ہونے) سے بچو۔“

٤٠٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا، حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ، وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ».

۴۰۰۱- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے کہ قبیلۂ مزینہ کی ایک عورت زینت والا لباس پہنے اتراتی ہوئی مسجد میں آئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں زینت والا لباس پہننے اور تفاخر والی چال چلنے سے منع کرو۔ بنی اسرائیل پر اسی وقت لعنت کی گئی تھی جب ان کی عورتوں نے زینت والا لباس پہنا اور مسجدوں میں فخر سے چلنے لگیں۔“

٤٠٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

۴۰۰۲- حضرت ابورُہم ؓ کے آزاد کردہ حضرت عبید (بن کثیر ؒ) سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

◄◄ سلمة عن أبي نضرة به.

٤٠٠١ـ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف، داود بن مدرك لا يعرف وموسى بن عبيدة (تقدم، ح: ٢٥١) ضعيف".

٤٠٠٢ـ [حسن] أخرجه أبوداود، الترجل، باب في طيب المرأة للخروج، ح: ٤١٧٤ من حديث سفيان به * عاصم ضعيف، وتابعه عبدالرحمٰن بن الحارث بن أبي عبيد عند البيهقي: ٣/ ١٣٣، ١٣٤.

مَوْلٰى أَبِي رُهْمٍ [وَ] اسْمُهُ عُبَيْدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً، تُرِيدُ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ: يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيدِينَ؟ قَالَتِ: الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، حَتّٰى تَغْتَسِلَ».

ؓ کو ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگا رکھی تھی اور مسجد کی طرف جا رہی تھی۔ ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: جبار کی بندی! کہاں جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد میں۔ فرمایا: اسی لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک غسل نہ کر لے۔''

فوائد و مسائل: ① عورت کو گھر سے نکلتے وقت خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔ ② عورت کے لیے نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جانا جائز ہے بشرطیکہ زیب و زینت کر کے نہ نکلے بلکہ سادہ لباس میں پردے اور دیگر شرعی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے جائے۔ ③ بزرگ شخصیت کے لیے جائز ہے کہ اجنبی عورت کو غلطی پر تنبیہ کرے بشرطیکہ اس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس سے نیک آدمی کی عزت کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ ④ حضرت ابوہریرہ ؓ نے اس عورت کو اللہ کا خوف دلانے کے لیے ''اللہ کی بندی'' کی بجائے ''جبار کی بندی'' کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔ اس میں ڈانٹ کا پہلو بھی شامل تھا۔

٤٠٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ. فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ، جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ

۴۰۰۳- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے جہنم میں تمھاری تعداد سب سے زیادہ دیکھی ہے۔'' ایک عقل مند خاتون نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم (گالی گلوچ اور) لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور رفیق حیات کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کوئی چیز

٤٠٠٣- أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات، وبيان إطلاق لفظ الكفر ... الخ، ح: ٧٩/ ١٣٢ عن ابن رمح به.

مِنْكُنَّ». قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَاتُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّينِ».

عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ غالب آتی ہو۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! عقل اور دین کا نقص کون سا ہے؟ فرمایا: ''عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ (مہینے میں) کئی دن نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (ان ایام میں) روزہ نہیں رکھ سکتی' یہ دین کا نقص ہے۔''

فوائد و مسائل: ① استغفار اور صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ② نبی اکرم ﷺ کو جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا گیا' اس لیے آپ نے اس بارے میں جو فرمایا' چشم دید فرمایا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس پر ایمان رکھیں۔ ③ عقل میں ناقص ہونے سے مراد یہ ہے کہ عورتوں پر فطرتاً جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بچے کی پرورش کا جو فریضہ سونپا ہے' اس کے لیے جذبات کا یہ غلبہ ضروری ہے' تاہم اجتماعی معاملات کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جا سکتی کیونکہ وہاں جذباتی فیصلے مفید نہیں ہوتے۔ ④ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا ہے۔ گواہی وغیرہ کے معاملات اس کے دائرۂ کار سے باہر ہیں۔ عورت کی گواہی کی ضرورت صرف خاص حالات میں پڑتی ہے' یعنی جب موقع پر دو مرد موجود نہ ہوں جو گواہ بن سکیں۔ اسلامی نظام معاشرت کے مجموعی خدوخال کو سامنے رکھتے ہوئے یہی قانون بہتر ہے۔ ⑤ عورت ایام حیض میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ اس کی یہ فطری کمزوری اس کا قصور نہیں' یہ ایسے ہی ہے جس طرح ایک کمزور بدن والا مسلمان بہت سی وہ نیکیاں انجام نہیں دے سکتا جو طاقتور جسم والا مسلمان انجام دے سکتا ہے' اس لحاظ سے طاقتور بہتر اور افضل ہے لیکن اس میں کمزور مسلمان قصور وار نہیں۔ ⑥ مرد عورت کی محبت کی وجہ سے بعض اوقات ایسا مطالبہ تسلیم کر لیتا ہے جو وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں کوئی بڑا دنیاوی نقصان یا کوئی دینی نقصان نہ ہو تو تسلیم کر لینا جائز ہے تاکہ گھر آباد رہے۔

(المعجم ٢٠) - بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (التحفة ٢٠)

باب: ۲۰- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

٤٠٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۰۰۴- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت

٤٠٠٤ـ [حسن] أخرجه البيهقي: ١٠/ ٩٣ من حديث هشام بن سعد به، وصححه ابن حبان * عاصم بن عمر مجهول، ولحديثه شواهد عند الطبراني في الأوسط: ٢/ ٢١٧، ح: ١٣٨٩، والخطيب: ١٣/ ٩٢ وغيرهما.

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ».

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، قبل اس کے کہ تم دعائیں مانگو اور تمھاری دعائیں قبول نہ کی جائیں۔“

فوائد و مسائل: ① نیکی کا حکم دینے سے مراد مناسب طریقے سے نیکی کی ترغیب دینا ہے۔ حاکم اپنی رعایا کو، والد اپنی اولاد کو اور خاوند اپنی بیوی کو حکم دے سکتا ہے جس کی وہ تعمیل کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس انداز سے حکم نہیں دیا جا سکتا۔ ② برائی سے منع کرنے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے منع کرنا (جیسے حاکم، والدین اور خاوند وغیرہ) ورنہ زبان سے سمجھانا ضروری ہے (جیسے عالم عوام کو سمجھاتا ہے۔) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گناہ سے دلی نفرت ضروری ہے۔ ③ گناہوں کا ارتکاب دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے، لہٰذا توبہ کرنی چاہیے۔

٤٠٠٥- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ﴾ [المائدة: ١٠٥] وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَا يُغَيِّرُونَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ».

۴۰۰۵- حضرت قیس بن ابو حازم ؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔“ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں (اس سے منع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

٤٠٠٥_ **[إسناده صحيح]** أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ٤٣٣٨ من حديث إسماعيل به، وقال الترمذي "صحيح"، ح: ٢١٦٨، وصححه ابن حبان * إسماعيل صرح بالسماع عند أحمد: ١/ ٥ وغيره.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرٰى: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.

حدیث کے راوی ابو اسامہ نے دوسری مرتبہ روایت بیان کرتے ہوئے کہا: (حضرت ابوبکر ؓ نے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔

فوائد و مسائل: ① عام لوگ مذکورہ بالا آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ انسان خود نیکی پر قائم رہے، دوسروں کی گمراہی سے اسے کوئی خطرہ نہیں، نہ اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہی ہوگی، لہٰذا کسی کو گناہ سے روکنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے واضح فرما دیا کہ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال کر رکھو تاکہ گمراہوں کی گمراہی کا اثر تم پر بھی نہ ہو جائے۔ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور گناہوں سے روکتے رہو ورنہ تم خود ان سے متاثر ہو کر گمراہ ہو جاؤ گے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو برائی سے روکنا، نیکی پر قائم رہنے کا ایک لازمی حصہ ہے، اس میں تساہل نیکی کے راستے سے انحراف ہے جو غضبِ الٰہی کا باعث بن سکتا ہے۔ ② کبار صحابۂ کرام ؓ کا علم زیادہ وسیع اور گہرا تھا۔ ③ خطبے میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کی وضاحت اور صحیح فہم بیان کرنا چاہیے۔

٤٠٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرٰى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ، فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْغَدُ، لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأٰى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ. فَضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ. وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ

۴۰۰۶- حضرت ابوعبیدہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں نقائص اس طرح پیدا ہوئے کہ آدمی اپنے بھائی کو (ایک بار) کوئی گناہ کرتے دیکھتا تو اسے منع کرتا، پھر اگلے دن اسے گناہ کرتے دیکھتا تو اس کی وجہ سے وہ اس کا ہم نوالہ و ہم پیالہ اور ہم راز بننے سے نہ رکتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے سے ملا دیے۔ ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ...... كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ ''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے

٤٠٠٦ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، تفسير سورة المائدة، ح:٣٠٤٨ عن ابن بشار به، والسند مرسل، ورواه أبوداود، ح:٤٣٣٦ متصلاً، وحسنه الترمذي، وهو منقطع، انظر، ح:١٤٧٨، ١٦٠٦.

إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾» [المائدة: ٧٨-٨١].

تھے اور وہ جو برے کام کرتے تھے' ان سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ جو کچھ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بہت برا ہے جو کچھ انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجا۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوا' اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اور اگر وہ اللہ پر' نبی پر اور نبی پر نازل ہونے والی شریعت پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو ان (کافروں) سے دوستی نہ کرتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔''

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئًا. فَجَلَسَ وَقَالَ: «لَا. حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا».

حضرت ابوعبیدہ ؒ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''نہیں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتی کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر (اسے ظلم سے روک دو اور) اسے حق قبول کرنے پر مجبور کر دو۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، أَمْلَاهُ عَلَيَّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

امام ابن ماجہ ؒ نے یہی روایت ایک دوسری سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح مرفوعاً بھی بیان کی ہے۔

٤٠٠٧- **حَدَّثَنَا** عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: «أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا،

۴۰۰۷- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا: ''خبردار! کسی آدمی کو لوگوں کی ہیبت حق کہنے سے روک نہ دے جب کہ اسے (حق) معلوم ہو۔''

٤٠٠٧ـ [صحيح] تقدم، ح: ٢٨٧٣، وله شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ٣/ ٨٧، وإسناده قوي.

هَيْبَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ، إِذَا عَلِمَهُ».

قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهِبْنَا.

یہ کہہ کر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے کئی (غلط) چیزیں دیکھیں لیکن (اظہار کرنے سے) ڈر گئے۔

فوائد و مسائل: ① جب معلوم ہو کہ فلاں کام ناجائز ہو رہا ہے اور شریعت کا حکم یہ ہے تو حق بیان کرنا چاہیے' شاید غلط کام کرنے والوں کو ہدایت نصیب ہو جائے یا کم از کم دوسرے لوگوں کو شرعی حکم معلوم ہو جائے اور وہ باطل کو حق نہ سمجھ لیں۔ ② جب جان چلے جانے کا یا سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو خاموش رہنا جائز ہوتا ہے' تاہم ایسے موقع پر بھی افضل یہی ہے کہ عزیمت کا راستہ اختیار کر کے حق بیان کیا جائے اور اس راہ میں آنے والی مشکلات اور تکلیفوں کو برداشت کیا جائے' جیسے امام مالک' امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ وغیرہ نے کیا۔

٤٠٠٨- **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يَرٰى أَمْرًا، لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةُ النَّاسِ. فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ، كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشٰى».

۴۰۰۸- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے اس پر بولنا ضروری ہے' پھر وہ اس کے بارے میں بات نہیں کرتا' (اور غلط کام سے منع نہیں کرتا۔) اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے فلاں مسئلے میں بات کرنے سے کیا رکاوٹ تھی؟ وہ کہے گا: لوگوں کا خوف تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا زیادہ حق مجھ ہی سے ڈرنے کا تھا۔''

٤٠٠٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۰۹- حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت

٤٠٠٨- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٣/ ٤٠ عن ابن نمير به، وصححه البوصيري، ورواه زبيد عن عمرو بن مرة به * أبوالبختري لم يسمعه من أبي سعيد، صرح به أحمد في روايته: ٣/ ٨٤، ٩١، فالسند منقطع.

٤٠٠٩- [حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ٣٦٦ عن وكيع به، وأخرجه أبوداود، ح: ٤٣٣٩ من حديث أبي إسحاق به، ورواه شعبة عنه، أحمد: ٤/ ٣٦٤، والطيالسي، ح: ٦٦٣، وصححه ابن حبان، ح: ١٨٣٩، ١٨٤٠، وحسنه◀◀

وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جب کہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زیادہ زور آور ہوں، اس کے باوجود (مجرموں کو گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① جس کو اللہ تعالیٰ دنیاوی طور پر دولت، عزت اور قوت دے اس کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کے فروغ اور گناہ کے سدباب کے لیے کوشش کرے۔ ② ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق برائی روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ دنیا میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو نیک بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں لیکن یہ عذاب اس وقت آتا ہے جب معاشرے میں گناہ کی کثرت ہو جائے۔

٤٠١٠ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ، قَالَ: «أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ؟» قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى. يَارَسُولَ اللهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ، مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِينِهِمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ. فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ. فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا. فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا. فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: سَوْفَ

۴۰۱۰- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ مجھے وہ عجیب باتیں نہیں بتاؤ گے جو تم نے حبشہ کے ملک میں دیکھیں؟'' ان میں سے کچھ نوجوان افراد نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! (ہم سنائیں گے۔) ایک بار ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے ان کی ایک راہب بڑھیا گزری جس نے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا تھا۔ وہ ان میں سے ایک جوان (لڑکے) کے پاس سے گزری تو اس نے اس (راہبہ) کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گری۔ اس کا مٹکا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی تو اس

◄◄ السيوطي في الجامع الصغير.

٤٠١٠_ [حسن] أخرجه ابن أبي الدنيا من حديث يحيى بن سليم به، النهاية في الفتن والملاحم بتحقيقي: ٢/ ٨٧، ح: ٩١٦، وحسنه البوصيري * سويد تابعه إسحاق بن إبراهيم عند ابن أبي الدنيا، ويحيى بن سليم تابعه مسلم بن خالد عند ابن حبان، ح: ٢٥٨٤، وعلته عنعنة أبي الزبير، وله شواهد عند البيهقي: ٦/ ٩٥، والخطيب: ٧/ ٣٩٦ وغيرهما.

تَعْلَمُ، يَاغُدَرُ إِذَا وَضَعَ اللهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ، عِنْدَهُ غَدًا.

(شریر لڑکے) کی طرف مڑ کر بولی: ارے دھوکے باز! تجھے تب پتہ چلے گا جب اللہ تعالیٰ (حشر کے میدان میں) کرسی رکھے گا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور (انسانوں کے) ہاتھ اور پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے۔ پھر تجھے پتہ چلے گا کہ کل (قیامت کو) اس (اللہ) کے پاس میرا تیرا معاملہ کیسے طے ہوتا ہے؟

قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَتْ. صَدَقَتْ. كَيْفَ يُقَدِّسُ اللهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شَدِيدِهِمْ؟».

راوی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے (یہ واقعہ سن کر) فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔ اس نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیونکر پاک کرے گا جن میں طاقت ور سے کمزور کو حق نہیں دلوایا جاتا؟''

فوائد و مسائل: ① مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پہلے گروہ نے رجب ۵ نبوت میں ہجرت کی‘ اس کے بعد اگلے سال زیادہ افراد نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت مدینہ کے بعد یہ حضرات مختلف اوقات میں گروہوں کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ② سمندر کے مہاجرین سے مراد حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ یہ حضرات بحر قلزم (بحر احمر) پار کر کے حبشہ پہنچے تھے۔ ③ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی قیامت اور جنت جہنم کا ذکر موجود تھا۔ نبی ﷺ کے دور میں اگرچہ ان کتابوں میں تحریف ہو چکی تھی‘ تاہم ان میں بہت سی صحیح باتیں موجود تھیں۔ موجودہ بائبل میں یہ تحریف بہت زیادہ ہے اور صحیح چیزیں شاذ و نادر ہیں۔ ④ غیر مسلم صحیح بات کرے تو اس کی بھی تصدیق کرنی چاہیے ⑤ جس قوم میں کمزوروں پر ظلم کیا جائے‘ وہ اللہ کی طرف سے سزا کی مستحق ہو جاتی ہے۔ ⑥ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم رہے اور مظلوم کی مدد کرتے ہوئے ظالم کو پوری سزا دی جائے۔ ⑦ موجودہ غیر مسلم معاشرے میں قانون اس قسم کے ہیں جن سے ظالم کو تحفظ ملتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں بھی انھی ظالمانہ قوانین کو رائج کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے ظلم پھیلتا ہے اور مظلوم تباہ ہوتے ہیں۔

٤٠١١- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ

۴۰۱۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘

٤٠١١ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [ما جاء] أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ح: ٢١٧٤ عن◄◄

دِينَارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، [قَالَا:] حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ، كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہاد ظالم سلطان کے سامنے انصاف (اور حق) کی بات کہنا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مسلمان بادشاہ ظالم بھی ہو تو اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جاتی لیکن اسے ظلم سے روکنا ضروری ہے۔ ② چونکہ ظالم بادشاہ کا مقابلہ اس طرح نہیں کیا جاتا جس طرح کافروں سے جنگ کی جاتی ہے‘ اس لیے خالی ہاتھ محض دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسے تبلیغ کرنا زیادہ جرأت و بہادری کا کام ہے کیونکہ عام طور پر ایسے فرد سے یہی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کر دے گا یا قید کر کے طرح طرح کی تکلیفیں دے گا۔

٤٠١٢- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولٰى. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ. قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا. يَارَسُولَ اللهِ. قَالَ: «كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

۴۰۱۲- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پہلے جمرے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ دوسرے جمرے پر پہنچے تو اس نے (پھر) سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔ پھر جب آپ نے جمرۂ عقبہ (بڑے جمرے) پر کنکریاں ماریں اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ظالم سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا (افضل جہاد ہے۔)“

◄◄ القاسم بن زكريا به، وقال: "حسن غريب". والحديث الآتي شاهد له، راجع نيل المقصود في التعليق على سنن أبي داود، ح: ٤٣٤٤.

٤٠١٢_ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٥/ ٢٥١، ٢٥٦ من طريقين عن حماد بن سلمة به.

٤٠١٣ - حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُوسَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِقَلْبِهِ. وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

۴۰۱۳- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا (اور عیدگاہ میں رکھا) اور نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کیا۔ ایک آدمی نے کہا: مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ تو نے اس دن منبر نکالا' حالانکہ (نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں) وہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا' حالانکہ (اس دور میں) خطبے سے ابتدا نہیں کی جاتی تھی۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا: اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اور ہاتھ سے ختم کر سکتا ہو تو ہاتھ سے ختم کر دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے اور سمجھائے۔) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے اور اس کے خاتمہ کی خواہش رکھے۔) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

فوائد و مسائل: ① عیدگاہ میں عید کا خطبہ منبر کے بغیر دینا مسنون ہے۔ ② عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا بھی سنت کے خلاف ہے۔ ③ عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ ④ صحابۂ کرام ؓ حکمرانوں کو غلطی پر ٹوکتے تھے۔ ⑤ حضرت ابوسعید ؓ نے تنقید کرنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی' اس لیے غلط کام سے منع کرنے والے کی تائید کرنی چاہیے۔ حکمران کا فرض ہے کہ برائی کو سختی سے ختم کرے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے گھر' زمین اور کارخانے وغیرہ میں برائی کو حکماً ختم کرنے کا پابند ہے۔ علماء کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے اور مسائل کی وضاحت کر کے برائی کا راستہ روکنا چاہیے اور جہاں مناسب حد تک کسی اور انداز سے دباؤ ڈالا جا سکتا ہو' اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیے، خاص طور پر مسجد اور مدرسے میں جہاں عالم کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے' اسے اس اختیار سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ⑥ کمزور آدمی جو ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اور زبردست ہونے کی وجہ

٤٠١٣_ [حسن] تقدم، ح: ١٢٨٥ .

سے منع کرنے کی جرأت نہیں رکھتا' اسے گناہ سے نفرت رکھنی چاہیے' اور یہ نیت رکھے کہ اگر اللہ مجھے طاقت دے تو میں اس برائی کو ختم کر دوں گا۔

(المعجم ٢١) - **بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى**: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيۡكُمۡ أَنفُسَكُمۡۖ﴾ [المائدة: ١٠٥]

(التحفة ٢١)

٤٠١٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ، قُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيۡكُمۡ أَنفُسَكُمۡۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهۡتَدَيۡتُمۡۚ﴾ [المائدة: ١٠٥] قَالَ: سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا. سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ. وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ، فَعَلَيْكَ خُوَيْصَّةَ نَفْسِكَ. وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، صَبْرٌ فِيهِنَّ عَلَى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ. لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ

باب: ۲۱- فرمانِ باری تعالیٰ: ''مومنو! اپنی جانیں بچاؤ'' کا مطلب

۴۰۱۴- حضرت ابو امیہ شعبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''اے ایمان والو! اپنی فکر کرو۔ جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمھیں کوئی نقصان نہیں۔'' انھوں نے فرمایا: تم نے یہ مسئلہ خبر رکھنے والے سے پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''بلکہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع کرو حتی کہ جب تو دیکھے کہ بخل کا حکم مانا جاتا ہے (ہر شخص بخل کر رہا ہے گویا بخل کی حکومت ہے)' خواہش کی پیروی کی جاتی ہے' دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے' اور ہر شخص کو اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہے' اور تیرے سامنے ایسی صورت حال آ جائے کہ تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر

٤٠١٤- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ٤٣٤١ من حديث عتبة به، وليس فيه: "حدثني عمي" بل فيه: حدثني عمرو بن جارية، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ٣٠٥٨، وصححه ابن حبان، والحاكم: ٤/ ٣٢٢، والذهبي.

خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ بِمِثْلِهِ».

خاص اپنی جان کی فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے کیونکہ تمھارے آگے صبر کا زمانہ آ رہا ہے۔ اس دور میں صبر (اور حق پر قائم رہنا) اس طرح (دشوار) ہو گا جیسے انگارے کو مٹھی میں لینا۔ ان ایام میں (صحیح نیک) عمل کرنے والے کو (عام حالات میں) یہی عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔''

٤٠١٥- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ مَتَى نَتْرُكُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ» قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: «الْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ».

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ» إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفُسَّاقِ.

۴۰۱۵- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم (مسلمان) کب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ بیٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جب تمھارے اندر وہ (خرابیاں) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئی تھیں۔'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم سے پہلی امتوں میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''حکومت کم عمر (یا بچگانہ ذہن رکھنے والے) افراد میں اور بے حیائی بڑوں میں (جوان تو بدکاری میں ملوث ہوں گے ہی' بوڑھے بھی باز نہیں آئیں گے) اور علم تمھارے ذلیل لوگوں میں۔''

حضرت زید بن یحییٰ ؒ نے فرمایا: ''تمھارے ذلیل لوگوں میں علم ہونے'' کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق (اور بدکردار) لوگوں میں ہو گا (جو علم پر عمل نہیں کریں گے۔'')

٤٠١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۱۶- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے'

٤٠١٥- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٣/ ١٨٧ على تصحيف في المطبوع عن زيد بن يحيى به، وتابعه جماعة، مشكل الآثار: ٤/ ٣١٤، وحلية الأولياء: ٥/ ١٨٥ وغيرهما، وصححه البوصيري.

٤٠١٦- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [لا يتعرض من البلاء لما لا يطيق]، ح: ٢٢٥٤ عن ابن ◄◄

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ» قَالُوا : وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ : «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ ، لِمَا لَا يُطِيقُهُ» .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایسی آزمائش میں نہ پڑے جس میں پورا اترنے کی طاقت نہیں۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۶۱۳) بنابریں ایسی ذمہ داری اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی صلاحیت نہ ہو کیونکہ لوگ جو توقعات رکھتے ہیں، وہ پوری نہیں ہوتیں تو ذمہ داری اٹھانے والے کو قصور وار سمجھتے ہیں اس طرح اس کی عزت خواہ مخواہ کم ہو جاتی ہے۔ ② بعض علماء مسجد، مدرسہ یا انجمن کے انتظامی معاملات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں، حالانکہ ان میں علمی صلاحیت تو ہوتی ہے، انتظامی صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات خود مسجد یا مدرسہ کے متعلقین یہ تصور کر لیتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے عالم ہیں، لہٰذا انتظام اچھے طریقے سے چلائیں گے۔ اس صورت میں ایسی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیے جس کے بارے میں یقین ہو کہ اسے نبھانا مشکل ہے۔

٤٠١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَبُو طُوَالَةَ : حَدَّثَنَا نَهَارٌ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ اللهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . حَتَّى يَقُولَ : مَا مَنَعَكَ ، إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ ، أَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَإِذَا لَقَّنَ اللهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ ، قَالَ :

۴۰۱۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا حتی کہ یہ بھی فرمائے گا: جب تو نے برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟ پھر جب (وہ جواب نہ دے سکے گا تو) اللہ بندے کو جواب سکھا دے گا، وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے تجھ سے (رحمت کی) امید تھی اور بندوں سے ڈر لگتا تھا۔''

◀◀ بشار به، وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ٧١، ١١٦ لعلته.

٤٠١٧ـ [إسناده حسن] أخرجه الحميدي، ح: ٧٣٨ (بتحقيقي) من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه ابن حبان، ح: ١٨٤٥، والبوصيري.

يَارَبِّ رَجَوْتُكَ، وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ».

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی نیکی کی وجہ سے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ② جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمانا چاہے گا' اس کے دل میں صحیح جواب ڈال دے گا۔ ③ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے گناہوں میں بے باک ہو جانا اور نیکیوں کے بارے میں بے پروا ہو جانا سراسر گمراہی ہے۔

(المعجم ٢٢) - بَابُ الْعُقُوبَاتِ (التحفة ٢٢)

باب: ٢٢-سزاؤں کا بیان

٤٠١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ. فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يُفْلِتْهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ﴾ [هود: ١٠٢].

۴۰۱۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے' پھر جب اسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ﴾ ''آپ کے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے۔''

فوائد ومسائل: ① مجرم کو اگر اللہ کی طرف سے فوری سزا نہ ملے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چھوٹ گیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک خاص وقت تک مہلت دیتا ہے' پھر اچانک پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کو مہلت دینے میں اللہ کی صفت رحمت کا اظہار ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ہدایت قبول کر لیں اور اس طرح وہ عذاب سے بچ کر انعام کے مستحق بن جائیں۔ ③ اللہ کے عذاب سے کوئی نبی اور ولی نہیں بچا سکتا۔

٤٠١٩- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَبُو أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۴۰۱۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں

٤٠١٨ـ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى ... الخ"، ح: ٤٦٨٦ من حديث أبي معاوية، ومسلم، الأدب، باب تحريم الظلم، ح: ٢٥٨٣ عن ابن نمير به.

٤٠١٩ـ [صحيح] أخرجه أبونعيم في الحلية: ٨/ ٣٣٣، ٣٣٤ من حديث سليمان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند الطبراني في مسند الشاميين: ٢/ ٣٩٠ـ٣٩٢، ح: ١٥٥٨ وغيره، وحديث الطبراني صححه الحاكم: ٤/ ٥٤٠، ووافقه الذهبي، وفي سند المستدرك سقط فليتنبه.

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:

ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں:

لَمْ [تَظْهَرِ] الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتّٰى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.

جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.

جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انھیں کبھی بارش نہ ملے۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ».

جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔"

فوائد و مسائل: ① مصائب و تکالیف کے ظاہری اسباب کے علاوہ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اگر عقائد و اخلاق کی ان خرابیوں سے پرہیز کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ظاہری اسباب کو تبدیل فرما دیتا ہے۔

② بے حیائی کے نتیجے میں آتشک اور سوزاک جیسی بیماریاں پیدا ہوئیں' پھر ایڈز اور ہیپاٹائٹس وغیرہ کی بیماریاں سامنے آ گئیں۔ کوئی معاشرہ بے حیائی سے جتنا محفوظ ہے' اسی قدر اس میں یہ بیماریاں کم ہیں۔ ③ ناپ تول میں کمی لالچ اور حرص کی وجہ سے ہوتی ہے' اس سے دوسروں کا حق مارا جاتا ہے' اس لیے اس کی سزا بھی مالی نقصان اور قحط کی صورت میں ملتی ہے۔ ④ زکاۃ مال میں برکت کا باعث ہے۔ جب معاشرے میں زکاۃ دینے والے کم ہو جائیں تو اس کی سزا میں معاشرے کا رزق روک لیا جاتا ہے۔ ⑤ دوسروں پر رحم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے' اس کے برعکس دوسروں کو تکلیف پہنچانے والا' ان کی مدد نہ کرنے والا اور ان کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والا اللہ کے رحم کا مستحق نہیں رہتا۔ ⑥ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے مراد اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے جائز حقوق کا تحفظ ہے۔ اس کے علاوہ اسلام قبول کرنے والا اللہ کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ اس عہد کی خلاف ورزی بھی قوم کو سزا کا مستحق بنا دیتی ہے۔ ⑦ شریعت پر عمل کرنے سے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں جس کے برعکس دنیوی مفاد کے لیے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے خود غرضی کی عادت پختہ ہوتی ہے اور ایثار و ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں معمولی بات پر اختلافات شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ ⑧ قومی صحت کی حفاظت کے لیے ملک سے فحاشی کے تمام ذرائع' مثلاً فحش لٹریچر' ساز' رقص' فلمیں' مرد و عورت کا اختلاط' ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے بے ہودہ پروگرام وغیرہ کا سد باب ضروری ہے۔ ⑨ معاشی آسودگی اور اقتصادی ترقی کے لیے ملک میں دیانت داری کا چلن ضروری ہے۔ ⑩ پانی کی قلت موجودہ دور کا ایک اہم مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر زکاۃ کے نظام کو صحیح بنیادوں پر قائم کر کے اسے شریعت کے مطابق چلایا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ملکی دفاع کی مضبوطی کے لیے عقیدۂ توحید کی توضیح و تبلیغ اور توحید کے صحیح تصور کو پختہ کرنا چاہیے۔ تب اللہ کی وہ مدد آئے گی جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ فرقہ' پارٹی' علاقے' زبان اور قبیلے کی بنیاد پر انتشار دور حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا علاج ہر سطح پر شریعت کا مکمل نفاذ ہے۔

٤٠٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ

۴۰۲۰- حضرت ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔

٤٠٢٠ـ [حسن] أخرجه أبوداود، الأشربة، باب في الداذيّ، ح:٣٦٨٨ من حديث معاوية به، وصححه ابن حبان، ح:١٣٨٤ وغيره، وانظر، ح:٣٣٨٥.

الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ».

اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔"

فوائد و مسائل: ① ہر نشہ آور چیز حرام ہے، خواہ اس کا کوئی نام رکھ لیا جائے۔ ② نام بدلنے سے چیز کا شرعی حکم تبدیل نہیں ہو جاتا، جیسے سود کو منافع کہیں یا مارک اپ وہ سود ہی رہتا ہے۔ ③ حیلے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ ④ ساز بجانا اور سننا حرام ہے۔ ⑤ ساز کے ساتھ اچھے شعر بھی سنے جائیں تو جائز نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ سازوں کے ساتھ نعت پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں بلکہ گستاخی ہے، اور اگر ان کا مفہوم شرکیہ ہو تو گناہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ ⑥ اس امت میں زمین میں دھنس جانے اور صورت تبدیل ہو کر بندر یا خنزیر بن جانے کے واقعات پیش آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ⑦ پہلے سے خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی مسلمان لاعلمی میں وہ جرم نہ کر بیٹھے جس سے وہ اس سزا کا مستحق ہو جائے۔

٤٠٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ» قَالَ: «ذَوَاتُ الْأَرْضِ».

۴۰۲۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کے قول): ﴿يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ (البقرة:۲/۱۵۹) "ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔" (کی بابت) فرمایا: "(لعنت بھیجنے والوں سے مراد) زمین کے چوپائے ہیں۔"

٤٠٢٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى،

۴۰۲۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صرف نیکی عمر میں اضافہ

٤٠٢١ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ١/٢٦٩، ح: ١٤٤٤، وعنه نقله ابن كثير في تفسيره: ١/٢٠٦، وفي نسخة، ص: ٢٨٨، وضعفه البوصيري من أجل ليث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ٢٠٨.

٤٠٢٢ـ [ضعيف] تقدم، ح: ٩٠، وحسنه البوصيري.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ. وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ».

کرتی ہے۔ اور صرف دعا ہی تقدیر کو پلٹتی ہے۔ اور انسان (بعض اوقات) ایک گناہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔''

فائدہ: مذکورہ حدیث کی تحقیقی بحث اور فوائد و مسائل کے لیے حدیث: ۹۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

(المعجم ٢٣) - بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

(التحفة ٢٣)

باب:۲۳-مصیبت پر صبر کا بیان

٤٠٢٣- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ. يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ. فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ».

۴۰۲۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نبیوں پر پھر جو ان کے بعد سب سے افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں۔ بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین (اور ایمان) میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کا ایمان نرم ہو تو اس کے ایمان کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ بندے پر آزمائش (اور مصیبت) آتی رہتی ہے حتی کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا۔''

فوائد و مسائل: ① نیک صاحب ایمان پر دنیوی مشکلات کا آنا اس کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② دنیا کی مصیبتیں مومن کے لیے نعمت ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ③ مصیبت پر صبر ایمان کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ ④ انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات کو پیش نظر رکھنے سے صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

٤٠٢٣ـ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ٤/ ٣٥٢، ح: ٧٤٨١ عن قتيبة بن سعيد به.

٤٠٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ. فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ، فَوْقَ اللِّحَافِ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ: «إِنَّا كَذٰلِكَ. يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ الصَّالِحُونَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ، حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ».

۴۰۲۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ رکھا تو لحاف کے اوپر رکھے ہوئے میرے ہاتھ کو حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو کتنا سخت بخار ہے! آپ نے فرمایا: ”ہم (انبیاء) اسی طرح ہوتے ہیں کہ ہمیں مصیبت (یا آزمائش) بھی دگنی آتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کو آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں کو۔“ میں نے کہا: ان کے بعد؟ فرمایا: ”نیک لوگوں کو۔ انھیں فقر کے ذریعے سے آزمایا جاتا تھا حتی کہ (بعض اوقات) ایک آدمی کو صرف ایک چادر میسر ہوتی تھی جسے وہ جسم پر لپیٹ لیتا تھا۔ اور وہ مصیبت پر اس طرح خوش ہوتے تھے جس طرح تم راحت پر خوش ہوتے ہو۔“

فوائد ومسائل: ① بیماری کی شدت بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر کا ثواب بھی شدت کے مطابق زیادہ ہوتا ہے۔ ② فقر بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر اور شکر سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ ③ مشکل پر خوشی کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں ثواب ملتا ہے۔ مشکل ختم ہو جائے گی لیکن اس کا ثواب جنت میں ہمیشہ کی نعمتوں کا باعث ہوگا۔

٤٠٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

۴۰۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا

٤٠٢٤_ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٥١٠ من حديث هشام بن سعد به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٤/ ٣٠٧، والذهبي على شرط مسلم، وله طريق آخر عند أحمد: ٣/ ٩٤ وغيره.

٤٠٢٥_ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ح: ٣٤٧٧، ٦٩٢٩ من حديث الأعمش به، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ح: ١٧٩١ عن ابن نمير به.

شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. «ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

ہوں کہ آپ کسی نبی کی حالت بیان فرما رہے ہیں: ”اسے اس کی قوم نے مارا‘ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے تھے اور کہتے تھے: میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے‘ وہ جانتے نہیں۔“

فوائد ومسائل: ① ہدایت کی طرف بلانے والوں کو مشکلات آتی ہیں حتی کہ انبیاء علیہم السلام بھی بہت سی تکلیفیں برداشت کرتے رہے ہیں۔ ② ممکن ہے اس حدیث میں ”کسی نبی“ سے مراد خود نبی ﷺ ہوں اور طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ مقصود ہو۔ واللہ أعلم۔

٤٠٢٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠] وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

۴۰۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں جب انھوں نے فرمایا: ﴿رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی......﴾ ”میرے رب! مجھے دکھا تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ ابراہیم نے کہا: کیوں نہیں؟ لیکن (سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ مضبوط سہارے کی پناہ لے رہے تھے۔ اور اگر میں قید میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔“

فوائد ومسائل: ① انبیائے کرام علیہم السلام کا ایمان سب سے کامل ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انھیں ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرا دیتا ہے جو دوسروں کے لیے ”غیب“ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مُردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرنا چاہا تو یہ شک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ ”علم الیقین“ سے ”عین الیقین“

٤٠٢٦_ أخرجه البخاري، التفسير، باب: "وإذ قال إبراهيم رب أرني . . . الخ"، ح: ٤٥٣٧ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الإيمان، باب زيادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلة، ح: ١٥١ عن حرملة.

کے درجے تک ترقی کریں۔ ② ’’ہم زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں‘‘ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن اس میں شک نہیں کرتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بدرجہ اولیٰ شک سے برتر ہیں۔ اس میں ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا اظہار ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کا مشاہدہ کرا دیا۔ ③ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا کوئی مضبوط دنیوی سہارا ہوتا تو تم مجھ سے حیا سوز مطالبہ نہ کرتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں تھا بلکہ یہ قوم کی اخلاقی پستی کا اظہار ہے کہ اگر میرا مضبوط دنیوی سہارا موجود ہوتا تو تم ان افراد کے ڈر سے اس بدتمیزی کی جرأت نہ کرتے لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میرا اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمھیں انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ ④ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس لیے جیل جانا پڑا تھا کہ وہ ایک جرم کے ارتکاب سے انکار کر رہے تھے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ جب حکمرانوں پر ان کا خلوص، سچائی اور ان کے کردار کی عظمت واضح ہوگئی اور انھیں ضرورت محسوس ہوئی کہ آنجناب کی صلاحیتوں سے استفادہ کریں تو قاصد رہائی کا حکم نامہ لے کر جیل میں آیا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کردار کا ایک اور پہلو سامنے آیا کہ انھوں نے اس وقت تک جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا جب تک ان کی بے گناہی باقاعدہ ثابت نہ ہو جائے۔ اور مجرم (عزیز مصر کی بیوی) کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کیفیت میرے ساتھ پیش آتی تو میں اس وقت جیل سے باہر آجاتا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھتا کہ وہ کسی اور انداز سے میری براءت کا اظہار فرما دے گا۔ اس ارشاد کا مقصد حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور ان کے صبر کی تعریف ہے۔ ⑥ خاتم النبیین ﷺ کا مقام تمام انبیائے کرام سے بلند و برتر ہے لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کردار کے روشن پہلو بھی لائق تحسین ہیں۔ ان کی اہمیت وعظمت بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔ ⑦ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف بھی عظمت کردار کا ایک پہلو ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کو دل سے تسلیم کریں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے دوسروں کی عزت کریں اور ان سے محبت رکھیں۔ جس طرح ان کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں، ان کے اچھے کاموں کی تعریف اور ان میں تعاون بھی کریں، خواہ متعلقہ فرد کا تعلق ان کی پارٹی، تنظیم، جماعت اور مسلک سے نہ ہو۔

٤٠٢٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ. وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ

۴۰۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد میں جب رسول اللہ ﷺ کا دانت شہید ہوا، چہرۂ مبارک زخمی ہوا اور خون آپ کے چہرۂ مبارک

٤٠٢٧ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ٣٠٠٢، ٣٠٠٣ وغيره من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ١٧٩١/ ١٠٤، والبخاري، ح: ٤٠٦٩ تعليقًا وغيرهما.

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَشُجَّ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ؟» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

سے بہنے لگا تو آپ چہرۂ مبارک سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا' جب کہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا؟'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ''اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ (اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمالے' اور چاہے تو انھیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔'')

فوائد و مسائل: ① جہاد میں رسول اللہ ﷺ کی شجاعت مومنوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا افسوس کے طور پر تھا کہ انھوں نے اتنا بڑا جرم کیا ہے' کیا معلوم اس کی پاداش میں ان پر عذاب ہی آجائے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ان میں سے بعض کو ایمان نصیب ہوگا' بعض اپنے جرم کی سزا میں جہنم رسید ہوں گے۔ ④ نبی مخلوق کے دلوں پر اختیار نہیں رکھتے' نہ عذاب لانا یا روکنا ان کے اختیار میں ہے۔

٤٠٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَاتَ يَوْمٍ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ خُضِبَ بِالدِّمَاءِ، قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: «فَعَلَ بِي هٰؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا» قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ. أَرِنِي» فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَاهَا. فَجَاءَتْ

۴۰۲۸- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' ایک دن جبریل ؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ مکہ کے بعض لوگوں نے نبی ﷺ کو خشت زنی کر کے لہولہان کر دیا تھا۔ جبریل نے کہا: کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ ظلم کیا ہے۔'' جبریل ؑ نے فرمایا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک نشانی دکھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' دکھایئے۔'' انھوں نے وادی کی دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھ کر کہا: اس درخت کو بلایئے۔ نبی ﷺ نے اسے بلایا تو وہ چل

٤٠٢٨- **[إسناده ضعيف]** أخرجه أحمد: ٣/ ١١٣ عن أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماع الأعمش، وتقدم، ح: ١٧٨.

تَمْشِي حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ. فَقَالَ لَهَا. فَرَجَعَتْ، حَتّٰى عَادَتْ إِلٰى مَكَانِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَسْبِي».

کر آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبریل ؑ نے کہا: اسے کہیے واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے کہا تو وہ واپس ہو گیا حتی کہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کافی ہے۔''

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعۃ الحدیثیہ مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کی سند قوی ہے اور مسلم کی شرط پر ہے' نیز شیخ البانی ؒ اور دکتور بشار عواد وغیرہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:١٩/١٦٥، ١٦٦، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ٣٢٧٠، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم:٤٠٢٨) ② یہ واقعہ مکی دور کا ہے۔ ممکن ہے حضرت انس ؓ نے کسی بڑی عمر کے صحابی سے سنا ہو یا خود رسول اللہ ﷺ نے سنایا ہو۔ ③ درخت کا نبی ﷺ کے حکم سے حرکت کرنا معجزہ ہے۔ یہ معجزہ دکھانے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے لیکن کچھ خاص حکمتوں کی وجہ سے یہ تکلیفیں برداشت کرنا ضروری ہے۔ ④ اس کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی دلجوئی بھی تھا کہ اللہ کی ہر مخلوق آپ کے ساتھ اور آپ پر ایمان رکھنے والی ہے۔

٤٠٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحْصُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ» قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلُوا».

۴۰۲۹- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وہ سب لوگ شمار کر دو جنھوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خوف ہے جب کہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں نہیں معلوم' شاید تم پر آزمائش آئے۔''

قَالَ: فَابْتُلِينَا، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا

حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: پھر ہم پر

٤٠٢٩ـ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب كتابة الإمام الناس، ح: ٣٠٦٠، من حديث أبي معاوية به تعليقًا، ومسلم، الإيمان، باب جواز الاستسرار بالإيمان للخائف، ح: ١٤٩ عن ابن نمير به.

يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا .

آزمائش آئی حتی کہ ہم چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنے لگے۔

فوائد ومسائل: ① مردم شماری کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ افرادی قوت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ② صحابۂ کرام ؓ کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ چھ سات سو کی تعداد ہوتے ہوئے خود کو ناقابل شکست سمجھتے تھے۔ ③ زیادہ تعداد کے باوجود آزمائش آ سکتی ہے' اس لیے اللہ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور آزمائش میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔

٤٠٣٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَقَالَ: «يَا جِبْرَئِيلُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا. قَالَ: وَكَانَ بَدْءُ ذٰلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ مَمَرُّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ، فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ، زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً، فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ، فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرٰى، فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى. فَانْطَلَقَ هَارِبًا. حَتّٰى أَتٰى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ. فَرَأَيَاهُ. فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا

۴۰۳۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ حضرت ابی بن کعب ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی' آپ کو (سفر معراج کے دوران میں ایک جگہ) عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''جبریل! یہ عمدہ خوشبو کیسی ہے؟'' انھوں نے فرمایا: یہ ماشطہ کی' ان کے دو بیٹوں کی اور ان کے شوہر کی قبروں کی خوشبو ہے۔ انھوں نے فرمایا: ان کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت خضر ؑ بنی اسرائیل کے معزز افراد میں سے تھے۔ وہ (اپنے کام کاج کے سلسلے میں) ایک راہب کے پاس سے گزرتے جو اپنے عبادت خانے میں ہوتا تھا۔ وہ انھیں دیکھتا تو انھیں اسلام کی تعلیم دیتا۔ جب خضر ؑ جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر ؑ نے اسے (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ کسی کو نہیں بتائے گی۔ وہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے۔ انھوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ ان کے والد نے ایک اور عورت سے ان کی شادی کر دی۔ انھوں نے اسے بھی (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ

٤٠٣٠ـ **[إسناده ضعيف]** وانظر، ح: ٢٨٧٦، ١٧٥ لعلته، وله شاهد عند أحمد: ١/ ٣٠٩، ٣١٠ بإسناد حسن عن ابن عباس نحو المعنى باختلاف كثير دون جملة منكرة: "كان بدء ذلك أن الخضر كان من أشراف بني إسرائيل" .

وَأَفْشَى الْآخَرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ. فَقِيلَ: وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ. فَسُئِلَ فَكَتَمَ. وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ. قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ. فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ. فَقَالَتْ: تَعِسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا. وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ. فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا. فَأَبَيَا. فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا. فَقَالَا: إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ. فَفَعَلَ». فَلَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَسَأَلَ جِبْرِيلَ، فَأَخْبَرَهُ.

کسی کو نہیں بتائے گی۔ ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا جبکہ دوسری نے ظاہر کر دیا۔ وہ (وطن سے) بھاگ گئے حتی کہ سمندر میں ایک جزیرے میں جا پہنچے۔ (وہاں) دو آدمی ایندھن جمع کرنے آئے۔ انھوں نے خضر علیہ السلام کو دیکھ لیا۔ ان میں سے ایک نے راز رکھا' دوسرے نے ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا: میں نے خضر کو دیکھا ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے راز چھپا لیا۔ ان کے ہاں یہ قانون تھا کہ جو شخص جھوٹ بولے' اسے قتل کر دیا جائے۔ اس (چھپانے والے) نے چھپانے والی عورت سے شادی کر لی۔ وہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے) گر گئی۔ اس نے کہا: فرعون کا برا ہو۔ اس نے اپنے باپ کو بتایا۔ اس عورت (ماشطہ کنگھی کرنے والی) کا خاوند بھی تھا اور دو بیٹے تھے۔ فرعون نے انھیں بلوا لیا۔ اس نے ان میاں بیوی کو دین سے پھیرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں تمھیں قتل کر دوں گا۔ انھوں نے کہا: اگر تو ہمیں قتل کرے تو ہم پر یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک جگہ دفن کرنا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔'' جب نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انھوں نے یہ بات سنائی۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جس سے اس کو کچھ تقویت مل جاتی ہے' اس لیے اس میں ماشطہ' اس کے خاوند اور بیٹی کی حد تک بات صحیح ہے' باقی تفصیلات غیر صحیح ہیں' نیز ہمارے فاضل محقق اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے' تاہم اس کا ایک شاہد مسند احمد میں حسن درجے کا ہے جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لیکن دونوں احادیث کے الفاظ میں خاصا اختلاف ہے' البتہ مسند احمد کی

روایت میں [كَانَ بَدْءُ ذٰلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ......] والا جملہ منکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإسراء والمعراج للألباني رحمہ اللہ)

٤٠٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ. وَإِنَّ اللهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ. فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا. وَمَنْ سَخِطَ، فَلَهُ السُّخْطُ».

۴۰۳۱- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان پر آزمائش ڈالتا ہے۔ جو راضی رہے اسے رضا ملے گی، اور جو ناراض ہوا اسے ناراضی حاصل ہوگی۔“

فوائد و مسائل: ① آزمائش میں بندے کا فائدہ ہوتا ہے، اس لیے اللہ کے فیصلے پر راضی رہتے ہوئے شریعت کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی مصیبت پر بندہ ناراضی کا اظہار کرے گا تو مصیبت تو اپنے مقررہ وقت ہی پر ختم ہوگی لیکن بندہ ثواب سے محروم ہو کر اللہ کو ناراض کر لے گا۔ ② مصیبت بھی اللہ کی ایک نعمت ہے بشرطیکہ احکام کی نافرمانی نہ کی جائے۔

٤٠٣٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ».

۴۰۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور ان کی طرف سے آنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔“

٤٠٣١_ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، ح: ٢٣٩٦ من حديث الليث به، وقال: "حسن غريب".

٤٠٣٢_ [صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [في فضل المخالطة مع الصبر على أذى الناس]، ح: ٢٥٠٧ من حديث شعبة عن الأعمش به إلا أن فيه: 'عن شيخ من أصحاب النبي ﷺ - وكان شعبة يرى أنه ابن عمر'.

فوائد و مسائل: ① لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔ برے آدمی کی برائی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے لیکن خود نیکی پر قائم رہنا چاہیے۔ ② معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی سب سے الگ تھلگ ہو کر راہبوں کی طرح جنگلوں یا غاروں میں چلے جانا جائز نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ③ جب ایمان کو خطرہ ہو' تب خلوت نشینی جائز ہے۔

٤٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ. مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ. وَقَالَ: بُنْدَارٌ: حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ:

٤٠٣٣ - حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین خوبیاں جس میں ہوں' اسے ایمان کا لطف حاصل ہوتا ہے...... ایک روایت میں ہے: اسے ایمان کی مٹھاس حاصل ہو جاتی ہے۔

وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ».

(پہلی خوبی) اور جب اسے اللہ نے کفر سے نجات دے دی ہو تو اسے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو۔''

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ، لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ.

(دوسری) کسی شخص سے محبت اور دوستی رکھے تو محض اللہ کے لیے رکھے۔

وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.

(تیسری) اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت باقی سب کی محبت سے بڑھ کر ہو۔

فوائد و مسائل: ① اللہ کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دوست سے محبت کی بنیاد' خاندان' قبیلہ' زبان' وطن یا دنیوی مفاد نہ ہو بلکہ کسی سے اس لیے محبت ہو کہ وہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرنے والا نیک آدمی ہے۔ ② اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب بیوی بچوں' ماں باپ' دوست احباب یا دنیوی مفادات کا تقاضا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی کا ہو تو ان سب کو نظر انداز کر کے ان کی ناراضی کی پروانہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مان لیا جائے۔ ③ مومن کفر سے اور کافروں کے رسم و رواج سے نفرت کرتا ہے اور مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے محبت اور ان کی مدد نہیں کرتا کیونکہ کافروں کی

٤٠٣٣_ أخرجه البخاري، الإيمان، باب من كره أن يعود في الكفر . . . الخ، ح: ٢١، ٦٠٤١ من حديث شعبة به، ومسلم، الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ح: ٤٣/ ٦٨ عن ابن المثنى وابن بشار به.

طرف میلان میں خطرہ ہے کہ ایمان کمزور ہو کر آخر وہ مرحلہ آ جائے جب ایمان بالکل ختم ہو جائے۔ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ.

٤٠٣٤- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، [قَالَا]: حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ، أَنْ: «لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً، مُتَعَمِّدًا. فَمَنْ تَرَكَهَا، مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ».

۴۰۳۴- **حضرت ابودرداء** ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھ سے میرے جگری دوست (جانی محبوب) ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا' خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا۔ جس نے اسے عمداً ترک کیا' اس سے (اللہ کی حفاظت کا) ذمہ جاتا رہا۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔''

فوائد و مسائل: ① شرک سب سے بڑا جرم ہے' لہٰذا سخت سے سخت حالات میں بھی اس سے بچنا ضروری ہے۔ ② عقیدۂ توحید کے لیے جان بھی قربان کرنی پڑے تو سعادت ہے ③ شرک کے بعد بڑا گناہ نماز چھوڑنا ہے جو کفر کے مترادف ہے۔ ④ عقل اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نشہ آور اشیاء کے استعمال سے اس نعمت کو ضائع کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ⑤ نشے کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے' اس لیے مسلمان کے لیے ہر نشہ آور چیز سے پرہیز انتہائی ضروری ہے۔

(المعجم ٢٤) - بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ (التحفة ٢٤)

باب:۲۴- زمانے کی سختی کا بیان

٤٠٣٥- حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۰۳۵- **حضرت معاویہ** ؓ بیان کرتے ہیں کہ

٤٠٣٤ـ [حسن] تقدم، ح:٣٣٧١، وأخرجه الخطيب في موضح أوهام الجمع والتفريق:١/١١٨ من حديث عبدالوهاب به، وحسنه البوصيري.

٤٠٣٥ـ [إسناده حسن] أخرجه ابن المبارك في الزهد، ص:٢١١، ح:٥٩٦، ومن طريقه أحمد:٤/٩٤ من حديث ابن جابر به، وصححه ابن حبان، ح:١٨٢٨، والبوصيري.

الرَّحَبِيُّ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ».

میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گیا ہے۔''

فائدہ: زندگی میں ہر موقع پر آزمائش آتی ہے۔ راحت بھی آزمائش ہے' مصیبت بھی آزمائش ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ہر موقع پر یہ دیکھے کہ اللہ کی رضا کس چیز میں ہے' اس کے مطابق عمل کرے۔

٤٠٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ. يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: اَلرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ».

۴۰۳۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا جائے گا۔ اور رُوَیبِضَہ باتیں کریں گے' کہا گیا: رُوَیبِضَہ (کا مطلب) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حقیر آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔''

فوائد و مسائل: ① معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اچھی عادات کی حوصلہ افزائی اور بری عادات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ② جب نیک دیانت دار آدمی کو اس کا جائز مقام نہ دیا جائے بلکہ جھوٹے بددیانت کی خوش نما باتوں پر اعتماد کرلیا جائے تو معاشرے کا کوئی شعبہ انحطاط سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ③ موجودہ معاشروں کے بے شمار مسائل کی وجہ سچ اور دیانت داری کا فقدان ہے۔ علماء کو چاہیے کہ ان کے فروغ کی کوشش کریں۔

٤٠٣٦ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٢٩١ عن يزيد به ببعض الاختلاف، وصححه الحاكم: ٤/ ٤٦٥، ٤٦٦، ٥١٢، والذهبي، وله شواهد عند أحمد: ٢/ ٣٣٨، ٣/ ٢٢٠ وغيره.

٤٠٣٧- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُولَ: يَالَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ. إِلَّا الْبَلَاءُ».

۴۰۳۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ (یہ نوبت آجائے گی کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر گر پڑے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والے کی جگہ (مر کر دفن ہو چکا) ہوتا۔ وہ دین (کے بارے میں پیش آنے والی مشکلات) کی وجہ سے ایسے نہیں کرے گا بلکہ (دنیوی) مشکلات کی وجہ سے کرے گا۔‘‘

فوائد و مسائل: ① دنیاوی مشکلات میں اللہ سے مدد مانگنا اور حالات بہتر بنانے کی کوشش کرنا بہتر طریقہ ہے۔ ② دنیا کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے۔ ③ دین کی حفاظت کی فکر دنیا سے زیادہ ہونی چاہیے۔

٤٠٣٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَعْنِي مَوْلٰى مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ. فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ. فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ».

۴۰۳۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اس طرح چن لیے جاؤ گے جس طرح نکمی اور ردی کھجوروں میں سے (عمدہ) کھجوریں چن (کر اٹھا) لی جاتی ہیں۔ اچھے لوگ (دنیا سے) چلے جائیں گے اور برے لوگ رہ جائیں گے' پس اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔‘‘

فائدہ: نیک لوگ ہر دور میں رہیں گے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی حتی کہ جب قیامت آئے گی اس وقت کوئی نیک آدمی نہیں ہوگا۔

٤٠٣٧- أخرجه مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل . . . الخ، ح: ١٥٧/ ٥٤ بعد، ح: ٢٩٠٧ من حديث ابن فضيل به.

٤٠٣٨- [حسن] أخرجه الحاكم: ٤/ ٤٣٤ من حديث طلحة به، وصححه، ووافقه الذهبي، وله لون آخر عند ابن حبان في صحيحه، ح: ١٨٣٣، وله شاهد عند البخاري، ح: ٦٤٣٤، وآخر عند ابن حبان، ح: ١٨٣٢، وصححه الحاكم: ٤/ ٤٣٤، ووافقه الذهبي.

٤٠٣٩- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ. وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ».

۴۰۳۹- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاملہ ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا۔ دنیا پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔ لوگوں میں بخل ہی زیادہ ہوتا جائے گا۔ قیامت محض بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ ابن مریم ؑ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

(المعجم ٢٥) - بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(التحفة ٢٥)

باب: ۲۵- علاماتِ قیامت کا بیان

٤٠٤٠- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔“ اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع فرمایا۔

فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، اس لیے آپ کے بعد صرف قیامت ہی باقی ہے۔ ② یہ حدیث حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کے منافی نہیں کیونکہ عیسیٰ ؑ رسول اللہ ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔

٤٠٣٩_ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرك: ٤/ ٤٤١ من حديث يونس به، وقال الذهبي: "وهو منكر جدًا"، ميزان الاعتدال: ٤/ ٤٨١، وكذا قال النسائي وغيره، وفيه أربع علل(١) عنعنة الحسن البصري(٢) جهالة الجندي ولم يثبت توثيقه عن ابن معين كما حققته في تخريج النهاية، ح: ١٠٧(٣) الاختلاف في السند(٤) أبان لم يسمع من الحسن، ذكره ابن الصلاح في أماليه، ولبعض الحديث(الشطر الأول) شواهد ضعيفة.

٤٠٤٠_ أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول النبي ﷺ "بعثت أنا والساعة كهاتين . . . الخ، ح: ٦٥٠٥ من حديث أبي بكر بن عياش به، وتابعه إسرائيل، تغلق التعليق: ٥/ ١٧٧.

آسمان سے ان کا نزول اگرچہ بعد میں ہوگا لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ ؑ اپنی نبوت کی بجائے نبوتِ محمد (ﷺ) کے مبلغ وداعی ہوں گے اور شریعت محمدیہ ہی کو نافذ وغالب فرمائیں گے۔ ③ مسلمان کو چاہیے کہ روز بروز بڑھتے ہوئے فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اور جاہلیت کے عقائد ورسوم کو رائج کرنے والوں کے خلاف ہر ممکن کوشش کرے۔

٤٠٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: اِطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: الدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا».

۴۰۴۱- حضرت حذیفہ بن اسید غفاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالائی کمرے سے جھانک کر ہمیں دیکھا جب کہ ہم قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: دجال، دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

فائدہ: یہ حدیث باب ۲۸ میں تفصیل سے آئے گی۔ دیکھیے حدیث: ۴۰۵۵

٤٠٤٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ. فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُدْخُلْ يَا عَوْفُ» فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «بِكُلِّكَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي» قَالَ: فَوَجَمْتُ

۴۰۴۲- حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ تبوک کے دوران میں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں خیمے کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عوف! اندر آ جاؤ۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سارا ہی آ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”سارے ہی (آ جاؤ)۔“ پھر فرمایا: ”عوف! یاد رکھو قیامت سے پہلے چھ واقعات (پیش آنے والے) ہیں: ان میں سے ایک میری وفات ہے۔“ (یہ سن کر غم اور پریشانی کی وجہ سے) میں بولنے کے قابل نہ رہا (ہکا بکا رہ گیا۔) رسول اللہ

٤٠٤١ـ أخرجه مسلم، الفتن، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ٢٩٠١ من حديث سفيان الثوري به.

٤٠٤٢ـ أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب ما يحذر من الغدر، ح: ٣١٧٦ من حديث الوليد به.

عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً. فَقَالَ: «قُلْ: إِحْدٰى، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهِ ذَرَارِيَّكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُزَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ. ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ. حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَيَظَلَّ سَاخِطًا. وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ. لَايَبْقٰى بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ. ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ. فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ. فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

ﷺ نے فرمایا: ”کہو (یہ) ایک (علامت ہے)' پھر بیت المقدس کی فتح' پھر تمھارے اندر ایسی بیماری پھیلے گی جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمھیں اور تمھاری اولاد کو شہادت کا درجہ دے گا اور تمھارے اعمال کو پاک کر دے گا' پھر تمھارے اندر مال و دولت آ جائے گی۔ (فراوانی کے باوجود حرص بہت ہوگی) حتی کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے' تب بھی وہ ناراض رہے گا۔ اور تمھارے اندر ایک فتنہ برپا ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا' پھر تمھارے درمیان اور بنو اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح (جنگ بندی) ہوگی۔ وہ تمھیں دھوکا دیں گے اور اَسّی جھنڈوں کے ساتھ تمھاری طرف (حملہ کرنے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (فوجی) ہوں گے۔“

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں' اس لیے آپ کی وفات قیامت کی نشانی ہے۔ ② بیت المقدس پہلے حضرت عمر ؓ کی خلافت میں فتح ہوا۔ دوبارہ صلاح الدین ایوبی ؒ نے فتح کیا۔ حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کے وقت بھی یہود سے جنگ ہوگی اور ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔ ③ حضرت عمر ؓ کے دور خلافت میں وبا پھیلی تھی جو ”طاعون عمواس“ کے نام سے معروف ہے۔ بعد میں بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ ممکن ہے قیامت کے قریب کوئی اور وبا آنے والی ہو۔ ④ مال کی حرص اور ناشکری موجودہ دور میں عام ہے۔ جدید جاہلیت کی بعض تحریکیں' مثلاً: بنکوں میں پیسے رکھ کر سود لینے کی ترغیب' بیمہ جو سود اور جوئے کا مجموعہ ہے' بہت سی انعامی سکیمیں جو لاٹری' یعنی جوئے کی شکلیں ہیں اور زیادہ اخراجات سے ڈر کر کم بچے پیدا کرنے کی کوشش (خاندانی منصوبہ بندی) اسی مادہ پرستانہ ذہنیت کے چند مظاہر ہیں۔ ⑤ ہر گھر میں داخل ہونے والے فتنے کا اطلاق متعدد چیزوں پر ممکن ہے' مثلاً: جاندار کی تصویر جو کہ شرعاً حرام ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کسی بزرگ یا بچے کی' یا کسی عالم یا پیر کی تصویر شوقیہ یا برکت کے لیے گھر میں رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے بچ جائے تو اخباروں اور رسالوں میں' پھر بچوں کی نصابی کتابوں میں ضرور موجود ہوتی ہے۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ میں حکومت کے احکام سے ہر گھر میں تصویر مجبوری بن چکی ہے۔ اس کے بعد ٹیلی ویژن' وی سی آر' کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے سے اس کے مضر اثرات مزید

وسعت اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح کا فتنہ موسیقی ہے جو پہلے صرف فلمی گانوں کے ساتھ سنی جاتی تھی اور اس کو سننے کے لیے خاص اہتمام کرنا پڑتا تھا' پھر ریڈیو' ٹی وی وغیرہ کے ذریعے سے عام ہوگئی۔ اب تقریباً ہر گھر' دکان' بس' کار اور ٹیکسی وغیرہ میں موجود ہے بلکہ نعتوں اور شرکیہ نظموں کے ساتھ اس کی موجودگی نے عوام کی نظر میں اسے گناہ کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں وطن' قبیلہ' زبان' فرقہ' تنظیم اور پارٹی کی بنیاد پر تعصب بلکہ قتل و غارت بھی جدید دور کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ مالی معاملات میں حکومتوں کے سود کی سرپرستی کرنے کی وجہ سے کوئی شخص اس کے اثرات سے محفوظ نہیں۔ اس طرح اور فتنے بھی ہو سکتے ہیں۔ ⑨ رومیوں سے مراد مغرب کے عیسائی ممالک ہو سکتے ہیں۔ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اقوام متحدہ کے کسی فیصلے کا بہانہ بنا کر اسی غیر مسلم ممالک مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں۔ واللہ أعلم.

٤٠٤٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ. وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ».

۴۰۴۳- حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اپنے امام کو شہید کرو گے اور تلواروں کے ساتھ (ایک دوسرے سے) جنگ کرو گے۔ اور برے لوگ تمھاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔''

٤٠٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَلٰكِنْ

۴۰۴۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے لیے (گھر سے) باہر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس (قیامت) کی بابت پوچھنے والے سے زیادہ

٤٠٤٣ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ٢١٧٠ من حديث الدراوردي به، وقال: "حسن"، وقال الذهبي، "حديث منكر" * عبدالله الأنصاري لم يعرفه ابن معين، ووثقه ابن حبان، والترمذي.

٤٠٤٤ـ [صحيح] تقدم، ح: ٦٤.

سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» فَتَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ. [لقمان: ٣٤]

نہیں جانتا لیکن میں تجھے اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے تو یہ اس کی ایک علامت ہے۔ جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے (فقیر) لوگوں کے رئیس بن جائیں گے تو یہ بھی اس کی ایک نشانی ہے۔ جب بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے سے لمبی (اور اونچی) عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی ایک علامت ہے۔ (قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ......﴾ ''بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے' وہی بارش نازل فرماتا ہے' اور جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اسے جانتا ہے' اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کچھ کرے گا' نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا' صحیح خبروں والا ہے۔''

فائدہ: یہ حدیث پوری تفصیل سے سنن ابن ماجہ کے مقدمہ کی احادیث میں گزر چکی ہے۔ (دیکھیے: حدیث:۶۴)

٤٠٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ:

۴۰۴۵- **حضرت انس بن مالک** ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے' میرے بعد تمھیں وہ حدیث کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ''قیامت کی بعض علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا' جہالت پھیل جائے گی' بدکاری

٤٠٤٥_ أخرجه البخاري، العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، ح: ٨١ من حديث شعبة به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ٢٦٧١ عن ابن بشار به.

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَيَبْقَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً، قَيِّمٌ وَاحِدٌ».

عام ہو جائے گی' شراب (کثرت سے) پی جائے گی' مرد ختم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔"

فوائد و مسائل: ① "میرے بعد کوئی نہیں سنائے گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ جن صحابہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی' وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② علم اٹھ جانے سے مراد دینی علوم کے ماہر علماء کا فوت ہو جانا ہے جس کی وجہ سے دینی رہنمائی ختم ہو جائے گی اور لوگ دینی علوم کے ماہر ہونے کے باوجود دین میں جاہل ہوں گے۔ ③ فحاشی عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں بے حیائی سے نفرت باقی نہیں رہے گی۔ آج کل ہماری شاعری' ناول اور فلمیں وغیرہ بے حیائی پھیلانے میں پوری طرح مشغول ہیں۔ غیر مسلم، مسلمان نوجوانوں کو آزادی' تفریح اور روشن خیالی کے نام سے آوارگی کا سبق دے رہے ہیں جس میں ٹی وی' ڈش' وی سی آر' کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کی جدید ایجادات کی وجہ سے بہت وسعت اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔ ④ منشیات کی نئی نئی قسموں کا ظہور بھی نبی ﷺ کی پیشگوئی کو سچ ثابت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے ہر ممکن اقدام کریں۔ ⑤ معاشرے میں مردوں کی تعداد خطرناک حد تک کم ہونے کی وجہ جنگوں میں مردوں کا قتل ہونا' باہمی جھگڑوں اور فسادات میں مارا جانا اور مختلف قسم کے حادثات میں مردوں کا زیادہ ہلاک ہونا وغیرہ ہے جس کی وجہ سے یہ نوبت آئے گی کہ ایک آدمی بہت سی عورتوں کا کفیل ہوگا' مثلاً: ماں' خالہ' دادی' بیٹیاں' بہنیں' بھتیجیاں اور بھانجیاں وغیرہ۔

٤٠٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۴۰۴۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس کے لیے آپس میں لڑیں گے اور ہر دس میں سے نو افراد قتل ہو جائیں گے۔"

٤٠٤٦ـ [ضعيف لشذوذه] أخرجه أحمد: ٢/ ٢٦١، ٣٤٦، ٤١٥ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وهو سند حسن، ولكنه شاذ لمخالفة حديث مسلم، ح: ٢٨٩٤/ ٢٩ "فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون" والله أعلم.

فَيُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَيُقْتَلُ، مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ، تِسْعَةٌ».

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے شاذ ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے ایک جملے کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی ؒ اور دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت [من كل عشرة تسعة] ''دس میں سے نو افراد۔'' والے جملے کے علاوہ حسن صحیح ہے کیونکہ مذکورہ جملہ شاذ ہے جبکہ محفوظ الفاظ [مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ] ''ہر سو میں سے ننانوے'' ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی اس جملے کو شاذ قرار دیا ہے' لہٰذا مذکورہ روایت اس جملے کے سوا حسن بن جاتی ہے۔ والله أعلم. دیکھیے: (صحيح سنن ابن ماجه للألباني' رقم:٣٢٨٦' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم:٤٠٤٦) ② دریائے فرات ترکی سے شروع ہو کر شام اور عراق میں سے گزرتا ہوا خلیج فارس میں گرتا ہے۔ ترکی کا وہ حصہ بھی اس سے سیراب ہوتا ہے جہاں ''کردستان'' کے نام سے الگ ملک بنانے کی تحریک چل رہی ہے۔ اور عراق کا وہ حصہ جہاں یہ سمندر میں گرتا ہے' ایران اور کویت دونوں کی سرحدوں کے قریب ہے' اس لیے اس علاقے میں معدنی دولت کا خزانہ ظاہر ہونے پر علاقے کے ممالک میں جنگ کا چھڑنا ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے کے ممالک کی سلامتی اور تحفظ کے نام پر بڑے ملک (امریکہ' روس اور چین وغیرہ) بھی اس دولت پر قبضہ جمانے کے لیے جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ③ اس واقعہ کی پیشگی خبر دینے میں یہ حکمت ہے کہ سمجھدار آدمی دولت کا لالچ نہ کریں اور جنگ میں شریک ہو کر جانیں نہ گنوائیں' بالخصوص جبکہ یہ جنگ اتنی شدید اور خطرناک ہوگی کہ ننانوے فی صد لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک فی صد جنگجو زندہ بچیں گے۔ ان کا حال بھی زخموں اور بیماریوں کی وجہ سے قابل رشک نہیں ہوگا۔

٤٠٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «اَلْقَتْلُ. اَلْقَتْلُ. اَلْقَتْلُ» ثَلَاثًا.

۴۰۴۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مال بہت زیادہ ہو جائے گا' اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا: ''قتل' قتل' قتل۔''

٤٠٤٧_ [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٥٧ من حديث العلاء به مطولاً، وهٰذا طرف منه، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند مسلم وغيره.

فوائد و مسائل: ① مال کی کثرت امن و سکون کا باعث نہیں جب کہ ایمان و تقویٰ نہ ہو۔ ② فتنوں سے مراد مختلف قسم کے تعصّبات بھی ہو سکتے ہیں جو قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں اور ایسی چیزیں بھی جو ایمان کے لیے خطرے کا باعث ہیں، خصوصاً جب کہ لوگ دین کے علم سے بھی محروم ہوں۔

(المعجم ٢٦) - بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

(التحفة ٢٦)

باب: ٢٦-قرآن اور علم کا اٹھ جانا

٤٠٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ. أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ، لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟».

٤٠٤٨- حضرت زیاد بن لبید انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”یہ علم چلے جانے کے وقت ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”زیاد! تیری ماں تجھے روئے، میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت کافی تفصیل سے بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۱۷، ۱۸ والمشكاة للألباني، رقم: ۲۴۵، ۲۷۷) ② قرآن کا علم صرف الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا نام ہے۔ ③ صحابۂ کرام ”علم“ کا لفظ صرف قرآن و حدیث

٤٠٤٨- **[إسناده ضعيف]** أخرجه أحمد: ٤/ ١٦٠، ٢١٨ عن وكيع به، وصححه ابن كثير في تفسيره، والحاكم على شرط الشيخين: ٣/ ٥٩٠، ووافقه الذهبي، ورواه عمرو بن مرة عن سالم به، أحمد: ٤/ ٢١٩، ومن طريقه الحاكم: ١/ ١٠٠، وأعله البوصيري بالانقطاع، ونقل عن البخاري قال: "لم يسمع سالم من زياد بن لبيد"، وله شاهد منقطع عند الطبراني في الكبير: ٥/ ٢٦٥.

کے لیے بولتے تھے۔ باقی علوم کی حیثیت ''فنون'' کی ہے جن کا مقصد مادی ضروریات کو پورا کرنا یا مادی آسائشیں حاصل کرنا ہے۔

٤٠٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ. حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ. وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ، فِي لَيْلَةٍ. فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ. وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ. يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَنَحْنُ نَقُولُهَا» فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا. كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: «يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ». ثَلَاثًا.

۴۰۴۹- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام اس طرح محو ہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتی کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھا لیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کہتے دیکھا تھا' ہم بھی کہتے ہیں۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد) حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ نے کہا: انھیں لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللهُ سے کیا فائدہ ہوگا جب انھیں نماز' روزے' قربانی اور صدقے کا بھی علم نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: ''اے صلہ! (اس دور میں) یہی انھیں جہنم سے بچا لے گا۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور اس پر مفصل تحقیقی بحث کی ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے' لہٰذا مذکورہ روایت دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔

٤٠٤٩ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الحاكم: ١/ ٤٧٣، ٥٤٥ من حديث أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماعه، وخالفه محمد بن فضيل فرواه عن أبي مالك عن ربعي عن حذيفة به موقوفًا، الدعاء له ص: ٣٠، ح: ١٥، ومع ذٰلك صححه البوصيري، والحاكم علٰى شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحاديث الصحيحة' رقم:٨٧' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقـم:٤٠٤٩) ② کتاب کے شروع میں ایک حدیث گزری ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینے گا نہیں بلکہ عالم فوت ہو جائیں گے تو علم بھی ختم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ' مقدمہ' حدیث:٥٢) اس جہالت کے نتیجے میں یہ صورت حال پیش آئے گی۔ ③ جب لوگ اسلام پر عمل کرنا اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیں گے تب انھیں قرآن کے الفاظ سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ ④ فتنوں کے ایام میں تھوڑا عمل بھی نجات کے لیے کافی ہوگا کیونکہ اس دور میں تھوڑے اسلام پر عمل کرنا بھی مشکل ہوگا' جیسے روس میں کمیونسٹوں کے دور حکومت میں مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے منظم کوششیں کی گئی تھیں جس کے نتیجے میں روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے مسلمان علم سے اس طرح محروم ہو گئے کہ انھیں صرف اسلام کا نام یاد رہ گیا اور کچھ یاد نہ رہا۔

٤٠٥٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۴۰۵۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ہرج زیادہ ہوگا۔'' اور ہرج سے مراد قتل وغارت ہے۔

٤٠٥١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا. يَنْزِلُ [فِيهَا] الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے آگے (مستقبل میں) ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت پھیل جائے گی' علم اٹھ جائے گا' اور ہرج زیادہ ہوگا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قتل وغارت۔''

٤٠٥٠ـ أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ٧٠٦٢، ٧٠٦٣ من حديث الأعمش به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ٢٦٧٢ عن ابن نمير به.

٤٠٥١ـ [صحيح] انظر الحديث السابق.

٤٠٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہو جائے گا' علم کم ہو جائے گا' حریصانہ بخل عام ہو جائے گا' فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قتل۔''

(المعجم ٢٧) - بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

(التحفة ٢٧)

باب: ۲۷- دیانت داری کا ختم ہوجانا

٤٠٥٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ: قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ» قَالَ الطَّنَافِسِيُّ: يَعْنِي وَسْطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ.

۴۰۵۳- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہو گئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امانت (دیانت داری کی صفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔'' ...... (حدیث کے راوی علی بن محمد) طنافسی نے کہا: ''جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَال سے مراد ''وَسْطُ قُلُوبِ الرِّجَال ہے' یعنی دل کے درمیان میں......

وَنَزَلَ الْقُرْآنُ. فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

اور قرآن نازل ہوا' ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ خوبی مزید پختہ ہوگئی۔)

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ

پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے

٤٠٥٢ـ أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ٧٠٦١ من حديث عبد الأعلى به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ٢٦٧٢/ ١٢ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

٤٠٥٣ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب رفع الأمانة، ح: ٦٤٩٧، ٧٠٨٦، ٧٢٧٦ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، ح: ١٤٣/ ٢٣٠ من حديث وكيع به.

النَّوْمَةَ، فَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ. فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ، فَتُنْزَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ. فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْمَجْلِ. كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ».

بارے میں بیان کیا اور فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی، اس کا ایک نشان رہ جائے گا، جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو (باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی، تو اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا، جیسے تیرے پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ ابھرا ہوا نظر آتا ہے، حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔''

ثُمَّ أَخَذَ حُذَيْفَةُ كَفًّا مِنْ حَصًى، فَدَحْرَجَهُ عَلٰى سَاقِهِ.

(یہ کہتے ہوئے) حضرت حذیفہ ؓ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

قَالَ: «فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ. حَتّٰى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَأَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ».

آپ (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا حتی کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک دیانت دار آدمی بھی ہے۔ اور حتی کہ ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔''

وَلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ. وَلَسْتُ أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ. لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ. وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدُّونَ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

اور (حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا:) مجھ پر ایک وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا، اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (ذمہ دار) اسے میرے پاس لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

فوائد و مسائل: ① دیانت داری مسلمان کے کردار کی اہم ترین صفت ہے۔ ② سوتے ہوئے دل سے دیانت داری کا وصف ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں یہ صفت بہت تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتی کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا' ایک وقت میں وہی بددیانت بن جائے گا۔ ③ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے' حالانکہ وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک ہوں گے لیکن ان کے دل نیکی سے خالی ہوں گے۔ ④ غیر اسلامی معاشرے میں دھوکا فریب ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ایسے نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت حذیفہ ؓ کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اب قابل اعتماد افراد بہت کم رہ گئے ہیں۔

٤٠٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ، عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا. فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا، نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ. فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا، نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ. فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا، نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ».

۴۰۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو چھین لیتا ہے۔ اور جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو تجھے وہ شخص ناپسندیدہ اور قابل نفرت محسوس ہوتا ہے۔ جب وہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے تو اس سے دیانت داری چھین لی جاتی ہے۔ جب اس سے دیانت داری چھن جاتی ہے تو تو اسے خائن اور خیانت میں مشہور دیکھتا ہے۔ جب وہ خائن اور خیانت میں مشہور ہو جاتا ہے تو اس سے رحم دلی چھن جاتی ہے۔ جب اس سے رحم دلی چھن جاتی ہے تو تو اسے لعنتی اور لوگوں سے اس پر لعنتیں پڑتی دیکھتا ہے۔ جب تو اسے لعنتی دیکھے اور اس پر لعنتیں پڑ رہی ہوں تو اس کی گردن سے اسلام کا قلادہ اتر جاتا ہے۔''

(المعجم ٢٨) - بَابُ الْآيَاتِ (التحفة ٢٨)

باب: ۲۸- (قیامت کی بڑی) نشانیاں

٤٠٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۵۵- حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری)

٤٠٥٤ـ [إسناده موضوع] وضعفه البوصيري لضعف سعيد بن سنان الحنفي الكندي الحمصي أبي مهدي، وهو "متروك"، ورماه الدارقطني وغيره بالوضع.

٤٠٥٥ـ [صحيح] تقدم، ح: ٤٠٤١.

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: اِطَّلَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالدَّجَّالُ. وَالدُّخَانُ. وَالدَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ. وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ. وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا. وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا».

ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالاخانے سے جھانکا اور فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں، دَابَّةُ الْأَرْض، یاجوج و ماجوج، حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا ظہور (نزول) اور زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات: ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں۔ اور (یمن کے شہر) عدن اَبیَن کی گہرائی سے ایک آگ کا ظہور جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان میں لے آئے گی۔ جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی۔ جب وہ دوپہر کو (آرام کے لیے) قیلولہ کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔“

فوائد و مسائل: ① دَابَّةُ الْأَرْض کی احادیث باب: ٣١ میں، مغرب سے سورج طلوع ہونے کی احادیث باب: ٣٢ میں، دجال کے ظہور، حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول اور یاجوج ماجوج کے بارے میں احادیث، باب: ٣٣ میں آ رہی ہیں۔ ② سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کا نظام ختم ہو رہا ہے۔ اب قیامت کے مراحل شروع ہیں جن کا تعلق عالم آخرت سے ہے، اس لیے اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی، جیسے موت کے وقت فرشتے نظر آ جانے پر توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ③ دجال کا فتنہ بہت عظیم فتنہ ہے۔ وہ یہود کا لیڈر ہو گا اور مسلمانوں کی گمراہی کا باعث ہو گا۔ ④ یہودیوں نے سچے مسیح (عیسیٰ ابن مریم ؑ) کا انکار کیا کیونکہ انھوں نے دنیا میں یہود کے غلبے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ دجال کے ایام میں یہود کو وقتی طور پر ترقی اور غلبہ حاصل ہو گا۔ ⑤ بعض مسلمان کہلانے والے فرقے بھی امام غائب کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ممکن ہے دجال کے شعبدے دیکھ کر وہ بھی اسے اپنا امام تسلیم کر لیں۔

٤٠٥٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

٤٠٥٦- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت

٤٠٥٦- [إسناده حسن] وحسنه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، الفتن، باب في بقية من أحاديث الدجال، ◄◄

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَالدَّجَّالَ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ».

ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کر لو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دھواں' دَابَّةُ الْأَرْض، دجال' آدمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ (عمومی فتنہ۔'')

فوائد و مسائل: ① مغرب سے سورج طلوع ہونے پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا' اس لیے اس سے پہلے پہلے خلوصِ دل سے توبہ کر کے نجات کا بندوبست کر لینا ضروری ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے کہ دھوئیں کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ان کے خلاف بددعا کی تو ان پر قحط مسلط ہوا حتی کہ بھوک کی وجہ سے انھیں فضا صاف ہونے کے باوجود دھواں ہی دھواں محسوس ہوتی تھی۔ (صحيح البخاري' التفسير' سورة حمٓ الدخان' باب ﴿يغشى الناس هذا عذاب أليم﴾ حديث: ۴۸۲۱) لیکن حضرت انس ؓ کی زیر مطالعہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت انس ؓ انصار میں سے ہیں۔ نبی ﷺ کی ہجرت کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا شروع کی جبکہ ابن مسعود ؓ کا ذکر کردہ واقعہ مکی دور کا ہے۔ ③ زندگی میں نیک اعمال کمائے جا سکتے ہیں' موت کے بعد یہ موقع ختم ہو جاتا ہے' اس لیے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ④ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن میں انسان گمراہ ہو سکتا ہے' اس سے پہلے نیکیاں کرنے سے امید کی جا سکتی ہے کہ فتنے کے دوران میں اللہ کی طرف رہنمائی اور توفیق حاصل ہو جائے۔

٤٠٥٧- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۴۰۵۷- حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کی) نشانیاں دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔''

◀◀ ح: ٢٩٤٧/ ١٢٨، ١٢٩ من حديث أبي هريرة به.

٤٠٥٧ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه العقيلي: ٣/ ٣٢٩ من حديث الحسن بن علي الصمداني به، وصححه الحاكم: ٤/ ٤٢٨ على شرط الشيخين، وتعقبه الذهبي بقوله: "أحسبه موضوعًا وعون ضعفوه"، وأورده ابن الجوزي في الموضوعات: ٣/ ١٩٧، ١٩٨، وضعفه البوصيري * عون ضعيف كما في التقريب وغيره.

أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ».

٤٠٥٨- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمَّتِي عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: فَأَرْبَعُونَ سَنَةً، أَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰى. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، أَهْلُ تَرَاحُمٍ وَتَوَاصُلٍ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، إِلٰى سِتِّينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، أَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ. ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ. النَّجَا النَّجَا».

۴۰۵۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے: چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے' پھر ان سے متصل ایک سو بیس سال ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور میل ملاپ رکھنے والے لوگ ہوں گے' پھر ان سے متصل ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے سے ناراض رہنے والے اور قطع تعلق کرنے والے لوگ ہوں گے' پھر اس کے بعد قتل و غارت ہوگی' بچ جانا! بچ جانا!''

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمَّتِي عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَأَمَّا طَبَقَتِي وَطَبَقَةُ أَصْحَابِي، فَأَهْلُ عِلْمٍ

(م) دوسری سند سے حضرت انس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے پانچ طبقے ہیں: ہر طبقہ چالیس سال کا ہے۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا طبقہ علم اور ایمان والوں کا ہے۔ دوسرا طبقہ سنہ چالیس سے سنہ اسّی تک نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے۔'' پھر راوی نے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

٤٠٥٨- **[إسناده ضعيف]** وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ١٠٨٠، وعبدالله بن مغفل مجهول(تقريب).

٤٠٥٨- (م) **[إسناده ضعيف جدًا، باطل]** وقال البوصيري: ["هٰذا إسناد ضعيف، أبو معن والمسور بن الحسن وخازم العنزي مجهولون"، قال أبو حاتم: "هٰذا الحديث باطل" وقال الذهبي في المسور: حديثه منكر"]، وله شواهد موضوعة عند ابن حبان فى المجروحين: ٢/ ١٧١، وابن الجوزي في الموضوعات: ٣/ ١٩٦، ١٩٧ وغيرهما.

وَإِيمَانٍ. وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ، مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَأَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوَى».
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(المعجم ٢٩) - **بَابُ الْخُسُوفِ**

(التحفة ٢٩)

باب:۲۹-زمین میں دھنس جانے کے واقعات

٤٠٥٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۵۹- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے (انسانوں کی) صورتیں بدلیں گی‘ وہ زمین میں دھنسیں گے اور ان پر پتھر برسیں گے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① سابقہ امتوں میں صورتیں مسخ ہونے کے واقعات ہوئے ہیں‘ جیسے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے والوں کو بندر بنا دیا گیا: دیکھیے (سورۂ اعراف‘ آیت:۱۶۳ تا ۱۶۶) قیامت کے قریب اس امت میں بھی ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ ② حضرت لوط علیہ السلام کی بدکار قوم پر پتھر برسائے گئے: دیکھیے (سورۂ ہود‘ آیت:۸۲) اور قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا: دیکھیے: (سورۂ قصص:۸۱) قیامت کے قریب بھی مجرموں کو اس طرح کی سزائیں ملیں گی۔

٤٠٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۶۰- حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا‘ آپ فرما رہے تھے: ’’میری امت کے آخر میں زمین میں دھنسنے‘ صورتیں بگڑ جانے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔‘‘

٤٠٥٩- [صحيح] أخرجه أبونعيم في الحلية: ٧/ ١٢١ من حديث بشير به، وأعله البوصيري بالانقطاع بين سيار وطارق، وله شواهد، انظر، ح: ٤٠٦١.

٤٠٦٠- [صحيح] أخرجه عبد بن حميد، ح: ٤٥٢، والطبراني: ٦/ ١٥٠، ح: ٥٨١٠ من حديث عبدالرحمٰن، وقد تقدم، ح: ٢٣٨ به، ومن أجله ضعفه البوصيري، وله شواهد، منها الحديث الآتي.

٤٠٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي - أَوْ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ - مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» وَذٰلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

۴۰۶۱- حضرت نافع ؒ سے روایت ہے' ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس شخص نے بدعت اختیار کی ہے۔ اگر اس نے واقعی بدعت اختیار کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت میں'' یا (آپ نے فرمایا:) ''اس امت میں صورتیں بگڑ جانے' زمین میں دھنسنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔'' حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: یہ تقدیر (کا انکار کرنے) والوں میں ہوں گے۔

فائدہ: تقدیر کے انکار کا فتنہ صحابۂ کرام ؓ کے دور ہی میں شروع ہو گیا تھا' اس لیے حضرت ابن عمر ؓ نے اس فتنے کی شناعت دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا کہ یہی گمراہ فرقہ اس قسم کے عذابوں کا مستحق ہے۔

٤٠٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۶۲- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں زمین میں دھنسنے' صورتیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔''

(المعجم ٣٠) - بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

(التحفة ٣٠)

باب: ۳۰- مقام بیداء کا لشکر

٤٠٦٣ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۴۰۶۳- ام المومنین حضرت حفصہ ؓ سے

٤٠٦١ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، السنة، باب من دعا إلى السنة، ح: ٤٦١٣ من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وأخرجه الترمذي، ح: ٢١٥٢ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح غريب".

٤٠٦٢ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ١٦٣ من حديث الحسن بن عمرو به، وأعله البوصيري بالانقطاع، والحديث السابق شاهد له، وذكره الحاكم في المستدرك: ٤/ ٤٤٥.

٤٠٦٣ـ [صحيح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، حرمة الحرم، ح: ٢٨٨٣ من حديث سفيان به، وصححه◀◀

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ. حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ. وَيَتَنَادٰى أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ. فَيُخْسَفُ بِهِمْ. فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ، ظَنَنَّا أَنَّهُمْ هُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ، وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے اس کی طرف آئے گا حتی کہ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں کو آوازیں دیں گے تو انھیں بھی دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں سے صرف ایک آدمی بھاگ کر بچے گا جس سے دوسروں کو اس واقعہ کا علم ہوگا۔''

(حضرت عبداللہ بن صفوان ؓ نے فرمایا:) جب حجاج کا لشکر (مکہ پر حملہ کرنے کے لیے) آیا تو ہم نے گمان کیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (جن کا ذکر اس حدیث میں ہے۔) ایک آدمی نے (یہ حدیث سن کر عبداللہ بن صفوان ؓ سے) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حضرت حفصہ ؓ پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت حفصہ ؓ نے نبی ﷺ کی طرف (اپنے پاس سے بنا کر) جھوٹی بات منسوب نہیں کی۔

فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن صفوان ؓ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے حامی تھے۔ حجاج بن یوسف کے حملے کے وقت کعبہ شریف کے غلاف کو پکڑے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حضرت صفوان بن امیہ ؓ بھی صحابی تھے۔ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے قریب زمانہ میں فوت ہوئے۔ (تقریب التھذیب) ② بیداء اس ہموار زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک مقام کا نام بھی بیداء ہے۔ حدیث میں غالباً دوسرے معنی مراد ہیں۔ ③ یہ واقعہ قیامت کے قریب پیش آئے گا۔

الحاكم: ٤/ ٤٢٩، ٤٣٠، والذهبي، وهو في صحيح مسلم: ٤/ ٢٢٠٩، ٢٢١٠، ح: ٢٨٨٣، الفتن، باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت من حديث سفيان بن عيينة به باختلاف يسير.

٤٠٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ، حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ. حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ».

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: «يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ».

۴۰۶۴- حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس کعبہ پر حملے کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتی کہ ایک لشکر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ مقام بیداء پر یا بنجر میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے اور پیچھے والوں کو زمین نگل لے گی اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔''

میں نے عرض کیا: اگر ان میں کوئی ایسا شخص ہوا جسے زبردستی لایا گیا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انھیں ان نیتوں کے مطابق اٹھائے گا جو ان کے دلوں میں تھیں۔''

٤٠٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَمَّالُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَارَسُولَ اللهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

۴۰۶۵- حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جسے دھنسا دیا جائے گا۔ ام سلمہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شاید ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جسے جبر سے لایا گیا ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فوائد و مسائل: ① بڑے جرم کے ارتکاب پر اللہ کا عذاب بعض اوقات مجرموں کو دنیا ہی میں پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کے ساتھ چلنے والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ ③ قیامت کو سزا صرف مجرموں کو ملے

٤٠٦٤- [صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في الخسف، ح: ٢١٨٤ من حديث أبي نعيم الفضل بن دكين به، وقال: "حسن صحيح"، والحديث السابق شاهد له.

٤٠٦٥- [صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب حديث الخسف بجيش البيداء، ح: ٢١٧١ عن نصر بن علي به، وانظر الحديثين السابقين.

گی' خواہ وہ جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد ہوں یا ان سے کسی نہ کسی انداز سے تعاون کرنے والے یا ان کے جرم کو معمولی سمجھ کر روکنے کی کوشش نہ کرنے والے یا ان کے جرم سے نفرت نہ رکھنے والے ہوں۔

(المعجم ٣١) - **بَابُ** دَابَّةِ الْأَرْضِ

(التحفة ٣١)

باب:۳۱-دَابَّةُ الْأَرْض کا بیان

٤٠٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا. وَتَخْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ، حَتَّى أَنَّ أَهْلَ الْحِوَاءِ لَيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هٰذَا: يَا كَافِرُ».

۴۰۶۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دَابَّةُ الْأَرْض ظاہر ہوگا تو اس کے پاس حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا کے ساتھ مومن کے چہرے کو روشن کر دے گا اور انگوٹھی کے ساتھ کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا حتی کہ محلے کے لوگ جمع ہوں گے تو (ایک دوسرے کو اس طرح مخاطب کریں گے کہ) یہ کہے گا: اے مومن! اور وہ کہے گا: اے کافر!''

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(امام ابن ماجہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان نے (اپنی عالی سند سے بھی) اس سے ملتی جلتی حدیث بیان کی ہے۔

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ وَهٰذَا: يَا كَافِرُ

اور اس میں ایک مرتبہ فرمایا: تو یہ کہے گا: اے مومن! اور یہ (کہے گا:) اے کافر!

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے' تاہم دَابَّةُ الْأَرْض کا ظہور دوسری صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجہ' حدیث: ۴۰۵۵' ۴۰۵۶)

٤٠٦٦ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب ومن] سورة النمل، ح: ٣١٨٧ من حديث حماد به، وقال: "حسن غريب" * علي بن زيد تقدم حاله، ح: ١١٦، وشيخه مجهول (تقريب) له عن أبي هريرة ثلاثة أحاديث منكرة، قاله ابن القطان.

٤٠٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، زُنَيْجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ، قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ. فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ، حَوْلَهَا رَمْلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ». فَإِذَا فِتْرٌ فِي شِبْرٍ.

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِينَ. فَأَرَانَا عَصًا لَهُ. فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هٰذِهِ. كَذَا.

۴۰۶۷- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ کے قریب دیہات میں ایک جگہ لے گئے۔ دیکھا تو وہ خشک زمین تھی جس کے اردگرد ریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دَابَّةُ الْأَرض اس جگہ سے نکلے گا۔" میں نے دیکھا کہ وہ جگہ ایک بالشت لمبی اور پون بالشت چوڑی تھی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ ؒ نے فرمایا: اس سے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو وہ جگہ میرے اس عصا کی پیائش کے ساتھ اتنی اتنی (وسیع) ہو چکی تھی۔ (عبداللہ کے شاگرد فرماتے ہیں:) یہ کہتے وقت عبداللہ نے ہمیں اپنا عصا دکھایا۔

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے' تاہم دوسری صحیح حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کی سمت سے ظاہر ہوگا۔ (دیکھیے' حدیث: ۴۰۷۵)

(المعجم ٣٢) - بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا (التحفة ٣٢)

باب: ۳۲- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

٤٠٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا

۴۰۶۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے (مغرب سے طلوع ہوتا) دیکھیں گے تو

٤٠٦٧- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أحمد: ٥/ ٣٥٧ من حديث أبي تميلة يحيى بن واضح الأزدي به، وضعفه البوصيري من أجل خالد بن عبيد، وهو "متروك الحديث مع جلالته" كما في التقريب.

٤٠٦٨- أخرجه البخاري، التفسير، باب "لاينفع نفسًا إيمانها"، ح: ٤٦٣٥ من حديث عمارة به، ومسلم، الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ح: ١٥٧ عن ابن أبي شيبة به.

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ، آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا. فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ».

زمین پر موجود تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔“

فوائد و مسائل: ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کے نظام میں تبدیلی اور اس کے خاتمے کے قریب آنے کا واضح اشارہ ہے۔ ② اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی' البتہ مومنوں کے نیک اعمال باقی رہیں گے۔

٤٠٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحًى».

۴۰۶۹- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ضحیٰ (چاشت) کے وقت لوگوں کے سامنے دابہ کا ظاہر ہونا ہے۔“

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرٰى، فَالْأُخْرٰى مِنْهَا قَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی' دوسری اس سے قریب ہوگی۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: میرے خیال میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (دابہ کے ظہور سے) پہلے ہوگا۔

٤٠٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

۴۰۷۰- حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر

٤٠٦٩_ أخرجه مسلم، الفتن، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض . . . الخ، ح: ٢٩٤١ من حديث سفيان الثوري به.

٤٠٧٠_ [حسن] تقدم، ح: ٤٧٨.

عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذٰلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهُمْ لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهِمْ خَيْرًا».

سال (میں طے ہونے والا فاصلہ) ہے۔ وہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا رہے گا حتی کہ سورج اس کی طرف سے طلوع ہو۔ جب وہ ادھر سے طلوع ہو گیا تو کسی ایسے شخص کو ایمان سے فائدہ نہیں ہو گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکا ہو گا یا جس نے ایمان لا کر نیکی نہیں کی ہو گی۔"

فوائد و مسائل: ① توبہ قبول کرنا اللہ کی صفت ہے۔ دروازے کا کھلا ہونا اس کا ظاہری مظہر ہے۔ ② توبہ کا دروازہ ان غیبی اشیاء میں سے ہے جنھیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے ہم جنت اور جہنم پر دیکھے بغیر ایمان رکھتے ہیں۔ ③ زمین و آسمان کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے ان قوانین فطرت کو ختم یا تبدیل کر سکتا ہے۔

(المعجم ٣٣) - بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

(التحفة ٣٣)

باب: ۳۳- دجال کا فتنہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج و ماجوج کا ظہور

٤٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرٰى. جُفَالُ الشَّعَرِ. مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

۴۰۷۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے۔ زیادہ بالوں والا ہے۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہو گی۔ اس کی جہنم (اصل میں) باغ ہو گی اور اس کی جنت (اصل میں) آگ ہو گی۔"

فوائد و مسائل: ① دجال ایک مافوق الفطرت شخصیت ہے لیکن وہ کوئی افسانوی کردار نہیں بلکہ حقیقت میں موجود ہے۔ یہودی مذہب پر ہے۔ ایک خاص وقت پر ظاہر ہو گا۔ ② جب دجال ظاہر ہو گا تو ایسے شعبدے

٤٠٧١_ أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ٢٩٣٤/ ١٠٤ عن ابن نمير به.

دکھائے گا جس سے کمزور ایمان والے دھوکا کھا جائیں گے اور اس کے دعوے کو تسلیم کر کے اسے معبود بنا لیں گے۔ صحیح العقیدہ مسلمان اس سے دھوکا نہیں کھائیں گے۔ ③ اس کی جنت اور جہنم بھی ایک شعبدہ ہوگا‘ اس لیے مومن کو اس کی جہنم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور اس کی جنت کے لالچ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ جنھیں وہ اپنی جہنم میں پھینکے گا‘ وہ اس میں ٹھنڈا پانی‘ دوسری نعمتیں اور راحت پائیں گے اور اس کی جنت میں جانے والے اللہ کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں گے۔

٤٠٧٢- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى، قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ. يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ».

۴۰۷۲- حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا‘ اسے خراسان کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس کا اتباع کریں گے‘ ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ دار ڈھال ہوتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① جس علاقے کو ماضی میں ”خراسان“ کہا جاتا تھا‘ اس میں اکثر حصہ موجودہ افغانستان کا ہے‘ کچھ حصہ موجودہ ایران کا اور روس سے آزاد ہونے والی ان ریاستوں کا ہے جو افغانستان کے شمال میں واقع ہیں۔ ② چمڑے کی تہ دار ڈھال کی طرح چپٹے چہروں والے لوگ چین میں‘ تبت میں‘ پاکستان کے شمالی علاقوں (گلگت اور بلتستان وغیرہ) میں اور جاپان میں پائے جاتے ہیں۔ حدیث میں انھی علاقوں میں سے کسی علاقے کے باشندے مراد ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے خراسان کے بعض علاقوں کے لوگ بھی ایسے ہوتے ہوں۔ واللہ أعلم.

٤٠٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۴۰۷۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت

٤٠٧٢ـ [حسن] أخرجه الترمذي، باب ماجاء من أين يخرج الدجال، ح: ٢٢٣٧ من حديث روح به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ٤/ ٥٢٧، والذهبي * ابن أبي عروبة تابعه عبد الله بن شوذب عند أبي يعلى وغيره، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ٢٢٥ بتحقيقي.

٤٠٧٣ـ أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ٧١٢٢ من حديث إسماعيل به، ومسلم، الفتن، باب في الدجال وهو أهون على الله عزوجل، ح: ٢٩٣٩/ ١١٥ عن ابن نمير به.

نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ، عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَشَدَّ سُؤَالًا مِنِّي. فَقَالَ لِي: «مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

ہے' انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے مجھ سے زیادہ کسی نے دجال کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تو اس کے بارے میں کیا پوچھتا ہے؟'' میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانے پینے کا سامان ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے۔''

فائدہ: [هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ] کا ایک مفہوم تو یہ ہے جو ترجمے میں اختیار کیا گیا ہے' یعنی دجال اتنا ذلیل ہے کہ اللہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں فرمائے گا بلکہ یہ محض ظاہری دھوکا ہوگا۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ممکن ہے کہ جب اللہ کے ہاں ذلیل ہونے کے باوجود اسے بڑے بڑے شعبدے دکھانے کا اختیار دیا گیا ہے تو کھانا اور پانی تو معمولی چیز ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ دجال اتنا ذلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان شعبدوں کو اس کی سچائی کا ثبوت نہیں بننے دے گا بلکہ ایسی چیزیں ظاہر فرما دے گا جن سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ہو جائے' مثلاً: اس کے کفر کی واضح علامت (پیشانی پر ''ك ' ف ' ر'' لکھا ہونا)' جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ شخص پڑھ لے گا۔ (فتح الباري: ۱۳/۱۱۶)

٤٠٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذٰلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۴۰۷۴ - حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے' حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ صرف جمعہ کے دن (خطبۂ جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ لوگوں کو اس سے پریشانی ہوئی۔ کوئی کھڑا تھا' کوئی بیٹھا تھا۔ رسول اللہ

٤٠٧٤ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه أبوداود، ح: ٤٣٢٧ من حديث إسماعيل بن أبي خالد ـ قلت: مجالد ضعيف كما تقدم، ح: ١١، وتفرد بألفاظ: "معني القيلولة ... فرح نبيكم" "ما أنا بمخبرتكم ... ولا سائلتكم"، "يظهر الحزن، شديد التشكي" بين عمان وبيسان" "فزفر ثلاث زفرات"، وهي ضعيفة، وباقي الحديث صحيح، وحديث مسلم: (٢٩٤٢) يغني عنه.

فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ اقْعُدُوا: «فَإِنِّي، وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا لِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلٰكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ، مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْجَأَتْهُمْ إِلٰى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: أَخْبِرِينَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلَتِكُمْ. وَلٰكِنْ هٰذَا الدَّيْرُ، قَدْ رَمَقْتُمُوهُ. فَأْتُوهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلٰى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ التَّشَكِّي. فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ. قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا. نَاوٰى قَوْمًا. فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعٌ: إِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا:

ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ (پھر فرمایا:) ''اللہ کی قسم! اس جگہ میں کوئی ایسی ترغیب وترہیب والی بات بتانے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمھیں فائدہ ہو۔ لیکن میرے پاس تمیم داری آئے اور مجھے ایک خبر دی جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے دوپہر کو خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے نیند نہیں آئی، اس لیے میں نے چاہا کہ تمھارے نبی کی خوشی سے تم سب کو آگاہ کر دوں۔ مجھے تمیم داری کے ایک چچا زاد نے بتایا کہ (سمندری سفر کے دوران میں) بادِ مخالف انھیں ایک غیر معروف جزیرے تک لے گئی۔ وہ جہاز کی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ انھیں بڑی بڑی پلکوں والی ایک سیاہ فام چیز ملی۔ انھوں نے اسے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ انھوں نے کہا: ہمیں (وضاحت سے) بتا۔ اس نے کہا: میں نہ تمھیں کچھ بتاؤں گی، نہ تم سے کچھ پوچھوں گی۔ لیکن یہ مندر جو تمھیں نظر آ رہا ہے، اس میں جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے جس کی شدید خواہش ہے کہ تم اسے کچھ بتاؤ اور وہ تمھیں کچھ بتائے۔ وہ اس مندر میں گئے اور اس شخص کے پاس جا پہنچے، دیکھا تو ایک بڑی عمر کا آدمی ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ اس سے بہت رنج وغم ظاہر ہو رہا ہے، بہت ہائے وائے کر رہا ہے۔ اس نے ان سے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ انھوں نے کہا: شام سے۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: ہم عرب کے لوگ ہیں، تو کس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: تمھارے اندر جو آدمی (نبی ﷺ) ظاہر ہوا ہے اس کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: اچھا حال ہے۔ اس (نبی ﷺ)

خَيْرًا. يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ. وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسَقْيِهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هٰذَا، لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ. إِلَّا طَيْبَةَ. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلٰى هٰذَا يَنْتَهِي فَرَحِي. هٰذِهِ طَيْبَةُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

نے قوم کا مقابلہ کیا تو اللہ نے اسے قوم پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب وہ سب (اہل عرب) متحد ہیں۔ ان کا معبود بھی ایک ہے اور دین بھی ایک ہے۔ اس نے کہا: زُغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اچھا ہے۔ لوگ اس سے کھیتی کو پانی دیتے اور خود پینے کے لیے پانی بھرتے ہیں۔ اس نے کہا: بیسان اور عمان کے درمیان کے کھجوروں کے درختوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اس کا پانی اتنا زیادہ ہے کہ کناروں سے اچھلتا ہے۔ اس نے تین بار ٹھنڈی سانس لی، پھر بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹ گیا تو زمین کا کوئی علاقہ نہیں رہے گا جس پر میرے یہ قدم نہ لگیں، سوائے طیبہ کے۔ اس پر میرا بس نہیں چلے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ سن کر میری خوشی کی انتہا ہوگئی (بے حد خوشی ہوئی۔) یہ (مدینہ منورہ ہی) طیبہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے ہر تنگ اور کھلے راستے پر، ہر میدان اور پہاڑ پر قیامت تک کے لیے فرشتے تلواریں سونتے کھڑے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے خط کشیدہ جملوں کے سوا باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث (۲۹۴۲) اس سے کفایت کرتی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ان خط کشیدہ الفاظ کے سوا باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے، لہٰذا مذکورہ روایت خط کشیدہ الفاظ کے سوا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم. ② رسول اللہ ﷺ فجر کے بعد بعض اوقات ضروری مسائل بیان فرما دیا کرتے تھے، مثلاً: خوابوں کی تعبیر وغیرہ۔ لیکن منبر پر بیٹھ کر فجر کے بعد خطبہ دینے کا معمول نہیں تھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ پہلے بھی دجال سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے واقعے سے اس کی مزید تصدیق ہوگئی۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ''اس نے مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمھیں

مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔'' (صحیح مسلم' الفتن' باب قصة الجساسة' حديث:٢٩٤٢)

④ جساسہ کے بارے میں صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے جسم پر اتنے بال تھے کہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔'' ⑤ عمان اور بیسان شام کے دو شہر ہیں۔ عمان موجودہ اردن کا دارالحکومت ہے۔ ⑥ زُغَر شام کا ایک شہر ہے۔ اس کے قریب چشمہ ہے۔ بحیرہ طبریہ شام میں ہے۔ ⑦ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا لیکن مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں موجود تمام کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (صحيح البخاري' الفتن' باب ذكر الدجال' حديث:٧١٢٤)

⑧ دجال مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ (صحيح مسلم' الفتن' باب قصة الجساسة' حديث:٢٩٤٢)

٤٠٧٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ، الْغَدَاةَ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا. فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ. فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ. حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. قَالَ: «غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ. عَيْنُهُ قَائِمَةٌ. كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ. فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ

٤٠٧٥- حضرت نواس بن سمعان کلابی ؓ سے روایت ہے' ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا' اس کی حقارت کا ذکر فرمایا اور اس کا عظیم (بڑا فتنہ) ہونا بیان فرمایا۔ (یا مطلب یہ ہے کہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کبھی معمول کی آواز میں بیان فرمایا' کبھی آواز بلند فرمائی) حتی کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجور کے درختوں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور ابھی نکلنے والا ہے)' جب ہم (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری یہ (خوف زدگی کی) کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو کیا ہوا؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اس کی پستی اور بلندی کا ذکر فرمایا (یا آہستہ اور بلند آواز سے تنبیہ فرمائی) حتی کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے بارے میں دجال سے زیادہ کسی اور چیز سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمھارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ

٤٠٧٥_ أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ٢٩٣٧/ ١١٠ من حديث ابن جابر به.

سُورَةِ الْكَهْفِ. إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا. يَاعِبَادَ اللهِ اثْبُتُوا». قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا. يَوْمٌ كَسَنَةٍ. وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ. وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ. وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، تَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «فَاقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ». قَالَ، قُلْنَا: فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ». قَالَ: «فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ. وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ. ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ. فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ. مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ. ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ. فَيَنْطَلِقُ. فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ. ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً، فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ

کرلوں گا (دلائل کے ذریعے سے ہو یا اس کے شعبدوں کی حقیقت ظاہر کر کے ہو) اور اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمھارے اندر نہیں ہوں گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور میری عدم موجودگی میں اللہ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ دجال گھنگریالے بالوں والا جوان ہے۔ اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ وہ ایسا ہے کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔‘‘ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ’’چالیس دن (جن میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ ایک دن ایک مہینہ کے برابر، ایک دن ایک جمعہ (سات دن) کے برابر، اور باقی (سینتیس) دن تمھارے (عام) دنوں کی طرح ہوں گے۔‘‘ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا، کیا اس دن میں ہمیں ایک دن کی (صرف پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ’’اس دن میں اس کی مقدار کے مطابق اندازہ کر لینا۔‘‘ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! زمین میں اس (کے سفر کرنے) کی رفتار کتنی ہوگی؟ فرمایا: ’’جیسے بادل، جس کے پیچھے ہوا لگی ہوئی ہو (اور اسے اڑائے لیے جا رہی ہو۔‘‘) نبی ﷺ نے فرمایا: ’’وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انھیں (اپنی بات تسلیم کرنے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات مان لیں گے اور (اس کے دعوے کو سچا مان کر) اس پر ایمان لے

مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ. وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ. فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَاعِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ. فَأَحْرِزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ، كَمَا قَالَ اللهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ. فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ. حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ. فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ. فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ

آئیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے تو وہ اگا دے گی۔ ان کے مویشی شام کو (چر چگ کر) واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں انتہائی اونچی، ان کے تھن انتہائی بڑے (دودھ سے لبریز) اور ان کی کوکھیں خوب نکلی ہوئی ہوں گی (خوب سیر ہوں گے۔) پھر وہ کچھ (اور) لوگوں کے پاس جائے گا، انھیں (اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا۔ صبح ہو گی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، ان کے پاس (مال، جانور وغیرہ) کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک کھنڈر پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ (فوراً زمین میں مدفون) وہ (خزانے) شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے ایک آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار کے ایک وار سے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے اتنی دور پھینک دے گا) جتنی دور تیر جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا آ جائے گا، اس کا چہرہ (خوشی سے) دمک رہا ہو گا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو (زمین پر) بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے، انھوں نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے ہوں گے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو (پانی کے) قطرے ٹپکیں گے، جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں

بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ. فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَقَةِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ. وَرُدِّي بَرَكَتَكِ. فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ. فَتُشْبِعُهُمْ. وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا. وَيُبَارِكُ اللهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخْذَ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً. فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ. فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ. فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ».

گے۔ جس کافر تک ان کے سانس کی مہک پہنچے گی، وہ ضرور مر جائے گا۔ ان کے سانس کی مہک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر وہ (دجال کے تعاقب میں) روانہ ہوں گے حتی کہ اسے لُد شہر کے دروازے پر جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنھیں اللہ نے (دجال کے فتنے میں مبتلا ہو کر گمراہ ہونے سے) بچا لیا ہوگا۔ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انھیں جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کریں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں، ان (مومنوں) کو حفاظت کے لیے ''طور'' پر لے جائیے۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دے گا اور وہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ''ہر ٹیلے سے (اتر اتر کر) بھاگے آ رہے ہوں گے۔'' ان کے پہلے لوگوں (ہجوم کے شروع کے حصے) کا گزر بحیرۂ طبریہ سے ہوگا، وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ جب ان کے پچھلے افراد گزریں گے تو کہیں گے: کبھی اس مقام پر پانی بھی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور ہی پر) موجود ہوں گے۔ (یاجوج ماجوج کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکیں گے اس لیے خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتی کہ انھیں ایک بیل کا سر اس سے بہتر معلوم ہوگا جتنا تمھیں آج کل سو اشرفیوں کی رقم اچھی لگتی ہے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ

فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے۔) تب اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، چنانچہ وہ سارے کے سارے ایک ہی بار مر جائیں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) اتریں گے تو دیکھیں گے کہ ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جو ان کی بدبو، ان کی سڑاند اور ان کے خون سے آلودہ نہ ہو۔ وہ اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تو اللہ ایسے پرندے بھیج دے گا جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان (کی لاشوں) کو اُٹھا اُٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ان پر ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے نہ اینٹوں کے مکان میں بچاؤ ہو گا، نہ خیمے میں۔ وہ (بارش) زمین کو دھو کر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہو گا: اپنے پھل اُگا اور برکت دوبارہ ظاہر کر دے۔ ان دنوں ایک جماعت ایک انار کھائے گی تو سب افراد سیر ہو جائیں گے اور اس کا چھلکا ان سب کو سایہ کر سکے گا۔ اللہ دودھ والے جانوروں میں اتنی برکت دے گا کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی سے ایک بڑی جماعت کا گزارہ ہو جائے گا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہو گی۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک بڑے کنبے کو کافی ہو گی۔ وہ اسی انداز سے (خوش گوار اور بابرکت ایام گزار رہے) ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا۔ وہ ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ اور باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جو اس طرح (سر عام) جماع کریں گے جس طرح گدھے جفتی

کرتے ہیں۔ انھی پر قیامت قائم ہوگی۔ (صور پھونکنے
پر یہی لوگ مریں گے۔")

فوائد و مسائل: ① سورۂ کہف کے پہلے رکوع کی تلاوت دجال کے فتنے سے حفاظت کا باعث ہے۔ ② علماء کو چاہیے کہ علامات قیامت کی صحیح احادیث عوام کو سنائیں‘ خاص طور پر دجال کے بارے میں انھیں باخبر کریں تاکہ وہ اس فتنے سے بچ سکیں۔ ③ دجال کے حکم پر بارش کا برسنا یا قحط پڑ جانا اسی طرح ایک آزمائش ہے جس طرح اس کی جنت اور جہنم یا اس کا مردے کو زندہ کرنا۔ ④ دجال کے ظہور کے زمانے میں دن رات کا موجودہ نظام محدود مدت کے لیے معطل ہو جائے گا۔ ⑤ ایک سال کے برابر لمبے دن میں، وقت کا اندازہ کر کے، پورے سال کی نمازیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت انسانوں کے پاس ایسے ذرائع ہوں گے جن سے وہ وقت کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ اس میں گھڑی کی ایجاد کی پیش گوئی ہے۔ ⑥ اس حدیث سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے ان علاقوں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے جہاں دن رات کی مقدار معمول سے مختلف ہے۔ اور ان علاقوں کے بارے میں بھی جہاں سال کے بعض حصوں میں دن رات کا معروف نظام نہیں رہتا۔ ایسے علاقوں میں نماز اور روزے کا اندازہ گھڑی دیکھ کر کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان خلا میں جائے تو وہاں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھے۔ ⑦ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور یہ بھی متفق علیہ مسئلہ ہے کہ وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس سے صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اختلاف رکھتے ہیں۔ ⑧ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے معاملات معجزانہ کیفیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے کافروں نے انھیں شہید کرنے کی کوشش کی تھی‘ اب کافروں کا ان کی حد نظر میں زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا۔ ⑨ لد ایک شہر ہے جو فلسطین (موجودہ یہودی ریاست اسرائیل) میں واقع ہے۔ وہاں ہوائی اڈہ بھی ہے۔ ممکن ہے شہر کے دروازے سے مراد اس کا ہوائی اڈہ ہو جہاں دجال فرار ہونے کی کوشش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قابو میں آ جائے۔ ⑩ دجال بھی مسیح کہلاتا ہے مگر وہ جھوٹا مسیح ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سچے مسیح ہیں جن کے ہاتھ سے وہ جہنم رسید ہوگا۔ ⑪ یاجوج ماجوج جسمانی لحاظ سے قوی ہیکل ہوں گے اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوں گے‘ اس لیے عام انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ⑫ یاجوج ماجوج اس وقت کہاں ہیں؟ یہ معلوم نہیں‘ تاہم وہ یقیناً موجود ہیں‘ اس میں شک نہیں۔ ⑬ اہل چین یا اہل روس یا اس کے علاوہ کسی ملک کے باسی لوگوں کو یاجوج ماجوج قرار دینا درست نہیں۔ ⑭ یاجوج ماجوج اچانک ختم ہو جائیں گے۔ ⑮ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد نباتات اور حیوانات کی پیداوار میں بہت زیادہ برکت ہوگی۔ ⑯ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ⑰ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوں گے۔ مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی‘ آخر کار ایک خاص ہوا سے بچے کھچے مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

⑱ قیامت کے ابتدائی مراحل' مثلاً: صور پھونکے جانے پر سب کا مرجانا وغیرہ بہت شدید مراحل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

٤٠٧٦ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ».

۴۰۷۶- حضرت نواس بن سمعان ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کی کمانوں' تیروں اور ڈھالوں کو مسلمان سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔''

فوائد و مسائل: ① اس سے یاجوج ماجوج کے افراد کی تعداد اور ان کے اسلحہ کی مقدار کا اندازہ ہوتا ہے۔ ② ان کا اسلحہ اس لیے جلانے کے کام آئے گا کہ سب لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔

٤٠٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ، يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، [عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ. وَحَذَّرَنَاهُ. فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ

۴۰۷۷- حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی' اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے' زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا' اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمھارے اندر ہی ظاہر ہو

٤٠٧٦ـ [**صحيح**] انظر الحديث السابق.

٤٠٧٧ـ [**إسناده ضعيف**] فيه علتان عنعنة المحاربي، وضعف إسماعيل بن رافع، وحديث أبي سعيد أيضًا ضعيف، أخرجه أبوداود، الملاحم، باب خروج الدجال، ح: ٤٣٢٢ به مختصرًا جدًا، وإسناده حسن.

الدَّجَّالِ. وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ. وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ، لَا مَحَالَةَ. وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي، فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا. يَاعِبَادَاللهِ فَاثْبُتُوا. فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي. إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي. ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ أَعْوَرُ. وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ. يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا. فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ، فَلْيَسْتَغِثْ بِاللهِ وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ. فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا. كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ، لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. فَيَقُولَانِ: يَابُنَيَّ اتَّبِعْهُ. فَإِنَّهُ رَبُّكَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلٰى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ، حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ. ثُمَّ يَقُولُ:

گا۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمھارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا' اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمھیں اس کی ایسی علامتیں بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ ابتدا میں کہے گا: میں نبی ہوں' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں' حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ اس کے فتنے میں یہ چیز بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) جہنم ہوگی۔ جسے اس کی جہنم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے' وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے' وہ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی' جیسے ابراہیم علیہ السلام پر آگ (ٹھنڈی اور سلامتی والی) ہوگئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا: اگر میں تیرے والدین کو زندہ کردوں تو کیا تو تسلیم کر لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (فوراً) دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور اسے کہیں گے: بیٹا! اس کی پیروی کرو' یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک

انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا . فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي . فَيَبْعَثُهُ اللهُ . وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ : مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ : رَبِّيَ اللهُ ، وَأَنْتَ عَدُوُّ اللهِ . أَنْتَ الدَّجَّالُ . وَاللهِ مَا كُنْتُ ، بَعْدُ ، أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ» .

اور فتنہ یہ ہے کہ اسے ایک انسان پر قابو دیا جائے گا، وہ اسے قتل کرے گا، یعنی آرے سے چیر دے گا حتی کہ وہ انسان دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا، پھر وہ (دوسرے لوگوں سے) کہے گا: میرے اس بندے کو دیکھنا، میں ابھی اسے زندہ کروں گا، وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا میرے سوا کوئی اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کر دے گا۔ خبیث (دجال) اسے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ (مومن) کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے۔ تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے بارے میں جتنی سمجھ مجھے آج آئی ہے، پہلے نہیں آئی تھی۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ : فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ» .

حضرت ابو سعید ؓ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا یہ آدمی جنت میں سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔“

قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَاللهِ مَا كُنَّا نُرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ .

حضرت ابو سعید ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا تو خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عمر ؓ ہی ہوں گے حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ (تب ہمیں معلوم ہوا کہ دجال کے ہاتھ سے قتل ہو کر زندہ ہونے والا، اور پھر اس کی تردید کرنے والا شخص کوئی اور ہوگا۔)

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ : ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ . قَالَ : «وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ . وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ . وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُونَهُ . فَلَا تَبْقٰى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ .

ابو رافع ؒ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔ اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُونَهُ. فَيَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ. وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ. حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيهِمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ، أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ. إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً. حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ. فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ».

گزرے گا، وہ اس کے دعوی کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب ان کا کوئی مویشی نہیں بچے گا، سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اور قبیلے کے پاس سے گزرے گا، وہ اس کے دعوی کو تسلیم کر لیں گے۔ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برس جائے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اُگائے گی۔ اسی دن ان کے مویشی شام کو (چر کر) واپس آئیں گے تو بہت موٹے تازے ہوں گے۔ ان کی کوکھیں خوب پھولی ہوئی اور ان کے تھن دودھ سے خوب بھرے ہوئے ہوں گے۔ وہ ساری زمین پر گھومے گا اور اپنا تسلط جمائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ وہ جس درے سے بھی وہاں آئے گا، آگے سے اسے فرشتے ننگی تلواریں لیے ملیں گے حتی کہ وہ شور (کلر) زمین کے آخر میں سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ تب مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت شہر سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ (اس طرح) مدینے سے (کفر و نفاق کی) گندگی اس طرح نکل جائے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ وہ دن یوم نجات کہلائے گا۔''

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ: يَارَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ. وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ. وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ.

حضرت اُمّ شریک بنت ابو عکر رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اس دن وہ کم ہوں گے۔ اور تقریباً سبھی (عربی) بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا۔ ان کا امام انھیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک اسی صبح حضرت عیسیٰ

فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرٰى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسٰى يُصَلِّي بِالنَّاسِ. فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ. فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ. فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ. فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ. كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ. فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا. وَيَقُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا. فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْزِمُ اللهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةَ - إِلَّا الْغَرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ - إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَاللهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُودِيٌّ. فَتَعَالَ اقْتُلْهُ».

ابن مریم علیہ السلام (زمین پر) اتر آئیں گے۔ ان کا امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں کے درمیان (کمر پر) ہاتھ رکھ کر اسے فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے، چنانچہ ان کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔ جب وہ فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجال موجود ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس مزین تلوار اور سبز چادر ہوگی۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے، چنانچہ وہ فرار ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا، تو مجھ سے بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتا۔ آپ اسے لُد شہر کے مشرقی دروازے پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے دے گا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے دے گا، خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا درخت، باغ کی دیوار ہو یا جانور...... مگر غرقد، جو ان (یہودیوں) کا درخت ہے، وہ نہیں بولے گا۔ باقی ہر چیز کہے گی: اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔"

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً. السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ. وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ. وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ. وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کی مدت چالیس سال ہے۔ ایک سال چھ ماہ کے برابر ہوگا، ایک سال ایک مہینے جتنا، ایک سال ایک ہفتے جتنا اور اس کے

يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ. فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى يُمْسِيَ» فَقِيلَ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: «تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا. يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ. وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ. وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ. وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ. وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرُّهُ، وَتُفِرُّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونُ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا. وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ. وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ. حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ. وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ. وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا، مِنَ الْمَالِ. وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ؟ قَالَ: «لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا» قِيلَ لَهُ: فَمَا

آخری دن چنگاری کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو شہر کے ایک دروازے پر ہوگا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام ہو جائے گی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے دنوں میں نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جس طرح تم طویل دنوں میں اندازے سے نماز پڑھتے تھے، اسی طرح ان (مختصر) دنوں میں بھی (وقت کا) اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے جج اور عادل امام ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ لینا بند کر دیں گے، اس لیے کسی بکری یا اونٹ کی زکاۃ نہیں لی جائے گی۔ آپس کی ناراضی اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ زہریلے جانوروں کا زہر نہیں رہے گا حتی کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا تو سانپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور بچی شیر کو بھگا دے گی، وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں ایسے ہوگا جیسے ریوڑ کا کتا ہوتا ہے۔ زمین امن سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ سب لوگ متحد ہوں گے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ نابود ہو جائے گی۔ قریش سے حکومت چھن جائے گی۔ زمین چاندی کے تھال کی طرح ہو جائے گی۔ اس کی پیداوار اسی طرح ہوگی جیسے آدم علیہ السلام کے زمانے میں ہوا کرتی تھی حتی کہ کئی افراد مل کر انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ اور کئی افراد مل

يُغْلِي الثَّوْرَ؟ قَالَ: «تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا. وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ. يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولٰى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ، فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ، فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ. فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ. فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ». قِيلَ: فَمَا يُعِيشُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ: «التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ، وَيُجْزٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مَجْزَى الطَّعَامِ».

کر ایک انار کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ ایک بیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا، اور ایک گھوڑا چند درہم کا مل جائے گا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! گھوڑا سستا کیوں ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”اس پر جنگ کے لیے سواری نہیں کی جائے گی۔“ انھوں نے کہا: بیل کیوں مہنگا ہو گا؟ فرمایا: ”ساری زمین پر کاشت کاری ہو گی۔ اور دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سخت سال آئیں گے۔ ان میں لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہو گا۔ پہلے سال اللہ کے حکم سے آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان ساری بارش روک لے گا، ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا۔ اور زمین ساری پیداوار روک لے گی۔ کوئی سبزہ نہیں اگے گا، چنانچہ سارے مویشی ہلاک ہو جائیں گے مگر جو اللہ چاہے۔“ عرض کیا گیا: اس زمانے میں لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کے ذریعے سے۔ یہ ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہو جائے گی۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ: يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ، حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكِتَابِ.

عبدالرحمٰن محاربی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بچوں کے استاد کو دینی چاہیے کہ پرائمری سکول میں بچوں کو یاد کرائے۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم اس میں مذکور بعض اشیاء دوسری صحیح احادیث میں بھی مذکور ہیں جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مذکورہ روایت تو سنداً ضعیف ہے لیکن سنن ابي داود میں حسن سند سے اسی مفہوم کی روایت مختصراً مروی ہے۔ دیکھیے: تحقیق وتخریج حدیث ہذا، لہٰذا جو باتیں صحیح احادیث میں مروی ہیں وہ صحیح اور درست ہیں۔ والله أعلم. ② اس حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر مقامی امام ہی نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے جبکہ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ لوگ (دجال سے) جنگ کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کی اقامت ہو جائے گی۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو کر انھیں نماز پڑھائیں گے۔“ (صحيح مسلم، الفتن، باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدجال، و نزول عيسى ابن مريم، حديث: ٢٨٩٧) اس دوسری روایت کے اصل الفاظ ہیں [فَأَمَّهُمْ] اس کے معنی کیے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔ اس معنی کی رُو سے دونوں روایات ہم معنی ہو جاتی ہیں کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کرائیں گے بلکہ وہاں موجود امام کے پیچھے ہی نماز پڑھیں گے۔

٤٠٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

۴۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ عیسیٰ ابن مریم انصاف کرنے والے قاضی بن کر اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ساقط کر دیں گے اور کثرت سے مال تقسیم کریں گے حتی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

فوائد ومسائل: ① اس وقت اسلامی قانون یہ ہے کہ یہودی یا عیسائی اسلامی حکومت میں اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کریں اور جزیہ ادا کریں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے۔ نزول مسیح کے بعد قانون یہ ہوگا کہ یہودی اور عیسائی اسلام قبول کریں یا جنگ کریں اور مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ② یہ حدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی واضح تردید ہے کیونکہ اس میں نازل ہونے والے مسیح کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

٤٠٧٨ـ أخرجه البخاري، المظالم، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ح: ٢٤٧٦، ومسلم، الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكمًا . . . الخ، ح: ١٥٥ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

اس کا نام غلام احمد تھا۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ مریم علیہا السلام ہے۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ قادیان میں پیدا ہوا۔ وہ لوگوں میں انصاف کریں گے۔ یہ عیسائی انگریزوں کی عدالتوں سے انصاف کا طالب تھا۔ وہ حکمران ہوں گے۔ اس نے عیسائی جج جے ایف ڈوئی کی عدالت میں اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے مخالفوں کے مرنے کی پیش گوئی نہیں کرے گا۔ وہ انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس نے پچاس حصوں کی کتاب تصنیف کرنے کا وعدہ کر کے پیشگی رقم وصول کر کے پانچ حصوں کی کتاب ''براہین احمدیہ'' شائع کی۔ وہ بھی کہنے کو پانچ حصے، لیکن حقیقت میں دو حصوں ہی پر مشتمل ہے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ اس کے مذہب کی بنیاد ''اولی الامر'' (کافر انگریزوں) کی اطاعت پر ہے۔ وہ مال تقسیم کریں گے۔ یہ اپنے مریدوں سے چندے وصول کر کے گزارہ کرنے والا تھا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس نے دجال کا مطلب انگریز قوم بیان کیا اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کے امام ہوں گے۔ مرزا نے اپنی مسجد میں ایک اور شخص کو امام مقرر کر رکھا تھا اور خود اس کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ وہ دمشق میں نازل ہوں گے۔ اس نے دمشق کو دیکھا تک نہیں۔ الغرض مرزا غلام احمد قادیانی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام والی کوئی علامت موجود نہیں بلکہ اس کا کردار اور اس کی پیش گوئیاں اس کی تکذیب کے لیے کافی ہیں۔

٤٠٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ٩٦] فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ. وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ. وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ

۴۰۷۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ ''وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے آئیں گے۔'' تو وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گے۔ مسلمان ان سے ایک طرف ہو جائیں گے (ان کی کثرت دیکھ کر مقابلہ نہیں کریں گے) حتی کہ بچے کھچے مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور مویشی بھی اپنے پاس رکھیں گے (چراگاہوں میں نہیں چھوڑیں گے۔) یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ کسی نہر کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ ان کی فوج کا پچھلا حصہ وہاں سے

٤٠٧٩- **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٣/ ٧٧ من حديث ابن إسحاق به، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ١٩٠٩، والحاكم: ٢/ ٢٤٥، ٤/ ٤٨٩، ٤٩٠، الأول على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

آخِرُهُمْ عَلٰى أَثَرِهِمْ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ، مَرَّةً مَاءٌ. وَيَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ. وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ. فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ أَعْنَاقَهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا. فَيَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلٰى أَنْ يَقْتُلُوهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى. فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَبْشِرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ. فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا، كَأَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ».

گزرے گا تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: (شاید) اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ زمین والوں پر غالب آ جائیں گے تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: ہم زمین والوں سے فارغ ہو چکے، اب ہم آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے۔ ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف اپنا نیزہ پھینکے گا، اس کا نیزہ خون آلود ہو کر واپس آئے گا۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ ان پر ایسے حشرات بھیجے گا جیسے ٹڈی دل کا لاروا (ایک قسم کا کیڑا)۔ وہ حشرات ان کی گردنوں پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ اس طرح مر مر کر ایک دوسرے پر گریں گے جیسے ٹڈی دل یک بارگی مر جاتا ہے۔ صبح کو مسلمانوں کو ان کی حس و حرکت سنائی نہ دے گی تو وہ کہیں گے: کون بہادر آدمی اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک آدمی (قلعے سے) اترے گا اور وہ (اپنے دل میں) ان کے ہاتھوں قتل ہونے پر تیار ہوگا، وہ دیکھے گا کہ سب (یاجوج ماجوج) ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ آواز دے گا: خوش ہو جاؤ! اللہ نے تمھارے دشمنوں کو تباہ کر دیا ہے۔ تب (مسلمان) لوگ (اپنے حصار سے) نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چھوڑیں گے۔ جانوروں کو چرنے کے لیے ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت کے سوا کوئی خوراک میسر نہ ہوگی۔ وہ ان کو کھا کھا کر اس طرح موٹے اور بہت دودھ والے ہو جائیں گے جیسے بہترین چارہ کھا کر خوب موٹے تازے اور دودھ والے ہو جاتے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے یاجوج اور ماجوج پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے کہ وہ کافر، وحشی اور جنگجو قسم کے لوگ ہوں گے۔ ② آسمان سے ان کی برچھیوں اور تیروں کا خون آلود ہو کر واپس آنا اللہ کی طرف سے مہلت دینے اور انھیں وقتی خوشی دینے کا انداز ہے۔ ③ [نَغَف] کی تشریح یوں کی گئی ہے: ''ایک کیڑا جو اونٹوں اور بکریوں کی ناکوں میں ہوتا ہے۔'' (النهاية لابن أثير۔ مادہ: نغف) اس کو ٹڈی دل [جَرَاد] کی طرف مضاف کیا گیا ہے، اس لیے اس سے مراد وہ سونڈیاں بھی ہو سکتی ہیں جو ٹڈی دل کے انڈوں سے نکلتی ہیں اور پر نکلنے سے پہلے درختوں اور فصلوں کے پتے کھا کھا کر ختم کر دیتی ہیں۔ ④ مویشی گوشت نہیں کھاتے لیکن جس طرح اس زمانے کے دوسرے بہت سے واقعات معمول کے خلاف ہیں، اسی طرح یہ بھی ہوگا کہ مویشیوں کو ان مرے ہوئے افراد کا گوشت کھانے کی عادت ہو جائے گی، چنانچہ وہ ان مرے ہوئے لوگوں کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت ہضم بھی کر سکیں گے۔

٤٠٨٠- **حَدَّثَنَا** أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ. حَتّٰى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ: ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا. فَيُعِيدُهُ اللهُ أَشَدَّ مَا كَانَ. حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا. حَتّٰى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ: ارْجِعُوا. فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى. وَاسْتَثْنَوْا. فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ. فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ

۴۰۸۰- **حضرت ابوہریرہ** ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج روزانہ (دیوار) کھودتے ہیں حتی کہ جب (اتنی کم موٹی رہ جاتی ہے کہ) انھیں سورج کی روشنی (اس کے آر پار) نظر آنے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا افسر کہتا ہے: واپس چلو، اس (باقی دیوار) کو ہم کل کھود ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے سے بھی انتہائی سخت کر دیتا ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی منشا ہوگی کہ انھیں لوگوں تک پہنچنے دے تو وہ کھودیں گے، جب وہ سورج کی روشنی دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا افسر کہے گا: چلو، اس کو ہم کل کھود لیں گے ان شاء اللہ۔ وہ اللہ کی مرضی کا ذکر کریں گے تو (اس کی یہ برکت ہوگی کہ) جب (صبح کو) واپس آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے

٤٠٨٠ـ **[صحيح]** أخرجه الترمذي، التفسير، [باب] ومن سورة الكهف، ح:٣١٥٣ من حديث قتادة به، وقال: "حسن غريب"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح:١٩٠٨، والحاكم علٰى شرط الشيخين: ٤/ ٤٨٨، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، راجع النهاية بتحقيقي، ح:٣٤٨ إن شئت المزيد.

عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْمَاءَ. وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ. فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجِعُ، عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللهُ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا».

جیسی چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے اور پانی پی کر ختم کر دیں گے۔ لوگ ان سے بچاؤ کے لیے قلعہ بند ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو تیر خون سے تر بتر واپس آئیں گے۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو زیر کر لیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ تب اللہ ان کی گدیوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جن سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔“

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور ان پر چربی چڑھ جائے گی۔“

فوائد و مسائل: ① کھودنے کا مطلب ہے کہ دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب نہیں ہونے دیتا‘ اس لیے دیوار دوبارہ موٹی ہو جاتی ہے۔ ② تمام اسباب اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اس کی مرضی کے بغیر اسباب پر محنت کے باوجود کامیابی نہیں ہوتی‘ اس لیے مومن کا توکل اللہ پر ہونا چاہیے۔ ③ اللہ کے نام میں اتنی برکت ہے کہ وہ کافر (یاجوج ماجوج) بھی اللہ کا نام لیں گے تو دیوار دوبارہ موٹی نہیں ہوگی اور وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

٤٠٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ مُؤْثِرِ ابْنِ عَفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى. فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا.

۴۰۸۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی‘ آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم‘ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے بھی ہوئی۔ وہ آپس میں قیامت کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ سب سے پہلے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا لیکن انھیں اس کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ پھر انھوں

٤٠٨١ـ**[إسناده صحيح]** أخرجه أحمد: ١/ ٣٧٥ من حديث العوام به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٢/ ٣٨٤، والذهبي، ولم أر لمضعفه حجة * مؤثر ثقة، وثقه العجلي، وابن حبان وغيرهما.

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. ثُمَّ سَأَلُوا مُوسٰى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلٰى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا. فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ. قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ. فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلٰى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ. فَأَدْعُو اللهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ. فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ. فَأَدْعُو اللهَ. فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ. فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ. فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتٰى كَانَ ذٰلِكَ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا.

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، انھیں بھی اس کا علم نہ تھا۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے بات کرنے کو کہا گیا تو انھوں نے فرمایا: مجھے قیامت قائم ہونے سے پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں، باقی رہا اس کے قائم ہونے کا وقت تو وہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، پھر انھوں نے دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا، تب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جائیں گے۔ آگے سے انھیں یاجوج ماجوج ملیں گے جو ہر ٹیلے سے تیزی کے ساتھ اتر رہے ہوں گے۔ وہ جس پانی (چشمے وغیرہ) کے پاس سے گزریں گے پی جائیں گے۔ اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے خراب کر دیں گے۔ تب لوگ اللہ سے فریاد کریں گے، چنانچہ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ ان (یاجوج ماجوج) کو تباہ کر دے۔ تب (ساری) زمین میں ان کی سڑاند پھیل جائے گی۔ لوگ اللہ سے فریاد کریں گے، میں بھی اللہ سے دعا کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو انھیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔ پھر پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین کو اس طرح کھینچ دیا جائے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ دیا جاتا ہے۔ مجھے (عیسیٰ علیہ السلام کو) بتایا گیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوگا تو قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے وہ حاملہ جس (کا وقت بالکل قریب ہو اور اس) کے گھر والوں کو پتہ نہ ہو کہ کب اچانک ولادت ہو جائے گی۔‘‘

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ

(حدیث کے ایک راوی) عوام بن حوشب رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾. [الأنبياء: ٩٦]

ہے: ﴿حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ ”حتی کہ جب یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

(المعجم ٣٤) - بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

(التحفة ٣٤)

باب: ۳۴- امام مہدی کا ظہور

٤٠٨٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، اِغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ: مَا نَزَالُ نَرٰى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ. فَقَالَ: «إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا. حَتّٰى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتّٰى يَدْفَعُوهَا إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُوهَا جَوْرًا. فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ

۴۰۸۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے کچھ جوان آ گئے۔ جب نبی ﷺ نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور (چہرۂ مبارک کا) رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: ہمیں آپ کے چہرۂ مبارک پر کچھ ایسے آثار نظر آتے ہیں جو ہمیں پسند نہیں۔ (ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو غمگین دیکھیں۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم اس گھرانے کے افراد ہیں (جن کی یہ شان ہے کہ) اللہ نے ہمارے لیے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرما لیا ہے۔ میرے گھر والوں کو میرے بعد مصیبتوں، در بدری اور وطن سے اخراج کا سامنا کرنا پڑے گا حتی کہ مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے۔ اور وہ اچھی چیز مانگیں گے تو انھیں نہیں دی جائے گی۔ پھر وہ جنگ کریں گے تو ان کی مدد کی جائے گی (اور فتح حاصل ہو گی۔) تب جو کچھ انھوں نے مانگا تھا

٤٠٨٢ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه ابن أبي شيبة: ١٥/ ٢٣٥، ٢٣٦، ح: ١٩٥٧٣ عن معاوية به، وانظر، ح: ٥٠٤ لحال يزيد، ولم تثبت متابعة الحكم له، وفي السند إليه عبدالله بن واهر رافضي خبيث متهم، وله طريق آخر موضوع عند الحاكم: ٤/ ٤٦٤.

مِنكُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ».

انھیں پیش کیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے حتی کہ وہ اس (حکومتی انتظام) کو میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیں گے‘ چنانچہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر رکھا تھا۔ تم میں سے جو ان حالات کو پا لے‘ اسے چاہیے کہ اس (مہدی) کے پاس آئے اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے۔“

٤٠٨٣- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي صِدِّيقٍ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قُصِرَ، فَسَبْعٌ. وَإِلَّا فَتِسْعٌ. فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نَعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ. تُؤْتَى أُكُلَهَا. وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَامَهْدِيُّ أَعْطِنِي. فَيَقُولُ: خُذْ».

۴۰۸۳- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مہدی ہوگا۔ اگر (اس کی مدت) کم ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ نو سال۔ اس (کے دور حکومت) میں میری امت کو ایسی خوشیاں ملیں گی جیسی کبھی نہیں ملی تھیں۔ (زمین کو) اس کے میوے ملیں گے۔ اور وہ ان (میووں) میں سے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی (پوری پیداوار دے گی۔) ان دنوں مال کے انبار ہوں گے۔ آدمی اٹھ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجیے اور مہدی کہے گا: لے لے۔“

www.KitaboSunnat.com

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ ان محققین کی تحقیقی بحث پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کم از کم حسن لغیرہ ضرور بن جاتی ہے جو کہ محدثین کے ہاں قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروض النضیر: ۶۴۷‘ وسنن ابن ماجه بتحقیق الدکتور بشار عواد‘ رقم: ۴۰۸۳) ② مہدی حضرت فاطمہ ؓ کی آل میں سے ایک نیک آدمی ہوگا جس کا نام نبی ﷺ کے نام پر (محمد) اور اس کے والد کا نام نبی

٤٠٨٣ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن: ٥٣، ح: ٢٢٣٢ من حديث شعبة عن زيد العمي به، وقال: "حسن"، وتقدم حاله، ح: ٢٧٠٣، والحديث ضعيف من أجله.

ﷺ کے والد کے نام پر (عبداللہ) ہوگا۔ اس کے سات سالہ دور حکومت میں مکمل امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ دیکھیے: (جامع الترمذي' الفتن' باب ماجاء في المهدي' حديث:٢٢٣١' وسنن أبي داود' كتاب المهدي' حديث:٤٢٨٢) ③ ماضی میں بعض لوگوں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے جو درست نہیں تھا۔ اس وجہ سے جدید دور کے بعض افراد نے مہدی کا انکار شروع کر دیا ہے۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ جھوٹے کی تردید کرتے ہوئے سچے کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔

٤٠٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ».

٤٠٨٤- حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفے کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔''

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: «فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ، الْمَهْدِيُّ».

پھر آپ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

٤٠٨٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ

٤٠٨٥- حضرت علی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم میں سے' یعنی اہل بیت میں سے ہے۔ اللہ اسے ایک رات میں درست فرمائے گا۔''

٤٠٨٤- **[إسناده ضعيف]** أخرجه البيهقي في الدلائل: ٦/ ٥١٥ من حديث عبدالرزاق به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٤/ ٤٦٣، ٤٦٤، ٥٠٢ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وصححه ابن كثير، وإسناده ضعيف لعنعنة الثوري، وقد تقدم، ح: ١٦٢، ولبعض الحديث شواهد.

٤٠٨٥- **[إسناده حسن]** أخرجه ابن أبي شيبة: ١٥/ ١٩٧، ح: ١٩٤٩٠ عن الحفري به، وتابعه الفضل بن دكين عند أحمد: ١/ ٨٤ وغيره، وله شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ٤٢٩٠.

أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ».

فائدہ: ایک رات میں درست فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اچانک توبہ کی توفیق ملے گی اور وہ نیک ہو جائے گا' یا یہ مطلب ہے کہ اس میں اچانک قائدانہ صلاحیتیں بیدار ہوجائیں گی اور وہ حکمرانی کے لائق ہوجائے گا۔

٤٠٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُوالْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ».

۴۰۸۶- حضرت سعید بن مسیب ؒ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: ہم ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ ؓ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے مہدی کے بارے میں بات چیت شروع کردی۔ ام المومنین ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''مہدی' فاطمہ ؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔''

فائدہ: مہدی کے بارے میں شیعی روایات میں جو رطب و یابس درج کیا گیا ہے' وہ درست نہیں' مثلاً: اس کا سامرا کے غار میں پوشیدہ ہونا' اس کے پاس ذوالفقار حیدری کا ہونا' اصل قرآن اس کے پاس ہونا وغیرہ۔

٤٠٨٧- حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْيَمَامِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ، وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ

۴۰۸۷- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں: میں (نبی ﷺ)' حمزہ' علی' جعفر' حسن' حسین اور مہدی (ؓ'')

٤٠٨٦ـ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، المهدي: ١، ح: ٤٢٨٤ من حديث أبي المليح الرقي به، وأورده الحاكم في المستدرك: ٤/ ٥٥٧، وسكت عنه.

٤٠٨٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ٣/ ٢١١ من حديث سعد به؛ إلا أنه قال: عبدالله بن زياد اليمامي، وهو الصواب، وضعفه البخاري، والجمهور * وعكرمة مدلس وعنعن، وللحديث شاهد عند الخطيب: ٩/ ٤٣٤، وقال فيه: "هذا الحديث منكر جدًا"، وهو غير ثابت، وفي إسناده غير واحد من المجهولين.

أَهْلِ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ».

٤٠٨٨- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ» يَعْنِي سُلْطَانَهُ.

۴۰۸۸- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرق سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی کے لیے، یعنی اس کی حکومت کے لیے زمین ہموار کریں گے۔“

(المعجم ٣٥) - بَابُ الْمَلَاحِمِ (التحفة ٣٥)

باب: ۳۵- (بڑی بڑی) جنگوں کا بیان

٤٠٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ، وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ

۴۰۸۹- حضرت خالد بن معدان ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت جبیر بن نفیر ؒ نے مجھ سے فرمایا: ”چلو ذو مخمر ؓ کے پاس چلیں۔ وہ نبی ﷺ کے صحابی تھے، چنانچہ (خالد نے کہا:) میں ان (جبیر) کے ساتھ چل پڑا۔ جبیر نے ذو مخمر ؓ سے جنگ بندی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”عنقریب اہل روم تم (مسلمانوں) سے ایک پر امن صلح کریں

٤٠٨٨- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف عمرو بن جابر * وابن لهيعة تقدم، ح: ٣٣٠، وله شاهد ضعيف عند أبي نعيم في الحلية: ٦/ ٥٣.

٤٠٨٩- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في صلح العدو، ح: ٢٧٦٧، ٤٢٩٣ من حديث عيسٰى به، وصححه ابن حبان، ح: ١٨٧٤، ١٨٧٥، والحاكم: ٢/ ٤٢١، والذهبي، وقال البوصيري: "إسناده حسن".

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا. ثُمَّ تَغْزُونَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ. فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ، [فَيَجْتَمِعُونَ] لِلْمَلْحَمَةِ».

گے۔ تم اور وہ ایک (مشترکہ) دشمن کے خلاف جنگ کرو گے جس میں تم غالب آؤ گے۔ تمھیں غنیمتیں ملیں گی اور تم سلامت رہو گے۔ پھر تم (مسلمان اور رومی عیسائی) واپس لوٹو گے حتی کہ ایک ٹیلوں والے مرغزار میں پڑاؤ ڈالو گے۔ (اچانک) صلیب والوں میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور (نعرہ لگاتے ہوئے) کہے گا: صلیب غالب آ گئی۔ ایک مسلمان غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔''

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ حِينَئِذٍ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی کے واسطے سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ تب وہ اسی جھنڈوں تلے (حملے کے لیے متحد ہو کر) آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (صلیبی فوجی) ہوں گے۔''

فوائد و مسائل: ① عیسائیوں کے مختلف فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مختلف ممالک میں الگ الگ فرقوں کی اکثریت ہے، اس لیے ایک فرقے کے عیسائی دوسرے فرقے کے عیسائیوں کے مظالم سے تنگ آ کر مسلمانوں سے تعاون کر سکتے ہیں، جس طرح زمانۂ حال میں یوگوسلاویہ کے سرب اور کروٹ آپس میں مل کر نہیں رہ سکے، چنانچہ سربیا اور کروشیا الگ الگ ملک بن گئے، اور سربوں سے مخالفت کی وجہ سے کروٹ عیسائی بوسنیا ہرزیگووینا کے مسلمانوں کے حامی بن گئے۔ مستقبل میں کسی بڑے ملک میں بھی ایسی صورت حال پیش آ سکتی ہے۔ یا عیسائی اور مسلمان کسی تیسرے ملک (ہندومت یا بدھ مت وغیرہ کے پیروکاروں) کے خلاف متحد ہو کر لڑ سکتے ہیں۔ ② مسلمانوں اور عیسائیوں کی وقتی مصالحت دائمی نہیں ہو سکتی کیونکہ عیسائی دل میں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں، لہٰذا موقع ملنے پر کوئی معمولی سا بہانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ ③ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے صلح کا معاہدہ کرنے کے باوجود ہوشیار رہنا چاہیے اور اپنے دفاع کا مکمل بندوبست رکھنا چاہیے۔ ④ مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی جنگی مہم کا ذکر حدیث ۴۰۴۲ میں بھی گزر چکا ہے۔

٤٠٩٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ، بَعَثَ اللهُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِي، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَأَجْوَدُهُ سِلَاحًا، يُؤَيِّدُ اللهُ بِهِمُ الدِّينَ».

۴۰۹۰- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔''

فوائد و مسائل: ① جو لوگ نسل درنسل مسلمان ہوتے ہیں' ان کی آئندہ نسلوں میں اسلام سے محبت اور اس پر عمل کی کوشش کم ہو جاتی ہے' اس کے برعکس جو غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں' وہ اسلام کو اچھا سمجھ کر اس پر دل سے یقین رکھتے ہیں' اس لیے وہ اسلام کے لیے قربانی کا جذبہ بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ ② جس طرح مسلمانوں کو اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی تبلیغ کی جاتی ہے' غیر مسلموں کو بھی اسلام میں داخل ہونے کی تبلیغ کرنا ضروری ہے اور زیادہ مفید ہے۔

٤٠٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللهُ. ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا [اللهُ]، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهَا [اللهُ]».

۴۰۹۱- حضرت نافع بن عتبہ بن ابو وقاص ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جزیرۂ عرب والوں سے جنگ کرو گے' اللہ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم روم سے جنگ کرو گے' اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے' اللہ تمھیں اس پر بھی فتح دے گا۔''

٤٠٩٠ـ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ٤/ ٨٤٨ من حديث عثمان به، وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي على شرط مسلم، وقال البوصيري: "هٰذا إسناد حسن، عثمان مختلف فيه" قلت: وثقه الجمهور في غير علي ابن يزيد الألهاني.

٤٠٩١ـ أخرجه مسلم، الفتن، باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، ح: ٢٩٠٠ من حديث عبدالملك ابن عمير به.

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ.

حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: ”دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو۔“

فوائد ومسائل: ① جزیرۂ عرب (موجودہ سعودی عرب، یمن، حضرموت، قطر، کویت اور کچھ عراق) نبئ اکرم ﷺ کے دور میں فتح ہو گیا تھا۔ خلافت راشدہ کے دور میں روم اور ایران سے جنگیں ہوئیں۔ ② اس وقت روم عیسائیوں کا اہم علاقہ ہے۔ یورپ کا سارا علاقہ تہذیبی طور پر اس کے تابع ہے، تاہم اب مسلمانوں کے علاقے آزادی کی کوشش کر رہے ہیں۔ ③ اس حدیث میں یورپ پر اسلام کے غلبے کی پیشگوئی ہے۔ اس کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اس کا فتنہ جب عروج پر ہوگا تو حضرت عیسیٰ ؑ نازل ہوں گے۔ تب پوری دنیا میں اسلام غالب آ جائے گا۔ ④ ان واقعات کی پیشگی خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان مواقع پر مسلمان حق کا ساتھ دیں اور باطل کے ظاہری غلبے سے مرعوب نہ ہوں۔

٤٠٩٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ وَقَالَ الْوَلِيدُ: يَزِيدُ بْنُ قُطْبَةَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ، فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ».

۴۰۹۲- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جنگ، قسطنطینیہ کی فتح اور دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔“

٤٠٩٣- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ

۴۰۹۳- حضرت عبداللہ بن بسر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ میں اور شہر

٤٠٩٢ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب في تواتر الملاحم، ح: ٤٢٩٥ من حديث أبي بكر بن أبي مريم به، وتقدم حاله، ح: ١٤٨٠، وحسنه الترمذي، ح: ٢٢٣٨ بقوله: "حسن غريب" * أبوبكر بن أبي مريم ضعيف، وشيخه مجهول، ويزيد مجهول الحال.

٤٠٩٣ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، أيضًا، ح: ٤٢٩٦ من حديث بقية، وتقدم حاله، ح: ٥٥١، ١١٢١ به، ولم يصرح بالسماع المسلسل * وابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان.

[عَنِ] ابنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ، سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ».

(قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے' اور ساتویں سال دجال ظاہر ہو جائے گا۔"

٤٠٩٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءَ». ثُمَّ قَالَ: «يَاعَلِيُّ، يَاعَلِيُّ، يَا عَلِيُّ» قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتُقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيُقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْإِسْلَامِ، أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. فَيَفْتَتِحُونَ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ. فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا. حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَتْرِسَةِ. وَيَأْتِي آتٍ فَيَقُولُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ. أَلَا وَهِيَ كِذْبَةٌ. فَالْآخِذُ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ».

۴۰۹۴- حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی حتی کہ مسلمانوں کے قریب ترین سرحدی محافظ مقام بولاء پر ہوں گے۔" پھر فرمایا: "اے علی! اے علی! اے علی!" حضرت علی ؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان (حاضر ہوں۔) آپ نے فرمایا: "تم لوگ بنو اصفر (رومیوں) سے جنگ کرو گے اور تمھارے بعد والے بھی ان سے جنگ کریں گے حتی کہ سب سے افضل مسلمان' یعنی حجاز والے ان کے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ انھیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔ وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں سے قسطنطینیہ کو فتح کر لیں گے۔ انھیں اتنی غنیمتیں ملیں گی جتنی پہلے کبھی نہیں ملی تھیں حتی کہ وہ ڈھالوں کے ذریعے سے تقسیم کریں گے۔ (اچانک) ایک شخص آ کر کہے گا: تمھارے شہروں میں دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹی ہو گی۔ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور چھوڑنے والا بھی شرمندہ ہوگا۔"

٤٠٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

۴۰۹۵- حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ سے

٤٠٩٤_[إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني: ١٧/ ٢٥، ح: ٩ من حديث كثير به، ومن أجله ضعفه البوصيري، وانظر، حديث: ١٦٥ لحاله.

٤٠٩٥_[صحيح] تقدم، ح: ٤٠٤٢.

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے درمیان اور بنو اصفر (رومیوں) کے درمیان جنگ بندی ہو گی وہ تمھیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں تلے تمھاری طرف پیش قدمی کریں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔“

فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۴۰۴۲۔

(المعجم ٣٦) - بَابُ التُّرْكِ (التحفة ٣٦)

باب: ۳۶- ترکوں کا بیان

٤٠٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ».

۴۰۹۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتی کہ تم ایک قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ اور قیامت نہیں آئے گی حتی کہ تم چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم سے جنگ کرو گے۔“

٤٠٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ،

۴۰۹۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چپٹی ہیں۔ ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ

٤٠٩٦ـ أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الذين ينتعلون الشعر، ح:٢٩٢٩، ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل . . . الخ، ح: ٢٩١٢ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

٤٠٩٧ـ أخرجه البخاري، انظر الحديث السابق، ومسلم، الحديث السابق، ح:٢٩١٢ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ».

تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں۔"

٤٠٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ. كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ».

۴۰۹۸- حضرت عمرو بن تغلب نمری ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: "قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے جنگ کرو گے۔ ان کے چہرے گویا تہہ دار ڈھالیں ہیں۔ اور قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔"

٤٠٩٩- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَيَتَّخِذُونَ الدَّرَقَ، يَرْبِطُونَ خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ».

۴۰۹۹- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی حتی کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔ اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔ وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔"

فوائد و مسائل: ① پہلی تین حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قوموں سے جنگ ہوگی۔ ایک قوم کی علامت ان کے چوڑے چہرے چپٹی ناکیں اور چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور دوسری قوم کی علامت بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہننا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں صفات ایک ہی قوم میں پائی جائیں گی۔ ممکن ہے دونوں قومیں مل کر جنگ کریں اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قوم کی دو شاخیں ہوں۔ ② علامہ بیضاوی

٤٠٩٨ـ أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الترك، ح: ٢٩٢٧ و٣٥٩٢ من حديث جرير به.

٤٠٩٩ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٣١ عن عمار به، وتابعه أبوعبيدة عبدالملك بن معن عند ابن حبان، ح: ١٨٧٢، وحسنه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ٢٩٢٨، ٣٥٨٧ وغيره.

رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ دینے کی وجہ ان کے نقوش کا چپٹا ہونا اور چہروں کا گول ہونا ہے۔ اور تہہ دار کہنے سے مراد ان کا موٹا اور زیادہ گوشت والے ہونا ہے۔ (فتح الباري:۷۴۳/۶) ③ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے محمد بن عباد کا ایک قول نقل کیا ہے کہ بابک خرمی کے متبعین بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔ یہ زندیق لوگ تھے جو حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے تھے۔ خلیفہ مامون الرشید کے دور میں انھوں نے بہت زور پکڑ لیا تھا۔ طبرستان اور رَے وغیرہ کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ بابک، خلیفہ معتصم کے دور حکومت میں ۲۲۲ ہجری میں قتل ہوا۔ ④ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے مراد اہل بارز، یعنی کرد ہیں۔ (صحيح البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، حديث:۳۵۹۱) والله أعلم.

◆

زہد کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

✸ **لغوی معنی:** لغت میں زہد کے معنی: عبادت گزاری‘ مذہبیت اختیار کرنا‘ دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی کرنا ہیں۔

✸ **اصطلاحی تعریف:** [اَلزُّهْدُ: تَرْكُ مَالَا يَنْفَعُ فِي الْآخِرَةِ، وَالْوَرَعُ تَرْكُ مَا تُخَافُ ضَرَرُهُ] ”آخرت کے لیے غیر مفید چیزوں کو ترک کرنا زہد اور کسی چیز کو نقصان کے خدشے سے چھوڑنا ورع ہے۔“

✸ **زہد کی اقسام:** امام احمد رحمہ اللہ نے زہد کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

① حرام چیزوں کو ترک کرنا‘ یہ ادنیٰ درجے کا زہد ہے۔

② ضرورت سے زائد حلال چیزوں کو ترک کرنا‘ یہ متوسط درجے کا زہد ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہر چیز کو ترک کر دینا‘ یہ اعلیٰ درجے کا زہد ہے۔ (کتاب الزهد‘ للإمام وكيع بن جراح: ۱/۱۲۳-۱۳۵)

دنیا کی زندگی دارالامتحان ہے۔ آزمائشوں اور مصیبتوں‘ مشکلات و محن کا گھر ہے‘ لہٰذا اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیّت پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا‘ اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر بجالانا اور اپنی ضروریات کو حاصل

شدہ وسائل کے مطابق ڈھال کر قناعت کا مظاہرہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ دوسروں کی دولت وامارت کو دیکھ کر ناشکری کا شکار ہو جانا یا دولت مندی کے حصول کے لیے دوڑ لگا دینا اس دار الامتحان کے تقاضوں کے خلاف ہے کیونکہ یہ دنیا چند دن کی ہے۔ باقی رہنے والی زندگی دار الجزاء میں ہے جس کی نعمتیں لافانی اور لازوال ہیں۔ ان کے حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا مطلوب ومقصود ہے۔ اس دنیا کی بے ثباتی، کم وقعتی اور بے حقیقتی کو واضح کرتے ہوئے پروردگار عالم فرماتا ہے:

﴿اِعْلَمُوْآ اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (الحدید۵۷:۲۰)

’’تم جان لو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل، تماشا اور زینت ہے اور آپس میں فخر جتانا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں کثرت جتانا ہے۔ (اس کی مثال یوں ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیدا شدہ) نباتات کسانوں کو خوش کرتی ہیں، پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو آپ اسے زرد ہوتی دیکھتے ہیں، پھر وہ چورچور ہو جاتی ہیں، اور آخرت میں (کفار کے لیے) شدید عذاب ہے، اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیاوی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے۔‘‘

لیکن ہم مسلمان تو اسی دھوکے کے سامان کے حصول کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں، حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی مومنوں کو اس دنیا سے کامیاب لوٹنے کی ترغیب اپنے قول اور عمل دونوں سے دی ہے۔ اگر آپ چاہتے تو زمین اپنے خزانے آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتی تھی۔ آسمان اپنی نعمتیں نچھاور کر سکتا تھا مگر آپ نے ہمیشہ سادگی، قناعت پسندی اور زہد وورع کو اپنا کر اُمت کو یہ درس دیا کہ اس دار الامتحان میں اسی طرح جینا سیکھو۔ اگر دنیا میں کامیاب عمل کر کے لوٹو گے تو آخرت میں ابدی اور لازوال نعمتیں تمھارا مقدر بنیں گی، اس لیے مسلمانوں کو ہر دم آپ کا یہ فرمان مدنظر رکھنا چاہیے: [كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] (صحيح البخاري، الرقاق، باب قول النبي ﷺ ((كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل))، حديث:۶۴۱۶) ’’دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی غریب

الوطن مسافر یا راہ گزر ہوتا ہے۔" نیز فرمایا: [اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ] (صحیح مسلم، الزهد، باب: ((الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر))، حديث: ۲۹۵٦) "دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔"

◆

بسم الله الرحمن الرحيم

(المعجم ٣٧) أَبْوَابُ الزُّهْدِ (التحفة ٢٩)

زہد سے متعلق احکام ومسائل

(المعجم ١) - بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا (التحفة ١)

٤١٠٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ، وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ. وَلٰكِنِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللهِ. وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أُصِبْتَ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ».

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، يَقُولُ: مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ، كَمِثْلِ الْإِبْرِيزِ فِي الذَّهَبِ.

باب: ۱- دنیا سے بے رغبتی

۴۱۰۰- حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کرنے یا مال ضائع کرنے سے نہیں ہوتی۔ دنیا سے بے رغبتی کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اپنے پاس موجود چیز پر اللہ کے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اعتماد نہ ہو۔ اور تجھ پر جو مصیبت آئے تو اس کے ثواب کی زیادہ رغبت رکھتا ہو' کہ وہ (دنیا میں آنے کی بجائے آخرت میں پیش آنے کے لیے) تیرے لیے باقی رہے۔''

ابوادریس خولانی ؒ نے فرمایا: یہ حدیث دوسری احادیث کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عام سونے کے مقابلے میں خالص (بائیس قیراط کے معیار کا) سونا۔

٤١٠٠ـ **[إسناده ضعيف جدًا]** أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في الزهادة في الدنيا، ح: ٢٣٤٠ من حديث عمرو بن واقد به، وقال: "غريب . . . وعمرو بن واقد منكر الحديث".

٤١٠١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ».

۴۱۰۱- حضرت ابو خلاد (عبدالرحمٰن بن زہیر) ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی دی گئی ہے تو اس سے قریب ہوا کرو کیونکہ وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے۔''

٤١٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِيَ اللهُ، وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُحِبُّوكَ».

۴۱۰۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھے پسند کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ' اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ' لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی ؒ نے اس حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے شواہد اور متابعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ: ۲/ ۶۲۴-

---

٤١٠١ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، (الكنٰى): ٨/ ٢٧، ٢٨ عن هشام به، وتابعه كثير بن هشام عند أبي نعيم في الحلية: ١٠/ ٤٠٥، وله علل: منها ضعف أبي فروة يزيد بن سنان، انظر حديث: ٢٥٨١، وللحديث شاهدان ضعيفان جدًا عند صاحب الحلية: ٧/ ٣١٧، وأبي يعلٰى.

٤١٠٢ـ **[ضعيف]** أخرجه العقيلي: ٢/ ١١ من حديث خالد القرشي به، وقال: وليس له من حديث الثوري أصل، وقد تابعه محمد بن كثير الصنعاني، ولعله أخذ عنه ودلسه لأن المشهور به خالد هٰذا، وصححه الحاكم: ٤/ ٣١٣، ورده الذهبي بقوله: قلت: "خالد وضاع"، وضعفه البوصيري، ورواه عبدالله بن واقد أبوقتادة الحراني وهو متروك مدلس، راجع التقريب وغيره، عن الثوري به، وللحديث شواهد ضعيفة.

۶۲۸، رقم: ۹۴۴) زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا والوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔ یہ رہبانیت ہے جو اسلامی طریقہ نہیں۔ زہد کا مطلب یہ ہے کہ حلال آمدنی پر کفایت کی جائے، خواہ کم ہو۔ اور حرام کمائی کی راہیں تلاش نہ کی جائیں۔ ③ یہ امید رکھنا کہ دوسرے مجھے کچھ دیں، حرص کا اظہار ہے۔ دوسروں کے مال سے بے نیازی، زہد وقناعت میں شامل ہے۔ ④ انسانوں سے طمع رکھنے سے انسان ذلیل ہوتا ہے اور قناعت سے ان کی نظروں میں محبوب ومعزز بن جاتا ہے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور حلال روزی تلاش کرنا زہد کے منافی نہیں۔ ⑥ اللہ تعالیٰ سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی ضرورت بھی مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اسباب اس کے اختیار میں ہیں لیکن آخرت کی طلب زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۱۰۳- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ طَعِينٌ. فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ. فَبَكَى أَبُوهَاشِمٍ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَايُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالِ! أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلٍّ، لَا، وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ. قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ، مِنْ ذٰلِكَ، خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ»

۴۱۰۳- حضرت سمرہ بن سہم ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابو ہاشم خالد بن عتبہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب وہ (نیزے سے) زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ ؓ ان کی عیادت کو تشریف لائے تو ابو ہاشم ؓ رو پڑے۔ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا: ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا درد زیادہ پریشان کر رہا ہے یا دنیا (کے چھوٹنے) پر غمگین ہیں، اس (زندگی) کا عمدہ حصہ تو گزر گیا؟ (اب تو نکما حصہ ہی باقی ہے جس میں دکھ تکلیفیں زیادہ ہوتی ہیں۔) حضرت ابو ہاشم ؓ نے فرمایا: ان میں سے کسی بات پر نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، کاش میں اس کے مطابق چلا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”شاید تم کو بہت اموال ملیں جو لوگوں میں تقسیم کیے جا رہے ہوں۔ (ان کا لالچ نہ کرنا۔) تمھارے لیے تو اس میں سے ایک خادم اور ایک سواری کا جانور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) کافی ہے۔“

۴۱۰۳- [حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب اتخاذ الخادم والمركب، ح: ۵۳۸۷ من حديث جرير به، وصححه ابن حبان(الإحسان)، ح: ۶۶۷ * سمرة بن سهم مجهول كما في التقريب، وله شاهد ذكره الترمذي، ح: ۲۳۲۷، وأخرجه النسائي في الكبرٰى، ح: ۹۸۱۲، وأحمد: ۵/ ۳۶ وغيرهما، وسنده حسن.

فَأَدْرَكْتُ ، فَجَمَعْتُ .

مجھے مال ملا اور میں نے جمع کر لیا۔

فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کے موقع پر مریض کی پریشانی معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ ضرورت سے زیادہ مال ملے تو جمع کرنے کی بجائے دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ ④ اگر حلال طریقے سے مال جمع ہو جائے اور نیکی کی راہوں میں خرچ کرنے کے باوجود دولت باقی رہے تو یہ گناہ نہیں۔ لیکن صحابۂ کرام ؓ اسے اپنے اعلیٰ مقام کے منافی سمجھ کر افسوس کرتے تھے۔

٤١٠٤ - **حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ** : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : اِشْتَكَى سَلْمَانُ . فَعَادَهُ سَعْدٌ ، فَرَآهُ يَبْكِي ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَخِي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانُ : مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنِ اثْنَتَيْنِ . مَا أَبْكِي ضَنًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ . وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا . فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ . قَالَ : وَمَا عَهِدَ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ ، وَأَمَّا أَنْتَ ، يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ ، وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ .

۴۱۰۴- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' حضرت سلمان فارسی ؓ بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد ؓ ان کی عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد ؓ نے کہا: بھائی جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں رہے؟ کیا آپ نے فلاں کام نہیں کیا؟ فلاں کارنامہ انجام نہیں دیا؟ حضرت سلمان ؓ نے کہا: میں دو چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں رو رہا۔ میں نہ دنیا کے چھوٹنے کی وجہ سے روتا ہوں' نہ آخرت کو ناپسند کرتے ہوئے۔ لیکن (میں اس لیے اشکبار ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے آپ سے کیا وعدہ لیا تھا؟ فرمایا: آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: ''آدمی کو اتنا کچھ کافی ہوتا ہے جتنا مسافر کا زاد راہ۔'' اور مجھے یقین ہے کہ میں (اس) حد سے تجاوز کر گیا ہوں۔ اور اے سعد! آپ جب (کسی جھگڑے کا) فیصلہ کریں تو اپنے فیصلے میں اللہ کا خوف پیش نظر رکھیں۔

٤١٠٤ـ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني : ١/ ٢٢٧ ، ح : ٦٠٦٦ ، وأبونعيم في الحلية : ١/ ١٩٧ من حديث الحسن ابن أبي الربيع ، وللحديث شواهد كثيرة ، انظر "القناعة" لابن السني ، ومسند الإمام أحمد وغيرهما .

اور جب (مستحقین میں کوئی چیز) تقسیم کریں تو تقسیم کے وقت (تقویٰ کو ملحوظ رکھیں۔) اور جب آپ (کسی پروگرام کے بارے میں) سوچیں (یا ارادہ کریں) تو اپنی سوچ میں (اور ارادے میں اللہ سے ڈریں۔)

قَالَ ثَابِتٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بِضْعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا، مِنْ نَفَقَتِهِ كَانَتْ عِنْدَهُ.

حضرت ثابت ؒ بیان کرتے ہیں: مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے ترکے میں صرف تقریباً بیس دینار چھوڑے جو ان کے ذاتی اخراجات کے لیے تھے۔

فوائد و مسائل: ① صحابۂ کرام ؓ کو نبی اکرم ﷺ نے کئی بشارتیں دی تھیں۔ اس کے باوجود وہ معمولی سی کوتاہی کو بھی بہت بڑی غلطی تصور کرتے تھے۔ ② حضرت سلمان ؓ کے پاس دنیاوی ضروریات کے پیش نظر تھوڑے بہت سامان کا جمع ہو جانا' یہ ان کی کوتاہی نہیں تھی لیکن کمال تقویٰ کی وجہ سے وہ خوف زدہ رہتے تھے۔ ③ کسی جھگڑے کا فیصلہ کرتے وقت اور کسی مشترک چیز کی تقسیم کے وقت تقویٰ کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ لوگ اعتماد کر کے یہ ذمہ داری دیتے ہیں۔ ان کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا بڑی غلطی ہے۔ [هَمّ] سے مراد سوچ' ارادہ' پروگرام وغیرہ ہے۔ مومن کے مستقبل کے پروگرام تقویٰ پر مبنی ہوتے ہیں۔

(المعجم ٢) - بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا (التحفة ٢)

باب:۲- دنیا کی فکر کرنا

٤١٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ، بِنِصْفِ النَّهَارِ. قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ، هٰذِهِ السَّاعَةَ، إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۴۱۰۵- حضرت ابان بن عثمان ؒ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: حضرت زید بن ثابت ؓ دوپہر کے وقت مروان (ؒ) کے پاس سے باہر نکلے۔ میں نے کہا: انھوں نے اس وقت انھیں کوئی (اہم) مسئلہ دریافت کرنے ہی کے لیے بلایا ہوگا۔ میں نے زید ؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: انھوں نے ہم سے کچھ احادیث کے بارے میں دریافت کیا تھا (کہ وہ کس طرح ہیں۔) جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔

٤١٠٥- **[إسناده صحيح]** أخرجه أحمد: ٥/ ١٨٣ من حديث شعبة به مطولاً، وصححه البوصيري، وله طرق عند الترمذي، ح: ٢٦٥٦ من حديث شعبة، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ٧٢.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ. وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ».

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس شخص کا مقصود حصولِ دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام بکھیر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔''

فوائد و مسائل: ① جو شخص دنیاوی مال و دولت اور جاہ و حشمت کا طالب اور حریص ہوتا ہے' وہ دنیا کے لیے بہت محنت کرتا ہے۔ اسے جتنی بھی دولت ملے' مزید کی حرص کی وجہ سے وہ مطمئن نہیں ہوتا' اس لیے مفلس آدمی کی طرح پریشان رہتا ہے۔ ② حریص آدمی دنیا کمانے کے لیے کئی پروگرام شروع کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک پر پوری توجہ دے اور اسے جلد سے جلد اس کی کوشش کے نتائج حاصل ہوں لیکن فطری طور پر انسان کئی امور کی طرف بیک وقت برابر توجہ نہیں دے سکتا' لہٰذا اسے اس کی حرص کے مطابق نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ دولت حاصل ہونے کے باوجود پریشان رہتا ہے۔ ③ آخرت کی طرف توجہ کرنے سے دنیا کی اہمیت کم ہو جاتی ہے' لہٰذا قناعت کی دولت حاصل ہو جاتی ہے اور بندہ مطمئن اور خوش کن زندگی گزارتا ہے۔ ④ آخرت کو مقصود بنا لینے سے دنیا کے معاملات میں بھی نظم و ضبط پیدا ہو جاتا ہے جس سے کاروبار میں بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ⑤ اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنے والے کے دنیاوی معاملات بھی سلجھ جاتے ہیں اور حرص ختم ہو کر استغنا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ⑥ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو رزق مقدر کر رکھا ہے وہ حلال ذرائع اختیار کرنے سے بھی مل جاتا ہے' لہٰذا ناجائز طریقے اختیار کرنے سے سوائے پریشانیوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

٤١٠٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ

۴۱۰۶- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے تمھارے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''جو شخص سارے تفکرات کو جمع کر کے ایک ہی فکر' یعنی آخرت کی فکر میں ڈھال لے اللہ اس کو دنیاوی تفکرات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور

٤١٠٦_ [ضعيف جدًا] تقدم، ح: ٢٥٧.

ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهِ هَلَكَ».

جسے دنیا کے معاملات کے تفکرات مختلف گھاٹیوں میں لیے پھریں' اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ (ان تفکرات کی) کون سی وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔"

فائدہ: دنیا کے تفکرات سے بے نیاز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جائز ضروریات آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں اور جو شخص حرص و ہوس کی وجہ سے طرح طرح کے تفکرات میں مبتلا ہوتا ہے' اس کے تفکرات ختم نہیں ہوتے' وہ خود ہی ان میں الجھا ہوا اللہ کے حضور پیش ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حدیث: ۲۵۷ کے فوائد دیکھیے۔

٤١٠٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [أَبِي] خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: يَاابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ».

۴۱۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا' میں تیرا سینہ استغنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور نہیں کروں گا۔"

فوائد و مسائل: ① انسان کی تخلیق کا اصل مقصد عبادت ہے' روزی کمانے کا مقصد صرف اتنی جسمانی قوت کا حصول ہے جس سے اللہ کے احکام کی تعمیل کما حقہ ہو سکے۔ ② عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے پروگرام میں بنیادی اہمیت عبادت کو دی جائے اور دنیاوی ضروریات کے دوران میں بھی اللہ کے احکام کی تعمیل کی نیت ہو تاکہ یہ اعمال بھی عبادت بن جائیں۔ ③ دینی اور دنیوی اعمال میں فرائض کو نوافل پر فوقیت حاصل ہے' لہٰذا اگر کسی نفلی عمل سے فرض کی ادائیگی متاثر ہوتی ہو تو فرض کو اہمیت دی جائے' نفلی کام کو کسی اور مناسب موقع کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔

٤١٠٧ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب أحاديث ابتلينا بالضراء، ومن كانت الآخرة همه . . . الخ، ح: ٢٤٦٦ من حديث عمران به، وقال: "حسن غريب" * أبوخالد الوالبي وزائدة بن نشيط وثقهما ابن خزيمة، وابن حبان، والحاكم وغيرهم، فحديثهما لا ينزل عن درجة الحسن، راجع نيل المقصود، ح: ١٣٢٨.

(المعجم ٣) - بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا (التحفة ٣)

٤١٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ، أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ. فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ».

باب:۳- دنیا کی مثال

۴۱۰۸- حضرت مستورد بن شداد بن عمرو قرشی فہری ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی قلیل ہے جب کہ آخرت کی زندگی ابدی ہے جس کی انتہا نہیں۔ ② جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں اس قدر قیمتی ہیں کہ جنت میں چند انچ خالی زمین کی قیمت دنیا کی تمام دولت اور خزانوں سے زیادہ ہے پھر اس کے محلات اور باغات اور ان میں موجود نعمتیں پاک باز بیویاں خدام وغیرہ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، خصوصاً دیدار الٰہی کی نعمت تو ایسی ہے کہ اس کے مقابلے میں جنت کی بڑی سے بڑی نعمت ہیچ ہے۔ ③ مثال دے کر بیان کرنے سے مسئلہ زیادہ واضح اور قابل فہم ہو جاتا ہے۔

٤١٠٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ. فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ

۴۱۰۹- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چٹائی پر (آرام کرنے کے لیے) لیٹے تو اس کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں فرماتے تو ہم آپ کے لیے کوئی چیز (بستر وغیرہ) بچھا دیتے جس کے ساتھ اس (چٹائی کی سختی) سے بچاؤ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٤١٠٨ـ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا، وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ٢٨٥٨/ ٥٥ عن ابن نمير به.

٤١٠٩ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب حديث "ما الدنيا إلا كراكب استظل"، ح: ٢٣٧٧ من حديث المسعودي به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ح: ٢٧٧٧، وللحديث شواهد.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ [تَحْتَ] شَجَرَةٍ. ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا».

’’میرا دُنیا سے کیا تعلق! میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے، جیسے کوئی سوار (مسافر) سائے کے لیے درخت کے نیچے ٹھہرا، پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔‘‘

فوائد و مسائل: ① بود و باش میں سادگی مستحسن ہے۔ ② عمدہ چیز سے اجتناب اگر اس لحاظ سے ہو کہ جو رقم اپنی ذات پر خرچ ہونے والی ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ ہو تو بہتر ہے، اگر بخل کی وجہ سے ہو تو بری عادت ہے۔ اگر حلال چیز کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جائے تو شرعاً ممنوع ہے۔ ③ زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمت کے لیے حرص نہ کی جائے، اگر بغیر حرص کے جائز طریقے سے مل جائے تو استعمال کر لی جائے۔ اہتمام اور تکلف زہد کے منافی ہے۔ ④ جس چیز کی دعوت دی جائے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے سے تبلیغ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ⑤ حکومت کے عہدے داروں کو پر تکلف زندگی سے خاص طور پر بچنا چاہیے تاکہ عوام کی ضروریات اور فلاح و بہبود کے لیے زیادہ رقم خرچ ہو سکے۔

٤١١٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ. فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا. فَقَالَ: «أَتُرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ، مِنْ هٰذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا».

۴۱۱۰- حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ اچانک آپ کو (راستے میں) ایک مری ہوئی بکری نظر آئی، (وہ مر کر پھول گئی تھی اور) اس کی ٹانگ اوپر اٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تمھارا کیا خیال ہے، کیا یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے، دُنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو کبھی ایک قطرہ بھی پینے کو نہ دیتا۔‘‘

٤١١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ

۴۱۱۱- حضرت مستورد بن شداد قرشی ؓ سے

٤١١٠_ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، ح: ٢٣٢٠ من حديث أبي حازم به مختصرًا، وقال: "صحيح غريب".

٤١١١_ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، ح: ٢٣٢١ من حديث ◀◀

عَرَبِيٍّ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : إِنِّي لَفِي الرَّكْبِ ، مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ أَتٰى عَلٰى سَخْلَةٍ مَنْبُوذَةٍ . قَالَ ، فَقَالَ : «أَتُرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى أَهْلِهَا ؟» قَالَ ، قِيلَ : يَارَسُولَ اللهِ مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا . أَوْ كَمَا قَالَ . قَالَ : «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى أَهْلِهَا» .

روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک پھینکے ہوئے (مُردہ) میمنے کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے خیال میں یہ میمنا مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے بے قدر سمجھ کر ہی پھینکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنا یہ میمنا مالکوں کی نظر میں حقیر ہے' اللہ کے ہاں دُنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

فوائد ومسائل: ① اللہ کے ہاں اصل اہمیت انسان کے اعمال کی ہے۔ دنیا کے اسباب اگر نیکی کے کام میں استعمال کیے جائیں تو وہ انسان کے لیے مفید ہیں ورنہ مال و دولت یا جاہ وحشمت کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔ ② دنیا کے اسباب کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا چاہیے' اور انھیں ایسے کام میں خرچ کرنا چاہیے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔ ③ اللہ کی رضا اور انعامات کا اصل مقام جنت ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کی کوئی قیمت نہیں۔

٤١١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو خُلَيْدٍ ، عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ : «اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ . مَلْعُونٌ مَا فِيهَا ، إِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا» .

۴۱۱۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: ''دُنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے' سب ملعون ہے' سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے' اور سوائے عالم اور طالب علم کے۔''

فوائد ومسائل: ① لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے' یعنی دنیا چونکہ اللہ کی یاد سے

مجالد به، وقال: "حسن"، وللحديث شواهد كثيرة، منها حديث الترمذي السابق.

٤١١٢ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه حديث: "إن الدنياملعونة"، ح: ٢٣٢٢ من حديث عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان به، وقال: "حسن غريب".

غافل کرتی ہے، اس لیے یہ لعنت کا باعث ہے۔ ② ہر وہ چیز یا عمل جس کا اللہ کی یاد سے کسی بھی انداز سے کوئی تعلق ہو، اس پر یا اس کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے، چنانچہ تلاوت، نماز، اللہ کے لیے جانور کی قربانی اور حج وعمرہ کے اعمال سب رحمت کا باعث ہیں۔ ایسے اعمال انجام دینے والا اللہ کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح کعبہ، صفا و مروہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور ہر مسجد و مدرسہ اللہ کی رحمت کے مقامات ہیں۔ یہاں دین کی خدمات انجام دینا اور دین کے خادموں کی ضروریات مہیا کرنا، دینی کتابیں چھاپنا اور دوسروں تک پہنچانا، ان کی تعلیم دینا اور تعلیم حاصل کرنا، علماء وطلباء کی ضرویات پوری کرنے کی نیت سے حلال روزی کمانا، یہ سب اللہ کی رحمت کے اسباب ہیں۔ ③ دین کے علم سے کسی بھی انداز سے منسلک ہونا اللہ کی رحمت کا باعث ہے، اس لیے اگر دنیوی علوم وفنون بھی خدمت دین کی نیت سے حاصل کیے جائیں تو وہ بھی دین کے خادم علوم ہونے کی وجہ سے لعنت کے دائرے سے خارج ہو جائیں گے۔ اگر یہ نیت نہ ہو تو یہ علوم رحمت کا باعث نہیں ہوں گے۔ ④ حلال روزی کمانا اللہ کا حکم ہے، اس لیے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے حلال روزی کمانا اور حلال کاموں میں خرچ کرنا ثواب کا کام ہے۔

٤١١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

۴۱۱۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

فوائد ومسائل: ① جس طرح قیدی جیل میں بہت سے قوانین کا پابند ہوتا ہے، بلا اجازت وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مومن دنیا میں من مانی نہیں کرتا بلکہ ہر قدم پر اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے، اس کے بدلے میں اسے جنت ملے گی۔ ② کافر دنیا میں آزادی کی، یعنی بے قید زندگی گزارتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسے جہنم کا عذاب ملنے والا ہے۔ جہنم کے عذابوں کے مقابلے میں دنیا کی سخت سے سخت زندگی بھی جنت کے برابر ہے۔

٤١١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ

۴۱۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے،

٤١١٣ـ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٥٦، والترمذي، ح: ٢٣٢٤ من حديث العلاء به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

٤١١٤ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ٢٣٣٣ من حديث حماد به * وليث بن أبي سليم تقدم حاله، ح: ٢٠٨، وأخرج البخاري في صحيحه، الرقاق، باب قول النبي ﷺ: "كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل"، ح: ٦٤١٦ من طريق آخر عن مجاهد به دون قوله: "وعد نفسك من أهل القبور"، وهو المحفوظ.

عَرَبِيٌّ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ : «يَا عَبْدَ اللهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ . أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ . وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ» .

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ (کندھا) پکڑ کر فرمایا: ''عبداللہ! دُنیا میں ایسے رہ' گویا تو پردیسی ہے' گویا تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو قبروں والوں (مُردوں) میں شمار کر۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے مذکورہ روایت کے اس جملے: [وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ] کے سوا باقی روایت محفوظ ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ روایت مذکورہ جملے کے سوا صحیح ہے' نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت درج بالا جملے کے سوا صحیح لغیرہ ہے اور مذکورہ جملہ حسن لغیرہ ہے۔ اور یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے' یعنی مذکورہ حدیث کے دونوں جملے قابل حجت ہیں۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸/ ۳۸۳- ۳۸۵' وصحيح سنن ابن ماجه للألباني' رقم: ۳۳۳۸) کندھے سے پکڑنے کا مقصد متوجہ کرنا تھا تاکہ بات توجہ سے سنی جائے اور ذہن نشین ہو جائے۔ ③ دنیا انسان کا وطن نہیں' آخرت اس کا وطن ہے' اس لیے دنیا میں صرف اتنا اہتمام کرنا چاہیے جتنا کوئی مسافر کسی جگہ ٹھہرتے وقت کرتا ہے۔ ④ زندگی میں بہت زیادہ آسائشوں کا عادی نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ پردیسی اور مسافر اپنی وقتی اور فوری ضروریات کو اہمیت دیتا ہے اور سفر کی تیاری سے غافل نہیں ہوتا' اسی طرح مومن دنیا میں رہ کر آخرت کمانے کی کوشش کرتا ہے' دنیا اس کا اصل مقصود نہیں ہوتی۔

(المعجم ٤) - بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ (التحفة ٤)

باب: ۴- جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی

٤١١٥ - **حَدَّثَنَا** هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ

۴۱۱۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (ہر) ضعیف آدمی' کمزور سمجھا جانے والا (لوگ اسے کمزور سمجھیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی

٤١١٥ـ [إسناده ضعيف] من أجل سويد بن عبدالعزيز وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، وفي الباب حديث أحمد: ٢/ ١١٤ "وأهل الجنة الضعفاء المغلوبون"، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ٢/ ٤٩٩، ووافقه الذهبي.

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُسْتَضْعَفٌ، ذُو طِمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

خطرہ محسوس نہ کریں۔) دو پرانے کپڑوں میں ملبوس۔ (لیکن اللہ کے ہاں اتنا بلند مقام ہے کہ) اگر اللہ کے نام سے قسم کھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔‘‘

٤١١٦- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ. أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ».

۴۱۱۶- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں تمھیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف آدمی، کمزور سمجھا جانے والا (جنتی ہے۔) کیا میں تمھیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر درشت خو، زر پرست، متکبر (جہنمی ہے۔‘‘)

فوائد و مسائل: ① ’’کمزور سمجھا جانے والا‘‘ سے مراد شریف النفس آدمی ہے، جو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی زیادتی کرے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لوگ اسے کمزور سمجھتے ہیں، اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کے شر وغیرہ ہی کا کوئی خوف ہوتا ہے۔ ② افرادی معاملات میں نرمی اور درگزر کا چلن عام ہو جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ فساد ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی اپنی مالی، جسمانی یا خاندانی اور افرادی طاقت پر گھمنڈ کر کے دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ اگر وہ کسی پر زیادتی نہ کرے، خواہ اسے کمزور سمجھا جائے تو یہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہے جس کا ثواب جنت ہے۔ ③ درشت خو سے مراد بات چیت کے انداز میں اور برتاؤ میں سختی اختیار کرنے والا ہے۔ اس قسم کے بداخلاق آدمی سے ہر کسی کا جھگڑا ہوتا ہے جس سے فساد جنم لیتا اور بڑھتا ہے۔ ④ جوّاظ کا مطلب الجموع المنوع بیان کیا گیا ہے، یعنی ایسا حریص آدمی جو مال جمع کرتا رہتا ہے لیکن بخیل بھی ہے خرچ نہیں کرتا۔ مومن میں حرص اور بخل کی عادتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ منافقوں اور کافروں میں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ⑤ تکبر سے مراد دوسرے کو حقیر سمجھنا اور حق واضح ہو جانے کے باوجود تسلیم نہ کرنا ہے۔ یہ برتری کا غلط احساس بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کا باعث ہے۔

٤١١٦ـ أخرجه البخاري، التفسير، باب: "عتل بعد ذلك زنيم"، ح: ٤٩١٨، ٦٠٧١، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب النار يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء، ح: ٢٨٥٣/ ٤٧ من حديث سفيان الثوري به.

٤١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ، عِنْدِي، مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ. ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ. غَامِضٌ فِي النَّاسِ. لَا يُؤْبَهُ لَهُ. كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبَرَ عَلَيْهِ. عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ».

۴۱۱۷- حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا (کم آمدنی والا) ہو' اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو (نفلی نماز اور تہجد زیادہ پڑھتا ہو۔) لوگوں میں گمنام ہو' اس کی پروا نہ کی جاتی ہو' اسے ضرورت کے مطابق رزق میسر ہو (اتنا زیادہ رزق نہ ہو کہ بچا کر رکھا جائے)' وہ اس پر صبر کرے (مزید کا لالچ نہ کرے)' اسے جلدی موت آ جائے' اس کا ترکہ تھوڑا ہو' اور اسے رونے والیاں بھی کم ہوں۔''

٤١١٨ - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ». قَالَ: اَلْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ. يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

۴۱۱۸- حضرت ابوامامہ حارثی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سادگی ایمان میں سے ہے۔''

راوی نے کہا: سادگی سے مراد معمولی لباس وغذا پر اکتفا کرنا ہے۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ سنن ابي داود کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (سنن ابوداود (اُردو) طبع دارالسلام' حدیث: ۴۱۶۱) علاوہ ازیں شیخ البانی ؒ نے اس حدیث پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے۔ بنابریں تحسین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ایک جگہ حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني' رقم: ۳۴۱) ② تکلفات سے پرہیز ایمان کا جز ہے' لہٰذا سادہ عادات کا حامل عام

٤١١٧ـ **[إسناده ضعيف]** وضعفه البوصيري * صدقة بن عبدالله، وأيوب بن سليمان ضعيفان كما في التقريب وغيره، وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي، ح: ٩١١، والنهاية، ح: ٣٠.

٤١١٨ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه أبوداود، الترجل، باب النهي عن كثير من الإرفاه، ح: ٤١٦١ من حديث عبدالله ابن أبي أمامة به، وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ١/ ٤٧٨، ٤/ ١٥١، والطبراني: ١/ ٢٧٢ من طريقين عن أبي أمامة به * ابن إسحاق عنعن.

نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرتا ہے جب کہ زیب وزینت کا عادی بعض اوقات ایک بڑی نعمت کو بھی اپنے معیار سے کم تر سمجھتا ہے' اور شکر کی بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ ③ سادگی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں' مثلاً: پیوند لگا کپڑا پہن لینا' زمین پر بیٹھ جانا' مفلس اور غریب کی بات سننے اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا' غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا۔ ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا' اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا وغیرہ۔

٤١١٩- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى. يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا، ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۴۱۱۹- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا' آپ فرما رہے تھے: ''کیا میں تمھیں تمھارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھارے بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آئے۔''

(المعجم ٥) - بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ]

(التحفة ٥)

باب: ۵- تنگ دستی کی فضیلت

٤١٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟» قَالُوا: رَأْيَكَ فِي هٰذَا. نَقُولُ: هٰذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ. هٰذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ، أَنْ يُخَطَّبَ. وَإِنْ شَفَعَ، أَنْ يُشَفَّعَ. وَإِنْ قَالَ، أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ.

۴۱۲۰- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: اس کے بارے میں آپ کی رائے زیادہ صحیح ہے۔ ہم تو (اپنی معلومات کے مطابق) یہ کہتے ہیں: یہ شخص معزز (دولت مند) افراد میں سے ہے۔ اس کے بارے میں یہی توقع ہے کہ اگر (کسی گھرانے میں) نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے' اگر (کسی

٤١١٩ـ [حسن] أخرجه الطبراني: ٢٤/ ١٦٧، ح: ٤٢٤ من حديث يحيى بن سليم به، وتابعه غير واحد، وحسنه البوصيري، رواه محمد بن أبي عمر المكي عن يحيٰى به، ورواه معمر، وبشر بن المفضل عن ابن خيثم به.

٤١٢٠ـ أخرجه البخاري، النكاح، باب الأكفاء في الدين، ح: ٥٠٩١ من حديث عبدالعزيز به.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا؟» قَالُوا: نَقُولُ، وَاللهِ يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. هٰذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ، لَمْ يُنْكَحْ، وَإِنْ شَفَعَ، لَا يُشَفَّعْ. وَإِنْ قَالَ، لَا يُسْمَعْ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا».

کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے' اور اگر بات کرے تو اس کی بات سنی جائے (اور اسے اہمیت دی جائے۔) نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ (پھر) ایک اور آدمی گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی! ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ایک غریب مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں توقع ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (غریب مسلمان) اس (پہلے) شخص جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے۔''

فوائد و مسائل: ① غریب مسلمان اگرچہ گمنام ہو' دنیا والوں کی نظروں میں اس کا کوئی مقام نہ ہو لیکن اللہ کے ہاں ایسا ایک آدمی بھی دنیا بھر کے ان انسانوں سے بہتر ہے جو ایمان و تقویٰ سے محروم ہوں۔ ② اللہ کے ہاں اصل اہمیت اور قدر و منزلت ایمان و تقویٰ کی ہے' نہ کہ مال و دولت' شان و شوکت' ذات برادری اور نام و نسب کی۔ ③ نکاح کے لیے نیک مردوں اور نیک عورتوں کا انتخاب کرنا چاہیے' خواہ وہ غریب ہی ہوں۔ غریب نیک آدمی امیر نیک آدمی کا ہم پلہ ہے لیکن بدعقیدہ یا بری عادتوں والا دولت مند شخص نیک آدمی کا ہم پلہ نہیں۔

٤١٢١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْعِيَالِ».

۴۱۲۱- حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن' تنگ دست' سوال سے بچنے والے' بال بچوں والے بندے سے محبت فرماتا ہے۔''

٤١٢١ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه العقيلي: ٣/ ٤٧٤ من طريق آخر عن موسى بن عبيدة به، وقال: "موسى متروك" انظر، ح: ٢٥١، وضعفه العراقي، والبوصيري، وقال: "القاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران"، وفيه علة أخرى، وله شاهد ضعيف جدًا.

(المعجم ٦) - بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

(التحفة ٦)

باب:٦- ناداروں کے مقام ومرتبے کا بیان

٤١٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ».

۴۱۲۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مومن دولت مندوں سے آدھا دن' یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“

فوائد ومسائل: ① اللہ کے ہاں ہزار سال کی مدت ایک دن کے برابر ہے۔ (سورۂ حج' آیت:۴۷) اس لیے دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں جانے کا مطلب دنیا کے حساب سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہونا ہے۔ ② پہلے جنت میں جانا ان کے بلند درجات کو ظاہر کرتا ہے' اور انھیں محشر کی مشکلات بھی کم برداشت کرنی پڑیں گی۔ ③ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ دولت مندوں کو اپنی زیادہ دولت کی آمد وخرچ کا حساب دینا پڑے گا جس میں کافی وقت صرف ہوگا جب کہ غریب لوگ اپنی تھوڑی کمائی کے حساب سے تھوڑی دیر میں فارغ ہو جائیں گے۔ ④ دنیا میں دولت کم ملنا یا نہ ملنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ صبر ضروری ہے جس طرح زیادہ دولت کے ساتھ شکر ضروری ہے۔

٤١٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ،

۴۱۲۳- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مہاجرین غنی مہاجروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

٤١٢٢- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ح: ٢٣٥٣، ٢٣٥٤ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في المصنف: ١٣/ ٢٤٦، وأخرجه الترمذي، ح: ٢٣٥١ من طريق آخر عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد به.

٤١٢٣- [صحيح] * وفيه ضعيفان عطية، وقد تقدم، ح: ٣٧، وتلميذه أيضًا تقدم، ح: ٨٥٤، وله شواهد عند مسلم، ح: ٢٩٧٩/ ٣٧ وغيره، والحديث السابق شاهد له أيضًا.

بِمِقْدَارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ».

فائدہ: جنت میں پہلے داخل ہونے کے لحاظ سے یہ شرف نادار مہاجرین کو حاصل ہے، تاہم بعض دوسرے اسباب کی بنا پر بعض دولت مند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس شرف میں شریک ہو سکتے ہیں، اسی طرح اگر دولت مند صحابہ نے زیادہ عمل کیے ہیں، مثلاً: پہلے ہجرت کی اور زیادہ غزوات میں حصہ لیا تو ان کے درجات اس لحاظ سے بلند تر ہو سکتے ہیں۔

٤١٢٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو غَسَّانَ بَهْلُولٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ. فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ».

ثُمَّ تَلَا مُوسَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾. [الحج: ٤٧]

۴۱۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نادار مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ثروت حضرات کو ان پر فضیلت عطا فرمائی ہے (جس کی وجہ سے وہ لوگ مالی نیکیاں زیادہ کر کے بلند درجات حاصل کر سکتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ناداروں کی جماعت! کیا میں تمھیں خوش خبری نہ دوں؟ نادار مومن دولت مند مومنوں سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

پھر (یہ حدیث سنا کر حدیث کے ایک راوی) حضرت موسیٰ (بن عبیدہ رحمہ اللہ) نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ ''آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمھاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔''

(المعجم ٧) - بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

(التحفة ٧)

باب: ۷- غریبوں کے ساتھ بیٹھنا

٤١٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ

۴۱۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

٤١٢٤ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ١٣/ ٢٤٤، ح: ١٦٢٣٤ من حديث موسى بن عبيدة به، ومن أجله ضعفه البوصيري، وانظر، ح: ٢٥١.

٤١٢٥ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب قول أبي هريرة: ما احتذى النعال . . . بعد رسول الله ◀◀

الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَبُو يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْنِيهِ: أَبَا الْمَسَاكِينِ.

نے فرمایا: حضرت جعفر بن ابو طالب ؓ غریبوں سے محبت کرتے اور ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان (جعفر ؓ) کو ابو المساکین کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے۔“

٤١٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحِبُّوا الْمَسَاكِينَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ».

۴۱۲۶- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مسکینوں سے محبت کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے: [اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ] ”اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین بنا کر فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً سخت ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی ؒ نے ارواء الغلیل میں اس حدیث پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغليل: ٣/٣٥٨-٣٦٣، رقم: ٨٦١) ② نادار اور مسکین سے ہمدردی، محبت اور احترام کا سلوک کرنا چاہیے۔ ③ نبی ﷺ کا فقر اختیاری تھا، یعنی غنیمت، فے اور خمس وغیرہ کی کثیر آمدنی ہونے کے باوجود سادہ زندگی گزارتے تھے اور

◀◀ ﷺ أفضل من جعفر . . . ، ح: ٣٧٦٦ عن عبدالله بن سعيد به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ٢٥٤٥ لحال إبراهيم بن الفضل المخزومي، وفيه علة أخرى.

٤١٢٦ـ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه عبد بن حميد في منتخبه(ق ١٣٠أ) عن ابن أبي شيبة، والخطيب: ٤/ ١١١ من حديث عبدالله بن سعيد به، وضعفه البوصيري * يزيد تقدم حاله، ح: ٢٥٨١، وأبو المبارك مجهول(تقريب).

تمام آمدنی مدد کے مستحق افراد پر نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ ④ آدمی دولت مند ہونے کے باوجود فقر کا ثواب حاصل کر سکتا ہے' جب دل میں مال کی محبت نہ رکھے بلکہ مال دوسروں پر خرچ کرے اور خود اپنی ضروریات کو محدود رکھتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرے۔

٤١٢٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِىءَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ خَبَّابٍ. فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ﴾ . . إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُونَ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [الأنعام: ٥٢]، قَالَ: جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ. فَوَجَدُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ وَخَبَّابٍ. قَاعِدًا فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوهُمْ. فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَقَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا، تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا. فَإِنَّ وُفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيكَ فَنَسْتَحْيِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هٰذِهِ الْأَعْبُدِ. فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَأَقِمْهُمْ عَنْكَ. فَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا، فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ. قَالَ: «نَعَمْ»

۴۱۲۷-حضرت ابوکنود (عبداللہ بن عامر) ازدی ؒ نے حضرت خباب سے روایت کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں یہ حدیث بیان فرمائی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ''اور ان لوگوں کو اپنے سے دور مت کریں جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے (اور اس کی عبادت کرتے) ہیں۔ وہ اپنے رب کا چہرہ (رضامندی) چاہتے ہیں۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ آپ پر نہیں' اور آپ کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ ان پر نہیں' پھر اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔'' (حضرت خباب ؓ نے) فرمایا: (قبولِ اسلام سے پہلے) حضرت اقرع بن حابس تمیمی اور حضرت عیینہ بن حصن فزاری ؓ آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کمزور (نادار) مسلمانوں کی جماعت میں حضرت صہیب' حضرت بلال' حضرت عمار اور حضرت خباب ؓ اور ایسے ہی کچھ دوسرے غریب اور کمزور

٤١٢٧ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ٤/ ١٢٩٧، ١٢٩٨، ح: ٧٣٣١ عن أحمد بن محمد القطان به، ورواه ابن جرير الطبري في تفسيره: ٧/ ١٢٧، ١٢٨ من حديث عمرو العنقزي به، وصححه البوصيري، وقال ابن كثير في تفسيره: ٣/ ٢٥٥، وفي نسخة: ٢/ ١٣٩ "هٰذا حديث غريب" فإن هذه الآية مكية، والأقرع بن حابس وعيينة إنما أسلما بعد الهجرة بزمان" قلت: أبوالكنود، وتلميذه لم يوثقهما غير ابن حبان.

قَالُوا: فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا. قَالَ: فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ. وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَىْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [الأنعام: ٥٢]. ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا۟ أَهَٰٓؤُلَآءِ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنۢ بَيْنِنَآ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَعْلَمَ بِٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [الأنعام: ٥٣]. ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۖ﴾ [الأنعام ٥٤]. قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكَبَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكَنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ وَلَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ ﴿تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ ﴿وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا﴾ [الكهف: ٢٨]. قَالَ، هَلَاكًا قَالَ: أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ. ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ:

مومنوں کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ جب انھوں نے ان حضرات کو نبی ﷺ کے اردگرد بیٹھے دیکھا تو انھیں حقیر جانا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے تنہائی میں بات کی اور کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ (الگ سے) تشریف رکھیں تاکہ اہل عرب کو ہماری فضیلت (اور بلند مقام) کا پتہ چلے کیونکہ آپ کے پاس عرب (کے مختلف علاقوں) کے وفد آتے ہیں، اور ہمیں اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں، اس لیے جب ہم آپ کے پاس آیا کریں تو آپ انھیں اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں، جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر آپ چاہیں تو ان کے ساتھ بھی تشریف رکھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمیں (اس معاہدے کی) ایک تحریر لکھ دیجیے۔ نبی ﷺ نے لکھنے کا سامان طلب فرمایا، اور لکھنے کے لیے حضرت علی ؓ کو بلا لیا۔ ہم (غریب مسلمان) ایک طرف بیٹھے تھے۔ اتنے میں جبریل ؑ اترے اور (وحی کی آیات سناتے ہوئے) فرمایا: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ...... الظّٰلِمِيْنَ﴾ پھر اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن ؓ کا ذکر کیا (جو اس وقت غیر مسلم تھے) اور فرمایا: ﴿وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ لوگ (انھیں دیکھ کر) کہیں: کیا ہم میں سے یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے؟ کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو (ان سے) زیادہ نہیں جانتا؟ پھر

فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا ، قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ .

فرمایا: ﴿وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ......الرَّحْمَةَ﴾ ’’اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجیے تم پر سلام ہو۔ تمھارے رب نے مہربانی کو اپنے ذمے لازم کر لیا ہے۔‘‘ حضرت خباب ؓ بیان کرتے ہیں: چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے قریب آ گئے حتی کہ ہم نے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیے۔ پھر (یہ کیفیت ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ (کافی دیر تک) بیٹھے رہتے۔ پھر جب آپ اٹھنا چاہتے تو تشریف لے جاتے اور ہمیں بیٹھے رہنے دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ...... فُرُطًا﴾ ’’اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اس کی رضا کے طالب ہیں۔ آپ کی نظریں انھیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی طرف نہ جائیں (ان سرداروں کے ساتھ نہ بیٹھیں) کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت چاہنے لگیں۔ اور آپ اس شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (عیینہ اور اقرع وغیرہ کی) اور جو اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا معاملہ حد اعتدال سے ہٹا ہوا ہے (ہلاکت کا باعث ہے۔‘‘) صحابی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد عیینہ اور اقرع کا معاملہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا اور دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ حضرت خباب ؓ نے کہا: (اس کے بعد) ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے لیکن جب وہ وقت آتا جو نبی ﷺ کے اٹھنے کا (روز مرہ کا) ہوتا تھا تو ہم خود ہی نبی ﷺ کو چھوڑ کر اٹھ جاتے تھے تاکہ آپ بھی تشریف لے جا سکیں۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کا اتنا خیال تھا کہ اس کے لیے بعض ایسی شرائط بھی تسلیم کرنے کا سوچا جو حقیقت میں آپ کو انتہائی ناگوار تھیں۔ ② اللہ تعالیٰ مخلص مومنوں کی خواہشات پوری فرما دیتا ہے۔ ③ اگرچہ زبانی معاہدہ بھی واجب العمل ہوتا ہے، تاہم لکھ لینا بہتر ہے۔ ④ اس واقعہ سے قدیم الاسلام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام اور ان کی عظمت واضح ہے۔ ⑤ پہلے اسلام لانے والے صحابہ بعد میں اسلام لانے والے صحابہ سے افضل ہیں، تاہم بعد والے بھی واجب الاحترام ہیں اور تابعین سے افضل ہیں۔ ⑥ مربی اور معلم کو چاہیے کہ مخلص ساتھیوں کے جذبات کا خیال رکھے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے ہر حکم پر پوری طرح عمل فرماتے تھے اگرچہ وہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی حکم ہوتا۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ کا پہلا معمول بھی درست تھا کہ جب ضرورت محسوس فرماتے مجلس سے اٹھ جاتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہتے تاکہ نبی ﷺ سے سیکھے ہوئے مسائل یاد کریں اور ایک دوسرے سے وہ احادیث سنیں جو براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی ہوتی تھیں۔ ⑨ بعد میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع عنایت فرمائیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ زیادہ دیر تک تشریف رکھتے تھے۔ ⑩ صحابۂ کرام نے محسوس کیا کہ نبی ﷺ کو اس طرز عمل سے مشقت اٹھانی پڑتی ہے، اس لیے وہ خود ہی مناسب وقت پر مجلس برخاست کر دیتے تھے تاکہ آپ کو آرام و استراحت اور دوسرے ذاتی امور کے لیے کافی وقت مل سکے۔ استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع دے لیکن طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ استاد پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ ⑪ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔ ان شواہد اور متابعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے، نیز آئندہ آنے والی روایت میں بھی مختصراً اسی واقعے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح السیرة النبویة للألباني، ص: ۲۲۲-۲۲۴، والموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۷/۹۲، ۹۳)

٤١٢٨- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا، سِتَّةٍ: فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ

۴۱۲۸- حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: میرے بارے میں۔ حضرات عبداللہ بن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ انھوں نے فرمایا: قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم ان

٤١٢٨ـ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ح: ٢٤١٣/ ٤٥، ٤٦ من طريقين عن المقدام به.

وَالْمِقْدَادِ وَبِلَالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضٰى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْخُلَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَوٰةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ﴾ اَلْآيَةَ [الأنعام: ٥٢].

(غریب افراد) سے کم تر نہیں بننا چاہتے' لہٰذا انھیں اپنے پاس سے ہٹا دیجیے۔ اس بات سے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کی مشیت سے کوئی خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ ”ان لوگوں کو اپنے پاس سے مت ہٹائیے جو صبح شام اپنے رب کو اس کی رضا کے حصول کے لیے پکارتے ہیں۔“

(المعجم ٨) - بَابٌ: فِي الْمُكْثِرِينَ (التحفة ٨)

باب:٨- زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان

٤١٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِينَ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» أَرْبَعٌ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَّامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

۴۱۲۹- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے مگر جس نے مال کو اس طرح' اس طرح' اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔“ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دائیں' بائیں' آگے اور پیچھے چاروں طرف (ہر طرف ایک بار) اشارہ فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① مال حرص اور بخل کے ذریعے سے جمع ہوتا ہے اور یہ دونوں مذموم خصلتیں ہیں۔ ② جائز طریقے سے کمایا ہوا مال بھی اللہ کی راہ میں اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہے' اپنی ذاتی آسائشات اور تعیشات پر مال صرف کرنا درست نہیں۔ ③ سخاوت کرنے والا ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا مال اس کے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جس قدر زیادہ خرچ کرے گا' اتنا ہی جنت میں بلند درجات کا مستحق ہوگا۔

٤١٢٩ـ [حسن] وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف لضعف عطية والراوي عنه" انظر، ح: ٤١٢٣، ورواه الأعمش عن عطية به بألفاظ مختلفة، متقاربة المعنى، أحمد: ٥٢/٣، وله شاهد عندأحمد: ٢/ ٣٠٩، ٥٢٥، وانظر الحديث الآتي.

٤١٣٠- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سِمَاكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ».

۴۱۳۰- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ مال والے قیامت کے دن (دوسروں سے درجات میں) نیچے ہوں گے، مگر جس نے مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کیا، اور اس کی کمائی پاک (اور حلال ذرائع) سے ہوئی۔''

فائدہ: سخاوت سے اس شخص کو فائدہ ہو سکتا ہے جس کی کمائی حلال ہو، لہٰذا حرام کمائی سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

٤١٣١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ. إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» ثَلَاثًا.

۴۱۳۱- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ مال والے زیادہ نیچے ہوں گے، مگر جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کیا۔'' (نبی ﷺ نے) تین بار (اشارہ) فرمایا۔

٤١٣٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِي

۴۱۳۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں نہیں چاہوں گا کہ مجھ پر تیسری رات آئے اور (اس وقت بھی) اس میں سے کچھ میرے پاس (بچا ہوا)

٤١٣٠- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث المعرور بن سويد عن أبي ذر أخرجه مسلم، ح: ٩٩٠/ ٣٠، والبخاري، ح: ١٤٦٠، ٦٦٣٨ وغيرهما.

٤١٣١- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٢٨ عن يحيى القطان به * وابن عجلان صرح بالسماع عنده، وصححه البوصيري.

٤١٣٢- [صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٤١٩ من حديث عبدالعزيز به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة جدًا عند البخاري، ومسلم وغيرهما، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

ذَهَبًا. فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ. إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي قَضَاءِ دَيْنٍ».

موجود ہو، مگر اتنی چیز جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے سنبھال رکھوں۔''

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان اور امت کے لیے ترغیب ہے۔ ② احد ایک بڑا پہاڑ ہے، اتنا سونا دو تین دن میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا اس کے باوجود نبی ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ اگر اتنا مال بھی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں مکمل طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ ③ قرض کی ادائیگی قرض خواہ کا حق ہے، اس کی ادائیگی سخاوت سے اہم ہے۔ ④ قرض لینا دینا جائز ہے لیکن قرض لیتے وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ جلد از جلد ادا کر دیا جائے گا۔ ⑤ سنبھال رکھنے کی ضرورت تب پیش آ سکتی ہے جب ادائیگی کا مقرر وقت آنے میں کچھ وقفہ باقی ہو تاکہ جب قرض خواہ مطالبہ کرے تو ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے ادائیگی میں تاخیر نہ ہو جائے۔ ⑥ اگر قرض خواہ قریب موجود ہو تو مقررہ وقت سے پہلے خود جا کر ادائیگی کر دینا افضل ہے لیکن اگر اس سے رابطہ مشکل ہو تو رقم سنبھال کر رکھنا مناسب ہے تاکہ ادائیگی جلد از جلد کی جا سکے۔

٤١٣٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ، مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ، وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ. وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَمْ يُصَدِّقْنِي، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمُرَهُ».

۴۱۳۳- حضرت عمرو بن غیلان ثقفی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اس نے (دل سے) جان لیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے، تو اسے کم مال اور اولاد دے، اور اسے اپنی ملاقات کی محبت نصیب فرما اور اسے جلدی موت عطا فرما۔ اور جو مجھ پر ایمان نہ لایا، میری تصدیق نہ کی اور یہ یقین نہ کیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے، اس کو بہت مال اور اولاد دے، اور اس کی عمر طویل فرما دے۔''

٤١٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۱۳۴- حضرت نقادہ (بن عبداللہ) اسدی ؓ

٤١٣٣_ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ١٧/ ٣١، ح: ٥٦ من حديث هشام به، وتابعه معلى بن منصور، أسد الغابة: ٤/ ١٢٥ * عمرو بن غيلان مختلف في صحبته، وقال الذهبي: "لا تصح له صحبة".

٤١٣٤_ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٥/ ٧٧ عن عفان به * البراء السليطي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال ◄◄

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِينَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِينَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيطِيِّ، عَنْ نُقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً. فَرَدَّهُ. ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ. فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِيمَنْ بَعَثَ بِهَا».

سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیج کر اس سے ایک اونٹنی طلب فرمائی۔ اس شخص نے (اونٹنی دینے سے) انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور آدمی کی طرف بھیجا۔ اس نے ایک اونٹنی بھجوا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اسے بھیجنے والے کو بھی۔''

قَالَ نُقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا. قَالَ: «وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا». ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ» لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ: «وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ» لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

حضرت نقادہ ؓ نے کہا: میں نے کہا جو اسے لے کر آیا (اس کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائیں۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اور جو اسے لے کر آیا (اللہ اسے بھی برکت دے۔'') پھر آپ کے حکم سے اسے دوہا گیا' اس نے بہت دودھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پہلے شخص کے بارے میں' جس نے انکار کر دیا تھا' فرمایا: ''یا اللہ! فلاں کا مال زیادہ فرما۔'' اور جس نے اونٹنی بھیجی تھی اس کے حق میں فرمایا: ''یا اللہ! اس کو روز کا رزق روز دے۔''

٤١٣٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ. إِنْ

۴۱۳۵- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہلاک ہو جائے (تباہ ہو جائے) دینار کا بندہ' درہم کا بندہ' کمبل کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے' اگر نہ دیا جائے تو (بیعت والا) وعدہ پورا نہیں کرتا۔''

◄◄ الذهبي: "لا يعرف".

٤١٣٥_ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، ح: ٢٨٨٦، ٦٤٣٥ من حديث أبي بكر به، وله طريق آخر، انظر الحديث الآتي.

أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ».

٤١٣٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعِسَ عَبْدُالدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ. تَعِسَ وَانْتَكَسَ. وَإِذَا شِيكَ، فَلَا انْتَقَشَ».

۴۱۳۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہو جائے دینار کا بندہ' درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ ہلاک ہو جائے' اوندھا ہو جائے' اسے کانٹا لگے تو نکالا نہ جائے۔''

فوائد و مسائل: ① دنیا کا لالچ مذموم ہے۔ ② جب محبت و نفرت کی بنیاد محض دنیوی مفاد پر ہو جائے تو خلوص باقی نہیں رہتا۔ اس صورت میں خلیفۃ المسلمین یا اس کے نائب سے بیعت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور اسلامی سلطنت کی حفاظت اور خدمت کے لیے نہیں ہوتی' اس طرح یہ عظیم نیکی بھی تمام برکات سے محروم ہو کر برائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ③ دینی جماعتوں اور تنظیموں سے تعلق اللہ کی رضا اور ثواب کے لیے ہونا چاہیے۔ اسی نیت سے عہدہ اور ذمہ داری قبول کی جائے۔ اگر محسوس ہو کہ محنت کرنے کے باوجود جماعت میں اہمیت تسلیم نہیں کی جا رہی تو اکابر سے ناراض ہو کر جماعت سے الگ نہ ہو جائے۔ ہاں' اگر یہ محسوس کیا جائے کہ جماعت یا تنظیم کے عہدیدار صحیح انداز سے کام نہیں کر رہے اور توجہ دلانے کے باوجود اصلاح پر آمادہ نہیں تو خاموشی کے ساتھ تنظیم سے الگ ہو جائے۔ ④ درہم و دینار کے بندے سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا کے مال و دولت کی اتنی خواہش رکھتا ہے کہ اس کی تمام سرگرمیوں کا محور حصول دولت بن کر رہ جاتا ہے۔ اس طرح وہ دولت سے خدمت لینے کی بجائے دولت جمع کرنے اور سنبھالنے میں مصروف رہتا ہے' گویا دولت اس کا آقا یا معبود ہے اور وہ غلام یا پجاری۔ ⑤ دولت کے پجاری کے لیے بددعا کی گئی ہے کہ وہ تباہ ہو جائے۔ منہ کے بل گرنے اور سر کے بل اوندھا ہو جانے سے یہی مراد ہے۔ کانٹا نہ نکالے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ مشکلات میں پھنسا رہے اور اس کی مدد اور نجات کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ واللہ أعلم.

(المعجم ٩) - بَابُ الْقَنَاعَةِ (التحفة ٩)

باب: ۹- قناعت کا بیان

٤١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

۴۱۳۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امارت سامان کی کثرت

٤١٣٦_ أخرجه البخاري، أيضًا، ح: ٢٨٨٧ من حديث عبدالله بن دينار به.

٤١٣٧_ أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل القناعة والحث عليها، ح: ١٠٥١/ ١٢٠ من حديث سفيان به.

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ. وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ».

سے نہیں ہوتی بلکہ امیری تو دل کی امیری ہے۔"

فوائد و مسائل: ① انسان دولت اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اس کے کام چلتے رہیں لیکن جب دولت خود مقصود بن جائے تو پھر مال و دولت کی کثرت کے باوجود وہ سکون و اطمینان حاصل نہیں ہوتا جس کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ ② قناعت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود رزق کو کافی سمجھے اور اپنی ضروریات کو اس حد تک محدود کر لے کہ حلال روزی میں گزارہ ہو جائے۔ ③ دولت مند وہ ہے جس کا دل دولت مند ہے۔ اور دل دولت مند تب ہوتا ہے جب اس میں حرص اور بخل نہ ہو۔ ایسا آدمی تھوڑے سے مال سے اتنی خوشی حاصل کر لیتا ہے جو حریص آدمی کو بہت زیادہ مال سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

٤١٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ هَانِىءٍ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرُزِقَ الْكَفَافَ، وَقَنِعَ بِهِ».

۴۱۳۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کامیاب وہ ہے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی' ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور وہ اس پر قانع ہو گیا۔"

فوائد و مسائل: ① اسلام سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ اس سے آخرت میں جنت ملتی ہے جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ ② "رزق کفاف" کا مطلب اتنی روزی ہے جس سے بنیادی ضروریات' بغیر فضول خرچی کے' پوری ہوتی رہیں اور قرض اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ ③ کامیابی دولت کے ڈھیر جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ موجود رزق پر قناعت اور شکر اصل دولت اور بڑی کامیابی ہے۔

٤١٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۴۱۳۹- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے'

٤١٣٨ـ أخرجه مسلم، الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ح: ١٠٥٤/ ١٢٥ من حديث أبي عبدالرحمٰن الحبلي به بألفاظ مختلفة نحو المعنٰى.

٤١٣٩ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه ... الخ، ح: ٦٤٦٠، من حديث عمارة به، ومسلم، انظر الحديث السابق، ح: ١٠٥٥/ ١٢٦ من حديث وكيع به.

نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کو ضروری حاجات کے مطابق رزق عطا فرما۔“

فوائد و مسائل: ① انسان کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی اچھی عادات و خصائل کی خواہش رکھے۔ ② ضرورت کے مطابق رزق کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہ ملے جسے جمع کر کے رکھا جائے۔ ③ نبی ﷺ کا زہد و قناعت امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

٤١٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نُفَيْعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أُتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا».

۴۱۴۰- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر دولت مند اور نادار کی خواہش یہی ہوگی کہ اسے دنیا میں صرف (زندہ رکھنے کے قابل) تھوڑی سی روزی ملی ہوتی۔“

٤١٤١- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا

۴۱۴۱- حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی صبح اس حال میں ہوئی کہ اسے بدن میں عافیت' اپنے بارے میں امن اور دن بھر کی خوراک حاصل ہؤا سے گویا پوری دنیا جمع کر کے دے دی گئی۔“

٤١٤٠_ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبونعيم في الحلية: ١/ ٦٩، ٧٠ من حديث إسماعيل عن نفيع أبي داود عن أنس به، ووقع في المسند المطبوع تصحيف، وانظر، ح: ١٤٨٥ لحال نفيع، وفيه علّة أخرٰى.

٤١٤١_ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في الوصف من حيزت له الدنيا، ح: ٢٣٤٦ من حديث مروان به، وقال: "حسن غريب"، سلمة الأنصاري وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله آخرون فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد ضعيفة، راجع مسند الحميدي بتحقيقي، ح: ٤٣٩.

حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا» .

فوائد ومسائل: ① جسے کوئی بیماری اور خوف نہ ہو اور دن بھر کی ضرورت کا سامان موجود ہو تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ② ہم زیادہ کی خواہش میں ان نعمتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دل میں شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ③ جس شخص کے پاس ایک دن کی ضروریات موجود ہیں' اسے اس دن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ امید رکھنی چاہیے کہ جب کل کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات بھی مہیا فرما دے گا۔

٤١٤٢- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ. فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ» .

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «عَلَيْكُمْ» .

۴۱۴۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دنیا میں) اپنے سے نیچے والے (کم مال) کو دیکھو' اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو' اس سے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔''

(راویِ حدیث) ابومعاویہ نے [نِعْمَةَ اللّٰہِ] کے بعد [عَلَیْکُمْ] کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

فوائد ومسائل: ① نیچے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے کم ہے اور اوپر والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ ② اپنے سے زیادہ نعمت والے کو دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے یہ نعمت کم حاصل ہے' اس کمی کو شیطان اس انداز سے پیش کرتا ہے گویا یہ نعمت حاصل ہی نہیں۔ اس طرح محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے شکر کی بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کو جی چاہتا ہے جو ناشکری کی ایک بڑی صورت ہے۔ ③ اپنے سے کم تر پر نظر ڈالنے سے حاصل شدہ نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ④ ہر نعمت کے بارے میں یہ کیفیت ہے کہ ایک فرد کو وہ نعمت کسی سے کم ملی ہے تو وہی نعمت اسے کسی دوسرے سے زیادہ بھی ملی ہے۔ اس معاملے کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ایک فرد کو ایک نعمت کسی سے کم ملی ہے تو کوئی دوسری نعمت اسے زیادہ بھی ملی ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی سے کم دولت رکھتا ہے اور کسی سے زیادہ دولت مند بھی ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر وہ اس سے دولت میں کم ہے تو صحت یا قوت میں اس سے بڑھ کر ہے۔ اگر حسن صورت میں کم ہے تو علم وفضل یا حسن سیرت میں اس سے زیادہ بھی

٤١٤٢_ أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٦٣/٩ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

ہے' لہٰذا احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی کوئی وجہ نہیں' اور اللہ سے شکوہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

٤١٤٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ. وَلٰكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ».

۴۱۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمھارے عملوں اور دلوں کو دیکھتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① خوب صورت یا بدصورت ہونا بندے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ یہ اللہ کی مشیت کے مطابق ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ عمل اچھے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جا سکے۔ ② اللہ کے ہاں مال دار اور بے زر برابر ہیں۔ مال دار کو محض دولت مند ہونے کی وجہ سے معافی نہیں مل سکتی اور نادار کو محض اس کی مفلسی کی بنا پر مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ③ مال دار ہونا بھی اللہ کی آزمائش ہے اور مفلس ہونا دوسری طرح کی آزمائش۔ اگر مال دار شکر کرے تو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور ناشکری کرے تو ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح نادار آدمی صبر کرے تو اللہ کا پیارا ہے اور بے صبری کرے اور حرام کمائی کی کوشش کرے تو اللہ کے قرب سے محروم ہے۔ ④ انسان اگر نیکی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی نیت اور خواہش ضرور رکھنی چاہیے۔ ایسی نیت پر بھی ثواب ملتا ہے۔

(المعجم ١٠) - بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (التحفة ١٠)

باب: ۱۰- آل محمد ﷺ کی گزران

٤١٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوقِدُ

۴۱۴۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم' آل محمد ﷺ' مہینہ مہینہ اس حال میں گزار دیتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے۔ (ہمارا کھانا) صرف کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔

٤١٤٣- أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم و خذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ٢٥٦٤/ ٣٤ من حديث كثير به.

٤١٤٤- [صحيح] انظر، ح: ٤١٤٢ من هٰذا الكتاب، ومسلم، ح: ٢٩٧٢/ ٢٦ب عن ابن أبي شيبة به، وأخرجه البخاري، ح: ٦٤٥٨ من حديث هشام به، وأخرجاه البخاري، ح: ٢٥٦٧، ٦٤٥٩، ومسلم، ح: ٢٩٧٢/ ٢٨ وغيرهما من حديث يزيد بن رومان عن عروة به مطولاً.

فِيهِ بِنَارٍ. مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ: نَلْبَثُ شَهْرًا.

فوائد و مسائل: ① اس میں نبی ﷺ کے زہد، استغنا، قناعت اور سادگی کا بیان ہے۔ ② حیات مبارکہ کے آخری سالوں میں رسول اللہ ﷺ نے سال بھر کے خرچ کے لیے کھجوریں اور جو وغیرہ اکٹھے دینا شروع کر دیے تھے لیکن امہات المومنین سخاوت سے کام لیتے ہوئے جلد ہی خرچ کر دیتی تھیں، اس لیے اکثر روٹی، سالن اور گوشت وغیرہ کے بغیر گزارہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات کھجوریں بھی میسر نہیں ہوتی تھیں۔

٤١٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي، عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ.

۴۱۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر مہینہ بھر اس طرح گزر جاتا تھا کہ آپ کے کسی گھر میں بھی دھواں نظر نہیں آتا تھا۔

قُلْتُ: فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ. غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، جِيرَانُ صِدْقٍ. وَكَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ. فَكَانُوا يَبْعَثُونَ إِلَيْهِ أَلْبَانَهَا.

(حضرت ابوسلمہ ؒ نے بیان کیا:) میں نے کہا: پھر وہ لوگ کیا کھاتے تھے؟ ام المومنین ؓ نے فرمایا: دو سیاہ چیزیں: کھجوریں اور پانی، البتہ ہمارے کچھ انصاری ہمسائے تھے، وہ مخلص ہمسائے تھے، ان کے گھروں میں پلنے والی کچھ بکریاں تھیں (جنھیں چرنے کے لیے چراگاہ میں نہیں لے جایا جاتا تھا، گھر لا کر چارہ دیا جاتا تھا۔) وہ ان کا دودھ آپ ﷺ کی طرف (ہمارے ہاں) بھیج دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانُوا تِسْعَةَ أَبْيَاتٍ.

(راویٔ حدیث) محمد بن عمرو ؒ بیان کرتے ہیں: وہ نو گھر تھے۔

فائدہ: عورتوں کو چاہیے کہ حلال آمدنی میں گزارہ کریں اور خاوند کو حرام ذرائع اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔

٤١٤٥ـ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٦/ ١٨٢، ٢٣٧ عن يزيد به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

٤١٤٦ - **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْتَوِي، فِي الْيَوْمِ، مِنَ الْجُوعِ. مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۴۱۴۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے دیکھا کیونکہ آپ کو معمولی سی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں جن سے پیٹ بھر لیتے۔

فائدہ: اس میں امت کے لیے سبق ہے کہ وہ تنگ دستی کی حالت میں صبر اختیار کریں' حرام کمائی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

٤١٤٧ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِرَارًا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ».

وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ.

۴۱۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔''

ان دنوں رسول اکرم ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔

فائدہ: ''صاع'' کا مطلب ''ٹوپا'' ہے جو غلہ ماپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اہل مدینہ کا صاع تقریباً ڈھائی کلوگرام کا ہوتا تھا۔

٤١٤٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

۴۱۴۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس صرف ایک مُدّ خوراک ہے۔'' یا فرمایا:

٤١٤٦ـ أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٧٨/٣٦ من حديث شعبة به.

٤١٤٧ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/٣٢٨ عن الحسن بن موسٰى به مطولاً، وصححه البوصيري، والحافظ في الفتح: ١١/٢٩٣ تحت، ح: ٦٤٥٩، وتقدم طرفه، ح: ٢٤٣٧ وأخرجه البخاري، ح: ٢٠٦٩، ٢٥٠٨ من حديث قتادة به، وله شواهد كثيرة.

٤١٤٨ـ [إسناده ضعيف لانقطاعه] انظر، ح: ١٤٧٨، ١٦٠٦، ومع ذلك صححه البوصيري.

بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ» أَوْ: «مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ».

''ایک مُدّ خوراک بھی نہیں ہے۔''

فوائد و مسائل: ① مد سے مراد صاع کا چوتھا حصہ ہے جس کی مقدار تقریباً ساڑھے چھ سو گرام ہوتی ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کے اس اظہار سے مقصود شکوہ نہیں بلکہ صبر و شکر میں اپنا اسوۂ حسنہ پیش کرنا ہے تاکہ صحابہ اور امت کے دوسرے افراد اس کی اتباع کر سکیں۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن متناً صحیح ہے' نیز شیخ البانی ؒ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مذکورہ محققین کی بحث پڑھنے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني' رقم:۲۴۰۴' و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم:۴۱۴۸)

٤١٤٩- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ.

۴۱۴۹- حضرت سلمان بن صرد ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو (ہماری یہ حالت تھی کہ) ہمیں تین رات تک کھانا میسر نہ ہو سکا۔

٤١٥٠- **حَدَّثَنَا** سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ. فَأَكَلَ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا».

۴۱۵۰- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرم کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے میرے پیٹ میں اتنے دن سے (تازہ اور) گرم کھانا نہیں گیا۔ (کھجور

٤١٤٩ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الطبراني: ٧/ ٩٩، ح: ٦٤٩٠ من حديث نصر به، واستحسنه أحمد، وضعفه البوصيري لجهالة التابعي ـ عبدالأكرم ـ وهو الصواب.

٤١٥٠ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه البيهقي: ٧/ ٢٨٠ من حديث سويد به باختلاف يسير، وحسنه البوصيري، والحافظ في الفتح: ١١/ ٢٩٣، وقال ابن التركماني: "وهٰذا السند على شرط مسلم" ❊ سويد تقدم حاله، ح: ١٠٣٦، ٢٣٧٣، والأعمش عنعن، ح: ١٧٨ إن صح السند إليه.

وغیرہ پر گزارہ رہا۔")

(المعجم ١١) - بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (التحفة ١١)

باب:۱۱- آل محمد ﷺ کے گھر والوں کا بستر

٤١٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ.

۴۱۵۱- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بستر عمدہ کپڑے کا نہیں تھا جس میں اون یا روئی بھری ہوئی ہو بلکہ چمڑے کا بستر بنا ہوا تھا اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی جو سخت اور ناہموار ہوتی ہے۔ لیکن چمڑے کی وجہ سے اس کی سختی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ اہل عرب چمڑے کو سادہ انداز سے تیار کرتے تھے جو نہ زیادہ قیمتی ہوتا تھا نہ خوبصورت۔ اس لحاظ سے چمڑے کا بستر انتہائی سادگی کی مثال ہے۔

٤١٥٢- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي خَمِيلٍ لَهُمَا وَالْخَمِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوِسَادَةٍ مَحْشُوَّةٍ إِذْخِرًا، وَقِرْبَةٍ.

۴۱۵۲- حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس وقت ان دونوں نے ایک سفید اونی چادر لے رکھی تھی جو ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمائی تھی نیز ایک اذخر کی گھاس بھرا گدا دیا تھا اور ایک مشکیزہ۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو ان کے نکاح کے موقع پر گھریلو استعمال کی کچھ چیزیں دی تھیں۔ بعض لوگوں نے اس کو جہیز کے موجودہ رواج کی دلیل بنایا ہے جو درست نہیں۔ اصل میں حضرت علی ؓ کے والد ابوطالب مفلس آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کے لیے حضرت علی ؓ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ جب وہ جوان ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ ؓ کا ان سے

٤١٥١_ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ح: ٢٠٨٢/ ٣٨ من حديث ابن نمير به.

٤١٥٢_ [صحيح] أخرجه النسائي، النكاح، جهاز الرجل ابنته، ح: ٣٣٨٦ من حديث زائدة عن عطاء به، ورواه حماد بن سلمة، ابن سعد: ٨/ ٢٥ وغيره عن عطاء به مطولاً، وللحديث شواهد.

نکاح کر دیا۔ اس موقع پر ان کا الگ گھر بسانے کے لیے ضروری سامان مہیا کیا گیا۔ اور اس وقت حضرت علی ؓ کی بھی مالی حالت اتنی پتلی تھی کہ جب ان کو کہا گیا کہ شبِ زفاف کے وقت حضرت فاطمہ کو کوئی تحفہ دو تو انھوں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی وہ چادر ہی دے دو جو تمھارے پاس ہے۔'' (سنن أبي داود' النكاح' باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئًا' حديث:۲۱۲۵) **حدیث** کے الفاظ [جَهَّزَهُمَا بِهَا] بھی قابل غور ہیں' اس کا ترجمہ ''جہیز دینا'' غلط ہے' بلکہ اس کا مفہوم یا تو گھر بسانے کے لیے سامان مہیا کرنا ہے یا شب بسری کے لیے تیار کرنا۔ اور یہ دوسرے معنی زیادہ صحیح ہیں۔ تثنیے کی ضمیر سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد مروجہ جہیز ہوتا تو ضمیر صرف مؤنث کی ہوتی [جَهَّزَهَا] نہ کہ [جَهَّزَهُمَا]۔ ④ [وِسَادَة] اس سرہانے کو کہتے ہیں جس پر سوتے وقت سر رکھا جاتا ہے۔ اور اس گاؤ تکیے کو بھی کہتے ہیں جس سے بیٹھتے وقت ٹیک لگائی جاتی ہے۔ حضرت فاطمہ کو ملنے والا تکیہ پہلی قسم کا بھی ہو سکتا ہے' دوسری قسم کا بھی۔ والله أعلم.

٤١٥٣- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ. قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ. وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ. وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ، نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرَظٍ فِي نَاحِيَةٍ فِي الْغُرْفَةِ. وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ. فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ. فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ

۴۱۵۳- حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا' میں نے دیکھا کہ آپ نے صرف تہ بند پہن رکھا ہے' دوسرا کوئی کپڑا زیب تن نہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو پر چٹائی سے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف صرف تھوڑے سے جو تھے۔ غالباً ایک صاع ہوں گے۔ اور کیکر کے پتے تھے (جو چمڑے کی دباغت میں کام آتے ہیں) اور بغیر دباغت کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! آپ کیوں روتے ہیں؟'' میں نے کہا: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے ہیں (کوئی نرم بستر

٤١٥٣ـ أخرجه مسلم، الطلاق، باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن . . . الخ، ح: ١٤٧٩/ ٣٠ من حديث عمر بن يونس به مطولاً .

وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا أَرٰى، وَذٰلِكَ كِسْرٰى وَقَيْصَرُ فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ. وَأَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ. قَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟» قُلْتُ: بَلٰى.

بھی نہیں۔) اور آپ کے سامان رکھنے کی جگہ میں کچھ نظر نہیں آتا، سوائے اس (ایک صاع جو) کے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ ادھر کسریٰ اور قیصر باغوں اور میووں میں (عیش کر رہے) ہیں۔ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں، اور یہ آپ کا توشہ خانہ ہے (جو خالی پڑا ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خطاب کے بیٹے! کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمیں آخرت مل جائے اور ان (قیصر وکسریٰ) کو دنیا؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! (میں خوش ہوں۔)

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا مال جمع نہیں کیا بلکہ زہد اختیار فرمایا۔ ② گھر میں ایک دو وقت کی خوراک موجود ہونا زہد کے منافی نہیں۔ ③ بے تکلف ساتھیوں میں صرف تہ بند پہن کر، یعنی قمیص پہنے بغیر بیٹھنا جائز ہے۔ ④ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے شدید محبت رکھتے تھے۔ ⑤ کافروں کو ان کی نیکیوں کا معاوضہ دنیا ہی میں دنیوی سامان یا عیش وعشرت کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ⑥ مسلمان پر دنیوی تنگ دستی آخرت میں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

٤١٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أُهْدِيَتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيَّ. فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا، لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ، إِلَّا مَسْكَ كَبْشٍ.

۴۱۵۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) رخصت ہو کر میرے گھر آئیں، اس رات ہمارا بستر صرف ایک مینڈھے کی کھال پر مشتمل تھا۔

(المعجم ١٢) - بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ١٢)

باب:۱۲- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران

٤١٥٤_[إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف لضعف الحارث الأعور (تقدم، ح: ٩٥) * ومجالد (قد تقدم، ح: ١١)".

٤١٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ. فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ. وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ.

قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

۴۱۵۵- حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیتے تو (ہماری یہ کیفیت ہوتی تھی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مُد (کھجور یا جو وغیرہ) لے کر آتا (اور اسے صدقے کے طور پر پیش کر دیتا۔) آج تو ایک آدمی کے پاس ایک لاکھ کی رقم بھی موجود ہے۔

(ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) حضرت شقیق رحمہ اللہ نے کہا: غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

فوائد و مسائل: ① صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سخاوت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ خود امداد کے مستحق ہونے کے باوجود امداد قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اس مفلسی میں بھی محنت مزدوری کر کے خیرات کرتے تھے۔ ② صحابۂ کرام نبی ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے' حالانکہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نام لے کر حکم نہیں دیتے تھے کہ خیرات کرو۔ تب بھی ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ہم بھی اس کی تعمیل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ ③ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اچھا بدلہ دنیا میں بھی خوشحالی کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ④ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات بیان فرمائے لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ میرا اپنا واقعہ ہے تاکہ یہ ریا کاری میں شامل نہ ہو جائے جب کہ ان کا مقصد سامعین کو اس نیکی کی ترغیب دلانا تھا' اس سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص واضح ہے۔

٤١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ

۴۱۵۶- حضرت خالد بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا اور (اس میں یہ بھی) فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

٤١٥٥ـ أخرجه البخاري، الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، ح: ١٤١٥، ١٤١٦ وغيرهما، ومسلم، الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، ح: ١٠١٨/ ٧٢ من حديث الأعمش به بألفاظ مختلفة.

٤١٥٦ـ أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٦٧/ ١٥ من حديث خالد به.

رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ . حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا .

ہمیں کھانے کے لیے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ بھی میسر نہ تھا۔ (ہم وہی کھاتے رہے) حتی کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام ؓ پر آنے والے سخت حالات ہمارے لیے صبر و استقامت کا سبق ہیں۔ ② منبر پر ایسے حالات بیان کرنے کا مقصد سامعین کو یہ سمجھانا ہے کہ اب جب کہ ہر قسم کی نعمتیں میسر ہیں' ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور ان سے معمولی سی کمی پر شکوہ شروع نہیں کر دینا چاہیے۔

٤١٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ . قَالَ : فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمَرَاتٍ . لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ .

۴۱۵۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انھیں بھوک کا سامنا کرنا پڑا جب کہ وہ سات افراد تھے۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نبی ﷺ نے سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ہر آدمی کے لیے ایک کھجور۔

فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے پاس بھی ان کی ضرورت کی خوراک نہیں تھی' اس کے باوجود جو چند کھجوریں موجود تھیں وہی دے دیں۔ ② رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔ قائد کو اپنے ساتھیوں کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ ③ تھوڑی چیز تقسیم کرتے وقت بھی انصاف اسی طرح ضروری ہے جس طرح زیادہ مال کی تقسیم میں۔ ④ صحابۂ کرام ؓ کا صبر و ایثار بے مثال ہے کہ ایک ایک کھجور ملی تو اسی پر اکتفا کر لیا کسی نے زیادہ حصہ لینے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

٤١٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۴۱۵۸- حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اپنے والد حضرت زبیر بن عوام ؓ سے بیان کرتے ہیں' انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے

٤١٥٧ـ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ٥٤١١، ٥٤٤١ من حديث عباس به دون قوله: "لكل إنسان تمرة".

٤١٥٨ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الهاكم التكاثر، ح: ٣٣٥٦ عن محمد ابن أبي عمر العدني، وقال: "حسن"، وهو مخرج في مسند الحميدي، ح: ٦١ لراقم الحروف، يسر الله لنا طبعه.

الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ﴾ [التكاثر: ٨] قَالَ الزُّبَيْرُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ».

بارے میں ضرور سوال ہوگا۔" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ ہمیں تو صرف پانی اور کھجوریں ہی میسر ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو! یہ (سوال) ضرور ہوگا۔"

فوائد و مسائل: ① جو نعمتیں ہماری نظر میں معمولی ہیں، غور کیا جائے تو وہ بھی بڑی نعمتیں ہیں، لہٰذا ان کا شکر کرنا ضروری ہے۔ ② معمولی سے معمولی غذا بھی بھوکا رہنے کے مقابلے میں بہت بڑی نعمت ہے۔ ③ "آگاہ رہو! یہ ضرور ہوگا۔" رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اگر آج تمھارے پاس نعمتوں کی فراوانی نہیں ہے تو عن قریب یہ ہو جائے گی، یعنی فتوحات ہوں گی اور تمھیں وافر مقدار میں غنیمتیں حاصل ہوں گی، لہٰذا تمھیں بہت سے نعمتیں میسر ہوں گی۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک انسان کو دنیا میں تھوڑا یا بہت مال و متاع ملا ہی ہے، یعنی کسی کو کم، کسی کو زیادہ، لہٰذا قیامت کے دن ہر شخص سے، اس کو دی جانے والی ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، ہماری رائے میں دوسرا مفہوم راجح ہے۔ واللہ أعلم.

٤١٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا. فَفَنِيَ أَزْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا تَمْرَةٌ. فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ وَأَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا. وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ. فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۴۱۵۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک جہادی مہم پر) روانہ فرمایا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ ہم اپنی غذائی اشیاء اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (مہم کے دوران میں) ہماری خوراک ختم ہو گئی حتی کہ ایک ایک آدمی کے حصے میں ایک ایک کھجور آتی تھی۔ کسی نے کہا: ابوعبداللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا گزارہ ہوتا ہوگا؟ انھوں نے فرمایا: اس کا احساس ہمیں اس وقت ہوا جب وہ (ایک ایک کھجور) بھی نہ رہی۔ (آخر) ہم سمندر پر پہنچے تو اچانک ایک بڑی مچھلی نظر آئی جسے سمندر نے (پانی سے باہر) پھینک دیا تھا۔ ہم (سارا لشکر) اس میں

٤١٥٩ـ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب حمل الزاد على الرقاب، ح: ٢٩٨٣ من حديث عبدة به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة ميتات البحر، ح: ١٩٣٥/ ٢٠ عن عثمان بن أبي شيبة به.

سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

فوائد و مسائل: ① صحابۂ کرام ؓ نے ہر قسم کے حالات میں جہاد کیا' خواہ ان کے پاس سواریاں اور راشن وغیرہ بھی نہ ہوتا۔ ② مچھلی مری ہوئی بھی حلال ہے۔ ③ جہاد میں اللہ کی طرف سے غیر متوقع انداز سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

(المعجم ١٣) - **بَاب: فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ** (التحفة ١٣)

باب:۱۳-تعمیر اور ویرانی

٤١٦٠- **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا. فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقُلْتُ: خُصٌّ لَنَا وَهٰى، نَحْنُ نُصْلِحُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أُرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ».

۴۱۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم لوگ اپنی ایک جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ہماری جھونپڑی کمزور ہو گئی ہے' ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے خیال میں تو معاملہ اس سے جلد واقع ہونے والا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① معاملے کی جلدی سے مراد یہ ہے کہ معلوم نہیں موت کب آ جائے۔ شاید مرمت کیے ہوئے گھر میں رہنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ ② نصیحت میں موقع محل کی مناسبت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ③ سر چھپانے کے لیے مکان کی ضرورت تو ہے لیکن موت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ جس طرح دنیا کی ضرورت کے لیے کوشش کرتے ہیں' اس سے زیادہ آخرت کے گھر کی فکر ضروری ہے۔ ④ بے جا تکلفات سے ہر ممکن حد تک بچنا چاہیے۔

٤١٦١- **حَدَّثَنَا** الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ

۴۱۶۱- حضرت انس ؓ سے روایت ہے' انھوں

٤١٦٠_ **[صحيح]** أخرجه أبوداود، الأدب، باب في البناء، ح: ٥٢٣٦ من حديث أبي معاوية به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٣٣٥، ح: ٢٥٥٥، ٢٥٥٦، وصرح الأعمش بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ٤٥٦.

٤١٦١_ **[حسن]** أخرجه الطبراني في الأوسط: ٤/ ٧٩، ح: ٣١٠٥ من حديث الوليد به، وقال: "تفرد به الوليد"، وفيه عبدالأعلى بن عبدالله بن أبي فروة، ومن طريقه أورده الضياء في المختارة، وقال في المجمع: ٤/ ٦٩، ٧٠: "رجاله ثقات"، وله شاهد عند أبي داود، ح: ٥٢٣٧، قال العراقي: "إسناده جيد".

الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ؟» قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هٰكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذٰلِكَ. فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ. فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا. فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ. فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ يَرْحَمُهُ اللهُ».

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک گول خیمے کے پاس سے گزرے جو ایک انصاری صحابی کے دروازے پر بنا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: گول خیمہ ہے جو فلاں نے بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مال بھی اس طرح (بلاضرورت خرچ) ہو، وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہوگا۔“ انصاری کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا علم ہوا تو اس نے وہ خیمہ ہٹا دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو وہ خیمہ نظر نہ آیا۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ انصاری کو آپ کے فرمان کا علم ہوا تو اس نے اسے ہٹا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحمت فرمائے۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے۔“

فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے قُبَّة کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے: [اَلْقُبَّةُ مِنَ الْخِيَامِ: بَيْتٌ صَغِيرٌ مُسْتَدِيرٌ] (النهاية: ماده' قبب) ”قبہ (خیمہ) اس چھوٹے سے گھر کو کہتے ہیں جو گول شکل میں ہوتا ہے۔“ گھر کے آگے اس قسم کا خیمہ لگانا غالباً امارت وثروت کا اظہار ہوتا تھا اور صرف فخر کے لیے اس قسم کی زینت جائز نہیں۔

٤١٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُكِنُّنِي مِنَ الشَّمْسِ. مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللهِ تَعَالٰى.

۴۱۶۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا (اور آپ حیات تھے) تو میں نے یہ کیفیت بھی دیکھی کہ میں نے ایک کمرہ بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھ سکے اور دھوپ سے بچا سکے۔ اس کی تعمیر میں میری کسی شخص نے مدد نہ کی۔

فوائد ومسائل: ① گھر کا اصل مقصد بارش اور دھوپ سے بچاؤ، اپنی نجی زندگی کا تحفظ اور پردے کا اہتمام ہے۔ یہ فائدہ معمولی گھر سے بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح مزین اور خوبصورت کوٹھیوں سے حاصل

٤١٦٢_ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب ما جاء في البناء، ح: ٦٣٠٢ عن أبي نعيم به.

ہوتا ہے' اس لیے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔ ② صحابۂ کرام ؓ ذاتی ضروریات کے لیے سادہ سے سادہ اہتمام کرتے تھے اور باقی مال اللہ کی راہ میں' اور دوسرے مسلمانوں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ یہی سادگی مسلمان کی اصل شان ہے۔ ③ کسی کے مدد نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ صحابۂ کرام ؓ حضرت ابن عمر ؓ کی مدد کے لیے تیار نہیں تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنا معمولی گھر تھا کہ خود ہی بنالیا' کسی سے مدد لینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

٤١٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ فَقَالَ: لَقَدْ طَالَ سُقْمِي. وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ. وَقَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا، إِلَّا فِي التُّرَابِ» أَوْ قَالَ: «فِي الْبِنَاءِ».

۴۱۶۳- حضرت حارثہ بن مضرب ؒ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت خباب ؓ کی بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میری بیماری لمبی ہو گئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان: ''موت کی تمنا نہ کرو۔'' نہ سنا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''بندے کو اپنے تمام (جائز) اخراجات کرنے کا ثواب ملتا ہے مگر جو مٹی میں خرچ کیا جائے۔'' یا فرمایا: ''عمارت بنانے میں خرچ کیا جائے (اس کا ثواب نہیں ملتا۔'')

فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② موت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ اللہ سے مصیبت دور ہونے کی دعا کرنی چاہیے۔ ③ بندہ اپنی جان اور صحت کے لیے جو خوراک استعمال کرتا ہے یا بیوی بچوں وغیرہ کو خوراک مہیا کرتا اور ان کی دوسری لازمی ضروریات پوری کرتا ہے' یہ اس کا صرف اخلاقی فرض ہی نہیں بلکہ دینی فریضہ بھی ہے جس پر وہ ثواب کا مستحق ہے۔ ④ رہائش کے لیے گھر پر صرف اس حد تک خرچ کرنا چاہیے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیب و زینت پر رقم ضائع کرنا مناسب نہیں۔

(المعجم ١٤) - بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

(التحفة ١٤)

باب: ۱۴- توکل اور یقین

٤١٦٤ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى:

۴۱۶۴- حضرت عمر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے

٤١٦٣ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب ماجاء في النهي عن التمني للموت، ح: ٩٧٠ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن صحيح" رواه شعبة عن أبي إسحاق به.

٤١٦٤ـ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في التوكل على الله، ح: ٢٣٤٤ من حديث ابن هبيرة به، ◀◀

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ. تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا».

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تمھیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح (گھونسلوں سے) بھوکے روانہ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① پرندوں کا توکل یہ ہے کہ وہ رزق جمع کر کے نہیں رکھتے بلکہ انھیں یقین ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج رزق دیا ہے، اسی طرح کل بھی دے گا۔ ② انسان عام طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے۔ اسے یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے اب رزق دیا ہے، مستقبل میں بھی دے گا۔ ③ توکل کا مطلب یہ نہیں کہ جائز اسباب اختیار نہ کیے جائیں۔ پرندے بھی گھونسلے چھوڑ کر نکلتے ہیں اور تلاش کر کے رزق کھاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو حرص سے بچتے ہوئے جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنا چاہیے۔

٤١٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ، عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءٍ، ابْنَيْ خَالِدٍ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا. فَأَعَنَّاهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا تَيْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّزَتْ رُؤُوسُكُمَا. فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ، لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ. ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۴۱۶۵- حضرت حبہ بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت سوا بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کسی چیز ک مرمت کر رہے تھے۔ ہم نے اس کام میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تک تمھارے سر حرکت کرتے رہیں، رزق سے ناامید مت ہونا۔ انسا کو اس کی ماں جنتی ہے تو وہ (گوشت کے لوتھڑے ک طرح) سرخ ہوتا ہے جس پر (مضبوط) کھال بھی نہی ہوتی، پھر بھی اللہ عزوجل اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔''

◄◄ وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ٢/ ٥٦، ح: ٧٢٨، والحاكم: ٤/ ٣١٥.

٤١٦٥_ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٣/ ٤٦٩ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وصححه ابن حبان، ح: ١٠٨٨ والضياء في المختارة، والبوصيري، وإسناده ضعيف من أجل عنعنة الأعمش، وباقي السند حسن.

٤١٦٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ رُزَيْقٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، بِكُلِّ وَادٍ، شُعْبَةً. فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ. وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ».

۴۱۶۶- حضرت عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے دل کی ایک ایک شاخ ہر وادی میں ہوتی ہے (وہ دنیوی مفاد کے لیے ہر راستے پر چلنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔) جس شخص کا دل ہر وادی کے پیچھے پڑ جاتا ہے (دنیا کے لیے ہر مشغولیت میں گرفتار ہو جاتا ہے)' اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ اسے کس وادی میں تباہ کر دے۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے (اللہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یقین کرتا ہے کہ جائز رزق اس کے لیے کافی ہوگا)' اسے اللہ تعالیٰ انتشار سے بچا لیتا ہے (اور وہ اطمینان کی زندگی گزارتا ہے۔'')

٤١٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ».

۴۱۶۷- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر شخص کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔''

فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید اور اس کی ناراضی کا خوف، دونوں کی ضرورت ہے۔ امید اسے نیکیوں کی رغبت دلاتی ہے اور خوف اسے گناہ سے باز رکھتا ہے۔ ② زندگی میں امید پر خوف کا غلبہ رہنا چاہیے لیکن وفات کے وقت امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اللہ سے حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یہ امید رکھے کہ اس کی توفیق سے زندگی میں جو نیک کام ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ انھیں قبول فرمائے گا اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے گا۔ ④ امید کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں اللہ کی نافرمانی کی عادت ہو اور نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہو۔ جب نصیحت کی جائے تو کہہ دے: اللہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ یہ امید کا غلط تصور ہے۔

٤١٦٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه المزي في تهذيب الكمال: (ق ٢/ ٥٩٦) من طريق ابن ماجه به، وضعفه البوصيري من أجل صالح بن رزيق وهو مجهول كما في التقريب، وقال الذهبي: "حديثه منكر".

٤١٦٧ـ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ٢٨٧٧/ ٨١ من حديث أبي معاوية به.

٤١٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ. وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ. وَلَا تَعْجِزْ. فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

۴۱۶۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کمزور مومن کی نسبت طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اور سب میں خیر موجود ہے۔ جو چیز تجھے نفع دے سکتی ہے' اس کی (کوشش اور) حرص کر اور عاجز نہ بن۔ اگر تجھ پر (تیری مرضی کے خلاف) کوئی چیز غالب آ جائے تو کہہ: یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ (لفظ لَوْ) ''اگر'' سے بچ کیونکہ ''اگر'' سے شیطان کا کام شروع ہو جاتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① طاقتور مومن اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو نیک کاموں کی انجام دہی' نیکیوں کے فروغ اور برائیوں کی راہ روکنے میں خرچ کرتا ہے جب کہ کمزور آدمی بہت سے ایسے کام نہیں کر سکتا جو طاقت ور آدمی انجام دے سکتا ہے۔ اس لحاظ سے طاقت ور مومن کمزور سے بہتر ہے۔ ② جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لیے جائز طریقے سے کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ جسمانی اور ذہنی قوتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے ورنہ ایسا طاقت ور اللہ کو کمزور سے پیارا نہیں ہوگا بلکہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ ④ مومن دنیوی فوائد کے لیے محنت کرے تو اچھا ہے کیونکہ وہ انھیں نیکی کے کاموں میں استعمال کرے گا۔ ⑤ اچھے مقصد کے حصول کے لیے پوری کوشش کرنا ضروری ہے لیکن اللہ پر اعتماد ہونا چاہیے۔ کامیابی ہو تو اللہ کا شکر ادا کیا جائے ورنہ سمجھ لیا جائے کہ ناکامی میں انسان کی کسی کوتاہی کو دخل ہے' یا یہ مطلوب چیز انسان کے لیے مفید نہیں' اور اس کا نہ ملنا انسان کے لیے بہتر اور اللہ کا احسان ہے۔ ⑥ ناکام ہونے والے منصوبے کی خامی سامنے آنے پر افسوس کو خود پر مسلط نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے: کاش یہ کام اس طرح کی بجائے اس طرح کیا جاتا' البتہ خامی تلاش کر کے آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ⑦ شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ ناکامی کو بہت بڑا کر کے پیش کرتا ہے جس سے اللہ کی رحمت سے مایوسی یا اللہ کی ذاتِ اقدس سے ناراضی اور شکوہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی آخرت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ ⑧ بعض اوقات انسان اپنی ناکامی کا ذمہ دار کسی دوسرے انسان کو قرار دے لیتا ہے اور پھر حسد اور بغض کے جذبات کے تحت اسے نقصان پہنچانے یا بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی شیطانی عمل ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۷۹ کے فوائد و مسائل۔

٤١٦٨- **[صحيح]** أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٦/ ١٥٩، ح: ١٠٤٥٧ من حديث سفيان به، ورواه محمد بن يحيى ابن حبان عن الأعرج به، أخرجه مسلم، ح: ٢٦٦٤، وابن ماجه، انظر، ح: ٧٩، ولابن عجلان وغيره ألوان أخرٰى.

(المعجم ١٥) - بَابُ الْحِكْمَةِ (التحفة ١٥)

٤١٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ. حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

٤١٧٠- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

باب:۱۵- دانائی کی بات

۴۱۶۹- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دانائی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں ملے' اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

۴۱۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔''

فوائد ومسائل: ① [غبن] کا مطلب ہے اپنی چیز مناسب قیمت سے بہت کم قیمت پر بیچ دینا یا کوئی چیز مناسب قیمت سے بہت زیادہ قیمت پر خرید لینا۔ ایسا دھوکا وہی کھاتا ہے جسے اپنی چیز کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا' یا دوسرے کی چیز کی ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو جاتا ہے اور اس کے عیب وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ② صحت میں انسان بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو بیماری میں نہیں کر سکتا لیکن غفلت کی وجہ سے یہ موقع ضائع کر دیتا ہے' اس طرح اپنے وقت کی صحیح قیمت وصول نہ کر کے گھاٹا پا لیتا ہے۔ ③ ہم عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں نیکی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں' حالانکہ بہت دفعہ ہم اپنا وقت کھیل کود' لہو ولعب' ہنسی مذاق' غیبت وغیرہ اور فضول گپ بازی میں گزار دیتے ہیں۔ یا ایسے لٹریچر (کہانیاں' افسانے' ناول اور گندی شاعری وغیرہ) کے مطالعے میں ضائع کر دیتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ ٹی وی' وی سی آر' ویڈیو گیم

٤١٦٩_ **[إسناده ضعيف جدًا]** أخرجه الترمذي، العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، ح: ٢٦٨٧ من حديث ابن نمير به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ٢٥٤٥ لحال إبراهيم بن الفضل.

٤١٧٠_ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ، ولا عيش إلا عيش الآخرة، ح: ٦٤١٢ من حديث عبدالله بن سعيد به، وعلقه عن عباس العنبري به، ولعله متصل عن عباس، راجع أصول الحديث، والبخاري رحمه الله لم يكن مدلسًا.

وغیرہ پر وقت کا ضائع ہونا بہت واضح ہے' پھر کسی بھی کھیل کا میچ ہو رہا ہو تو چھوٹے بڑے سبھی ضروری کاموں کو نظر انداز کر کے کمنٹری سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ ان فضولیات میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی تفریح کو اختیار کرنا چاہیے جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو۔ بہت سے غیر اسلامی تہواروں' مثلاً: بسنت وغیرہ پر بے شمار وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے' اور طرح طرح کے گناہوں کا ارتکاب کر کے شیطان کو خوش کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر ان سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

٤١٧١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ، مَوْلٰى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: «إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ. وَلَاتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۴۱۷۱- حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے' ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (دین کی باتیں) سکھائیے اور اختصار کیجیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو ایسے نماز پڑھ جیسے تو دنیا سے رخصت ہونے والا ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہ کہہ جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جا۔''

فوائد و مسائل: ① وعظ و نصیحت میں حسب موقع اختصار یا تفصیل سے کام لینا چاہیے۔ ② نماز کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں پوری توجہ اور انہماک ہو۔ دل اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور نماز میں جو کچھ پڑھا جائے' پوری طرح سوچ سمجھ کر اللہ کے حضور عجز و نیاز کی کیفیت کے ساتھ پڑھا جائے۔ ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر غیر ضروری حرکتوں سے اجتناب کیا جائے۔ ③ جب کسی انسان کو معلوم ہو کہ وہ تھوڑی دیر بعد دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو وہ اللہ کے سامنے انتہائی تضرع کا اظہار کرتا ہے' اور خلوص سے دعا کرتا ہے۔ ہر نماز کو اسی طرح ادا کرنا چاہیے۔ ④ بات کرتے وقت اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیے کیونکہ ایک دفعہ جو بات زبان سے نکل گئی' وہ واپس نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات ایک غلط بات کے نقصانات لامحدود بھی ہو سکتے ہیں۔ ⑤ دنیا میں انسان ایک دوسرے کے کام آتا ہے لیکن انسانوں کے دل بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں' اس لیے امید بندوں سے نہیں' اللہ سے ہونی چاہیے۔ اسی سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ حاجت

٤١٧١ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٥/ ٤١٢ من حديث ابن خثيم به، ورواه جماعة عنه، وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن جبير، وله شواهد عند الحاكم: ٤/ ٣٢٦، ٣٢٧، وصححه، ووافقه الذهبي من حديث سعد بن أبي وقاص، وأورده الضياء المقدسي في المختارة من حديث ابن عمر.

پوری کر دے، جیسے بھی اس کی حکمت ورحمت کا تقاضا ہو۔

٤١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: يَارَاعِي أَجْزِرْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ».

۴۱۷۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حکمت کی بات سنتا ہے، پھر اپنے (سنانے والے) ساتھی کی وہ بات (دوسروں کو) سناتا ہے جو سب سے بری ہو۔ (مثلاً: خطیب نے خطبے میں جو اچھی باتیں بیان کی ہیں، وہ دوسروں کو نہیں بتاتا، صرف یہ بیان کرتا ہے کہ آج خطیب نے فلاں بات ایسی کہی جو غلط ہے) اس کی مثال ایسے ہے، جیسے ایک آدمی ایک چرواہے کے پاس گیا، اور کہا: چرواہے! اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک گوشت والی بکری دے دے (جسے ذبح کر کے میں گوشت کھا سکوں۔) چرواہے نے کہا: جا کر ریوڑ کی بہترین (بکری) کا کان پکڑ لے (اور لے جا۔) وہ سائل گیا اور ریوڑ کے کتے کا کان پکڑ لیا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ فِيهِ: «بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً».

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان رحمہ اللہ نے یہی روایت اسماعیل بن ابراہیم کے واسطے سے اسی کے ہم معنی بیان کی اور اس میں کہا: ”اس ریوڑ کی بہترین بکری کا کان (پکڑ لے۔)“

(المعجم ١٦) - بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ (التحفة ١٦)

باب: ۱۶- تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا

٤١٧٣ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۱۷۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

٤١٧٢ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٥٣ عن حسن بن موسى وعفان به، وانظر ح: ١١٦، ٤٠٦٦ لعلته، وحسنه المقدسي من طريق آخر فيه علي بن زيد، وهو ضعيف كما أشرت إليه، وضعفه العراقي، وحسنه السيوطي، وأشار البوصيري إلى ضعفه، وهو الراجح.

٤١٧٣ـ [صحيح] تقدم، ح: ٥٩.

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ».

ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی تکبر ہوگا' وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان ہوگا' وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① سب سے بڑا تکبر حق کا انکار ہے۔ دوسروں کی خوبیوں کا انکار اور ان کی تحقیر بھی تکبر ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ] (صحیح مسلم' الإیمان' باب تحریم الکبر وبیانه' حدیث:۹۱) ''تکبر کا مطلب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔'' ② تکبر کی معمولی مقدار بھی اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ جو شخص تکبر کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر یا اللہ کے احکامات پر ایمان لانے سے انکار کرے گا' وہ جہنمی ہے۔ اگر کوئی شخص مال و دولت' حسن' طاقت' علم' نسب وغیرہ کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے تو یہ بھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

٤١٧٤- **حَدَّثَنَا** هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي. مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ».

۴۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا' میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔''

فوائد ومسائل: ① عظمت و کبریائی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔ اگر مخلوق میں کسی کو وقتی طور پر محدود عظمت وشان حاصل ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے' لہٰذا انسان کا فرض ہے کہ اس پر اللہ کا شکر کرے نہ کہ اپنی عظمت کا دعویٰ کرتے ہوئے تکبر کی روش اختیار کرے۔ ② تکبر کرنے والا گویا خدائی صفات کا حامل ہونے کا

٤١٧٤_ **[إسناده صحيح]** أخرجه أبوداود، اللباس، باب ماجاء في الكبر، ح: ٤٠٩٠ عن هناد به، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث طرق عند الحميدي، ح: ١١٥٧ وغيره (وحدث به عطاء قبل اختلاطه)، وله شواهد عند مسلم وغيره.

دعویٰ کرتا ہے، اس لیے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ③ انسان کی عظمت اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کا بندہ بننے میں ہے، فخر و تکبر میں نہیں۔

٤١٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي. فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ».

۴۱۷۵- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پاک فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا، میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔''

٤١٧٦ - **حَدَّثَنَا** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَهُ، دَرَجَةً، يَرْفَعُهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً. وَمَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً. حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ».

۴۱۷۶- حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پاک (کی خوشنودی) کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے حتی کہ (درجات کم ہوتے ہوتے یہ نوبت آ جاتی ہے کہ) اسے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیتا ہے۔''

٤١٧٧ - **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۴۱۷۷- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مدینہ والوں کی ایک لونڈی بھی

٤١٧٥ـ [حسن] أخرجه الواحدي في الوسيط: ٤/ ١٠١ جاثية، الآية: ٣٧ من حديث المحاربي به، وتابعه ابن فضيل عند ابن حبان(موارد)، ح: ٤٩، وللحديث شواهد كثيرة.

٤١٧٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن حبان في صحيحه(موارد)، ح: ١٩٤٢ عن حرملة به مطولاً، وضعفه البوصيري من أجل دراج عن أبي الهيثم، انظر، ح: ١٧٨٨، وأخرج مسلم، ح: ٢٥٨٨/ ٦٩ "وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله".

٤١٧٧ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٢١٥ عن عبدالصمد به، وانظر، ح: ١١٦ لحال علي بن زيد، ومن أجله ضعفه البوصيري، وله شاهد عند البخاري في صحيحه، ح: ٦٠٧٢.

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، فِي حَاجَتِهَا.

اللہ کے رسول ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے کسی کام کے لیے مدینہ میں جس جگہ چاہتی لے جاتی۔

فوائد و مسائل: ① معاشرے کے کمزور افراد سے زیادہ شفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ ② بڑے آدمی، سردار یا امام کو کسی معمولی آدمی کا کام کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت اجنبی عورت کے ساتھ کہیں جانا جائز ہے، بشرطیکہ لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ تنہائی ہو۔

٤١٧٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُشَيِّعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ. وَكَانَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، عَلَى حِمَارٍ. وَيَوْمَ خَيْبَرَ، عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنٍ مِنْ لِيفٍ. وَتَحْتَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ.

۴۱۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے دن (جس دن بنو قریظہ اور بنو نضیر والا واقعہ ہوا) آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور جنگ خیبر کے موقع پر آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی رسی کی تھی۔ اور آپ کے نیچے کھجور کے پتوں کی زین تھی۔

٤١٧٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ:

۴۱۷۹- حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔“

٤١٧٨ـ [ضعيف] تقدم، ح: ٢٢٩٦.

٤١٧٩ـ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ح: ٢٨٦٥/ ٦٤ من حديث الحسين بن واقد به.

أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ».

فوائد ومسائل: ① تواضع (انکسار، فروتنی) کا مطلب ہے: فخر وغرور سے اجتناب، دوسروں کا احترام اور کم درجے کے لوگوں سے میل جول اور حسن سلوک کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا۔ ② مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تواضع کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت پر فخر وتکبر جائز نہیں بلکہ شکر کے جذبے کے ساتھ اس نعمت سے مخلوق کے بھلے کا کام لینا چاہیے۔ ④ نبی ﷺ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوئی تھی اور نبی ﷺ اس کی روشنی میں مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔ نبی ﷺ کے اقوال وافعال (احادیث) اسی وحی کی وجہ سے واجب التعمیل ہیں۔

(المعجم ١٧) - بَابُ الْحَيَاءِ (التحفة ١٧)

٤١٨٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، مَوْلًى لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا. وَكَانَ، إِذَا كَرِهَ شَيْئًا، رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ.

باب: ۱۷- حیا کا بیان

۴۱۸۰- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیادار تھے۔ اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرۂ مبارک پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① حیا انسان کی ایک فطری خوبی ہے۔ بے حیائی انسان کے لیے خلاف فطرت کیفیت ہے جو شیطان کے ورغلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ② ناگوار گزرنے والی بات کو برداشت کر جانا اور اس کا کھل کر اظہار نہ کرنا بھی حیا میں شامل ہے، تاہم اگر کوئی خلاف شرع بات ہو تو خاموش رہنا حیا میں شامل نہیں، اس وقت مناسب انداز سے اظہار ضروری ہے۔ ③ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب لڑکی بالغ ہوتی تو وہ گھر میں اس کمرے میں زیادہ وقت گزارتی جہاں اسے زیادہ تنہائی میسر ہو۔ شادی تک یہی کیفیت رہتی۔ اس کمرے کو [خِدْر] کہتے تھے اس لیے ''خدر والی'' کا ترجمہ ''پردہ نشین'' کیا گیا ہے۔

٤١٨١ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۴۱۸۱- حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ

٤١٨٠ـ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ٣٥٦٢ عن ابن بشار، ومسلم، الفضائل، باب كثرة حيائه ﷺ، ح: ٢٣٢٠ من حديث ابن مهدي به.

٤١٨١ـ [**ضعيف**] أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ٢٨٨ من حديث يحيٰى به، ورواه مالك عن الزهري به، ◂◂

الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ يَحْيٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا. وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

ﷺ نے فرمایا: ”ہر دین میں کوئی نہ کوئی امتیازی اور اخلاقی خوبی ہوتی ہے۔ اسلام کی امتیازی خوبی حیا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت اور آئندہ آنے والی روایت دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں' نیز امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بھی انھیں حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني' رقم:٩٤٠) ② حیا بہت سی اخلاقی خرابیوں سے محفوظ رکھتی ہے' اس لیے اسلام میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ③ حیا کو قائم رکھنے کے لیے پردہ کرنے اور کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کے احکام دیے گئے ہیں۔ ④ شریعت اسلامی میں ایسے احکامات دیے گئے ہیں جن سے شادی کرنا اور شادی شدہ زندگی گزارنا آسان ہو جائے اور طلاق کے راستے میں رکاوٹیں قائم کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد بھی عفت و عصمت اور حیا کو قائم رکھنا ہے۔ ⑤ اس مقصد کے لیے بدکاری پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے' اسی طرح کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانے کی بھی عبرت ناک سزا مقرر کی گئی ہے۔

٤١٨٢- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

۴۱۸۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دین کی کوئی نہ کوئی امتیازی اور اخلاقی خوبی ہوتی ہے۔ اسلام کی امتیازی خوبی حیا ہے۔“

٤١٨٣- **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ:

۴۱۸۳- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'

◄◄ والطبراني في الصغير: ١/ ١٣، ١٤، والخطيب: ٨/ ٢٤، وله شواهد عند مالك: ٢/ ٩٠٥ وغيره.

٤١٨٢ـ [ضعيف] أخرجه الخرائطي، ح: ٢٨٩ من حديث سعيد به، وضعفه البوصيري لعلتين، وانظر الحديث السابق.

٤١٨٣ـ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ح: ٣٤٨٣ من حديث منصور به.

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں تک پہلی نبوت کا جو کلام پہنچا ہے‘ اس میں یہ بھی ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔‘‘

فوائد و مسائل: ① حیا کی اہمیت سابقہ شریعتوں میں بھی مسلمہ تھی۔ ② حیا انسان کو برے کاموں سے روکنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب کسی میں حیا نہ ہو تو اس سے گندے سے گندے گناہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ③ اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جس کام میں ایک شریف آدمی شرم محسوس نہیں کرتا‘ وہ شرعاً جائز ہوتا ہے۔ اور جس کام سے شرم محسوس ہوتی ہو‘ اس سے بچ جانا چاہیے‘ تاہم بعض اوقات معاشرے کی حالت تبدیل ہو جانے سے گناہ عام ہو جائے اور نیکی کا رواج نہ رہے تو وہ اس حکم میں نہیں۔

٤١٨٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ. وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ».

۴۱۸۴- حضرت ابو بکرہ (نفیع بن حارث ثقفی) ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے۔ اور بدکلامی بداخلاقی کا حصہ ہے اور بداخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① اچھے اعمال کی طرح اچھے اخلاق بھی ایمان میں شامل ہیں۔ ② مومن کو اچھی عادتوں کا پابند ہونا چاہیے اور بری عادتوں سے متنفر ہونا چاہیے۔ ③ بدکلامی سے مراد فحش کلامی‘ گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ہے جو مومن کی شان کے لائق نہیں۔

٤١٨٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

۴۱۸۵- حضرت انس ؓ سے روایت ہے‘

٤١٨٤ـ [صحيح] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ١/ ١٢٤، ح: ١٥٦ من حديث إسماعيل بن موسى به، وتابعه سعيد بن سليمان عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ١٣١٤، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤، والحاكم: ١/ ٥٢، والذهبي، وله شواهد كثيرة جدًا.

٤١٨٥ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ١٦٥ عن عبدالرزاق به، وهو في مصنفه: ١١/ ١٤١، ١٤٢، ح: ٢٠١٤٥، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ١٩٧٤، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ١٩١٥، (الإحسان)، ح: ٥٥٢ [وفي سنده تصحيف]، ورواه كثير بن حبيب عن ثابت به، مسند البزار: ٢/ ٤٠٣، ح: ١٩٦٣.

الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ. وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بدنما کر دیتی ہے۔ اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوشنما کر دیتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① حیا زندگی کے ہر مرحلے اور ہر میدان میں ضروری ہے۔ ② بے حیائی کلام میں ہو یا حرکات میں یا معاملات میں، وہ بری ہی ہے۔ ڈھٹائی، بے مروتی، سنگ دلی، بدمعاملہ ہونا اور بدعہدی وغیرہ اصل میں بے حیائی ہی کے مختلف پہلو ہیں۔

(المعجم ١٨) - بَابُ الْحِلْمِ (التحفة ١٨)

باب: ۱۸- تحمل کا بیان

٤١٨٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ».

۴۱۸۶- حضرت معاذ بن انس جہنی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنا غصہ روک لیا جب کہ وہ غصہ (کے مطابق سختی) نافذ کرنے کی طاقت رکھتا تھا، اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جون سی حور چاہے پسند کر لے۔“

فوائد و مسائل: ① اپنے سے کمزور پر غصہ آئے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اصل بہادری یہی ہے کہ ایسے موقع پر غصہ نکالنے کی بجائے معاف کر دیا جائے۔ ② بعض نیکیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص انعامات مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ان انعامات کے حصول کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ حوریں اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے پیدا کی ہیں۔ ④ ہر جنتی کو حوریں ملیں گی لیکن غصے پر قابو پا کر ظلم سے اجتناب کرنے کی جزا کے طور پر خاص انعام دیا جائے گا۔ ایسے جنتی کو اپنی پسند کی حوریں منتخب کرنے کا حق دیا جائے گا۔ ⑤ جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں کا تعلق صرف روح سے نہیں جسم سے بھی ہے کیونکہ دنیا میں نیکی یا گناہ کرنے میں جسم اور روح دونوں شریک ہیں، اس لیے آخرت میں ثواب و سزا جسمانی بھی ہوگا اور روحانی بھی۔

٤١٨٦ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أبوداود، الأدب، باب من كظم غيظًا، ح: ٤٧٧٧ من حديث ابن وهب به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ٢٠٢١، ٢٤٩٣.

٤١٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَتْكُمْ وُفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ» وَمَا يَرَى أَحَدٌ فِينَا نَحْنُ كَذٰلِكَ. إِذْ جَاءُوا فَنَزَلُوا. فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَبَقِيَ الْأَشَجُّ الْعَصَرِيُّ. فَجَاءَ بَعْدُ. فَنَزَلَ مَنْزِلًا. فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا. ثُمَّ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَشَجُّ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ». قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ».

۴۱۸۷- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے پاس قبیلۂ عبدالقیس کا وفد آ گیا ہے۔“ اس وقت ہم میں سے کسی کا یہ خیال نہیں تھا (کہ وہ پہنچ گئے ہیں۔) اچانک وہ لوگ آئے اور سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (ان کے سردار) حضرت اشج (مالک بن منذر) عصری ؓ باقی رہ گئے۔ وہ بعد میں حاضر ہوئے۔ وہ قیام گاہ پر اترے، سواری کو بٹھایا، اپنے (سفر کے) کپڑے ایک طرف رکھے (سفر کے کپڑے اتار کر دوسرے پہنے)، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ”اشج! تمھارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری سے اور سہج میں کام کرنا۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ چیز میرے اندر فطری طور پر موجود ہے یا بعد میں پیدا ہوئی؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ یہ چیز تمھارے اندر فطری طور پر موجود ہے۔“

٤١٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ

۴۱۸۸- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے حضرت اشج عصری ؓ سے فرمایا: ”تمھارے اندر دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ حلم

٤١٨٧ـ **[إسناده ضعيف جدًا]** وضعفه البوصيري من أجل عمارة بن جوين العبدي، تقدم، ح: ٢٤٧، والحديث الآتي يغني عنه.

٤١٨٨ـ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله وشرائع الدين . . . الخ، ح: ١٧/ ٢٥ من حديث قرة به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ٢٠١١.

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ: «إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ».

(بردباری) اور حیا۔‘‘

٤١٨٩- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ، كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ».

۴۱۸۹- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’غصے کا وہ گھونٹ جسے کوئی بندہ اللہ کی رضا کے لیے پی لیتا ہے‘ اللہ کے ہاں اس سے بڑے ثواب والا کوئی گھونٹ نہیں۔‘‘

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے تصحیح حدیث والی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم. بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۰/۲۷۰‘ والضعيفة للألباني‘ رقم: ۱۹۱۲‘ والمشكاة للألباني التحقيق الثاني‘ رقم: ۵۱۱۶) ② غصے کا گھونٹ پینے سے مراد غصہ ضبط کرنا اور غلطی کرنے والے کو معاف کر دینا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کیونکہ وہ خود بہت زیادہ معاف کرنے والا اور گناہ بخشنے والا ہے۔ ④ بہت سے جرائم محض غصے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر لوگ حلم اور بردباری اختیار کریں تو جرائم بہت کم ہو سکتے ہیں۔

(المعجم ١٩) - بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

(التحفة ١٩)

باب: ۱۹- غم اور رونا

٤١٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ

۴۱۹۰- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو

٤١٨٩- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٢/ ١٢٨ من حديث يونس به، وصححه البوصيري، وانظر، ح: ٧١ لعنعنة الحسن، وفيه علة أخرى، الأدب المفرد للبخاري، ح: ١٣١٨.

٤١٩٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قول النبي ﷺ "لوتعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً"، ح: ٢٣١٢ من حديث إسرائيل به، وقال: "حسن غريب" قلت: قوله "والله لوددت . . . الخ" مدرج من قول بعض الرواة، وباقي الحديث له شواهد.

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ. مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ. وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ. وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ» وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

تمھیں نظر نہیں آتا‘ اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تمھیں سنائی نہیں دیتا۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے۔ اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر (بلکہ ہر جگہ) کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر تمھیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ‘ اور بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو اور تم بآواز بلند اللہ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ۔‘‘ قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جنت‘ جہنم اور آسمانوں کے حالات دکھا دیے تھے‘ اس لیے نبی ﷺ کو تقویٰ اور خوفِ الٰہی کی وہ کیفیت حاصل تھی جو دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ② فرشتے اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہیں اور اللہ کی عظمت سے کما حقہ واقف ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ ③ انسان کمزور اور محتاج مخلوق ہے‘ اسے خشیت و انابت کی زیادہ ضرورت ہے۔ ④ سجدہ فرشتوں کی عبادت میں بھی شامل ہے اور یہ بندے کو اللہ کے قریب کرنے والا عظیم ترین عمل ہے۔ ⑤ اللہ کے خوف کا تقاضا ہے کہ اس کی عظمت کا احساس کر کے اور اپنے گناہوں اور کمزوریوں پر نظر کر کے ندامت پیدا ہو‘ اور اللہ کے سامنے رو رو کر اس سے معافی مانگی جائے۔ ⑥ آسمان بہت مضبوط مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی تخت یا کجاوے پر بہت زیادہ وزنی چیز رکھ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ آسمان کا چرچرانا عقل کے خلاف نہیں‘ لہٰذا اس کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ ⑧ حدیث کا آخری جملہ [وَاللهِ لَوَدِدْتُ...... تُعْضَدُ] ’’قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے......‘‘ مدرج ہے‘ یعنی یہ جملہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں بلکہ حضرت ابوذر ؓ کا اپنا قول ہے۔

٤١٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ:

۴۱۹۱- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تمھیں وہ کچھ معلوم ہو

٤١٩١_ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٢١٠ عن عبدالصمد به، ورواه مولى ابن أنس (البخاري ومسلم)، وأبوطلحة الأسدي، أحمد: ٣/ ١٨٠ كلاهما عن أنس به.

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا».

جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔‘‘

٤١٩٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، يُعَاتِبُهُمُ اللهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ ﴿وَلَا يَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ﴾. [الحديد: ١٦]

۴۱۹۲- حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ان کے اسلام قبول کرنے کے صرف چار سال بعد یہ آیت نازل ہوگئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی۔ (ارشاد ہے:) ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ ’’اور (اہل ایمان) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔‘‘

فوائد و مسائل: ① ایمان لانے کے بعد اس کی حفاظت کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ② گناہوں کے ارتکاب سے دل سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وعظ و نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ ③ دل کی سختی کا علاج موت کی یاد قرآن کی تلاوت اور یتیموں سے شفقت کا اظہار کرنا ہے۔

٤١٩٣- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ

۴۱۹۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔‘‘

٤١٩٢ـ [صحيح] وصححه البوصيري، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ٣٠٢٧/ ٢٤، والمراد إسلامهم: بإسلام ابن مسعود وأصحابه دون عبدالله بن الزبير لأنه ولد بعد الهجرة في المدينة، وللحديث لون آخر عند البزار كما في تفسير ابن كثير: ٤/ ٣٣٢، وفي نسخة: ٨/ ٤٥.

٤١٩٣ـ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٢٥٣ من حديث أبي بكر الحنفي ـ من بني حنيفة ـ به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد عند الترمذي، ح: ٢٣٠٥ وغيره، وانظر، ح: ٤٢١٧.

تُمِيتُ الْقَلْبَ».

فوائد و مسائل: ① دل مردہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردہ انسان کو کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا اسی طرح غافل آدمی کو بھی اپنی آخرت کے نفع اور نقصان کا احساس نہیں ہوتا۔ ② دل جب مردہ ہو جائے تو اس میں نرمی کی جگہ سختی، رحم کی جگہ سنگ دلی اور انصاف کی جگہ ظلم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ خندہ پیشانی ایک اچھی عادت اور شرعاً مطلوب ہے لیکن ہر چیز سے بے پروا ہو کر ہر وقت ہنسی مذاق اور دل لگی میں وقت گزارنا غفلت اور مردہ دلی کی علامت ہے۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھنا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا ضروری ہے۔

٤١٩٤- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ» فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النِّسَاءِ. حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ.

۴۱۹۴- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے سورۂ نساء تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فوائد و مسائل: ① جس طرح قرآن کی تلاوت بڑی نیکی ہے اس طرح قرآن سننا بھی ضروری ہے۔
② قرآن کی تلاوت کا دل پر ایک خاص روحانی اثر ہوتا ہے۔ کسی سے قرآن سننے سے یہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔
③ قرآن کا ترجمہ سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے تاکہ تلاوت کا دل پر صحیح اثر ہو سکے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت یا سننے کا اصل مقصد اس کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور آیت میں قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا ہے۔ اور قیامت خود ایک عبرت انگیز موضوع ہے۔ ضروری ہے کہ وعظ و نصیحت میں اس موضوع کو اہمیت دی جائے۔

٤١٩٤ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة النساء، ح: ٣٠٢٤ عن هناد به، وللحديث شواهد.

٤١٩٥- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُورَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ. فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ. فَبَكٰى، حَتّٰى بَلَّ الثَّرٰى. ثُمَّ قَالَ: «يَاإِخْوَانِي لِمِثْلِ هٰذَا فَأَعِدُّوا».

۴۱۹۵- حضرت براء ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ مٹی تر ہوگئی۔ پھر فرمایا: ''بھائیو! ایسی چیز (قبر) کے لیے تیاری کرلو۔''

فوائد ومسائل: ① قبر آخرت کا پہلا مرحلہ ہے' اس کے لیے تیاری موت سے پہلے ہی ہوسکتی ہے' لہٰذا زندگی کے جو چند دن میسر ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ② موت اور قبر کے مراحل یاد کر کے رونا اللہ کے خوف سے رونے میں شامل ہے کیونکہ وہاں اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ ③ مناسب موقع پر وعظ ونصیحت کے چند جملے کہنے میں حرج نہیں لیکن اس طرح کا رواج نہ بنالیا جائے کہ لازمی جز سمجھ لیا جائے۔ جس طرح بعض حضرات جنازہ پڑھانے سے پہلے وعظ ونصیحت کرنا عملاً ضروری سمجھ بیٹھے ہیں اگرچہ وہ اسے زبان سے ضروری نہ کہیں۔

٤١٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِبْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا».

۴۱۹۶- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی شکل بنالو (تاکہ آنسو آجائیں۔'')

٤١٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

۴۱۹۷- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مومن کی آنکھوں

٤١٩٥ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٤/ ٢٩٤ من حديث أبي رجاء عبدالله بن واقد الهروي به، وحسنه المنذري: ٤/ ٢٤٠، وضعفه البوصيري.

٤١٩٦ـ [ضعيف] تقدم، ح: ١٣٣٧.

٤١٩٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ١٠/ ٢٠، ح: ٩٧٩٩ من حديث حماد به، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، ومن أجله ضعفه البوصيري.

قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ ابْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ».

سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکل آئیں، اگرچہ مکھی کے سر جتنے ہی ہوں، پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہری حصے (رخساروں) پر لگ جائیں، اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔“

(المعجم ٢٠) - بَابُ التَّوَقِّي عَلَى الْعَمَلِ

(التحفة ٢٠)

باب: ۲۰- عمل کو (غیر مقبول ہونے سے) محفوظ کرنا

٤١٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ [سَعِيدٍ] الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَآ ءَاتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [المؤمنون: ٦٠] أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: «لَا، يَابِنْتَ أَبِي بَكْرٍ-أَوْ يَابِنْتَ الصِّدِّيقِ-وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ».

۴۱۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اللہ کا فرمان ہے:) ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ ”وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جو دینا ہوتا ہے دیتے ہیں اور ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔“ کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے جو زنا، چوری اور شراب نوشی کا مرتکب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اے ابوبکر کی بیٹی!“ یا فرمایا: ”نہیں اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے، صدقہ دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، اور اسے ڈر رہتا ہے کہ شاید (اس کا عمل) قبول نہ ہو۔

فوائد و مسائل: ① نیک اعمال کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے لیکن عمل پر بھروسا کر کے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ ② بظاہر ایک صحیح عمل میں بھی ایسی خامی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ قبول نہ ہو۔ ③ عمل کر

٤١٩٨ـ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المؤمنين، ح: ٣١٧٥ من حديث مالك بن مغول به.

کے اس کی قبولیت کے لیے بھی اللہ سے درخواست کرتے رہنا چاہیے۔ ④ نیکی پر فخر کرنا جائز نہیں۔

٤١٩٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ. إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ، طَابَ أَعْلَاهُ. وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ، فَسَدَ أَعْلَاهُ».

۴۱۹۹- حضرت معاویہ بن ابو سفیان ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عملوں کی مثال برتن کی سی ہے۔ اگر اس میں نیچے کا (پانی وغیرہ) اچھا ہو گا تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہو گا۔ اگر نیچے والا خراب ہو گا تو اوپر والا بھی خراب ہو گا۔“

فوائد و مسائل: ① اگر عمل کرتے وقت دل کی گہرائی میں خلوص ہو گا تو عمل اچھا اور قابل قبول ہو گا۔ اگر دل میں خلوص نہیں تو بظاہر اچھا نظر آنے والا عمل بھی حقیقت میں اچھا نہیں۔ ② برتن میں پانی پڑا ہوا ہو اور برتن کے نچلے حصے میں گندگی موجود ہو تو برتن کا سارا پانی اس سے متاثر ہو کر نا قابل استعمال ہو جاتا ہے، خواہ بظاہر اوپر والا پانی صاف محسوس ہو رہا ہو۔ عمل اور اخلاص کی یہی مثال ہے۔

٤٢٠٠- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ، أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ - قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هٰذَا عَبْدِي حَقًّا».

۴۲۰۰- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ دوسروں کے سامنے بھی نماز اچھی پڑھے اور چھپ کر (تنہائی میں) بھی نماز اچھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ واقعی میرا بندہ ہے۔“

٤١٩٩- **[حسن]** أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ق: ٣/ ١٦٢٢ من طريقين (محمد بن المصفّى وعمرو بن عثمان) عن الوليد به.

٤٢٠٠- **[إسناده ضعيف]** وضعفه البوصيري من أجل عنعنة، وبقية، تقدم، ح: ٥٥١، ١١٢١، وقال أبوحاتم: "هٰذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"، علل الحديث: ١/ ١٨٩، ح: ٥٤١.

٤٢٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدِّدُوا. فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «وَلَا أَنَا. إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ».

۴۲۰۱- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعتدال اختیار کرو اور سیدھے رہو۔ تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔'' حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ''مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور اپنے فضل میں چھپا لے۔''

فوائد ومسائل: ① اعتدال کا مطلب افراط وتفریط سے اجتناب ہے، یعنی نہ تو بدعت کا ارتکاب کیا جائے اور نہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کی جائے۔ ② جنت اصل میں اعمال کا بدلہ نہیں بلکہ اللہ کی خاص رحمت ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اللہ کے احسانات کے مقابلے میں انتہائی حقیر ہیں بلکہ ان اعمال کی توفیق بھی اللہ کا احسان ہے۔ ③ [سَدِّدُوا] کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصل مقصود کو پیش نظر رکھو [سِدَادُ السَّهْمِ] کا مطلب ہوتا ہے تیر کا نشانے پر لگنا۔ یہ لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ اصل مقصود اللہ کی رضا کا حصول اور جہنم سے نجات ہے۔ ④ نیک اعمال کا مقصد اللہ کی رحمت کا حصول ہے۔ اس کے نتیجے میں جنت بھی مل جائے گی اور جہنم سے بچاؤ بھی ہو جائے گا۔

(المعجم ٢١) - بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

(التحفة ٢١)

باب: ۲۱- دکھلاوے اور شہرت کا بیان

٤٢٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

۴۲۰۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں، شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے

٤٢٠١ـ أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب لن يدخل أحد الجنة بعمله، بل برحمة الله تعالى، ح: ٧٦/٢٨١٦ من حديث الأعمش به، وحسنه البوصيري من أجل شريك، ولم ينفرد به، وللحديث شواهد كثيرة.

٤٢٠٢ـ أخرجه مسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ح: ٤٦/٢٩٨٥ من حديث العلاء به بألفاظ متقاربة، وصححه البوصيري.

أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ. وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ».

لیے عمل کیا' اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے لاتعلق ہو جاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوتا ہے جس کو اس نے (میرا) شریک بنایا۔''

فوائد و مسائل: ① کسی اور کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے کام کیا جائے جس کے ذریعے سے اسے دنیوی مفاد حاصل ہو یا لوگوں کی نظر میں متقی اور پارسا کہلائے۔ ② ایسا عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ ③ وہ عمل دوسرے کے لیے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ثواب نہیں دیتا۔ اگر ریا کار ثواب کا طالب ہے تو اسی انسان سے ثواب لے جس کو دکھانے کے لیے اس نے کام کیا ہے۔ ظاہر ہے انسان دوسرے انسان کو نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا' اس لیے قیامت کے دن ریا کار کو شرمندگی ہوگی۔ اور اسے عمل کا کوئی ثواب یا فائدہ نہیں ملے گا۔ ④ ریا کاری شرک اصغر ہے۔ اس سے وہ عمل تباہ ہو جاتا ہے جس میں ریا شامل ہو' تاہم یہ شرک اکبر نہیں جس کی سزا دائمی جہنم ہے۔

٤٢٠٣- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَمَّالُ، وَ إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدِ ابْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ. فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ».

۴۲۰۳- صحابیٔ رسول حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ انصاری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے تمام انسانوں کو جمع کرے گا' اور وہ دن ایسا ہے جس میں کوئی شک نہیں' تب ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل میں (کسی کو) شریک کیا' وہ اس عمل کا ثواب غیر اللہ ہی سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔''

فوائد و مسائل: ① ریا کاری قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہے۔ ② ثواب دینا صرف اللہ کا کام ہے'

٤٢٠٣- **[إسناده حسن]** أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ٣١٥٤ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب" ❊ زياد بن ميناء وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله غيرهما، فحديثه حسن.

لہٰذا کوئی کسی سے کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے ریا کاری والے اعمال بے کار ہیں جن کا ثواب نہ اللہ تعالیٰ دے گا' نہ عوام دے سکیں گے۔ ③ ریا کاری قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہوگی۔

٤٢٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ. فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟» قَالَ، قُلْنَا: بَلٰى. فَقَالَ: «اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ».

۴۲۰۴- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے جب کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمھارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں (فرمایئے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھپا ہوا شرک۔ (وہ یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے' جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① ریا کاری دجال سے زیادہ خطرناک اس لیے ہے کہ دجال کھلا دشمن ہے' اس کا کفر واضح ہے جبکہ ریا کار کا عمل بظاہر نیکی کا عمل ہوتا ہے۔ ② اسے پوشیدہ شرک اس لیے کہا گیا ہے کہ کسی بت' درخت' قبر' چاند' سورج وغیرہ کی پوجا کرنے والا یا اسے سجدہ کرنے والا سب کو نظر آتا ہے کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ اس کا شرک واضح ہوتا ہے۔ لیکن ریا کاری کرنے والا بظاہر اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے یا رکوع سجود میں مشغول ہوتا ہے' اسے دیکھ کر پتہ نہیں چلتا کہ یہ اللہ کی رضا کے لیے نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ اپنے نفس کی پوجا کر رہا ہے۔ ③ اگر نیکی کرنے والے کی نیت یہ ہو کہ اس کی تعریف کی جائے تو یہ ریا ہے لیکن اگر اس کی نیت یہ نہیں' لوگوں کو ویسے ہی اس کی نیکی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ تعریف کرتے ہیں' اس میں عمل کرنے والے کا قصور نہیں۔ ④ جس طرح یہ جائز نہیں کہ نماز پڑھنے والے کو کوئی دیکھ لے تو وہ نماز لمبی کر دے' اس طرح یہ بھی درست نہیں کہ لمبی سورت پڑھنا شروع کی ہے' اچانک کوئی آ گیا تو نماز مختصر کر دے بلکہ اپنی پہلی نیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ ⑤ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال کا بھی یہی حکم ہے' مثلاً: صدقہ' جہاد وغیرہ۔

٤٢٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ

۴۲۰۵- حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے'

٤٢٠٤ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٣/ ٣٠ من حديث كثير به مطولاً، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى أنه حسن.

٤٢٠٥ـ [ضعيف] * رواد صدوق اختلط بآخره فترك وفي حديثه عن الثوري ضعف شديد(تقريب)، وعامر بن ◀◀

الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللهِ. أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا. وَلٰكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللهِ، وَشَهْوَةً خَفِيَّةً».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند یا کسی بت کو پوجیں گے لیکن ایسے عمل کریں گے جو غیر اللہ (کو دکھانے) کے لیے ہوں گے اور پوشیدہ خواہش رکھیں گے۔“

٤٢٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُسَمِّعْ، يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ. وَمَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللهُ بِهِ».

۴۲۰۶- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ اور جو شخص دکھلاوا کرتا ہے، اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔“

٤٢٠٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللهُ بِهِ. وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ».

۴۲۰۷- حضرت جندب (بن عبداللہ بن سفیان) ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دکھلاوا کرے گا، اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔ اور جو شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے، اللہ اس کی تشہیر کرے گا۔“

فوائد و مسائل: ① ریاکاری کرنے والا کام اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خوبی کی شہرت ہو اور وہ

◀◀ عبدالله مجهول (أيضًا)، والحسن بن ذكوان صدوق يخطيء ورمي بالقدر وكان يدلس، وله شاهدان ضعيفان جدًا، المشكاة، ح: ٥٣٣٢ بتحقيقي.

٤٢٠٦_ [صحيح] رواه فراس عن عطية به، الترمذي، ح: ٣٣٨١، وأحمد: ٣/ ٤٠، وضعفه البوصيري من أجل عطية، وانظر، ح: ٤١٢٣، والحديث الآتي شاهد له.

٤٢٠٧_ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الرياء والسمعة، ح: ٦٤٩٩، ومسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ح: ٢٩٨٧ من حديث سفيان الثوري به، ورواه عبدالله بن عباس (مسلم)، وأبوبكرة، أحمد: ٥/ ٤٥ نحوه.

اس کی تعریف اور عزت کریں لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی یہ بری نیت ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو جاتا ہے اور اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ ② اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوق کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا کہ یہ شخص اخلاص کے ساتھ نیکی نہیں کرتا تھا جس سے سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو جائے گی۔

(المعجم ٢٢) - **بَابُ الْحَسَدِ** (التحفة ٢٢)

باب: ۲۲- حسد کا بیان

٤٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

۴۲۰۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد (رشک) صرف دو ہی کاموں میں جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے پر لگا دیا۔ (اس سے رشک کرنا چاہیے۔) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے (دین کی) سمجھ دی وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① ''حسد'' کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اللہ کی طرف سے نعمت ملی ہو تو اسے دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہو کہ اس کی یہ نعمت ختم ہو جائے۔ یہ جذبہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس حدیث میں حسد سے مراد ''رشک'' ہے یعنی یہ خواہش کرنا کہ جیسی نعمت اس کے پاس ہے ویسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے۔ ② حسد تو کسی پر بھی جائز نہیں۔ رشک بھی دنیا کی دولت شہرت اور حکومت پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ کسی کا نیک عمل ہی اس قابل ہے کہ اس طرح کا عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ③ خوبیوں میں سب سے زیادہ قابل رشک دو خوبیاں ہیں: سخاوت اور علم۔ یہ عمل بھی تب خوبیوں میں شمار ہو سکتے ہیں جب اللہ کی رضا کے لیے خلوص کے ساتھ انجام دیے جائیں ورنہ شہرت کے لیے حاصل کیا جانے والا علم اور خرچ کیا جانے والا مال سخت ترین سزا اور شدید عذاب کا باعث ہوگا۔ اللہ محفوظ رکھے۔

٤٢٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ،

۴۲۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

٤٢٠٨ـ أخرجه البخاري، العلم، باب الاغتباط في العلم والحكمة، ح: ٧٣ من حديث إسماعيل به، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة ... الخ، ح: ٨١٦ عن ابن نمير به.

٤٢٠٩ـ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول النبي ﷺ: رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به ... الخ، ح: ٧٥٢٩، ◀◀

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (رشک) صرف دو کاموں میں جائز ہے۔ ایک اس آدمی سے (رشک کرنا چاہیے) جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا‘ وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر قائم رہتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔ اور (دوسرا) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا‘ وہ رات کے اوقات میں بھی اسے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی (اس پر رشک کرنا چاہیے۔“)

فوائد ومسائل: ① [يَقُومُ بِهِ] کا مطلب اس پر عمل کرنا بھی ہے اور نماز کے قیام میں اس کی تلاوت بھی‘ خواہ فرض نمازوں میں ہو یا نوافل وتہجد میں۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔
③ مسجدوں کے میناروں اور دیواروں کی زیب وزینت کی بجائے علماء اور طلباء پر خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ اسی طرح مسجد کے مفلس یا مقروض نمازی اور مسجد کے قرب وجوار میں رہنے والے مدد کے مستحق غریب آدمیوں کو دینا زیادہ ضروری ہے۔ مسجد سادہ رہے تو افضل ہے۔

٤٢١٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَمَّالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى [الْحَنَّاطِ]، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ».

۴۲۱۰- حضرت انس ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ گناہوں (کی آگ) کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی (دنیا کی) آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے‘ اور روزہ جہنم سے (بچانے والی) ڈھال ہے۔

◄◄ ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمةً من فقه ... الخ، ح: ٨١٥ من حديث سفيان بن عيينة به.

٤٢١٠- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبويعلى: ٦/ ٣٣٠، ح: ٣٦٥٦ عن هارون به، وانظر، ح: ٣٣١٥ لحال عيسى الحناط، وحديث أبي داود، ح: ٤٩٠٤ يغني عنه، ولبعض الحديث شواهد، انظر، ح: ٢٨٠ وغيره.

(المعجم ٢٣) - **بَابُ الْبَغْيِ** (التحفة ٢٣)

٤٢١١- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ».

باب:۲۳-ظلم وزیادتی

۴۲۱۱- حضرت ابوبکرہ (نفیع بن حارث ثقفی) ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جلدی دے دیتا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کے لیے آخرت کا عذاب بھی سنبھال رکھتا ہے۔''

فوائد ومسائل: ① ظلم وزیادتی سے پرہیز کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلام کی اہم خوبی عدل اور رحم ہے۔ ② ظلم اور رشتہ داروں سے بدسلوکی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی' خواہ ظلم کسی انسان پر کیا جائے یا کسی حیوان پر۔

٤٢١٢- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا، اَلْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ. وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً، اَلْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ».

۴۲۱۲- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے جلدی ثواب نیکی اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے حسن سلوک) کا ملتا ہے۔ اور (اسی طرح) سب سے جلدی سزا زیادتی اور قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کی ملتی ہے۔

٤٢١٣- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ

۴۲۱۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے

٤٢١١_ [**إسناده صحيح**] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في النهي عن البغي، ح: ٤٩٠٢ من حديث ابن علية به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٥١١، وصححه ابن حبان، ح: ٢٠٣٩، ٢٠٤٠، والحاكم: ٢/ ٣٥٦، ٤/ ١٦٢، ١٦٣، والذهبي.

٤٢١٢_ [**إسناده ضعيف جدًا**] أخرجه ابن عدي: ٤/ ١٣٨٧ من حديث صالح بن موسى الطلحي به، وهو متروك كما في التقريب.

٤٢١٣_ [**صحيح**] تقدم، ح: ٣٩٣٣.

الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حَسْبُ امْرِىءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے (یا اسے حقیر جانے)۔“

فوائد ومسائل: ① مسلمان کو ذلیل کرنا یا اسے حقیر اور کم تر سمجھ کر بدسلوکی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ② حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی میں صرف یہی عیب ہو' کوئی اور عیب نہ ہو تو اسے برا آدمی قرار دینے کے لیے یہی عیب کافی ہے۔

٤٢١٤- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا. وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۱۴- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“

فوائد ومسائل: ① مسلمان پر ہر قسم کی زیادتی کرنا حرام ہے۔ ② تواضع سے متعلق فوائد کے لیے حدیث: ۴۱۷۹ کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

(المعجم ٢٤) - بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

باب: ۲۴- احتیاط اور تقویٰ

(التحفة ٢٤)

٤٢١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۱۵- نبی ﷺ کے صحابی حضرت عطیہ (بن عروہ

٤٢١٤- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٤٢٦ من حديث ابن وهب به، وحسنه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، وانظر، ح: ٤١٧٩.

٤٢١٥- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب علامة التقوى ودع مالا بأس به حذرًا، ح: ٢٤٥١ من حديث أبي عقيل عبدالله بن عقيل به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ٤/ ٣١٩، والذهبي * عبدالله بن يزيد الدمشقي ضعفه الجوزجاني، والحافظ ابن حجر، والذهبي، ووثقه ابن حبان، والترمذي، والحاكم، والذهبي، وتعديله راجح.

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُوعَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهِ، حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ».

سعدی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ تقویٰ کے (بلند) مقام تک نہیں پہنچتا حتی کہ حرج والی چیز سے بچنے کے لیے وہ چیز بھی چھوڑ دے جس میں حرج نہیں (لیکن شک ہے کہ شاید منع ہو۔'')

٤٢١٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ». قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ. فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ. لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ».

۴۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر صاف دل والا' سچی زبان والا۔'' صحابہ نے عرض کیا: سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں' صاف دل والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پرہیزگار' پاک باز' جس (کے دل) میں نہ کوئی گناہ ہو' نہ زیادتی' نہ کینہ' نہ حسد۔''

فوائد و مسائل: ① دل کی صفائی اور پاکیزگی آخرت میں نجات کا باعث ہے۔ ② متقی آدمی دوسروں سے افضل ہے۔ ③ کینے کا مطلب ہے دل میں ناراضی رکھنا تاکہ موقع ملنے پر بدلہ لیا جا سکے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔

٤٢١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۴۲۱۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے'

٤٢١٦ـ **[إسناده صحيح]** أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ٤٥ من حديث يحيى به مطولاً، وصححه البوصيري.

٤٢١٧ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه أبونعيم في الحلية: ١٠/ ٣٦٥ من حديث أبي معاوية به مختصرًا، وحسنه البوصيري * أبورجاء محرز بن عبدالله الجزري، ومكحول مدلسان وعنعنا، وتقدم مكحول، ح: ٤٨١، وفي الحديث علة أخرى، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ٢٣٠٥، وابن ماجه، ح: ٤١٩٣ وغيرهما.

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ [بْنِ الْأَسْقَعِ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَاأَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! متقی ہو جا، تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا۔ قناعت پسند بن، جا تو سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا۔ لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو مومن بن جائے گا۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ ہمسائیگی کا اچھا تعلق رکھ، تو مسلم بن جائے گا‘ اور ہنسا کم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت مروی ہے جس کی بابت مسند احمد کے محققین لکھتے ہیں کہ یہ حدیث جید ہے‘ نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:۱۳/۴۵۹‘ والصحيحة للألباني‘ رقم:۵۰۶‘ ۹۳۰‘ ۲۰۴۶) ② جس طرح نماز‘ روزہ وغیرہ اعمال عبادت میں شامل ہیں‘ اسی طرح گناہوں اور مشکوک کاموں سے پرہیز کرنا بھی عبادت کا ایک پہلو ہے۔ زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو عبادت کے دونوں پہلو مدنظر رکھے۔ ③ موجود نعمتوں پر مطمئن نہ ہونا اور مزید کی حرص رکھنا‘ دل میں شکر کے جذبات پیدا نہیں ہونے دیتا۔ شکر کے لیے ضروری ہے کہ موجود نعمتوں کی اہمیت اور فوائد کو مدنظر رکھا جائے۔ اس سے اللہ کے احسانات کا احساس پیدا ہوگا اور بندہ شکر گزار بن جائے گا۔ ④ مومن کی امتیازی صفت دوسروں سے حسن سلوک ہے۔ ⑤ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ زیادہ اختلافات ان سے پیدا ہوتے ہیں جن کے ساتھ زیادہ میل ملاپ ہوتا ہے اور انسان کو ہمسایوں سے اکثر واسطہ پڑتا رہتا ہے‘ لہٰذا ہمسایوں سے حسن سلوک کا عادی سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا ہے‘ اس طرح وہ صحیح مسلمان بن جاتا ہے۔ ⑥ زیادہ ہنسنا غفلت کو ظاہر کرتا ہے اور غفلت و بے پروائی مردہ دلی کی علامت ہے اور دل جب مردہ ہو جائے تو اسے اپنے اخروی نفع و نقصان کا احساس نہیں رہتا‘ اس لیے ہنسی مذاق کی زیادتی بری بات ہے‘ البتہ خندہ پیشانی اچھی صفت ہے۔

٤٢١٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ».

۴۲۱۸- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں' (حرام وغیرہ سے) پرہیز جیسا کوئی تقویٰ نہیں' حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔''

٤٢١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ [أَبِي] مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى».

۴۲۱۹- حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسب مال ہے' اور شرف تقویٰ ہے۔''

فوائد و مسائل: ① لوگ مال کو دیکھ کر عزت کرتے ہیں۔ اونچے خاندان کا ایک آدمی غریب ہو جائے تو اس کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ لوگوں کے ہاں یہ کیفیت ہے۔ ② اصل چیز جو عزت و احترام کا باعث ہونی چاہیے وہ کسی کی نیکی اور پرہیز گاری ہے۔ اصل شرف یہی ہے' اس لیے آخرت میں تقویٰ کی بنیاد پر ہی عزت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات ۴۹:۱۳) ''اللہ کے ہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔''

٤٢٢٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

۴۲۲۰- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے'

٤٢١٨ـ **[إسناده ضعيف]** وضعفه البوصيري من أجل الماضي بن محمد، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، وشيخه مجهول(تقريب)، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

٤٢١٩ـ **[حسن]** أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجرات، ح: ٣٢٧١ من حديث يونس به، وقال: "حسن غريب صحيح" وعلته عنعنة قتادة، وتقدم، ح: ١٧٥، وللحديث شواهد عند القضاعي في مسند الشهاب: ٤٦/١، ح: ٢٠، والنسائي: ٦/ ٦٤، ح: ٣٢٢٧ وغيره.

٤٢٢٠ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه النسائي في الكبرٰى: ٦/ ٤٩٤، ح: ١١٦٠٣ من حديث المعتمر به، وأعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر كما في تهذيب التهذيب وغيره.

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا، لَكَفَتْهُمْ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا﴾.

[الطلاق: ٢]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک فرمان‘ اور عثمان راوی نے کہا: ایک آیت، معلوم ہے‘ اگر سب لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کے لیے کافی ہو جائے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول: کون سی آیت؟ آپ نے فرمایا: ”(یہ آیت) ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾“ جو کوئی اللہ سے ڈرے‘ اللہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے۔“

(المعجم ٢٥) - بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

(التحفة ٢٥)

باب: ۲۵- اچھی رائے عامہ

٤٢٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوِ الْبَنَاوَةِ قَالَ: وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ: «يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». قَالُوا: بِمَ ذَاكَ؟ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ، بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۲۱- حضرت ابو زہیر (معاذ بن رباح) ثقفی ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نباوہ یا بناوہ کے مقام پر ہم سے خطاب فرمایا‘ یہ مقام طائف کے قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہو سکتا ہے تم جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ پہچان لو۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس علامت سے؟ فرمایا: ”اچھی رائے کے اظہار سے‘ اور بری رائے کے اظہار سے۔ تم ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔“

فوائد و مسائل: ① نیک متقی آدمی اسی کی تعریف کر سکتا ہے جس میں وہ واقعی اچھی صفات دیکھے کیونکہ متقی خوشامد اور چاپلوسی نہیں کر سکتا۔ ② نیک متقی آدمی اسی کو برا کہے گا جس میں واقعی بری عادات موجود ہوں کیونکہ

٤٢٢١_ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد عن يزيد كما في أطراف المسند: ٦/ ٢٣١، وعبد بن حميد في المنتخب، ح: ٤٤٢ من حديث يزيد به، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ٢٠٥٩، والحاكم: ١/ ١٢٠، ٤/ ٤٣٦، والذهبي، وحسنه الحافظ في الإصابة، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

وہ جھوٹ بول کر کسی کو بدنام نہیں کرتا۔ ③ اچھی تعریف (یا لوگوں کی اچھی رائے) سے مراد ہر قسم کے عوام کی رائے نہیں بلکہ توحید وسنت پر کاربند نیک لوگوں کی رائے مراد ہے جن میں سب سے بلند مقام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے، لہٰذا جس شخص کے بارے میں ایسے عظیم افراد اچھی رائے رکھتے ہوں، وہ یقیناً نیک اور جنتی آدمی ہوگا۔ ④ خوارج، معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ کے گمراہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ صحابہ اور تابعین نے ان کی آراء کو غلط قرار دیا ہے اور پوری قوت سے ان کی تردید فرمائی ہے۔

٤٢٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ، أَنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ. وَإِذَا أَسَأْتُ، أَنِّي قَدْ أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ».

۴۲۲۲- حضرت کلثوم (بن علقمہ) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں نیکی کروں تو مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے اچھا کام کیا ہے۔ اور جب میں گناہ کر بیٹھوں تو کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو (یقین کر لے کہ) تو نے اچھا کام ہی کیا ہے، اور جب وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو پھر تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① عام نیکیاں اور برائیاں ایسی ہیں کہ عام مسلمان انھیں اس حیثیت سے پہچانتے ہیں، خواہ عملی طور پر وہ نیکیوں میں سست اور برائیوں کے عادی ہوں۔ ② اخلاقی خوبیاں اور خامیاں سب سے زیادہ ہمسایوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ جب کسی شخص کو معلوم ہو کہ ہمسائے اسے اچھا نہیں سمجھتے تو اسے چاہیے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔ ③ آج کل علم کی کمی کی وجہ سے اور غلط رسم ورواج زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بعض اچھے کام چھوٹ گئے ہیں، جب اس پر عمل کیا جائے تو عوام تنقید کرتے ہیں اور بعض غلط کام ایسے مشہور ہو گئے ہیں کہ لوگ انھیں شرعی حکم سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ جب ایسی بدعت سے اجتناب کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ سنت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ایسے مسائل میں عوام کی رائے کو اہمیت حاصل نہیں بلکہ ایسے علماء سے دریافت کرنا چاہیے جو صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر سکتے ہیں اور قرآن وحدیث کی نصوص سے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ محض چٹ پٹی تقریریں کرنے والے واعظوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

٤٢٢٢_ [حسن] أخرجه ابن الأثير في أسد الغابة: ٤/ ٢٥١ من حديث أبي معاوية به، والحديث الآتي شاهد له.

٤٢٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ».

۴۲۲۳- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مجھے کیسے معلوم ہوگا جب میں نیکی کروں یا برائی کروں؟ (کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی کی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو سنے کہ تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو تو نے اچھا کام ہی کیا ہے۔ اور جب تو انھیں سنے کہ وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو تو نے برا کام ہی کیا ہے۔''

٤٢٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي ثُبَيْتٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ. وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ».

۴۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی آدمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی اچھی رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ میری تعریف کر رہے ہیں۔) اور جہنمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی بری رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے۔'')

فوائد ومسائل: ① نیک آدمی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ باتیں اس کے کانوں تک بھی پہنچ ہی جاتی ہیں۔ ② جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور نیکی کے راستے پر قائم رہنے کی اور زیادہ کوشش کرے اور اللہ سے استقامت کی دعا کرے۔ ③ جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں بری رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تاکہ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور آئندہ نیکی کی توفیق ملے۔

٤٢٢٣- **[إسناده صحيح]** أخرجه أحمد: ١/ ٤٠٢ عن عبدالرزاق به، وهو في مصنفه: ١١/ ٨، ح: ١٩٧٤٩، وصححه ابن حبان، ح: ٢٠٥٧، والبوصيري.

٤٢٢٤- **[إسناده حسن]** أخرجه الطبراني: ١٢/ ١٧٠، ح: ١٢٧٨٧ من حديث مسلم بن إبراهيم به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند الحاكم: ١/ ٣٧٨ وغيره.

④ سامنے کی تعریف کا اعتبار نہیں کیونکہ لوگ خوشامد کے طور پر بھی تعریف کرتے ہیں۔

٤٢٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلّٰهِ، فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ».

۴۲۲۵- حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے (خلوص کے ساتھ) نیک عمل کرتا ہے اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔''

فوائد ومسائل: ① نیکی کرتے ہوئے یہ نیت نہیں ہونی چاہیے کہ اس کی وجہ سے تعریف اور عزت ہو۔ لیکن مومن کو دنیا میں بھی نیکی کا انعام ملتا ہے اور اسے عزت حاصل ہوتی ہے۔ ② عوام کی محبت نیک مومن پر اللہ کا احسان ہے لہٰذا اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور احتیاط کرنی چاہیے کہ دل میں فخر اور خود پسندی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔

٤٢٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ، فَيُطَّلَعُ عَلَيْهِ، فَيُعْجِبُنِي؟ قَالَ: «لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ».

۴۲۲۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایک عمل کرتا ہوں (میرا ارادہ اسے ظاہر کرنے کا نہیں ہوتا لیکن) لوگوں کو اس کا پتہ چل جاتا ہے تو مجھے اچھا لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے دو ثواب ملیں گے: خفیہ نیکی کا ثواب اور علانیہ نیکی کا ثواب۔''

(المعجم ٢٦) - بَابُ النِّيَّةِ (التحفة ٢٦)

باب: ۲۶- نیت کا بیان

٤٢٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۲۷- حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے

٤٢٢٥ـ أخرجه مسلم، الأدب، باب إذا أثنى علي الصالح فهي بشرٰى لا تضره، ح: ٢٦٤٢ عن ابن بشار به.

٤٢٢٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب عمل السر، ح: ٢٣٨٤ من حديث سعيد بن سنان به، وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ٣٨٣ لحال عنعنة حبيب، وباقي السند حسن.

٤٢٢٧ـ أخرجه البخاري، بدء الوحي: ١/ ٥٤ وغيره من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به، وتفرد به، ومسلم، الإمارة، باب قوله ﷺ: إنما الأعمال بالنية . . . الخ، ح: ١٩٠٧ من حديث يزيد، وابن رمح به.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَا: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ فرما رہے تھے: ''عمل تو نیتوں ہی سے ہیں۔ اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی' چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے' اس کی ہجرت (اجر و ثواب کے لحاظ سے بھی) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے' اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے پاس وہ ہجرت کر کے آیا ہے۔''

فوائد و مسائل: ① اعمال میں نیت ضروری ہے اور ثواب و عذاب کا دارومدار نیت پر ہے۔ ② نیت دل کا فعل ہے' زبان سے اس کا اظہار ضروری نہیں' مثلاً: نماز پڑھتے وقت زبان سے جو الفاظ ادا کیے جاتے ہیں یا روزہ رکھنے کی جو نیت عوام میں مشہور ہے' حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں' چنانچہ یہ بدعت ہے۔ ③ ہر کام کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا' وہی قبول ہو سکے گا' جس میں کوئی اور مقصد شامل ہو جائے گا' وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔ ④ خلوص نیت ہی شرعی احکام کی بنیاد ہے۔ یاد رہے کہ ہر کار خیر کے بارآور ہونے کے لیے درست اور خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ نہ صرف ثواب سے محروم ہونا پڑے بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا بھی ملے گی۔ ⑤ اس حدیث کو اہل علم نے دین کا ایک چوتھائی حصہ قرار دیا ہے۔ واللہ أعلم.

٤٢٢٨- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ

۴۲۲۸- حضرت ابوکبشہ (سعید بن عمرو) انماری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کی مثال چار افراد کی سی ہے: ایک آدمی کو اللہ نے مال اور علم سے نوازا۔ وہ اپنے مال میں علم کے مطابق عمل کرتا ہے' اسے جائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ ایک

٤٢٢٨- أخرجه أحمد: ٤/ ٢٣٠ عن وكيع به، وتابعه شعبة عند أحمد، ورواه منصور عن سالم به، وانظر الحديث الآتي.

آتَاهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا. فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هٰذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا. فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ، وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ. وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ».

(دوسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے عمل انجام دیتا جیسے یہ (نیک مال دار) انجام دیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثواب میں یہ دونوں برابر ہیں۔ اور ایک (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے علم نہیں دیا' چنانچہ وہ اپنے مال کو اندھا دھند صرف کرتا ہے۔ (یعنی) ناجائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ اور ایک (چوتھا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (برے مال دار) شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے کام کرتا جیسے یہ (برا مال دار) کرتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں (تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر ہیں۔''

٤٢٢٨ م - حدّثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۴۲۲۸-(م) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت دوسری دو سندوں سے بھی بواسطہ ابو کبشہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس (مذکورہ حدیث) کے ہم معنی بیان کی ہے۔

فوائد ومسائل: ① اگر انسان ایک نیکی کی خواہش رکھتا ہو لیکن کسی عذر کی وجہ سے اسے کر نہ سکتا ہو تو اس کی

٤٢٢٨ـ (م) [صحيح] أخرجه البيهقي: ٤/ ١٨٩ وغيره من حديث عبدالرزاق به، أخرجه الطبراني: ٢٢/ ٣٤٤، ح: ٨٦٤ من حديث مفضل بن مهلهل به، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ٢٣٢٥، وقال: "حسن صحيح"، والطبراني وغيرهما.

اچھی نیت کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے۔ ② اگر کوئی شخص ایک نیکی کرنے کی کوشش کرے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے انجام نہ دے سکے' وہ بھی ثواب کا مستحق ہوگا۔ ③ گناہ کی خواہش ہو لیکن انسان اس کا ارتکاب کرنے سے معذور ہو' یا گناہ کی کوشش کرے اور کامیاب نہ ہو' تب بھی گناہ گار ہوتا ہے۔ ④ اگر دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہو لیکن اللہ کی رضا کے لیے اس کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے تو ثواب ملتا ہے۔ ⑤ نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت' اسی طرح نیک کام کرنے والوں سے محبت اور برے کام کرنے والوں سے نفرت بھی ثواب کا باعث ہے۔

٤٢٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

۴۲۲۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① اعمال کی جزا و سزا نیتوں کے مطابق ملتی ہے۔ ② بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہماری نیت نیک ہے۔ یہ غلط ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کرنا بری نیت ہی میں شامل ہے اگرچہ انسان اس کے لیے کوئی جواز تراش لے' مثلاً: صدقہ دینے کی نیت سے چوری کرنا گناہ ہی ہے بلکہ یہ زیادہ گناہ ہے کیونکہ اس صورت میں انسان برائی کو نیکی سمجھ لیتا ہے' اس لیے اس پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے کی بجائے فخر کرتا ہے۔

٤٢٣٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

۴۲۳۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔''

(المعجم ٢٧) - بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

(التحفة ٢٧)

باب: ۲۷- امید اور اجل

٤٢٢٩- **[صحيح]** أخرجه أحمد: ٢/ ٣٩٢ من حديث شريك به، وله شاهد عند مسلم، انظر الحديث الآتي.

٤٢٣٠- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالٰى عند الموت، ح: ٢٨٧٨/ ٨٣ من حديث الأعمش به، وبلفظ: "يبعث كل عبد على ما مات عليه"، وبه صح الحديث.

٤٢٣١- حَدَّثَنَا أَبُوبِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَأَبُوبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ [خُثَيْمٍ]، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا. وَخَطَّ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. [وَ]خُطُوطًا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هٰذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ. وَهٰذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا، أَصَابَهُ هٰذَا. وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ. وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ».

۴۲۳۱- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چوکور شکل کا خط کھینچا۔ اور ایک خط اس چوکور کے درمیان میں کھینچا۔ اور چوکور خط کے درمیان میں جو خط تھا' اس کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے۔ اور ایک خط اس چوکور سے نکلتا ہوا کھینچا' پھر فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درمیانی خط انسان ہے۔ یہ اس کے پہلو کے خطوط حوادث ہیں جو ہر جگہ سے آ کر اسے نوچتے ہیں۔ اگر وہ اس حادثے سے بچ جائے تو وہ اسے پکڑ لیتا ہے۔ اور یہ چوکور خط موت کا ہے جس نے اسے گھیر رکھا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکل رہا ہے' اس کی امیدیں (اور آرزوئیں) ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① امام نووی ؒ نے ریاض الصالحین میں اس مثال کی وضاحت کے لیے دو نقشے بنائے ہیں۔ ان کی رائے میں رسول اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نقشہ ان دو میں سے کسی ایک کے مطابق تھا۔

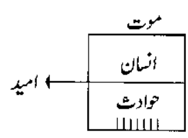

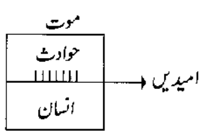

حافظ ابن حجر ؒ نے پانچ اور اقوال بھی ذکر کیے ہیں اور ان کے مطابق نقشے بنائے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباري: ۱۱/۲۸۵) ② انسان کی زندگی میں مشکلات اور مصائب لازمی ہیں۔ جس طرح غریب آدمی مشکلات کا شکار ہوتا ہے اسی طرح امیر آدمی حتی کہ بادشاہ پر بھی مشکلات آتی ہیں اگرچہ ان کی نوعیت ان کے حالات کے

٤٢٣١ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب في الأمل وطوله، ح: ٦٤١٧ من حديث يحيى بن سعيد القطان به.

مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ③ یہ مشکلات انسان کی آزمائش ہیں‘ لہٰذا سیدھے راستے پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ④ انسان کی خواہشات‘ پروگرام اور آرزوئیں بہت ہوتی ہیں‘ ان میں سے کچھ پوری ہوتی ہیں کچھ نہیں ہوتیں‘ لہٰذا موت کو یاد رکھنا چاہیے جو لازماً آنی ہی ہے اور معلوم نہیں کب آجائے۔

٤٢٣٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا ابْنُ آدَمَ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، عِنْدَ قَفَاهُ» وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ. ثُمَّ قَالَ: «وَثَمَّ [أَمَلُهُ]».

۴۲۳۲- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی اجل ہے‘ گدی کے قریب۔“ پھر آگے کو ہاتھ بڑھا کر فرمایا: ”اور وہاں تک اس کی امیدیں ہیں۔“

فائدہ: انسان کی امیدوں کے مقابلے میں اس کی اجل بہت قریب ہے‘ لہٰذا اس کے استقبال کی تیاری ضروری ہے۔ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے غفلت انتہائی نادانی ہے۔

٤٢٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ».

۴۲۳۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت میں اور مال کی کثرت کی محبت میں۔“

٤٢٣٤- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

۴۲۳۴- حضرت انس ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا

٤٢٣٢ـ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ٢٣٣٤ من حديث حماد به، وقال: "حسن صحيح".

٤٢٣٣ـ [صحيح] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ١/ ٢١٣، ح: ٣٢٣ من حديث أبي مروان العثماني به وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ٦٤٢٠، وأخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ١٠٤٦ وغيرهما، وانظر الحديث الآتي.

٤٢٣٤ـ أخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ١٠٤٧ من حديث أبي عوانة به.

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ».

ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں: مال کی حرص اور عمر کی حرص۔“

فوائد و مسائل: ① بڑھاپے میں آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ ② مال اور عمر کی حرص اچھی نہیں۔ ان دونوں کا فائدہ تو تبھی ہے جب ان سے نیکیاں کمانے میں مدد لی جائے۔ لیکن عام طور پر انسان نیکیوں سے غفلت کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

٤٢٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا التُّرَابُ. وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

۴۲۳۵- حضرت ابو ہریرہ ؓ **سے روایت ہے‘** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ تیسری وادی بھی ہو۔ اور انسان کا دل صرف مٹی سے بھرتا ہے‘ البتہ جو شخص توبہ کرے‘ اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مال کی محبت انسان میں فطری طور پر موجود ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کئی مصلحتیں پوشیدہ ہیں‘ تاہم اس میں حد سے بڑھ جانا گمراہی کا باعث ہے۔ ② مال کی حرص جائز حد سے آگے بڑھ جائے تو حق تلفی‘ بخل‘ فرائض میں کوتاہی اور اس قسم کی دوسری خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے‘ اس لیے ان بداعمالیوں سے بچنے کے لیے مال کی محبت کو جائز حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔ ③ مال کی محبت کا علاج یہ ہے کہ فرض زکاۃ اور واجب اخراجات کے علاوہ بھی نیکی کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ④ مال کی ناجائز محبت سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ⑤ دل مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل زندگی بھر سیر نہیں ہوتا۔ جب مٹی میں جائے گا اور قبر میں دفن ہوگا‘ تب اس کی حرص ختم ہوگی اور دل سیر ہوگا کیونکہ وہاں ثواب وعذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے بعد دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں۔

٤٢٣٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ:

۴۲۳۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ **سے روایت ہے‘**

٤٢٣٥_ [صحيح] وصححه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، الزكاة، باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثًا، ح:١٠٤٨/١١٦ وغيره.

٤٢٣٦_ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب "أعمار أمتي بين الستين إلى السبعين"، ح:٣٥٥٠ عن الحسن ◀◀

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ. وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی۔ اس سے آگے بڑھنے والے کم ہوں گے۔“

فوائد و مسائل: ① گزشتہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں' ان کے مقابلے میں اس امت کے افراد کی عمریں بہت مختصر ہیں' اس لیے ہمیں اس مختصر مہلت میں نیکی کا کام کرنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔“ (صحيح البخاري' الرقاق' باب: من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر......' حديث: ٦٤١٩) ③ جب انسان ساٹھ سال کے قریب پہنچ جائے تو اسے آخرت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے' شاید ساٹھ سال سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور ساٹھ سال کے بعد تو یوں سمجھے کہ مجھے رعایتی مدت مل رہی ہے۔ اس کے بعد غفلت اور فسق و فجور نہایت خطرناک ہے۔ ستر سال کے بعد تو ہر دن کو ایک نئی رعایت تصور کرنا چاہیے۔

(المعجم ٢٨) - بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

(التحفة ٢٨)

باب: ۲۸- نیک عمل پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرنا

٤٢٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ

۴۲۳۷- ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس (اللہ) کی جو آپ ﷺ کو (دنیا سے) لے گیا! آپ جب فوت ہوئے تو آپ زیادہ نماز (تہجد) بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ ہمیشگی کرے اگرچہ تھوڑا ہو۔

◀◀ ابن عرفة به، وقال: "غريب حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٦٧، والحاكم على شرط مسلم: ٢/ ٤٢٧، ووافقه الذهبي، وقال ابن منده في التوحيد: "هٰذا إسناد حسن، مشهور عن المحاربي"، وله شاهد عند الترمذي، ح: ٢٣٣١، وقال: "حسن غريب".

٤٢٣٧ـ [صحيح] تقدم، ح: ١٢٢٥.

الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا .

فوائد ومسائل: ① تھوڑی نیکی اگر پابندی سے کی جائے تو وہ طبیعت پر بوجھ نہیں بنتی اور نتیجے کے لحاظ سے اس زیادہ نیکی سے بڑھ جاتی ہے جو چند دن زور شور سے کی جائے پھر چھوڑ دی جائے۔ ② ہمیشگی کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بیمار ہو مجبور ہو یا کوئی اور عذر ہو پھر بھی ضرور ادا کرے اس طرح یہ نفلی عمل فرض کے مشابہ ہو جائے گا اور نفل کو فرض کا مقام دینا درست نہیں۔ ③ نیکی کا جو کام ہمیشہ کرنے کی عادت ہو پھر کسی وجہ سے وہ چھوٹ جائے بعد میں جب وہ وجہ ختم ہو جائے تو دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔ ④ تہجد میں طویل قیام افضل ہے اگرچہ تھک جانے کی وجہ سے قیام کا کچھ یا اکثر حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے۔

٤٢٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ. فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قُلْتُ: فُلَانَةُ. لَاتَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْ؛ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ. فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا» قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۲۳۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت (بیٹھی) تھی کہ نبی ﷺ میرے پاس (گھر میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''یہ خاتون کون ہے؟'' میں نے کہا: فلاں صاحبہ ہے جو سوتی نہیں۔ ام المومنین نے ان کی نماز تہجد کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو! وہی چیز اختیار کرو جس کی تمھیں طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی! اللہ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔'' ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کو دین کا وہ کام زیادہ پسند تھا جس پر وہ عمل کرنے والا دوام کرے۔

فوائد ومسائل: ① طاقت سے زیادہ عبادت کرنا منع ہے کیونکہ اس سے بعد میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ انسان عبادت بالکل ہی ترک کر دے۔ ② ہمیشگی والے عمل کا مجموعی ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اس لیے وہ افضل ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۴۲۳۹- حضرت حنظلہ (بن ربیع بن صیفی) تمیمی

٤٢٣٨ـ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره . . . الخ، ح: ٧٨٥/ ٢٢١ عن ابن أبي شيبة به.

٤٢٣٩ـ [صحيح] أخرجه مسلم، التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة . . . الخ، ح: ٢٧٥٠/ ١٣ من حديث الفضل بن دكين أبي نعيم به.

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي. فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ. قَالَ: فَذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ. فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: نَافَقْتُ، نَافَقْتُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفْعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ».

اسیدی ؓ کاتبِ وحی سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے جنت اور جہنم کا ذکر کیا (تو دل کی یہ کیفیت ہوئی) گویا ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں اٹھ کر بیوی بچوں کے پاس (گھر) چلا گیا۔ میں ان کے ساتھ ہنسا کھیلا۔ (حنظلہ نے) کہا: پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی جس میں ہم (رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں) تھے' چنانچہ میں (گھبرا کر) باہر نکلا تو میری ملاقات حضرت ابوبکر ؓ سے ہوگئی۔ میں نے کہا: میں منافق ہوگیا' میں منافق ہوگیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے (تفصیل سن کر) فرمایا: یہ کیفیت تو ہماری بھی ہے۔ حضرت حنظلہ ؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کیفیت عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حنظلہ! اگر تم (ہمیشہ) اسی کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمھارے بستروں پر' یا (فرمایا) راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ (لیکن) حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔''

فوائد و مسائل: ① صحابۂ کرام ؓ اپنے ایمان اور قلبی کیفیات کے بارے میں بہت محتاط رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کسی نادانستہ غلطی کی وجہ سے ان کے درجات میں کمی نہ آ جائے۔ ② دل کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ③ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے دنیا کے معاملات میں مشغول ہونا شرعاً مطلوب ہے۔ ④ انسان کو فرشتوں سے (بعض لحاظ سے) افضل قرار دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایسے حالات میں گھرا ہوا ہے جو اسے اللہ سے غافل کرتے ہیں' پھر بھی وہ اللہ کو یاد کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

٤٢٤٠- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ

۴۲۴۰- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے'

٤٢٤٠_[صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٥٠ من حديث ابن لهيعة به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، وأبي داود، ح: ١٣٦٨ وغيرهم.

الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اتنے عمل کا بوجھ اٹھاؤ جتنے کی تمھیں طاقت ہو کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر زیادہ پابندی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

٤٢٤١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ. فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ. فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ» ثَلَاثًا: «فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا».

۴۲۴۱- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ مکہ کے ایک حصے میں (کسی کام سے) تشریف لے آئے۔ وہاں کچھ دیر تشریف فرما رہے، پھر واپس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ آدمی اسی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے (اشارہ کرتے ہوئے) تین بار فرمایا: ”لوگو! (افراط و تفریط سے بچ کر) میانہ روی اختیار کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا، تم ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاتے ہو۔“

(المعجم ٢٩) - بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

(التحفة ٢٩)

باب:۲۹- گناہوں کا بیان

٤٢٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ

۴۲۴۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم سے ان اعمال کا بھی مؤاخذہ ہوگا جو ہم جاہلیت

٤٢٤١_ [إسناده حسن] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه: ٢/ ١٢٤ من حديث يعقوب الأشعري به، وحسنه البوصيري * عيسى بن جارية حسن الحديث كما حققته في "نور المصابيح".

٤٢٤٢_ أخرجه البخاري، استتابة المرتدين . . . الخ، باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة، ح: ٦٩٢١ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، ح: ١٢٠/ ١٩٠ عن ابن نمير به.

أَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ»

میں کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام لا کر نیک کام کیے اس سے جاہلیت میں ہونے والے اعمال کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس نے (اسلام لا کر بھی) برے کام کیے اس سے پہلے اور بعد والے (سب اعمال) کا مؤاخذہ ہوگا۔“

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”اسلام اپنے سے پہلے (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الإیمان، باب کون الإسلام یھدم ماقبله...... حدیث: ۱۲۱) جو شخص خلوص دل کے ساتھ سے اسلام قبول کرتا ہے اس کے جاہلیت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ② جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی عادتیں اور بداعمالیاں ترک نہیں کرتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا، اس لیے اس کے سابقہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ③ جو شخص خلوص سے اسلام قبول کرتا ہے، پھر اس سے بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے، اس سے زمانۂ کفر کے اعمال کا مؤاخذہ نہیں ہوگا کیونکہ مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہو جاتا۔ جن صحابۂ کرام سے ایسے گناہ سرزد ہوئے جن پر حد نافذ ہوئی، نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ ④ مسلمان کو صحیح مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔

٤٢٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ. فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا».

۴۲۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بچنا، اللہ کے ہاں ان کا بھی مؤاخذہ ہوگا۔“

فوائد ومسائل: ① بعض گناہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے ہوتے ہیں،

٤٢٤٣_ [صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ٧٠، ١٥١، والدارمي، ح: ٢٧٢٩، والنسائي في الكبرٰى تحفة الأشراف: ١٢/ ٢٥٠ من حديث سعيد به، وصححه البوصيري، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ١٣/ ٢٢٩، ح: ١٦١٨٤، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٩٧، وللحديث شواهد، راجع الفتح: ١١/ ٣٢٩ تحت حديث، ح: ٦٤٩٢.

مثلاً: گالی گلوچ‘ ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنا‘ مرد کا اپنی شلوار‘ تہ بند اور پاجامہ‘ وغیرہ سے ٹخنوں کو چھپا لینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اپنا تہ بند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھنا‘ اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک ضرور اونچا رکھنا اور تہ بند کو (ٹخنوں سے نیچے تک) لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے......‘‘ (سنن أبي داود‘ اللباس‘ باب ماجاء في إسبال الإزار‘ حديث:۴۰۸۴) ② جو گناہ معاشرے میں عام ہو جائے‘ عوام کی نظر میں وہ گناہ نہیں رہتا‘ خواہ کبیرہ ہی ہو۔ علماء کو چاہیے کہ ایسے گناہوں سے خاص طور پر منع کریں اور ان کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت کریں۔ ③ جو گناہ واقعتاً صغیرہ ہیں ان کے بارے میں بھی احتیاط ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہ بکثرت کرنے سے مجموعی طور پر گناہوں کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صغیرہ گناہوں کی پروا نہ کرنے سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے‘ اس لیے ان سے بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔

٤٢٤٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ ، إِذَا أَذْنَبَ ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ . فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ ، صُقِلَ قَلْبُهُ . فَإِنْ زَادَ زَادَتْ . فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾» .

۴۲۴۴- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے‘ باز آ جائے اور (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مزید گناہ کرے تو سیاہی کا نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے (حتی کہ ہوتے ہوتے دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔) یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (اس فرمان میں) کیا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ’’یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① گناہ ہو جائے تو جلد سے جلد توبہ کرنی چاہیے تا کہ دل پاک صاف ہو جائے۔ ② گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جانے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ

٤٢٤٤_ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة ويل للمطففين، ح: ٣٣٣٤ من حديث محمد ابن عجلان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ١٧٧١، ٢٤٤٨، والحاكم على شرط مسلم: ٢/ ٥١٧، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد.

سے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔ ④ روحانی بیماریوں کا علاج اللہ کی یاد' قرآن کی تلاوت' توبہ و استغفار اور موت کی یاد ہے۔

٤٢٤٥- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ [حُدَيْجٍ] الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَلْهَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا. فَيَجْعَلُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا». قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ. وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ. وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ، إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللهِ، انْتَهَكُوهَا».

۴۲۴۵- حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل ان (نیکیوں کو) بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے گا۔'' حضرت ثوبان ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی صفات بیان فرما دیجیے۔ ان (کی خرابیوں) کو ہمارے لیے واضح کر دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں شامل ہو جائیں اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تمھارے بھائی ہیں اور تمھاری جنس سے ہیں، اور رات کی عبادت کا حصہ حاصل کرتے ہیں جس طرح تم کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انھیں جب تنہائی میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے تو ان کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① بہت سے گناہ نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ② لوگوں کے سامنے نیک بنے رہنا اور تنہائی میں گناہ کا ارتکاب بے تکلف کر لینا' یہ بھی ایک قسم کی منافقت ہے جس کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ③ تہجد پڑھنا بڑی نیکی ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری تنہائی میں تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ④ اصل تقویٰ یہی ہے کہ انسان اس وقت بھی گناہ سے باز رہے جب اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ ⑤ نیکیوں کو غبار میں تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول نہیں فرمائے گا' اس لیے وہ بے وزن ہو جائیں گی اگرچہ دیکھنے میں وہ پہاڑوں جیسی عظیم اور سفید ہوں۔

٤٢٤٦- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ

۴۲۴۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے،

٤٢٤٥ـ **[إسناده حسن]** أخرجه الطبراني في الصغير: ١/ ٢٣٧ من حديث عيسى الرملي به، وتابعه سليمان بن عبدالرحمٰن الدمشقي في مسند الشاميين: ١/ ٣٩٣، ح: ٦٨٠، وصححه البوصيري.

٤٢٤٦ـ **[إسناده صحيح]** أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ح: ٢٠٠٤ من حديث ابن ◀◀

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «اَلتَّقْوٰى وَحُسْنُ الْخُلُقِ» وَسُئِلَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: «اَلْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ».

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت میں داخل کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”تقویٰ اور خوش اخلاقی۔“ سوال کیا گیا: کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جہنم میں لے جائے گی؟ فرمایا: ”دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔“

فوائد ومسائل: ① تقویٰ اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ اور خوش اخلاقی انسانوں پر ظلم وزیادتی کرنے سے اور برا سلوک کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس طرح تقویٰ سے حقوق اللہ صحیح ادا ہوتے ہیں اور خوش اخلاقی سے حقوق العباد۔ ان دونوں کی ادائیگی یقیناً جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ② منہ کے گناہوں میں حرام رزق کھانا بھی ہے جس کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں اور زبان کے گناہ بھی، مثلاً: جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ وغیرہ جن سے لوگوں میں فساد پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے گناہ بڑے گناہ ہیں۔ ③ شرم گاہ کا گناہ زنا ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔ اور معاشرے میں بے شمار خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہے۔ زبان کے گناہ (غیر محرم سے ناجائز بات چیت وغیرہ)، آنکھ کے گناہ (نامحرم کو دیکھنا)، ہاتھ کے گناہ (نامحرم کو چھونا، یا خط وغیرہ لکھنا اور فون کرنا)، پاؤں کے گناہ (بدکاری کے لیے چل کے جانا) وغیرہ سب اسی بڑے گناہ کے لیے کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ ④ منہ اور شرم گاہ کے گناہوں سے بچنے والے کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے گناہوں سے بھی بچ جائے گا اور جنت میں چلا جائے گا۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

باب: ۳۰- توبہ کا بیان

(التحفة ۳۰)

٤٢٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا».

۴۲۴۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ سواری پا کر خوش ہوتا ہے۔“

◀◀ إدريس به، وقال: "صحيح غريب"، ولم يذكر "وعمه"، واسمه داود بن يزيد بن عبدالرحمٰن الأودي الزعافري.

٤٢٤٧ـ أخرجه مسلم، التوبة، باب في الحض على التوبة والفرح بها، ح: ٢٦٧٥/٢ بعد، ح: ٢٧٤٣، وقبل، ح: ٢٧٤٤ من حديث أبي الزناد به، وللحديث طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

فوائد و مسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ ② بندے کو جب احساس ہو جائے کہ اس نے گناہ کیا ہے، خواہ وہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا، براہ راست اللہ کے آگے توبہ کرے، یعنی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لیے یہ عزم اور وعدہ کرے کہ وہ اس گناہ سے بچ کر رہے گا۔ ③ توبہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی تیسرے کی مداخلت کی ضرورت نہیں، البتہ کسی نیک عالم آدمی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے نیکی کا عزم کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پہلے انسان اس عالم کی شرم سے گناہ سے بچتا ہے، پھر براہ راست اللہ کی شرم سے گناہ سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے، تاہم یہ ضروری نہیں۔ تنہائی میں توبہ کر کے اللہ سے استقامت کی دعا کرے تو کافی ہے۔ ④ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس کے ارتکاب کی صورت میں وہ حق ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کروانا ضروری ہے ورنہ توبہ مکمل نہیں ہوگی۔

٤٢٤٨- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ [الْمَدَنِيُّ] : حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ عَلَيْكُمْ».

۴۲۴۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اتنی غلطیاں کرو کہ تمھاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں، پھر توبہ کرو تو (پھر بھی) اللہ تمھاری توبہ قبول فرمائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① یہ ضروری ہے کہ انسان گناہ کے بعد جلد از جلد توبہ کرے، تاہم اگر نفس اور شیطان کے بہکاوے اور دل کی غفلت کی وجہ سے جلد توبہ نہ کی جا سکے تو جب بھی احساس ہو، توبہ کر لینی چاہیے۔ یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اتنے زیادہ گناہ ہو گئے ہیں وہ معاف نہیں ہوں گے، البتہ توبہ وہ ہے جو دل سے ہو، صرف زبان سے نہ ہو۔

٤٢٤٩- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

۴۲۴۹- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو

٤٢٤٨- [حسن] حسنه البوصيري، والعراقي، وقال المنذري: "وإسناده جيد"، وله شاهد عند أحمد: ٣/ ٢٣٨، وقال الهيثمي: ١٠/ ٢١٥ "ورجاله ثقات".

٤٢٤٩- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٣/ ٨٣ من حديث فضيل به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ٣٧، ٧٧٨ لعلتيه، ولأصل الحديث شاهد عند البخاري، ح: ٦٣٠٨، ومسلم، ح: ٢٧٤٤ وغيرهما.

ﷺ: «لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا. حَتَّى إِذَا أَعْيٰى، تَسَجَّى بِثَوْبِهِ. فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا. فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ».

کسی چٹیل صحرا میں اپنی سواری گم کر بیٹھا۔ اس نے اسے تلاش کیا حتی کہ جب تھک گیا تو کپڑا اوڑھ کر لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں (لیٹا ہوا) تھا کہ اچانک اسے اپنی سواری کے پاؤں کی آواز وہیں سنائی دی جہاں سے وہ گم ہوئی تھی۔ اس نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو سواری سچ مچ موجود تھی۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تمھارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے (اچانک) اپنا اونٹ مل گیا' حالانکہ وہ اسے چٹیل (بے آب و گیاہ) میدان میں گم کر چکا تھا۔“ (صحيح البخاري' الدعوات' باب التوبة' حديث:٦٣٠٨) جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② اس میں توبہ کی ترغیب ہے۔ ③ مسئلہ سمجھانے کے لیے مثال بیان کی جا سکتی ہے۔

٤٢٥٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ».

۴۲۵۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہو جاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کے تفصیلی کلام سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہو جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعيفة' تحت الحديث: ٦١٥' ٦١٦) گناہ کی وجہ سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندے کو دوبارہ وہی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ② جو

٤٢٥٠ـ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ١٠/ ١٥٤ من حديث الرقاشي به، ورواه عبدالرزاق عن معمر عن عبدالكريم (الجزري) به، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة، وحسنه ابن حجر لشواهده.

شخص گناہ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اسے گزشتہ گناہ کی وجہ سے مطعون کرنا جائز نہیں۔

٤٢٥١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ».

۴۲۵۱- حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کے سب بیٹے خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حدیث کا مفہوم دوسرے دلائل کی رو سے درست معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (المشكاة للألباني' التحقيق الثاني' رقم: ۲۳۸۰) ② غلطی ہو جانا انسان کی فطری کمزوری ہے لیکن غلطی کو تسلیم نہ کرنا بلکہ اصرار کرنا جرم ہے۔ ③ توبہ بہت بڑی نیکی ہے۔ صحیح توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ ④ بغیر گناہ کے بھی استغفار کرنا بڑی نیکی ہے جس کی روحانی برکات بے شمار ہیں۔

٤٢٥٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ» فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

۴۲۵۲- حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے والد (حضرت معقل بن مقرن ؓ) کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انھیں سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ندامت توبہ ہے۔'' میرے والد صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (براہ راست) سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ندامت توبہ ہے''؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

فوائد ومسائل: ① ندامت توبہ کا اہم جز ہے۔ ② عالی سند کی طلب مستحسن ہے۔ ③ اگر کسی چیز میں شک

٤٢٥١_ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب في استعظام المؤمن ذنوبه، ح: ٢٤٩٩ عن أحمد بن منيع به، وقال: "غريب"، وصححه الحاكم: ٤/ ٢٤٤، وتعقبه الذهبي بقوله: "علي (ابن مسعدة) لين"، وفيه علة أخرى، وهي عنعنة قتادة، وتقدم، ح: ١٧٥.

٤٢٥٢_ [حسن] أخرجه أحمد: ١/ ٣٧٦، والحميدي، ح: ١٠٥ عن سفيان بن عيينة به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٤/ ٢٤٣، والذهبي، وله شواهد عند ابن حبان، والحاكم وغيرهما.

ہوتو استاد سے دریافت کر لینا احترام کے منافی نہیں۔

٤٢٥٣- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ».

۴۲۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک نزع کا عالم طاری نہ ہو۔''

فوائد ومسائل: ① نزع سے مراد روح قبض کرنے کا عمل شروع ہونا ہے۔ ② جب موت کے فرشتے ظاہر ہو جاتے ہیں تو عالم آخرت سے تعلق قائم ہو جاتا ہے‘ اس لیے توبہ کی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ بندے کو چاہیے کہ جلد از جلد توبہ کر لے‘ معلوم نہیں کب آخری وقت آ جائے۔

٤٢٥٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً. فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا. فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ ۚ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُولَ اللهِ أَلِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ: «هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي».

۴۲۵۴- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے‘ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ اس نے ایک (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا ہے۔ اور وہ نبی ﷺ سے اس گناہ کا کفارہ دریافت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّـاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ﴾ ''دن کے کناروں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کیجیے۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے۔'' اس آدمی نے

٤٢٥٣_[حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ["إن الله يقبل توبة العبد مالم يغرغر]، ح:٣٥٣٧ من حديث ابن ثوبان به، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح:٢٤٤٩، والحاكم: ٤/ ٢٥٧، والذهبي، وحسنه البغوي في شرح السنة: ٥/ ٩٠، ح:١٣٠٦، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ٢٤٥٠ وغيره.

٤٢٥٤_[صحيح] تقدم، ح:١٣٩٨.

کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (رعایت) میرے (ہی) لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔''

فوائد ومسائل: ① بعض گناہ دوسرے گناہوں سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ جتنا بڑا گناہ ہوگا اس کی معافی کے لیے اتنی بڑی نیکی کی ضرورت ہے۔ ② وہ شخص اپنے گناہ پر نادم تھا اور اس کی معافی کے لیے ہر کفارہ ادا کرنے کو تیار تھا' اس وجہ سے وہ گناہ نماز کی برکت سے معاف ہو گیا۔ جو شخص نادم نہ ہو' گناہ کو معمولی سمجھے' اس کا چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ ③ آیت کے شان نزول سے اس کا مطلب اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن آیت میں مذکور حکم امت کے سب افراد کے لیے ہوتا ہے۔ ④ گناہ ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرنی چاہیے' مثلاً: نفل نماز پڑھ کر گناہ کی معافی کی دعا کرے' یا صدقہ خیرات کرے' یا کوئی اور نیکی کرے جو اس گناہ کی معافی سے مناسبت رکھتی ہو' مثلاً ذکر اذکار' تلاوت اور نفلی روزہ وغیرہ۔

٤٢٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ. فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فِي الْبَحْرِ. فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذٰلِكَ. فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ أَوْ

۴۲۵۵- امام زہری ؒ نے (اپنے شاگرد معمر سے) فرمایا: کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پہلی حدیث یہ ہے جو) حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی (اور زندگی میں بہت گناہ کیے)' جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا' پھر مجھے (میری لاش کو) پیس کر' مجھے (میری راکھ کو) ہوا میں اڑا دینا اور سمندر میں بہا دینا۔ قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ ان بیٹوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا ہے حاضر کر دے (ایسے ہی سمندر سے بھی اس کی راکھ کے

٤٢٥٥ـ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ح: ٣٤٨١، من حديث معمر به، ومسلم، التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالٰى، وأنها تغلب غضبه، ح: ٢٧٥٦/ ٢٥ من حديث عبدالرزاق به.

مَخَافَتُكَ يَارَبِّ فَغَفَرَ لَهُ، لِذٰلِكَ».

ذرات جمع کر کے اسے زندہ کر دیا) اچانک وہ (زندہ سلامت) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کام کیا ہے' اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اسے معاف کر دیا۔"

٤٢٥٦- قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ، فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا. فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ».

۴۲۵۶- امام زہری ؒ نے (دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے) فرمایا: اور مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ ؓ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ اس نے اسے باندھ دیا تھا' نہ اسے کچھ کھانے کو دیا' نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی حتی کہ وہ (بھوک سے) مر گئی۔"

قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ.

امام زہری ؒ نے فرمایا: (میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں) تاکہ کوئی (اپنی نیکیوں پر) بھروسا نہ کرے اور کوئی (اللہ کی رحمت سے) مایوس نہ ہو۔

فوائد ومسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اللہ کے عذاب سے خوف بھی رکھنا چاہیے۔ ② محدثین کی فقاہت صرف اختلافی فروعی مسائل تک محدود نہ تھی بلکہ ایمان' اخلاق اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ ③ اپنی لاش جلانے اور اس کی راکھ اڑانے کی وصیت کرنے کی وجہ موت کے وقت خشیت کی کیفیت کا غلبہ تھی' اس لیے اس کی یہ غلطی بھی معاف ہو گئی کہ اس نے نامناسب وصیت کی۔ ④ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو زندہ کیے بغیر روح سے بھی سوال کر سکتا تھا لیکن اس کو اللہ نے اپنی قدرت اور سطوت کا مشاہدہ کروا دیا۔ ⑤ قبر کے عذاب اور نعمت سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو موت کے بعد قیامت تک پیش آئیں گے۔ یہ حالات ہر شخص کو پیش آتے ہیں' خواہ اسے دفن کیا جائے یا اسے جنگلی جانور یا مچھلیاں کھا جائیں یا اس کو خاکِ سیاہ کر کے اس کے ذرے بکھیر دیے جائیں یا اس کی راکھ کو کسی برتن میں محفوظ کر لیا جائے یا اس کی لاش محفوظ ہو جسے لوگ دیکھ رہے ہوں۔ ⑥ عذاب قبر کا تعلق عالم غیب سے ہے' اس لیے زندہ انسان اس کے

٤٢٥٦_ [صحيح] انظر الحديث السابق.

ادراک کی طاقت نہیں رکھتے۔ ⑦ کسی بھی جاندار چیز پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، خاص طور پر ایسا ظلم جس سے جاندار ایک ہی بار مر جانے کے بجائے تڑپ تڑپ کر اور سسک سسک کر مرے۔ ⑧ پالتو جانوروں کی ضروریات کا خیال رکھنا فرض ہے بلکہ ایسے جانور جو کسی کے پالتو نہیں، ان پر رحم کرنے سے بھی اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے، جیسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے گناہ گار انسان کی مغفرت ہو گئی تھی۔

٤٢٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ: يَاعِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ. فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ. فَسَلُونِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ. فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلٰى قَلْبِ أَتْقٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوِ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلٰى قَلْبِ أَشْقٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا،

۴۲۵۷- حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہ کرنے والے ہو، سوائے اس کے جسے میں محفوظ رکھوں، اس لیے مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمھیں بخش دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں، پھر وہ مجھ سے میری قدرت کے واسطے سے بخشش کی درخواست کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔ تم سب راہ بھولے ہوئے ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، چنانچہ مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ تم سب فقیر (محتاج اور مفلس) ہو، سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہٰذا مجھ سے مانگو، میں تمھیں رزق دوں گا۔ اگر تمھارے زندہ، فوت شدہ، پہلے اور پچھلے، تر اور خشک اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی انسان جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بدنصیب (اور بدکار) بندے جیسے دل والے بن جائیں، اس سے میری

٤٢٥٧_[إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [فيه أربعة أحاديث . . .]، ح: ٢٤٩٥ من حديث ليث عن شهر به، وقال: "حسن" وروى بعضهم عن شهر عن معدي كرب عن أبي ذر به، وأكثره في صحيح مسلم.

فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ ـ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا. ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ. عَطَائِي كَلَامٌ. إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ».

بادشاہت میں مچھر کے پر جتنی کمی نہیں آئے گی۔ اگر تمھارے زندہ، فوت شدہ، پہلے اور پچھلے، تر اور خشک اکٹھے ہو کر (مجھ سے سوال کریں اور) ہر مانگنے والا وہ سب کچھ مانگ لے جس کی وہ (زیادہ سے زیادہ) تمنا کر سکتا ہے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی ہی کمی آئے گی جیسے کوئی سمندر کے کنارے پر جائے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، کیونکہ میں سخی اور عظمتوں والا ہوں۔ میری عطا کلام کرنا ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کروں تو اسے صرف یہ کہتا ہوں: ہو جا، وہ ہو جاتی ہے۔''

فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور اسے تمھارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے، اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب راہ بھولے ہوئے ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں غذا عنایت کروں، پس مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں (لباس) پہناؤں، پس مجھ سے لباس مانگو، میں تمھیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں، پس مجھ سے بخشش مانگو، میں تمھیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ میرا کچھ نقصان کر سکو اور تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے پچھلے، انسان اور جن سب سے زیادہ متقی فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے پچھلے، انسان اور جن سب سے زیادہ بدکار فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میرے پاس (موجود خزانوں) میں اتنی ہی کمی ہوگی، جتنی سوئی ڈبونے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے۔ میرے بندو! یہ تمھارے ہی اعمال ہیں جنھیں میں تمھارے لیے شمار کرتا (اور محفوظ رکھتا) ہوں، پھر تمھیں وہ پورے پورے دے دوں گا (ان کی جزا پوری دوں گا) تو جسے بھلائی ملے وہ اللہ کا شکر کرے اور جسے دوسری چیز پیش آئے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔'' (صحیح مسلم، البر والصلة والأدب، باب تحريم الظلم، حديث:

۲۵۷۷) ② بندے کو اللہ سے امید اور خوف کا تعلق رکھنا چاہیے۔ ③ ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ ہی ہے، لہٰذا اسی سے مانگنا چاہیے جس کے خزانے لامحدود ہیں۔ ④ نیک بننے میں انسان کا اپنا فائدہ ہے اور برا بننے میں اپنا نقصان ہے۔ ہم اللہ کا کچھ نہیں سنوار سکتے، نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ ⑤ اللہ کی عظمت اور اپنی بے مائیگی کا احساس انسان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لَهُ (التحفة ۳۱)

باب: ۳۱- موت کی یاد اور اس کے لیے تیاری

٤٢٥٨- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ» يَعْنِي الْمَوْتَ.

۴۲۵۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لذتیں ختم کر دینے والی، یعنی موت، کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“

٤٢٥٩- حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا» قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: «أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا

۴۲۵۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آئے، انھوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا، پھر کہا: اللہ کے رسول! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو۔“ انھوں نے کہا: کون سا مومن زیادہ عقل مند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں، یہی عقل مند ہیں۔“

٤٢٥٨ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، ح: ٢٣٠٧ عن محمود به، وقال: "غريب حسن".

٤٢٥٩ـ [حسن] * فروة بن قيس تابعه العلاء بن عتبة، حلية الأولياء: ١/ ٣١٣، وأبومعيد حفص بن غيلان عند الطبراني في مسند الشاميين: ٢/ ٣٩٢، ح: ١٥٥٩، وإسناده حسن، وصححه الحاكم: ٤/ ٥٤٠، ٥٤١، ووافقه الذهبي، ورواه مجاهد عن ابن عمر به، الطبراني في الصغير: ٢/ ٨٧، والكبير: ١٢/ ٤١٧، ح: ١٣٥٦٣، وقال الهيثمي: ١٠/ ٣٠٩ "إسناده حسن".

بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا . أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ» .

فوائد و مسائل: ① اچھا اخلاق اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② موت کا ذکر کرنے سے دل کی غفلت دور ہوتی ہے۔ ③ موت کو یاد رکھنے سے آخرت کے لیے تیاری کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ ④ اصل عقل مندی آخرت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔ دنیا کی فانی اور بے حقیقت اشیاء پر پوری توجہ لگا دینا بے وقوفی ہے۔

٤٢٦٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ . وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ، ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ» .

۴۲۶۰- حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے (نفس کی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے) اور اللہ سے (جھوٹی) امیدیں وابستہ کرے۔“ (یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے لیکن عمل ایسے کرے جس سے اس کی رحمت کی بجائے اس کا غضب حاصل ہو۔)

٤٢٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ : حَدَّثَنَا [سَيَّارٌ] : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ . فَقَالَ : «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ : أَرْجُو اللّٰهَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَأَخَافُ ذُنُوبِي . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ ، فِي مِثْلِ هٰذَا

۴۲۶۱- حضرت انس ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو قریب الوفات تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے (اس کی رحمت کی) امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈر بھی لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بندے کے دل میں ایسے موقع پر یہ دونوں چیزیں (امید اور خوف) جمع ہو

٤٢٦٠- **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب حديث الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت]، ح: ٢٤٥٩ من حديث أبي بكر بن أبي مريم به، وقال: "حسن"، وانظر، ح: ١٤٨٠ لحال ابن أبي مريم هٰذا.

٤٢٦١- **[حسن]** أخرجه الترمذي، الجنائز، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت، ح: ٩٨٣ من حديث سيار بن حاتم به، وقال: "حسن غريب".

الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ».

جائیں' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے بچالیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔"

فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی کی عیادت کرنا اور اس کی خیریت دریافت کرنا مسنون ہے' خاص طور پر جب کہ مریض کی کیفیت ایسی ہو کہ آخری وقت قریب محسوس ہوتا ہو۔ ② بندے کو وفات کے وقت امید اور خوف دونوں کو سامنے رکھنا چاہیے' تاہم امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اگر بندے کے دل میں امید و خوف کی کیفیت ہو تو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے' اس طرح اللہ کے غضب سے پناہ مل جاتی ہے۔

٤٢٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أُخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَيُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ فُلَانٌ. فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أُدْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتَّى يُنْتَهٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ: أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ

۴۲۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: "قریب الوفات آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں' اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں: نکل اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی۔ نکل' تو قابل تعریف ہے۔ تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی (نعمتوں کی) اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اسے برابر اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اسے آسمان کی طرف چڑھا لے جاتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں شخص ہے۔ تب کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک روح کو جو پاک جسم میں تھی۔ داخل ہو جا' تو قابل تعریف ہے۔ اور تجھے خوشخبری ہو' رحمت اور خوشبو کی اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اسے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ اسے لے کر اس آسمان تک پہنچتے ہیں جس پر اللہ عزوجل کی ذاتِ اقدس ہے۔ اگر (مرنے والا) آدمی برا ہو تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے خبیث روح

٤٢٦٢ـ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٦٤، ٦/ ١٤٠، والنسائي في الكبرٰى: ٦/ ٤٤٣، ٤٤٤، ح: ١١٤٤٢ من حديث ابن أبي ذئب به، وصححه البوصيري.

الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ. أُخْرُجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ. وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلَا يُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ. فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ. اِرْجِعِي ذَمِيمَةً. فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ».

جو گندے جسم میں تھی۔ نکل، تو قابل مذمت ہے۔ تجھے خوشخبری ہو کھولتے ہوئے پانی کی، پیپ کی اور دوسرے اس کے مختلف عذابوں کی۔ اسے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھلتا۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے: اس ناپاک روح کو کوئی خوش آمدید نہیں جو ناپاک جسم میں تھی۔ واپس ہو جا قابل مذمت ہو کر۔ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ تب اسے آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور وہ قبر میں آ پہنچتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① فرشتے اللہ کی مقدس مخلوق ہیں جو اللہ کے حکم سے مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ ② انسانوں کی روح قبض کرنے کے لیے بھی فرشتے مقرر ہیں جن کا سردار وہ ہے جسے حدیث میں ”ملک الموت“ (موت کا فرشتہ) کہا گیا ہے اور عوام میں اس کا نام عزرائیل مشہور ہے۔ ③ فرشتے قریب الوفات آدمی کے پاس آ کر اسے مخاطب کرتے ہیں۔ اس وقت وہ انھیں دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے لیکن دوسرے انسان انھیں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ان کی بات ہی سن سکتے ہیں۔ ④ روح ایک غیر مادی وجود ہے جس کی موجودگی میں جسم زندہ کہلاتا ہے لیکن فرشتے اسے نکالتے، پکڑتے، اس سے بات کرتے اور برے انسان کی روح کو سزا بھی دیتے ہیں۔ ⑤ آسمان ایک ٹھوس وجود ہے جس کے دروازے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے آتے جاتے ہیں۔ ⑥ نیک روح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے جب کہ بری روح کو آسمان تک لے جایا جاتا ہے لیکن اسے اوپر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ ⑥ قبر کا عذاب بھی ان غیبی معاملات میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ موجودہ جسمانی حواس کے ساتھ اس کا ادراک ممکن نہیں۔ مومن کے لیے قبر کی راحت بھی اسی قبیل سے ہے۔

٤٢٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ

۴۲۶۳- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت

٤٢٦٣ـ [صحيح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ٣٩٢ من حديث عمر بن علي به، وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث مطر بن عكامس، أخرجه الترمذي، ح: ٢١٤٦، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم ◀◀

الْجَحْدَرِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ [شَبَّةَ] بْنِ عَبِيدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ، أَوْثَبَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ، قَبَضَهُ اللهُ سُبْحَانَهُ. فَتَقُولُ الْأَرْضُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي».

ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی شخص کی موت کسی خاص جگہ پر آنا مقدر ہوتی ہے' اس کی (کوئی دنیوی) ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے۔ جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فوت کر لیتا ہے۔ قیامت کے دن زمین کہے گی: میرے مالک! تو نے میرے پاس جو امانت رکھی تھی' وہ یہ (حاضر) ہے۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ کا علم کامل اور اکمل ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کس شخص کی موت کہاں آنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ بندے کو معلوم نہیں۔ ارشاد ہے: ﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ (لقمان ۳۱:۳۴) ''کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' ② انسان کی موت اپنے مقرر وقت ہی پر آتی ہے' ظاہری طور پر کوئی سبب بن جاتا ہے جسے ہم حادثہ قرار دے لیتے ہیں۔

٤٢٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ». فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَا. إِنَّمَا ذٰاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ. إِذَا بُشِّرَ

۴۲۶۴- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے' اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے' اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! موت کو ناپسند کرنے میں اللہ کی ملاقات سے ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ اور ہم سب (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ (تو پھر نجات کیسے ہوگی؟) نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں' اس سے موت کے وقت کی کیفیت

◀◀ على شرط الشيخين: ١/ ٤٢، ووافقه الذهبي.

٤٢٦٤ـ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب من أحب لقاء الله، أحب الله لقاءه . . . الخ، ح: ٢٦٨٤/ ١٥ من حديث سعيد بن أبي عروبة به، ومنه علقه البخاري، ح: ٦٥٠٧.

بِرَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ. فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ. وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

مراد ہے۔ جب (بندے کو) اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوش خبری دی جاتی ہے‘ وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے‘ تب اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا (اور اس سے خوش ہوتا) ہے۔ اور جب (کسی بندے کو) اللہ کے عذاب کی بشارت دی جائے‘ وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا (مرنے سے گھبراتا ہے)‘ اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔“

فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے نیک آدمی کو فرشتے خوش خبری دیتے ہیں‘ چنانچہ اسے اللہ کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ ② فوت ہونے والے برے آدمی کو فرشتوں کی خوف ناک کیفیت سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے‘ پھر فرشتے بھی اسے یہی خبر دیتے ہیں تو اسے مزید یقین ہو جاتا ہے‘ اس لیے اس کو مرنے سے خوف آتا ہے اور وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا۔

٤٢٦٥- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي، مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي، إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي».

۴۲۶۵- حضرت انس ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ موت کی تمنا ضرور کرنا ہی چاہے تو یوں کہے: [اَللّٰهُمَّ أُحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي، إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي] ”اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو۔ اور مجھے اس وقت فوت کرنا جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔“

فوائد و مسائل: ① زندگی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں نیکیاں کر کے بندہ اللہ کو راضی کر سکتا ہے اور جنت کے بلند درجات حاصل کر سکتا ہے۔ ② موت کی دعا‘ زندگی کی نعمت کی ناشکری ہے۔ ③ موت کی تمنا

٤٢٦٥_ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الجنائز، باب في كراهية تمني الموت، ح:٣١٠٨ من حديث عبدالوارث به، ومن حديثه أخرجه البخاري، ح:٥٦٧١، ومسلم، ح:٢٦٨٠ وغيرهما، ورواه ثابت عن أنس به (متفق عليه).

بے صبری کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوسی بھی' اس لیے موت کی دعا کرنے کی بجائے مشکلات ٹل جانے کی دعا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ④ حدیث میں ذکر کردہ دعا میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فیصلوں کو خوشدلی سے قبول کرنے کا اظہار ہے۔ ⑤ دنیا کی مشکلات وقتی ہیں جب کہ اللہ کی ناراضی آخرت کی ابدی نعمتوں سے محرومی کا باعث ہے۔

(المعجم ٣٢) - بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلٰى (التحفة ٣٢)

باب: ۳۲- قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

٤٢٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى. إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ. وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو (کر مٹی میں مل) جاتی ہے' سوائے ایک ہڈی کے' وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ ہے۔ قیامت کے دن اسی سے تخلیق شروع ہوگی۔''

فوائد و مسائل: ① قبر میں انسان کا جسم آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے حتی کہ ہڈیاں بھی مٹی بن کر مٹی میں مل جاتی ہیں' اس کے باوجود قبر کا عذاب و ثواب باقی رہتا ہے۔ ② ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ بوسیدگی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسی سے جسم انسانی کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔ یہ مُہرہ کس طرح محفوظ رہتا ہے؟ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

٤٢٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِئٍ، مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ، يَبْكِي. حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ.

۴۲۶۷- حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی بربری ؒ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان ؓ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو

٤٢٦٦ـ أخرجه البخاري، التفسير، باب: "يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا"، ح: ٤٩٣٥، ومسلم، الفتن، باب ما بين النفختين، ح: ٢٩٥٥/ ١٤١ من حديث أبي معاوية به مطولاً.

٤٢٦٧ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في فظاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة، ح: ٢٣٠٨ من حديث يحيى بن معين به، وقال: "حسن غريب".

فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَبْكِي. وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ».

رونا نہیں آتا اور اس (قبر) کو دیکھ کر روتے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پا سکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔'' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جو بھی منظر کبھی دیکھا ہے' قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ کے خوف سے رونا ایمان کی نشانی ہے۔ ② قبر سے نجات کا مطلب قبر میں سوال جواب کا مرحلہ خیریت سے طے ہو جاتا ہے۔ اگر سوالوں کے صحیح جواب دینے کی توفیق مل گئی تو قیامت کے مراحل بھی آسان ہو جائیں گے ورنہ قیامت کے سخت مراحل قبر کی نسبت بہت زیادہ ہولناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سے محفوظ رکھے۔ ③ قبر کو سب سے خوفناک منظر دنیا کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے ورنہ جہنم کے عذاب کا منظر اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہے۔

٤٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ

۴۲۶۸- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت قبر میں پہنچ جاتی ہے تو نیک آدمی کو قبر میں (اٹھا کر) بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں تھا؟ وہ کہتا ہے: اسلام میں۔ کہا جاتا ہے: یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول' ہمارے پاس اللہ کے ہاں سے واضح دلائل لے کر آئے تو ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ کہا جاتا ہے: تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کوئی اس قابل نہیں کہ (دنیا میں) اللہ کو دیکھ سکے۔ تب اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ آگ

٤٢٦٨_ [صحيح] تقدم، ح: ٤٢٦٢.

يَرَى اللهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَا وَقَاكَ اللهُ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ. وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ. وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْغُوفًا. فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَاأَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ. فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللهُ عَنْكَ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى».

آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: دیکھ اللہ نے تجھے کس چیز سے بچا لیا ہے' پھر اس کے لیے جنت کی طرف دریچہ کھولا جاتا ہے' وہ اس کی آب و تاب اور اس کی نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے: یقین پر تو تھا اور اسی پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ۔ برے آدمی کو قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے تو وہ گھبرایا ہوا اور بدحواس ہوتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں تھا؟ وہ کہتا ہے: معلوم نہیں۔ اسے کہا جاتا ہے (تیری طرف مبعوث ہونے والا) یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: (مجھے معلوم نہیں۔) میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا وہ میں نے بھی کہہ دی۔ تب اس کے لیے جنت کی طرف ایک دریچہ کھولا جاتا ہے' اسے اس کی آب و تاب اور اس کی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے: دیکھ اللہ نے تجھے کس چیز سے محروم کر دیا۔ پھر اس کے لیے جہنم کی طرف دریچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ اسے دیکھتا ہے کہ آگ آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو (زندگی میں بھی) شک پر تھا اور اسی حالت میں مر گیا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا۔ إن شاء اللّٰہ.

فوائد و مسائل: ① قبر میں سوال جواب کا مرحلہ یقینی ہے لیکن اس کا تعلق عالمِ غیب سے ہے جس کو زندہ انسان محسوس نہیں کر سکتے۔ نبیٔ اکرم ﷺ کو اس کا احساس ہو جاتا تھا کیونکہ اس قسم کے غیبی معاملات انبیائے کرام کو دکھا دیے جاتے ہیں۔ ② جو شخص دنیا میں ایمان اور عمل صالح پر قائم تھا اس کو صحیح جوابات کی توفیق ملتی ہے۔ جس کے دل میں ایمان نہیں تھا' وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ③ قبر میں ہر انسان کو جنت اور جہنم کا منظر دکھایا جاتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم کے اثرات محسوس کرتا ہے' تاہم جنت یا جہنم میں دائمی طور پر داخلہ قیامت کے دن ہوگا۔ ④ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کو مخاطب کرنا اور اسے قبر

کے سوالوں کے جواب بتانا حدیث سے ثابت نہیں' اس لیے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت کے بعد میت کا اس دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

٤٢٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾» [إبراهيم: ٢٧]

۴۲۶۹- حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔'' اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ اور (دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے:) میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ ''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

فوائد و مسائل: ① پکی بات سے مراد کلمۂ توحید ہے۔ مومن اللہ کی توفیق سے دنیا کی زندگی میں اس پر قائم رہتا ہے جس کے نتیجے میں قبر میں وہ سوال جواب کے مرحلے میں ثابت قدم رہتا ہے۔ منافق دنیا کی زندگی میں اس پر قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان متزلزل ہوتا ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا رہتا ہے' لہٰذا آخرت کی اس پہلی منزل (قبر) میں بھی وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ② قبر میں عذاب نفاق اعتقادی سے کم تر گناہوں پر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ پیشاب سے جسم اور لباس کو بچانے کی کوشش نہ کرنا' ایک کی بات دوسرے کو بتا کر لڑائی کرا دینا وغیرہ۔

٤٢٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے'

٤٢٦٩_ أخرجه البخاري، الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ١٣٦٩، ٤٦٩٩ من حديث شعبة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه . . . الخ، ح: ٢٨٧١/ ٧٣ عن ابن بشار به.

٤٢٧٠_ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ١٠٧٢ من حديث عبدالله به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه البخاري، ح: ١٣٧٩، ومسلم، ح: ٢٨٦٦ وغيرهما من حديث مالك عن نافع به، وهو في الموطأ: ١/ ٢٣٩.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے حتی کہ تجھے قیامت کے دن (قبر سے) اٹھایا جائے۔''

فوائد و مسائل: ① قبر کے ساتھ جنت اور جہنم کا جو تعلق قائم ہوتا ہے' اس کی وجہ سے مرنے والے کو جنت یا جہنم کی ہوا مسلسل آتی رہتی ہے' اور ایک حد تک راحت یا عذاب بھی مسلسل ہوتا ہے لیکن دن رات میں دو دفعہ اسے جنت یا جہنم میں موجود اس کا گھر بھی دکھایا جاتا ہے تاکہ اس کی خوشی یا رنج میں مزید اضافہ ہو۔ ② ''یہ تیرا ٹھکانا ہے'' اس میں اشارہ قبر کی طرف ہے' یعنی تو اس قبر میں رہے گا حتی کہ قیامت آئے اور تو اس ٹھکانے پر پہنچے جو تجھے دکھایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اشارہ اس ابدی ٹھکانے کی طرف ہو جو اسے دکھایا جاتا ہے' یعنی اسے قیامت تک جنت یا جہنم کا وہ مقام روزانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تو اس مقام پر پہنچے گا۔

٤٢٧١- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ».

۴۲۷۱- حضرت عبدالرحمٰن بن کعب انصاری ؒ اپنے والد حضرت کعب بن مالک انصاری ؓ سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی جان ایک پرندے کی صورت میں جنت کے درختوں سے (پھل) کھاتی ہے حتی کہ اٹھنے کے دن (قیامت کو) دوبارہ اپنے جسم میں چلی جائے گی۔''

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جو کہ اسی مفہوم کی ہے' اس کی تحقیق میں لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی روایت (۴۲۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ مذکورہ روایت کو

٤٢٧١ـ [ضعيف] تقدم، ح: ١٤٤٩.

وہ خود ضعیف قرار دے چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شیخ ؒ سے تسامح ہوا ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:۲۵/ ۵۵-۵۹‘ والصحيحة للألباني‘ رقم: ۹۹۵‘ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عود‘ رقم:۴۲۷۱) ② پچھلی حدیث میں مذکور تھا کہ میت کو قبر ہی میں جنت کی یا جہنم کی ہوا پہنچتی ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ پرندے کی صورت میں جنت کے پھل کھاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ انسان کے درجات کے لحاظ سے ہو کہ بعض مومنوں کو قبر میں جنت کی نعمتیں ملتی ہوں اور بعض کو جنت میں پہنچا دیا جاتا ہو‘ جیسے شہداء کے بارے میں یہی الفاظ وارد ہیں۔ واللہ أعلم.

٤٢٧٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْأُبُلِّيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا. فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّ».

۴۲۷۲- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب میت قبر میں پہنچتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا نظر آتا ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑو نماز پڑھ لینے دو۔‘‘

فوائد ومسائل: ① قبر میں سورج غروب ہونے کا منظر بھی ایک آزمائش ہے جس سے سچے مومن کی اور نام نہاد مسلمان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ② زندگی میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا نہایت ضروری ہے ورنہ قبر کے امتحان میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔ ③ آنکھیں ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ غافل ہو کر سویا رہا جس کی وجہ سے عصر کی نماز میں دیر ہو گئی‘ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ فوراً نماز پڑھ لے تاکہ مزید تاخیر نہ ہو۔

(المعجم ٣٣) - بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ

(التحفة ٣٣)

باب:۳۳-مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان

٤٢٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۷۳- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے‘

٤٢٧٢ـ [**صحيح**] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ٨٦٧ من حديث إسماعيل بن حفص به، وصححه ابن حبان، ح: ٧٧٩، وحسنه البوصيري إن كان أبو سفيان سمعه من جابر، وله شاهد عند البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ٦٤ (بتحقيقي)، وصححه ابن حبان، ح: ٧٨١، والحاكم: ١/ ٣٧٩، ٣٨٠ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن كما قال الهيثمي في المجمع: ٣/ ٥٢.

٤٢٧٣ـ [**ضعيف**] وضعفه البوصيري لضعف حجاج بن أرطاة، وتقدم، ح: ٤٩٦، ١١٢٩، ٢٥٨٧ * وعطية تقدم، ح: ٣٧، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ٣٢٤٣ وغيره، وفيه عطية العوفي ضعيف، وأخرج أبوداود، ح: ٤٧٤٢ بلفظ◀◀

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ صَاحِبَيِ الصُّورِ بِأَيْدِيهِمَا أَوْ فِي أَيْدِيهِمَا قَرْنَانِ. يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَتٰى يُؤْمَرَانِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صور پھونکنے والے دونوں فرشتوں کے ہاتھوں میں دو نرسنگے (بگل) ہیں۔ وہ نظر اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں کہ کب انھیں (پھونک مارنے کا) حکم دیا جائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① صور (نرسنگا) ایک قسم کا بگل ہوتا تھا جو کسی جانور کے سینگ سے بنایا جاتا تھا۔ ② مذکورہ روایت ضعیف ہے، تاہم قرآن مجید میں صور میں پھونکنے کی بابت یہ ارشاد الٰہی ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ یکایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔“ (الزمر ۳۹:۶۸) ③ صور کی حقیقت و کیفیت سے اللہ تعالیٰ ہی باخبر ہے۔ ہمیں جتنی بات بتائی گئی ہے اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔

٤٢٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، بِسُوقِ الْمَدِينَةِ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ. قَالَ: تَقُولُ هٰذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ [الزمر: ٦٨] فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا

۴۲۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے (بات چیت کے دوران میں) کہہ دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو منتخب فرما کر انسانوں پر فضیلت دی! ایک انصاری صحابی نے ہاتھ اٹھایا اور اس (یہودی) کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اور کہا: تو یہ الفاظ کہتا ہے؟ حالانکہ ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ﴾ ”اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین والے سب

◀◀ "الصور قرن ينفخ فيه"، وحسنه الترمذي، ح: ٣٢٤٤، وصححه الحاكم: ٢/ ٥٠٦، ٤/ ٥٦٠، ووافقه الذهبي.

٤٢٧٤ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الزمر، ح: ٣٢٤٥ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ. فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَمَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ».

بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے' پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔'' سب سے پہلے سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ ؑ عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو تھامے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں کہ انھوں نے مجھ سے پہلے (ہوش میں آ کر) سر اٹھا لیا ہو گا یا وہ ان افراد میں شامل ہوں گے جنھیں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں یونس بن متّٰی ؑ سے افضل ہوں اس نے جھوٹ کہا۔''

فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں اپنے دین کی غیرت مطلوب ہے لیکن اگر اس کا اظہار ایسے انداز سے ہو جس سے کسی دوسرے نبی کی تحقیر نکلتی ہو تو جائز نہیں۔ ② صحابی نے یہودی کو اس لیے تھپڑ مارا تھا کہ اس کے کلام سے حضرت محمد ﷺ پر حضرت موسیٰ ؑ کی فضیلت کا اشارہ ملتا تھا اور یہ حرکت ناشائستہ تھی۔ ③ حضرت موسیٰ ؑ کی جزوی افضلیت کا ذکر اس لیے فرمایا گیا کہ سچی بات بھی اس انداز سے نہیں ہونی چاہیے جس سے غلط مفہوم سمجھے جانے کا اندیشہ ہو۔ ④ قیامت کے حالات غیب سے تعلق رکھتے ہیں' ان میں سے جتنی بات نبی ﷺ کو بتائی گئی' آپ ﷺ کو معلوم ہو گئی اور جو نہیں بتائی گئی وہ معلوم نہیں ہوئی' اس لیے نبی ﷺ کے لیے کلی علم غیب کا عقیدہ درست نہیں۔ ⑤ عرش اللہ کی مخلوق ہے جس کے پائے ہیں' قیامت کے دن اسے سب دیکھیں گے اور بعض خاص نیکیوں کے عامل اس کے سائے میں محشر کی شدتوں سے محفوظ ہوں گے۔ ⑥ صور کی آواز سے جو لوگ بے ہوش نہیں ہوں گے' ان کی وضاحت حدیث میں نہیں۔ اس میں اپنی طرف سے رائے زنی مناسب نہیں۔ ⑦ مذکورہ حدیث میں صور میں پھونکنے کی بابت یہ مروی ہے کہ صور میں دو مرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلی اور دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان کتنا فاصلہ ہو گا؟ اس کی بابت حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں مرتبہ صور پھونکنے میں چالیس کا فاصلہ ہو گا۔'' لوگوں نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ پھر انھوں نے کہا چالیس برس کا؟ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ انھوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: میں نے نہیں کہہ سکتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا سارا بدن بوسیدہ ہو جائے گا (گل سڑ جائے گا) مگر ریڑھ کی ہڈی کا سر باقی رہے گا' پھر قیامت کے دن اسی سے آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔'' (صحيح البخاري' التفسير' حديث: ۴۸۱۴)

٤٢٧٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدِهِ وَقَبَضَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ. أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ» قَالَ: وَيَتَمَايَلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟

۴۲۷۵- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبار (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) اپنا ہاتھ بند کیا‘ پھر اسے کھولنے اور بند کرنے لگے۔ پھر فرمائے گا: ”میں جبار (زبردست) ہوں۔ میں بادشاہ ہوں‘ کہاں ہیں (دنیا کے نام نہاد) جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟“ (یہ فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ (جوش کے ساتھ) دائیں بائیں حرکت فرماتے تھے حتی کہ میں نے دیکھا کہ منبر نیچے تک حرکت کر رہا تھا۔ اور میں (دل میں) کہنے لگا: کہیں وہ (منبر) نبی ﷺ کو لے کر گر نہ پڑے؟

فوائد ومسائل: ① اللہ کا ہاتھ اس کی صفت ہے‘ جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اس کی تاویل کرنا بھی درست نہیں اور انسانی ہاتھ سے تشبیہ دینا بھی درست نہیں۔ ② اللہ کا کلام کرنا بھی اس کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام فرماتا ہے اور جس مخلوق سے کلام فرماتا ہے‘ انھیں آواز سنائی دیتی ہے‘ جیسے فرشتوں سے کلام فرماتا ہے یا موسیٰ ؑ سے کلام فرمایا یا قیامت کے دن بندوں سے کلام فرمائے گا۔

٤٢٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «حُفَاةً، عُرَاةً»

۴۲۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن لوگ کس حالت میں اٹھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ننگے پاؤں‘ ننگے بدن۔“ میں نے کہا: اور عورتیں؟ فرمایا: ”عورتیں بھی۔“

٤٢٧٥ـ [صحيح] تقدم، ح: ١٩٨.

٤٢٧٦ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الحشر، ح: ٦٥٢٧، من حديث حاتم بن أبي صغيرة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ٢٨٥٩/ ٥٦ عن ابن أبي شيبة به.

قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: «وَالنِّسَاءُ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ فَمَا نَسْتَحْيِي؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اَلْأَمْرُ أَهَمُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ».

میں نے کہا: ”اللہ کے رسول! ہمیں شرم نہیں آئے گی؟ فرمایا: ”عائشہ! معاملہ اس سے زیادہ سخت ہے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔ (اپنی اپنی پریشانی میں کسی کو اتنا ہوش ہی کہاں ہوگا کہ وہ دیکھتا پھرے دوسرے ننگے ہیں یا لباس پہنے ہوئے ہیں۔“)

فوائد ومسائل: ① لوگ جب قبروں سے نکلیں گے اس وقت ننگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے‘ بعد میں انھیں اپنے اپنے درجے کے مطابق لباس مل جائے گا۔ ② قیامت کے معاملات بہت سخت ہیں۔ بعض مراحل ایسے ہیں جن میں کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا‘ البتہ بعض مراحل میں ایک دوسرے سے بات چیت ہوگی۔

٤٢٧٧- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ. فَأَمَّا عَرْضَتَانِ، فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي. فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ».

۴۲۷۷- حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں تو بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جائیں گی۔ تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ کوئی اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔“

٤٢٧٨- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

۴۲۷۸- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾ ”جس دن

٤٢٧٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤/ ٤١٤ عن وكيع به، وأعله البوصيري بالانقطاع بين الحسن وأبي موسى، وصرح الحسن البصري بالسماع من أبي موسى الأشعري عند ابن أبي الدنيا، النهاية في الفتن والملاحم: ٢/ ٤٠، ٤١، ح: ٨٢٢ بتحقيقي، في رواية عقبة بن عبدالله الأصم الرفاعي البصري عنه * عقبة ضعيف وربما دلس كما في التقريب فتصريح السماع خطأ بلا ريب، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ٢٤٢٥ وغيره وفيه الحسن، وهو مدلس وعنعن عن أبي هريرة.

٤٢٧٨ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول الله تعالى: "ألا يظن أولئك أنهم مبعوثون. . ."، ح: ٦٥٣١ من حديث عيسى بن يونس، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا الله على أهواله، ح: ٢٨٦٢/ ٦٠ عن ابن أبي شيبة به.

النَّبِيِّ ﷺ، ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ٦] قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" اور فرمایا: "آدمی آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں کھڑا ہوگا۔"

فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن سورج بہت قریب ہوگا جس کی وجہ سے بہت پسینہ آئے گا لیکن یہ پسینہ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق کم زیادہ ہوگا۔ ② بعض نیک لوگ عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اس وقت عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ③ عرش کے سائے کا شرف حاصل کرنے والے افراد کی تفصیل ایک حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے: انصاف کرنے والا حکمران، اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے والا جوان، مسجدوں سے محبت رکھنے والا (نمازی)، محض اللہ کی رضا کے لیے کسی مومن سے محبت رکھنے والا، بدکاری کی دعوت رد کر کے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرنے والا، چھپا کر صدقہ کرنے والا، تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے (اللہ کے سامنے عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہوئے) اشک بار ہو جانے والا۔ دیکھیے: (صحیح البخاري، الزکاۃ، باب الصدقة بالیمین، حدیث: ۱۴۲۳)

٤٢٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [إبراهيم: ٤٨] فَأَيْنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ».

۴۲۷۹- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ﴾ "جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔" اس وقت انسان کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: "پل صراط پر۔"

فوائد و مسائل: ① پل صراط بھی قیامت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے۔ ② یہ پل جہنم پر ہوگا اور سب انسان اس پر سے گزریں گے۔ نیک مومن اس پر سے آسانی سے گزر جائیں گے۔ زیادہ گناہ گار مومن اور سب کافر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد گناہ گار مومن، نبیوں اور نیک آدمیوں کی شفاعت کے ساتھ جہنم سے نکل آئیں گے۔ کم گناہ کرنے والے پہلے نکلیں گے، دوسرے بعد میں۔ آخر میں صرف کافر جہنم میں رہ جائیں گے۔

٤٢٧٩ـ أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب في البعث والنشور، وصفة الأرض يوم القيامة، ح: ٢٩/٢٧٩١ عن ابن أبي شيبة به.

٤٢٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُتْوَارِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: وَكَانَ فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ. عَلٰى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ. ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ. فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوجٌ بِهِ. ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهِ. وَمَنْكُوسٌ فِيهَا».

۴۲۸۰- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس پر کانٹے ہوں گے' جیسے سعدان کے کانٹے۔ پھر لوگ گزریں گے۔ کچھ صحیح سلامت بچ نکلیں گے' کچھ ناقص جسم والے ہو کر آخر کار بچ نکلیں گے۔ پھر (نتیجہ یہ ہوگا کہ) کوئی نجات پا جائے گا' کوئی وہاں روک لیا جائے گا اور کوئی سر کے بل اس میں جا گرے گا۔''

فائدہ: پل صراط سے خیریت کے ساتھ اور جلدی گزرنے کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہوگا۔ جس قدر ایمان زیادہ ہوگا اتنا ہی تیزی سے گزریں گے اور جس قدر گناہ زیادہ ہوں گے اتنا پل صراط پر لگے ہوئے کانٹے زیادہ زخمی کریں گے' اور جن کے بارے میں انھیں حکم ہوگا وہ کانٹے انھیں جہنم میں گھسیٹ لیں گے۔

٤٢٨١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ» قَالَتْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ

۴۲۸۱- ام المومنین حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہونے والا کوئی آدمی ان شاء اللہ جہنم میں نہیں جائے گا۔'' ام المومنین ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ ''تم میں سے ہر ایک ضرور اس

٤٢٨٠ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٣/ ١١ من حديث ابن إسحاق به مطولاً، وفيه تصحيف مطبعي، وهو في المصنف: ٣/ ١٧٦، ١٧٧، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ٤/ ٥٨٥، ٥٨٦.

٤٢٨١ـ **[صحيح]** أخرجه أحمد: ٦/ ٢٨٥ عن أبي معاوية به، وصرح بالسماع، وله شاهد في صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة، أهل بيعة الرضوان، رضي الله عنهم، ح: ٢٤٩٦/ ١٦٣، وبه صح الحديث.

رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ [مريم: ٧١] قَالَ: «أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوا۟ وَّنَذَرُ ٱلظَّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾». [مريم: ٧٢]

پر پہنچنے والا ہے۔ یہ آپ کے پروردگار کے ذمے قطعی طے شدہ بات ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ ”پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔“

فوائد و مسائل: ① غزوۂ بدر اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ تھا۔ جو صحابۂ کرام ؓ اس جنگ میں شریک تھے وہ دوسرے صحابہ سے افضل ہیں۔ ان سب کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان صحابۂ کرام ؓ کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ ② ٦ ہجری میں نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ فرمایا۔ چودہ سو صحابہ آپ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر کافروں نے آپ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ بھیجا تاکہ رُؤسائے قریش سے بات چیت کر کے انھیں رکاوٹ ختم کرنے پر آمادہ کریں۔ حضرت عثمان ؓ کی واپسی میں توقع سے زیادہ تاخیر ہوئی تو افواہ پھیل گئی کہ انھیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابۂ کرام ؓ سے بیعت لی جو بیعت رضوان کہلاتی ہے۔ یہ بیعت کرنے والے صحابۂ کرام بھی قطعی جنتی ہیں۔ ③ جہنم پر سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔ مخلص اور نیک مومن اس سے پار ہو جائیں گے۔ گناہ گار مومن گر جائیں گے لیکن انبیاء، اولیاء، شہداء اور حفاظِ قرآن وغیرہ کی شفاعت سے درجہ بدرجہ نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ ④ آیت مبارکہ میں ظالموں سے مراد صریح کافر اور اعتقادی منافق ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ⑤ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں تعارض نہیں، جہاں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے وہاں علمائے کرام دونوں نصوص کی اس انداز سے وضاحت فرما دیتے ہیں کہ تعارض نہیں رہتا۔ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ⑥ قرآن یا حدیث کے سمجھنے میں کوئی اشکال ہو تو کسی عالم سے پوچھ لینا چاہیے اور عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے۔

(المعجم ٣٤) - **بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ**

باب: ۳۴- امتِ محمد ﷺ کی صفات

(التحفة ٣٤)

٤٢٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۲۸۲- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے،

٤٢٨٢ـ أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ح: ٢٤٧/ ٣٦ من حديث أبي مالك به.

ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ. سِيمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت کے دن تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمھارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ یہ میری امت کی علامت ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔‘‘

فوائد ومسائل: ① نماز سب سے بڑا نیک عمل ہے حتی کہ اس کی تیاری کے لیے کیا جانے والا وضو بھی بہت ثواب اور آخرت میں عزت وشرف کا باعث ہے۔ ② وضو احتیاط سے اچھی طرح کرنا چاہیے‘ تاہم بہت زیادہ پانی خرچ کرنا‘ یا پانی ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ وضو کے اعضاء کا چمکنا حضرت محمد ﷺ کی امت کی علامت ہے۔ بے نماز وضو نہیں کرتے‘ اس لیے انھیں یہ علامت حاصل نہیں ہوگی‘ چنانچہ وہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکیں گے۔

٤٢٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ. فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

۴۲۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمھاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو؟‘‘ ہم نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ’’کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمھاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟‘‘ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ’’قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تمھاری تعداد تمام جنتیوں کا نصف ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور مشرکوں کے مقابلے میں تمھاری تعداد ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔‘‘

٤٢٨٣ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الحشر، ح:٦٥٢٨، ومسلم، الإيمان، باب بيان كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ح:٢٢١/ ٣٧٧ عن ابن بشار به.

فوائد ومسائل: ① بتدریج کم سے زیادہ خوشخبری کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور نعمت کی عظمت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ ② امت محمدیہ کا زمانہ بھی طویل ہے اور افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے‘ اس لیے جنتیوں میں ان کی تعدادزیاہ ہوگی۔

٤٢٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ. وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ. وَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَقَلُّ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُدْعٰى قَوْمُهُ، فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ شَهِدَ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَتُدْعٰى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: وَمَا عِلْمُكُمْ بِذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذٰلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا، فَصَدَّقْنَاهُ. قَالَ: فَذٰلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾» [البقرة: ١٤٣].

۴۲۸۴- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) ایک نبی آئے گا‘ اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہوں گے (جو اس پر ایمان لائے۔) اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے۔ (اسی طرح تمام نبیوں کے ساتھ) زیادہ اور کم افراد ہوں گے۔ نبی سے کہا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم کو (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ نبی فرمائے گا: ہاں۔ اس کی قوم کو بلا کر کہا جائے گا: کیا اس نے تمھیں (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ (نبی سے) کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ فرمائے گا: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت۔ محمد ﷺ کی امت سے کہا جائے گا: کیا اس نبی نے (اپنی قوم کو اللہ کے) احکام پہنچائے تھے؟ مومن کہیں گے: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں کیا معلوم؟ مومن کہیں گے: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ انبیائے کرام نے (اپنی اپنی امت کو اللہ کے احکام) پہنچائے تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کو سچا تسلیم کیا۔ اللہ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ ”اور (جیسے ہم نے تمھیں ہدایت

٤٢٨٤ـ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله عزوجل: "ولقد أرسلنا نوحًا إلى قومه"، ح: ٣٣٣٩، ح: ٧٣٤٩ من حديث الأعمش به.

دی) اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں۔“

فوائد ومسائل: ① وسط کا مطلب درمیانہ، بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ امت محمدیہ کو دوسری امتوں پر یہ افضلیت حاصل ہے کہ ہم پہلے انبیائے کرام پر بھی بغیر دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا مطلب معتدل بھی ہے یعنی افراط وتفریط سے پاک۔ اسلام کی تعلیمات افراط وتفریط سے پاک ہیں۔ ② اللہ کے تمام انبیاء علیہم السلام سچے اور مخلص تھے انھوں نے اپنے فرائض بڑی تندہی اور خلوص سے انجام دیے۔ ③ امت محمدیہ کی شہادت اس یقینی علم کی بنیاد پر ہوگی جو قرآن وحدیث سے حاصل ہوا کیونکہ وحی کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم آنکھوں دیکھے واقعہ کے علم سے زیادہ یقینی ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کی گواہی امت کی گواہی کی تصدیق اور تائید کے لیے ہوگی۔ ⑤ اس آیت سے نبی ﷺ کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب امتی بھی حاضر ناظر ہیں جو نبیوں کے حق میں گواہی دیں گے۔

٤٢٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَامِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدَّدُ إِلَّا سُلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّأُوا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ، مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ. وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۴۲۸۵- حضرت رفاعہ (بن عرابہ) جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو آدمی ایمان لائے، پھر سیدھی راہ پر قائم رہے اسے ضرور جنت میں پہنچایا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ (دوسری امتوں کے جنتی) اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک تم اور تمھاری نیک اولادیں جنت کے گھروں میں نہ پہنچ جائیں۔ اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔“

فوائد ومسائل: ① امت محمدیہ کے مومن دوسری امتوں کے مومنوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

٤٢٨٥ـ[صحيح] أخرجه أحمد: ١٦/٤ من حديث الأوزاعي به ✽ ويحيٰى صرح بالسماع ومضى طرقه، ح: ١٣٦٧، ٢٠٩٠، ٢٠٩١.

② جنت میں داخلے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے پورے کرنا' سیدھی راہ پر قائم رہنا اور گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ③ کوئی شخص محض اس لیے جنت میں داخلے کا مستحق نہیں ہو جاتا کہ اس کے والدین نیک ہیں بلکہ خود بھی نیک ہونا ضروری ہے۔ ④ بلند درجات والے مومن حساب کتاب کے بغیر جنت میں پہنچا دیے جائیں گے۔ ⑤ ایک حدیث میں بغیر حساب کے جنت میں جانے والے ستر ہزار مومنوں کی یہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں: ''وہ (آگ کے ساتھ) داغ نہیں لگواتے' جھاڑ پھونک نہیں کرواتے' بدشگونی نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' (صحیح البخاري' الرقاق' باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب' حدیث: ۶۵۴۱)

٤٢٨٦ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا. لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ».

۴۲۸۶- حضرت ابوامامہ (صدی بن عجلان) باہلی ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب (سبحانہ وتعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل کرے گا' جن سے نہ کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں کوئی عذاب دیا جائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور (مزید) میرے رب عزوجل کی تین لپیں۔''

فوائد ومسائل: ① اللہ کی رحمت بڑی عظیم ہے۔ ② اللہ کا تقرب حاصل کرنا اور انتہائی بلند درجات حاصل کرنا صحابہ کے بعد بھی ممکن ہے۔ اب بھی اگر کوئی انسان ایسے عمل کرے جن کی جزا بغیر حساب کے جنت میں جانا ہے تو وہ اس جزا سے محروم نہیں رہے گا۔ جس طرح وہ اعمال انجام دینا اب بھی ممکن ہے جن کے نتیجے میں عرش کے سائے تلے جگہ ملے گی۔ ② ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار' یعنی ستر ہزار کے علاوہ انچاس لاکھ مزید بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ③ حَثَيَات (لپیں)' یعنی دونوں ہاتھ بھر کر لی جانے والی مقدار۔ اس سے مراد بندوں کی کثیر تعداد ہے جن کو بلا حساب کتاب جنت میں بھیجا جائے گا اور ایسا تین بار ہوگا۔ ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

٤٢٨٧ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۴۲۸۷- حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ

٤٢٨٦ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين الف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ٢٤٣٧ من حديث إسماعيل به، وقال: "حسن غريب".

٤٢٨٧ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ٣٠٠١ من حديث ◄◄

النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُكْمِلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا».

ان کے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری ؓ) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہمارے سمیت ستر قومیں (امتیں) ہوں گی۔ ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے افضل (امت) ہوں گے۔''

فوائد ومسائل: ① مشہور قول کے مطابق رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے اور انبیاء کی تعداد تقریباً سوا لاکھ ہے۔ ستر قوموں سے مراد بڑی بڑی قومیں ہیں، جن کی طرف کئی کئی رسول آئے یا جن کی مدت طویل ہوئی۔ ② حضرت محمد ﷺ کی امت دوسرے انبیاء ؑ کی امتوں سے افضل ہے، تاہم انفرادی افضلیت دوسری بات ہے۔ ③ امت محمد ﷺ میں سے ہونا بہت بڑی فضیلت ہے لیکن بلند مقام کے تقاضے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم اللہ کے احکام کی تعمیل میں زیادہ کوشش کریں، غیر مسلم قوموں کو اسلام کے رحمت بھرے دامن کے سائے میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ظلم وستم سے نہ صرف خود باز رہیں بلکہ ظالموں کو ظلم سے روکیں اور نیکی کے ہر کام میں تعاون کریں۔

٤٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ بَهْزِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً. أَنْتُمْ خَيْرُهَا، وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ».

۴۲۸۸- حضرت معاویہ بن حیدہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا کیا ہے۔ ان میں سے تم سب سے افضل اور اللہ کے ہاں معزز ہو۔''

فائدہ: ستر پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انہتر قومیں گزری ہیں۔ تمھارے ساتھ ستر کی تعداد پوری ہوگئی۔ اس طرح تم سترویں امت ہو۔

٤٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ

۴۲۸۹- حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''(میدان حشر میں)

◄◄ بهزبه، وقال: "حسن".

٤٢٨٨ـ [حسن] انظر الحديث السابق.

٤٢٨٩ـ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء في كم صف أهل الجنة، ح: ٢٥٤٦ من حديث سليمان به، وقال: "حسن".

الْأَصْبَهَانِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ. ثَمَانُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ».

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی (۸۰) اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی۔''

فوائد ومسائل: ① دوسری حدیث میں ہے کہ تمھارے مقابلے میں دوسروں کی تعداد ایسے ہوگی جیسے سفید بیل پر ایک سیاہ بال (حدیث: ۴۲۸۳) یہ موازنہ مشرکین سے ہے۔ اور دو تہائی تعداد صرف اہل جنت کے مقابلے میں ہے۔ ② اس سے امت محمدیہ کا شرف ظاہر ہے' تاہم نجات کے لیے صرف امتی ہونا کافی نہیں بلکہ صحیح ایمان اور صحیح عمل بھی ضروری ہے۔

٤٢٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ. يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ».

۴۲۹۰- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری امت ہیں اور ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہے اُمّی امت اور ان کا نبی؟ تو ہم بعد میں آنے والے (جنت میں داخلے کے لحاظ سے) سب سے مقدم ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① یہ امت آخری امت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ ② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا عقیدۂ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سابق نبی ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے تقریباً چھ صدیاں پہلے پیدا ہوئے ③ ہماری امت کا حساب دوسروں سے پہلے ہوگا' اس لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اچھے کام کریں اور برے کاموں سے اجتناب کریں' کافروں سے دوستی نہ لگائیں اور ان کے رسم ورواج اختیار نہ کریں۔

٤٢٩٠ـ [حسن] وصححه البوصيري، وله شاهد عند أحمد: ١/ ٢٨٢ فيه علي بن زيد بن جدعان، وتقدم، ح: ١١٦.

٤٢٩١ - حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُذِنَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ. فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا. ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعُوا رُؤُسَكُمْ. قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ».

۴۲۹۱- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع فرمالے گا تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ اللہ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمھاری تعداد کے مطابق جہنمیوں کو تمھارا فدیہ بنادیا ہے۔''

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث: ۲۷۶۷ اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق وتخریج حدیث ہذا۔

٤٢٩٢ - حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [رَجُلٌ] مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَيُقَالُ: هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ».

۴۲۹۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت پر رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس پر عذاب خود اس کے ہاتھ سے آئے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک مشرک دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ جہنم سے بچاؤ کے لیے تیرا فدیہ ہے۔''

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ابی داود کی روایت (۴۲۷۸) اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ روایت کو دیگر محققین نے شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم. مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۹۵۹، ۱۳۸۱) ② ہر انسان کے لیے جنت میں بھی گھر تیار کیا گیا ہے اور جہنم میں بھی۔ قیامت کے دن کافروں کو جہنم میں جگہ ملے گی تو ان کے چھوڑے ہوئے جنت کے گھر اہل جنت کو مل جائیں گے اور جہنم میں مومنوں کے جو گھر خالی رہ جائیں گے، وہ

٤٢٩١_ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري، وانظر لعلتيه، ح: ٨٧، ٧٤٠ وحديث مسلم، ح: ٢٧٦٧/ ٤٩، ٥١ يغني عنه.

٤٢٩٢_ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري، وانظر لعلتيه، ح: ٧٤٠، ١٨٦٢، وحديث أبي داود، ح: ٤٢٧٨ يغني عنه، وإسناده حسن.

کافروں کے حصے میں آجائیں گے اور مومن جنت میں چلے جائیں گے۔ فدیہ ہونے کا یہی مطلب ہے۔ ③ امت مرحوم (رحمت والی امت) سے مراد یہ ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی خاص رحمتیں ہیں جو پہلی امتوں کو حاصل نہیں ہوئیں لیکن ان رحمتوں میں سے حصہ صرف اسی شخص کو ملے گا جو شریعت پر عمل کرے گا اور اللہ کے عذاب سے ڈرے گا۔

(المعجم ٣٥) - بَابُ مَا يُرْجٰى مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (التحفة ٣٥)

باب: ۳۵- قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید

٤٢٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ. قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ. فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ. وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ. وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى أَوْلَادِهَا. وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً. يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۲۹۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے تمام مخلوقات میں تقسیم کی ہے۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے جنگلی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اس نے ننانوے رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں جن سے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔''

فوائد ومسائل: ① مخلوق میں ایک دوسرے پر شفقت اور رحم کرنے کا جذبہ اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے، لہٰذا یہ بھی مخلوق ہے۔ اللہ کی رحمت اللہ کی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے۔ ② اللہ کی بے شمار قسم کی مخلوق ہے اور ہر قسم کے افراد کی تعداد کا اندازہ لگانا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ ان تمام انواع واقسام کی جتنی مخلوقات اب تک پیدا ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت تک پیدا ہونے والی ہیں ان سب کی مجموعی شفقت ورحمت کو جمع کیا جائے تو اللہ کی رحمت کے مقابلے میں اس تمام کی کوئی حیثیت نہیں۔ ③ رحمت کے سو حصے ذکر کرنے کا مقصد اللہ کی رحمت کے بے انتہا وسیع ہونے کا تصور دینا ہے۔ جس ذات نے اپنی ہر مخلوق میں رحم کا جذبہ رکھا ہے حتی کہ حیوان اور پرندے بھی اپنے بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہیں کہ ان کو بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں تو اس خالق کی رحمت کس قدر بے پایاں ہوگی؟ اس کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ④ قیامت کے دن جس طرح اللہ کی صفت غضب اور صفت عدل کا اظہار ہوگا اسی طرح اس کی صفت رحمت کا بھی بے حد وحساب ظہور ہوگا۔

٤٢٩٣_ أخرجه مسلم، التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى، وأنها تغلب غضبه، ح: ١٩/٢٧٥٢ من حديث عبدالملك بن أبي سليمان به.

٤٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَلَقَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ. فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً. فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا. وَالْبَهَائِمُ، بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ. وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ».

۴۲۹۴- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں۔ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے اور حیوانات اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اس (اللہ) نے اور ننانوے رحمتوں کو قیامت تک کے لیے مؤخر فرما دیا۔ جب قیامت کا دن ہوگا' اللہ تعالیٰ اس ایک رحمت کے ساتھ انھیں پوری (سو رحمتیں) کر دے گا۔''

٤٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلٰى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي».

۴۲۹۵- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے یہ لکھ لیا (اپنے لیے یہ ضروری ٹھہرا لیا:) میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔''

فوائد و مسائل: ① جب کسی کام میں ایک پہلو رحمت کا تقاضا کرتا ہو اور دوسرا غضب کا مستوجب ہو تو اللہ کی رحمت کا معاملہ غضب کے پہلو پر غالب آ جاتا ہے۔ ② اس کا ایک مظہر یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بعض نیکیوں کی وجہ سے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح نادانستہ طور پر ہو جانے والے غلط کاموں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ③ انسان خود اپنی بدعملیوں کی وجہ سے اور ان سے توبہ نہ کرنے کی وجہ سے اللہ کے غضب کا مستحق بنتا ہے۔ ④ سلسلۂ نبوت و رسالت کا جاری فرمانا اور کتابیں نازل فرمانا بھی اس کی رحمت کا اظہار ہے۔ اور اس سلسلے کے بند کر دینے کے بعد مجدّدِ دین اور داعیانِ حق کا ظہور و وجود بھی

٤٢٩٤ـ [صحيح] أخرجه أحمد: ٣/ ٥٥ من حديث الأعمش به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

٤٢٩٥ـ [صحيح] تقدم، ح: ١٨٩.

رحمتِ الٰہی ہی کا مظہر ہے۔

٤٢٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟» قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ، إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

۴۲۹۶- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں ایک گدھے پر سوار تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کے ذمے اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ کے ذمے بندوں کا کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہ کریں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ کام کریں تو انھیں عذاب نہ دے۔“

فوائد ومسائل: ① صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضرت معاذ بن جبل ؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی آپ کے گدھے پر سوار تھے۔ (صحيح البخاري' الجهاد والسير' باب اسم الفرس والحمار' حديث:٢٨٥٦) ② اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق اور منعم ہے' اس لیے بندوں کا لازمی فرض ہے کہ صرف اس کی عبادت کریں۔ ③ اللہ کے ذمے کسی کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ اللہ نے بندوں کا جو حق اپنے ذمے لیا ہے تو اس کے ذمے اس کے بندوں کا یہ حق محض اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ یہ حق اللہ نے خود اپنی رحمت سے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ ④ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ دینے سے مراد دائمی عذاب نہ دینا ہے ورنہ دوسرے گناہوں کی سزا قبر میں' قیامت کے دن اور جہنم میں ملے گی۔

٤٢٩٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

۴۲۹۷- حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: ہم لوگ کسی غزوے میں رسول اللہ

٤٢٩٦- [صحيح] أخرجه الطبراني: ٢٠/ ٣٦، ح: ٢٧٤ من حديث أبي عوانة، وأحمد: ٥/ ٢٣٠ من حديث عبدالملك به، ورواه أنس بن مالك، وعمرو بن ميمون (البخاري، ومسلم)، والأسود بن هلال (مسلم)، وغيرهم عن معاذ به، وهو متواتر عنه.

٤٢٩٧- [إسناده موضوع] أخرجه العقيلي: ١/ ٩٦ من حديث هشام به، وروى عن يزيد بن هارون قال: "كان إسماعيل الشعيري كذابًا"، وفيه علة أخرى.

ابْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ. فَمَرَّ بِقَوْمٍ. فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُّورَهَا. وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا. فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّورِ، تَنَحَّتْ بِهِ. فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللهُ بِأَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَتْ: أَوَ لَيْسَ اللهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْكِي. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون لوگ ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال (کر اسے دہکا) رہی تھی۔ اور اس کے پاس اس کا بیٹا تھا' جب تنور کی (آگ کی) لپٹ اوپر آتی' وہ بچے کو پیچھے کر لیتی۔ وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جس قدر ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں؟ اس نے کہا: ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے سر جھکا لیا اور رونے لگے' پھر سر مبارک اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا' سوائے اس سرکش اڑیل کے جو اللہ سے سرکشی کرتا ہے اور لَا إله إلا اللّٰه کہنے سے انکار کر دیتا ہے۔''

٤٢٩٨- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ» قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ

۴۲۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں تو بدنصیب ہی جائے گا۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بدنصیب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی فرمانبرداری کا کوئی عمل نہیں کیا اور اللہ کی نافرمانی والا کوئی عمل نہیں چھوڑا۔''

٤٢٩٨ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٤٩ من حديث ابن لهيعة به، وانظر، ح: ٣٣٠ لعلته.

يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً».

٤٢٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَخُو حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ أَوْ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر: ٥٦] فَقَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُجْعَلَ مَعِيَ إِلٰهٌ آخَرُ. فَمَنِ اتَّقَى أَنْ يَجْعَلَ مَعِيَ إِلٰهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُشْرَكَ بِي [غَيْرِي]. وَأَنَا أَهْلٌ، لِمَنِ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

٤٣٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي

۴۲۹۹- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ”وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنایا جائے۔ جو شخص میرے ساتھ دوسرا معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

دوسری سند سے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تمھارا پروردگار فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔ اور جو شخص اس بات سے ڈر گیا (اور پرہیز کیا) کہ میرے ساتھ شرک کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

۴۳۰۰- حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے

٤٢٩٩_ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المدثر، ح: ٣٣٢٨ من حديث زيد به، وقال: "حسن غريب، وسهيل ليس بالقوي في الحديث، وقد تفرد سهيل بهٰذا الحديث عن ثابت".

٤٣٠٠_ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ماجاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ح: ٢٦٣٩ من حديث الليث بن سعد به، قال: "حسن غريب".

عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ. فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلاًّ. كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا. يَارَبِّ فَيَقُولُ: أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: أَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيُهَابُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: بَلٰى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ. وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ. فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: اَلْبِطَاقَةُ اَلرُّقْعَةُ. وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرُّقْعَةِ: بِطَاقَـةً.

ایک امتی کو سب مخلوقات کے سامنے پکار کر طلب کیا جائے گا۔ اس کے ننانوے رجسٹر کھول دیے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس (تمام ریکارڈ) میں سے کسی چیز (کسی گناہ) کا انکار کرتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں' میرے مالک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے (مقرر کیے ہوئے) محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ تیری نیکیاں نہ لکھی ہوں یا گناہ زیادہ لکھ دیے ہوں)؟ پھر فرمائے گا: کیا ان (گناہوں) کے علاوہ تیری کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ شخص خوف زدہ ہو جائے گا اور کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں' ہمارے پاس تیری نیکیاں بھی ہیں اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا' چنانچہ اس (کے عمل) کا ایک (کاغذ کا چھوٹا سا) پرزہ لایا جائے گا۔ اس پر لکھا ہوگا: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ﴾ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' بندہ کہے گا: یا رب! ان رجسٹروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا (حیثیت رکھتا) ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا' چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور وہ پرزہ بھاری ثابت ہوگا۔''

(راویٔ حدیث' امام ابن ماجہ کے استاد) محمد بن یحییٰ نے کہا: (حدیث میں مذکور لفظ) بطاقہ سے مراد رقعہ ہے۔ مصر والے رقعہ کو بطاقہ کہتے ہیں۔

فوائد ومسائل: ① قیامت کے دن بعض لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ (دیکھیے: حدیث: ۴۲۸٦) اور جہنم میں جانے والے بعض لوگ بھی ایسے ہوں گے جن کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کی سب نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں گی۔ دیکھیے: (سورۃ الکھف ۱۸:۱۰۵) ② نیکیوں کے وزن کا دارو مدار خلوصِ نیت اور اتباع سنت پر ہوگا۔ کوئی نیکی جتنے خلوص سے کی گئی ہوگی اور سنت سے جتنی زیادہ مطابقت رکھے گی' اتنا ہی اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ ③ کلمۂ شہادت' یعنی توحید و رسالت پر دل سے ایمان لانا ایسا عمل ہے جس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں' اس لیے اگر کسی شخص کو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینے کا موقع نہیں ملا' اور وہ فوت ہو گیا تو اس کا کلمۂ شہادت اس کی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ ④ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل نہ کرنے والے کا کلمۂ شہادت اسے جہنم میں جانے سے نہیں بچا سکے گا لیکن وہ گناہوں کی سزا بھگت کر جہنم سے نکل آئے گا' اور کلمے کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی ⑤ جس نے کلمۂ شہادت صرف زبان سے ادا کیا' دل میں اس پر یقین نہیں رکھا' وہ منافق ہے جو دائمی جہنمی ہے۔ اس کی سزا عام کافر سے سخت ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾ (النساء ۴:۱۴۵) ''منافق یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے' ناممکن ہے کہ وہاں آپ کو ان کا کوئی مددگار ملے۔'' ⑥ یہ حدیث اہل علم میں حدیثِ بطاقہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حدیث' عاصی اہل ایمان کے لیے اللہ عزوجل کی خصوصی رحمت اور کمال مہربانی کا مظہر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ أعلم.

(المعجم ٣٦) - بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

(التحفة ٣٦)

باب: ۳٦-حوضِ کوثر کا بیان

٤٣٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِي حَوْضًا، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ. أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ. آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ. وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۳۰۱- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا ایک حوض ہے جو کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان (کی مسافت کے برابر وسیع) ہے۔ (اس کا پانی) دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ اور قیامت کے دن میرے متبعین (امتی) سب نبیوں کے متبعین سے زیادہ ہوں گے۔''

٤٣٠١_ **[صحيح]** أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ٧٢٣ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ١٣/ ١٤٦، وله شواهد عند البخاري، ح: ٦٥٧٩، ومسلم، ح: ٢٢٩٢/ ٢٧ وغيرهما، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ٣٩٠_٤١٢.

فوائد و مسائل: ① حوضِ کوثر میدانِ حشر میں ایک حوض ہوگا جس سے نبی ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پلائیں گے۔ اس کی وسعت اس حدیث میں کعبہ سے بیت المقدس تک بیان کی گئی ہے۔ دوسری حدیث میں یمن کے شہر عدن سے فلسطین کے شہر ایلہ (موجودہ بندرگاہ ایلات) تک کے برابر' یا مدینہ منورہ سے سعودی عرب کے جنوب مشرق میں واقع عمان تک' یا مدینہ منورہ سے یمن کے شہر صنعاء تک ذکر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجه' حدیث: ۴۳۰۳' ۴۳۰۴) اس سے اس کے طول و عرض کی تحدید مقصود نہیں بلکہ اس کی وسعت کا ایک سادہ تصور پیش کرنا مقصود ہے۔ ② حوضِ کوثر میدانِ حشر میں ہوگا لیکن اس میں پانی جنت سے آئے گا۔ نبی ﷺ نے جنت میں نہر کوثر ملاحظہ فرمائی تھی۔ (صحيح البخاري' التفسير' باب: سورة ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾' حديث: ۴۹۶۴)

٤٣٠٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، سَعْدِ ابْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ» قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ. لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ».

۴۳۰۲- حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایلہ سے لے کر عدن تک کے فاصلے سے زیادہ طویل و عریض ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس (کے پانی) کا رنگ دودھ سے زیادہ سفید اور (ذائقہ) شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں لوگوں کو اس سے ہٹاؤں گا جس طرح آدمی اپنے حوض سے بیگانے اونٹوں کو ہنکا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کے نشان سے تمھارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ یہ علامت تمھارے سوا کسی اور (امت) کی نہیں ہوگی۔''

فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا حوض صرف آپ ﷺ کی امت کے لیے ہوگا۔ ② نبی ﷺ امت کے افراد

٤٣٠٢ـ أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ح: ٢٤٨/ ٣٨ عن عثمان بن أبي شيبة به.

کو اس لیے پہچان لیں گے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ اس میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر یا عالم الغیب نہیں۔ ③ بے نماز لوگ حوض سے پانی نہیں پی سکیں گے کیونکہ ان کو امتِ محمدیہ کی علامت حاصل نہیں ہوگی۔ ④ حوض کوثر میں پانی جنت سے آئے گا' اس لیے اس میں جنت کی نعمتوں والی خوبیاں ہوں گی۔

٤٣٠٣- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدِّمَشْقِيُّ: نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. فَأَتَيْتُهُ عَلٰى بَرِيدٍ. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَاأَبَاسَلَّامٍ فِي مَرْكَبِكَ. قَالَ: أَجَلْ. وَاللّٰهِ يَاأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاللّٰهِ مَاأَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ. وَلٰكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ، فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلٰى أَيْلَةَ. أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ. أَكَاوِيبُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الدُّنْسُ ثِيَابًا

۴۳۰۳- حضرت ابوسلام حبشی ؒ سے روایت ہے' انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے بُلایا میں (جلد پہنچنے کی غرض سے) ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا۔ جب میں حاضرِ خدمت ہوا تو انھوں (عمر بن عبدالعزیز ؒ) نے فرمایا: ابوسلام! ہماری وجہ سے آپ کو اس سواری کی مشقت اٹھانی پڑی۔ میں نے کہا: جی ہاں' امیر المومنین! فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت ثوبان ؓ سے حوض کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ سے براہ راست وہ حدیث سنوں۔ ابوسلام ؒ نے کہا: مجھے حضرت ثوبان ؓ مولیٰ رسول ﷺ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن سے لے کر ایلہ تک (کی مسافت جتنا طویل و عریض) ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ جو اس میں سے ایک بار پانی پی لے گا' اسے

٤٣٠٣ـ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب ماجاء في صفة أواني الحوض، ح: ٢٤٤٤ من حديث محمد ابن مهاجر به، وقال: "غريب"، وسنده ضعيف للانقطاع، وللحديث طرق أخرٰى عند ابن حبان، ح: ٢٦٠١ وغيره، وأصله في صحيح مسلم، ح: ٢٣٠١.

وَالشُّعْثُ رُؤُسًا. الَّذِينَ لَايَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ. وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ». قَالَ، فَبَكٰى عُمَرُ حَتّٰى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ. ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ. لَاجَرَمَ أَنِّي لَاأَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي عَلٰى جَسَدِي حَتّٰى يَتَّسِخَ. وَلَا أَدْهُنُ رَأْسِي حَتّٰى يَشْعَثَ.

اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض پر میرے پاس سب سے پہلے وہ غریب مہاجر آئیں گے جن کے کپڑے میلے اور سر پراگندہ ہوں گے۔ جو ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے۔“ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ رو پڑے حتی کہ ان کی ڈاڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہوگئی۔ پھر فرمایا: لیکن میں نے تو ناز و نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے دروازے کھولے گئے۔ اب ضرور یہ ہوگا کہ میں پہنے ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک میلے نہ ہو جائیں اور سر میں تیل نہیں ڈالوں گا جب تک بال نہ بکھر جائیں۔

فوائد و مسائل: ① غریب گم نام مسلمان اگر نیک ہوں تو اللہ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ ② اگر اللہ تعالیٰ دولت دے تو زیب و زینت اور فخر و مباہات کی بجائے سادگی اختیار کرنا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ③ دروازے کھولے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بلند مقام کی وجہ سے سب لوگ ان کا احترام کرتے ہیں اور جس کے پاس جائیں وہ دروازے کھول کر استقبال کرتا ہے جب کہ غریب مفلس آدمی سے اس کے برعکس سلوک ہوتا ہے۔ ④ میلے کپڑے اور پراگندہ بال رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ مناسب صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھا جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ زیب و زینت میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو۔ ⑤ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ خلیفہ ہونے کے باوجود علم حدیث کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ جس عالم کے بارے میں انھیں معلوم ہوا کہ اسے کوئی حدیث یاد ہے اس سے استفادہ کرنے کو عار نہیں سمجھا۔ مسلمان حکمرانوں کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔ ⑥ علمائے کرام کا فرض ہے کہ دین سے محبت کرنے والے حکام کا احترام کریں اور ان کے احکام کی تعمیل کی پوری کوشش کریں۔ ⑦ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ فوراً پہنچیں لیکن ابوسلام ؒ نے اطاعت امیر میں مشقت اٹھا کر جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کی۔

٤٣٠٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

۴۳۰۴- حضرت انس ؓ سے روایت ہے،

٤٣٠٤_ أخرجه مسلم، الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ح: ٢٣٠٤/ ٤٢ من حديث هشام به.

أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ. أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جیسے صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان یا جیسے مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان۔''

٤٣٠٥- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يُرٰى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

۴۳۰۵- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس (حوض) میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح سونے اور چاندی کے جگ ہوں گے۔''

٤٣٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ. فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، بِكُمْ لَاحِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: «لَوَدِدْنَا أَنَّا قَدْرَأَيْنَا إِخْوَانَنَا» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي. وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي. وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ

۴۳۰۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور قبرستان (میں مدفون افراد) کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: [اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، بِكُمْ لَاحِقُونَ] ''اے مومن لوگوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''ہماری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکتے۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم تو میرے ساتھی اور صحابی ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی (دنیا

٤٣٠٥_ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ٤٣/٢٣٠٤ من حديث خالد به.

٤٣٠٦_ أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ح: ٣٩/٢٤٩ من حديث العلاء به.

خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ» قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» ثُمَّ قَالَ: «لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ. فَأُنَادِيهِمْ: أَلَا هَلُمُّوا فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، وَلَمْ يَزَالُوا يَرْجِعُونَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ. فَأَقُولُ أَلَا سُحْقًا سُحْقًا».

میں) نہیں آئے' آپ (قیامت کے دن) انھیں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بتاؤ اگر کسی کے پنج کلیان گھوڑے (دوسروں کے) مکمل طور پر کالے گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ انھیں پہچان نہ لے گا؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں (پہچان لے گا۔) آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کے امتی) قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔'' اور فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔'' پھر فرمایا: ''کچھ افراد کو میرے حوض سے دور ہٹایا جائے گا جس طرح گم شدہ (پرائے) اونٹ کو دور ہٹایا جاتا ہے' چنانچہ میں انھیں آواز دوں گا: (ادھر) آجاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنی حالت) تبدیل کر لی تھی۔ اور اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔ تب میں کہوں گا: دور ہو! دور ہو!''

فوائد ومسائل: ① قبرستان میں جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔ ② قبروں کی زیارت کا مقصد فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت اور موت کی یاد ہے' ان سے مانگنا مقصد نہیں۔ ③ السلام علیکم کہنے کا مقصد انھیں سنانا نہیں بلکہ ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنا ہے۔ مخاطب (تم) کا لفظ بولنے کا مقصد اپنے دل کو نصیحت کرنا ہے کہ یہ لوگ کل تک ہمارے اندر موجود تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آج یہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ④ موحد امتی نبی ﷺ کے دینی بھائی ہیں کیونکہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں لیکن بھائی ہونے سے درجات کی برابری لازم نہیں آتی۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی تھے لیکن جو درجہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ ان کے کسی بھائی کو حاصل نہیں ہوا۔ ⑤ نبی ﷺ امتیوں کو وضو کی علامت سے پہچانیں گے' اس لیے نہیں کہ وہ امتیوں کے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں۔ ⑥ ''پیش رو'' قافلے کے اس شخص کو کہتے ہیں جو قافلے کے دوسرے افراد سے پہلے پڑاؤ پر پہنچ کر ساتھیوں کے وہاں ٹھہرنے اور ان کی ضروریات مہیا کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تم قیامت کے دن قبروں سے اٹھو گے تو میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ چکا ہوں گا تاکہ جب تم پہنچو تو تمھیں حوض کوثر کا پانی پلاؤں۔ ⑦ حوض کوثر سے پانی پینے کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جو اسلام پر قائم رہے اور اسلام کی حالت میں فوت ہوئے۔ ⑧ اونٹ

بہت زیادہ پانی پیتا ہے۔ اور عرب میں پانی کم ہوتا تھا' اس لیے لوگ اپنے اونٹوں کے لیے حوض تیار کرتے تھے اور انھیں پانی سے بھرتے تھے تاکہ اونٹ پیاسے نہ رہیں' اسی لیے دوسروں کے اونٹوں کو پانی نہیں پینے دیتے تھے۔ اہل بدعت یا مرتد کو اسی طرح حوض کوثر سے پانی پینے سے منع کر دیا جائے گا۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

باب: ۳۷-شفاعت کا بیان

(التحفة ۳۷)

٤٣٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ. فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ. وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي. فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا».

۴۳۰۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور ہر نبی نے وہ دعا جلدی (دنیا میں) مانگ لی۔ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں شفاعت کے لیے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ یہ (دعا) امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوگا۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو فرمایا کہ تمھاری ایک دعا لازماً قبول ہوگی' یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ کے لیے بھی ہے۔ ② دعا کی قبولیت اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ وہ چاہے تو کسی بڑے سے بڑے آدمی کی دعا قبول کر لے' چاہے تو نبی کی دعا بھی قبول نہ کرے۔ ③ ہر نبی نے دنیا میں کسی نہ کسی موقع پر یہ درخواست کی کہ اے اللہ! میری فلاں خواہش کو وہ دعا قرار دیا جائے جو لازماً قبول ہونے والی ہے' چنانچہ اس نبی کی دعا قبول کر کے وہ خواہش پوری کر دی گئی۔ ④ نبی ﷺ نے دنیا میں کسی دعا کو وہ دعا قرار نہیں دیا جس کی قبولیت کا وعدہ ہے' اس لیے اس دعا کا حق ابھی باقی ہے۔ ⑤ نبی ﷺ نے امت کی مغفرت کے لیے شفاعت کو اپنی وہ خصوصی دعا قرار دیا ہے۔ یہ دعا قیامت کے دن کی جائے گی اور اہل توحید کے لیے لازماً قبول ہوگی۔ ⑥ نجات کے لیے توحید پر وفات ضروری ہے۔

٤٣٠٨- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللهِ

۴۳۰۸- حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں

٤٣٠٧ـ أخرجه مسلم، الإيمان، باب اختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ح: ١٩٩ عن ابن أبي شيبة به.

٤٣٠٨ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة بني إسرائيل، ح: ٣١٤٨ من حديث علي بن زيد، تقدم، ح: ١١٦ مطولاً، وقال: "حسن صحيح"، ولم يتفرد به، وله شواهد، وروى بعضهم هذا الحديث عن أبي نضرة عن ابن عباس بطوله.

ابْنِ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ».

اور کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔‘‘

فوائد ومسائل: ① نبی اکرم ﷺ نے اپنی خوبیاں خود بیان فرمائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق مستقبل سے ہے جو بتائے بغیر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ ② ان خصائص کے بیان کرنے کا مقصد حقیقتِ حال سے آگاہ کرنا ہے، اظہارِ فخر نہیں۔ ③ بعض حالات میں اپنی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: ﴿اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ﴾ (یوسف ۱۲:۵۵) ’’آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے، میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔‘‘ یہ ممنوعہ خودستائی میں شامل نہیں۔ ④ نبی ﷺ تمام انسانوں کے سردار ہیں، یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں، چنانچہ تمام انبیاء اور رسولوں سے بھی افضل ہیں، اسی لیے جنت کا مقام ’’وسیلہ‘‘ اور محشر میں ’’مقام محمود‘‘ رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص ہیں۔ ⑤ جھنڈا بھی قیادت کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ’’حمد کا جھنڈا‘‘ (لواء الحمد) ہے۔ سب کائنات نبی ﷺ کی تعریف کرے گی جب کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائیں گے۔ ⑥ قبروں سے اٹھنا قیامت کی ابتدا ہے اور جنت میں داخلہ اس سلسلے کی انتہا۔ نبی ﷺ کو ان دونوں میں اولیت کا شرف حاصل ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنے میں بھی نبی ﷺ کو اولیت حاصل ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ نبی ﷺ عرش کے نیچے تشریف لے جا کر ایک طویل سجدہ کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریفیں کریں گے جو پہلے کبھی نہ کی ہوں گی، تب رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ نبی ﷺ کے بعد دوسرے انبیاء علیہم السلام، پھر شہداء، حفاظ قرآن اور دوسرے نیک لوگ درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ ⑧ ان تمام تفصیلات پر ایمان لانا، آخرت پر ایمان لانے میں شامل ہے۔

٤٣٠٩ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ

۴۳۰۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

٤٣٠٩ـ أخرجه مسلم، الإيمان، باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، ح: ٣٠٦/١٨٥ عن نصر بن ◄◄

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ. وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْبِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً. حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ. فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ. فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ: يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ. فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ» قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ جہنمی جو جہنم کے اصل مستحق (اور ہمیشہ اس میں رہنے والے) ہیں‘ وہ تو اس میں نہ مریں گے نہ جئیں گے لیکن کچھ لوگ جنھیں ان کے گناہوں یا غلطیوں کی وجہ سے جہنم پکڑ لے گی‘ وہ انھیں ایک بار فوت کردے گی حتی کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کے حق میں شفاعت کی اجازت مل جائے گی‘ چنانچہ انھیں گروہ گروہ کر کے لایا جائے گا اور جنت کی نہروں (کے کناروں) پر بکھیر دیا جائے گا‘ پھر کہا جائے گا: جنت والو! ان پر پانی ڈالو۔ (پانی ڈالنے سے) وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں دانہ اگتا ہے۔‘‘ (یہ سن کر) حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: لگتا ہے رسول اللہ ﷺ صحرائی میدانوں میں رہتے رہے ہیں۔

فوائد ومسائل: ① گناہ گار مومن کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ ② اس حدیث میں مذکورہ وہ سزا پانے والے مومن ہیں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالے جائیں گے‘ خواہ وہ مومنوں کی شفاعت سے نکالے جائیں یا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کسی کی شفاعت کے بغیر نکالے جائیں۔ ③ جنت کا پانی جہنم کے اثرات کا خاتمہ کردے گا اور نجات پانے والے جہنمی‘ دوسرے جنتیوں کی طرح خوش وخرم اور ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے۔ ④ سیلاب کا پانی جب زور میں ہوتا ہے تو اناج کے دانے یا جنگلی پودوں کے بیج بھی اس کے ساتھ آجاتے ہیں‘ پھر جب سیلاب کا پانی اترتا ہے تو اس کے ساتھ آئی ہوئی مٹی پیچھے رہ جاتی ہے اور اس میں وہ نمدار بیج اگ آتے ہیں۔ ⑤ جب بیج اگتا ہے تو پودا مڑا ہوا‘ کمزور اور زرد ہوتا ہے‘ اسی طرح جب وہ گناہ گار جہنم سے نکلیں گے تو آگ کی وجہ سے جلے ہوئے اور کمزور ہوں گے‘ پھر جنت کے پانی کی وجہ سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ ⑥ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے لیکن اللہ کے عذاب سے بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

» علي به .

٤٣١٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي».

۴۳۱۰- حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے (بھی) ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی، مثلاً: جنت میں داخلے کے لیے شفاعت، جہنم سے نکالنے کے لیے شفاعت، بعض مومنوں کی بلندئ درجات کے لیے شفاعت وغیرہ۔ ② کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے جو شفاعت ہوگی، وہ جہنم سے نکالنے کے لیے ہوگی۔ شرک اکبر اور جو کفر اسلام سے خارج کر دیتا ہے، اس کفر اور شرک کے مرتکب افراد کے لیے شفاعت نہیں ہوگی اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی سمجھیں، اسی طرح اعتقادی منافق بھی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

٤٣١١- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفٰى. أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ».

۴۳۱۱- حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شفاعت اور آدھی امت کے جنت کے داخلے میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کی اجازت دی گئی تو میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا کیونکہ یہ زیادہ افراد کو شامل کرنے والی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں، بلکہ یہ گناہ گاروں، خطاکاروں اور (گناہوں میں) لتھڑے ہوئے لوگوں کے لیے ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ اپنی امت کے انتہائی خیر خواہ تھے، اس لیے امت کے لوگوں کا بھی فرض ہے کہ

٤٣١٠ـ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب منه حديث شفاعتي لأجل الكبائر من أمتي، ح: ٢٤٣٦ من حديث جعفر به، وقال: "حسن غريب".

٤٣١١ـ [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة، منها ما رواه الحسن بن عرفة في جزءه، ح: ٩٣، وقال المنذري في الترغيب "إسناد حديث ابن عمر جيد": ٤/ ٤٤٧.

نبی ﷺ سے محبت رکھیں' ان کے احکام کی تعمیل کریں' ان کے اسوہ کی پیروی کریں' ان پر درود پڑھیں اور ان کے صحابۂ کرام ؓ سے محبت رکھیں اور احترام کریں۔ ② آدھی امت کی بجائے شفاعت کی اجازت میں امید ہے کہ زیادہ لوگوں کی مغفرت ہو جائے' اس لیے آپ ﷺ نے اسے منتخب فرمایا۔ ③ نبی ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن کے تابع ہے' اس لیے اللہ ہی سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے حق میں شفاعت کی اجازت نبی ﷺ کو حاصل ہوگی۔

٤٣١٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهُمُّونَ. شَكَّ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ. خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ. وَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ. فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ. فَيَسْتَحْيِي مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ. وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنِ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى.

۴۳۱۲- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مومن جمع ہوں گے' پھر انھیں الہام ہوگا یا فرمایا: وہ فکر مند ہوں گے' (حدیث کے راوی) سعید کو شک ہوا ہے۔ تب وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے دربار میں (کسی کی) سفارش پیش کریں تو وہ ہمیں اس جگہ سے (منتقل کر کے) راحت نصیب فرمائے' چنانچہ وہ حضرت آدم ؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں جو سب انسانوں کے والد ہیں۔ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس کے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' لہٰذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجیے کہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب فرمائے۔ وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں اور اپنے اس گناہ کا ذکر اور شکایت کریں گے جو ان سے سرزد ہوگیا تھا۔ (جس درخت سے منع کیا گیا تھا' اس کا پھل کھا لیا تھا۔) وہ اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے۔ (اور کہیں گے) نوح ؑ کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ

٤٣١٢ـ أخرجه البخاري، التفسير، باب قول الله تعالٰى: "وعلم ءادم الأسماء كلها"، ح: ٤٤٧٦، ومسلم، الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلةً فيها، ح: ١٩٣/ ٣٢٣ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا. عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. قَالَ: فَذَكَرَ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَمْشِي بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلٰى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ [لِي]. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ. وَسَلْ تُعْطَهْ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ

تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اس بات کا ذکر کر کے شرم محسوس کریں گے کہ انھوں نے اپنے رب سے ایسا سوال کیا تھا جس کی حقیقت کا انھیں علم نہیں تھا۔ (وہ کہیں گے:) لیکن تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور انھیں تورات عطا فرمائی۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ وہ ایک آدمی کے بے گناہ قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے۔ (وہ کہیں گے) لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ لیکن تم حضرت **محمد** ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا۔'' ایک روایت میں ہے: ''میں مومنوں کی دو صفوں کے درمیان سے گزر کر جاؤں گا۔'' اور فرمایا: ''میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا، مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: **محمد!** سر اٹھایئے! بات کیجیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجیے، آپ کو دیا

أَشْفَعُ . فَيَحُدُّ لِي حَدًّا . فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ . ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» .

جائے گا۔ شفاعت کیجیے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا' پھر شفاعت کروں گا' (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی' اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا' پھر میں دوسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا۔ محمد! سر اٹھائیے! بات کیجیے' آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجیے' آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجیے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا' پھر میں شفاعت کروں گا' (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی' اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں تیسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا' اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا' پھر مجھے کہا جائے گا: محمد! سر اٹھائیے! بات کیجیے' آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجیے' آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا' (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی۔) پھر میں چوتھی بار جاؤں گا اور

عرض کروں گا: میرے رب! (جہنم میں) صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنھیں قرآن نے روک دیا ہے۔‘‘

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلٰى أَثَرِ هٰذَا الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ».

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ آدمی جہنم سے نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا‘ اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا‘ اور اس کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔‘‘

فوائد و مسائل: ① قیامت کے مراحل انتہائی شدید ہوں گے‘ لہٰذا ان مراحل میں آسانی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی اور برائیوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ② انبیائے کرام پر بھی قیامت کے دن خشیت الٰہی کی کیفیت کا غلبہ ہوگا‘ اس لیے انھیں اپنی معاف شدہ لغزشیں بھی بڑے گناہوں کی طرح خطرناک محسوس ہوں گی۔ ③ لوگ انبیائے کرام کو ان کا بلند مقام اور ان کے فضائل یاد دلا کر کوشش کریں گے کہ وہ اللہ سے شفاعت کریں لیکن ہر نبی دوسرے نبی کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے خود شفاعت کرنے سے معذرت کرے گا۔ ④ شفاعت کبریٰ کا مقام حضرت محمد ﷺ کے لیے مخصوص ہے‘ اس لیے جب نبی ﷺ سے عرض کیا جائے گا تو آپ معذرت نہیں کریں گے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پوری طرح موجود ہوگا‘ اس لیے براہ راست اصل مقصود عرض کرنے کی بجائے پہلے سجدہ کر کے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائیں گے۔ ⑥ سجدہ بندے کو رب کا قرب بخشنے والی عظیم عبادت ہے اور دعا کے آداب میں یہ شامل ہے کہ پہلے حمد وثنا کی جائے اور درود پڑھا جائے‘ پھر دعا کی جائے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب فرمائیں گے‘ پھر مقام شفاعت پر تشریف لے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور شہنشاہ ہے اور نبی ﷺ اس کے ایک مقرب بندے ہیں جو درخواست پیش کر سکتے ہیں اور قبولیت کی امید رکھ سکتے ہیں‘ لیکن اللہ کے حکم کے برعکس کچھ نہیں کر سکتے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے‘ اس لیے اللہ کی جو تعریفیں اس وقت کریں گے‘ وہ اسی وقت سکھائی جائیں گی‘ پہلے سے معلوم نہیں ہوں گی۔ ⑨ رسول اللہ ﷺ بھی

اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں فرمائیں گے اور جب اجازت ملے گی تو وہ بھی لامحدود نہیں ہوگی۔ ⑩ سب لوگوں کا ایمان برابر نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کے ایمان میں بھی اس کے اعمال کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جنھیں قرآن نے روک دیا ہے' وہ نبی پر ایمان نہ لانے والے اور شرک اکبر کے مرتکب اور اعتقادی منافق ہیں جن پر جنت حرام ہے۔ ان کے حق میں کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

٤٣١٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلَّاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ».

۴۳۱۳- حضرت عثمان بن عفان ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تین قسم کے افراد شفاعت کریں گے: پہلے انبیائے کرام' پھر علماء' پھر شہداء۔''

٤٣١٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ. غَيْرَ فَخْرٍ».

۴۳۱۴- حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام' ان کا خطیب' اور ان میں سے (پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا' اور کوئی فخر نہیں۔''

فوائد و مسائل: ① امام سے مراد قائد اور پیشوا ہے' نماز کی اَمامت مراد نہیں۔ ② جب تمام انبیاء خاموش ہو جائیں گے' تب نبی ﷺ ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کلام فرمائیں گے۔ ③ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ شفاعت فرمائیں گے' پھر دوسرے انبیاء و رسل شفاعت فرمائیں گے۔

٤٣١٣ـ [إسناده موضوع] أخرجه العقيلي: ٣/ ٣٦٧ من حديث أحمد بن يونس به، وضعفه العراقي، والبوصيري
* عنبسة تقدم حاله، ح: ١٢٤٢، وعلاق مجهول (تقريب).

٤٣١٤ـ [حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب "سلوا الله لي الوسيلة . . . الخ"، ح: ٣٦١٣ من حديث ابن عقيل به مطولاً، وقال: "حسن صحيح غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد.

٤٣١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي. يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

۴۳۱۵- حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً کچھ لوگ میری شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے' انھیں جہنمی کہا جائے گا۔''

فوائد ومسائل: ① انھیں جہنمی اس معنی میں کہا جائے گا کہ وہ جہنم سے نکلے ہوئے ہیں' جیسے اگر کوئی شخص ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کر لے تو عموماً اسے پہلے شہر کی طرف منسوب کر کے یاد کیا جاتا ہے۔ ② یہ نام اس لیے ہے کہ انھیں اللہ کی نعمت یاد رہے اور انھیں خوشی حاصل ہو' اس سے مقصود ان کی تحقیر نہیں' ویسے بھی جنت میں غم' فکر اور پریشانی کا وجود نہیں ہوگا۔

٤٣١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ، بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: «سِوَايَ».

۴۳۱۶- حضرت عبداللہ بن ابو جدعاء ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ بنو تمیم (کی تعداد) سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے علاوہ (کوئی اور ہے۔'')

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق ؒ نے کہا: میں نے کہا: کیا یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے آپ نے خود سنی ہے؟ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: میں نے خود سنی ہے۔

فوائد ومسائل: ① شفاعت کرنے والے مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کی

٤٣١٥ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ٦٥٦٦ من حديث يحيى به.

٤٣١٦ـ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ٢٤٣٨ من حديث خالد الحذاء به، وقال: "حسن صحيح غريب".

شفاعت کی اجازت ملے گی حتی کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی کی شفاعت سے ایک قبیلے کی تعداد سے زیادہ افراد کو معافی مل جائے۔ ② بنو تمیم حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا قبیلہ ہے۔ یہ امتی جس کی شفاعت سے اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات ملے گی ممکن ہے حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہی ہوں۔ واللہ أعلم۔

٤٣١٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ» قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ».

۴۳۱۷- حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس انتخاب کا حق عنایت فرمایا؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے مجھے آدھی امت کے جنت میں داخلے اور شفاعت میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ میں نے شفاعت کو منتخب کرلیا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بھی شفاعت پانے والوں میں شامل فرمادے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔“

فوائد ومسائل: ① شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اسلام پر فوت ہو۔ ② شفاعت کی امید پر گناہ کرتے چلے جانا عقل مندی نہیں کیونکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں ایمان کی نعمت چھن بھی سکتی ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیں حدیث: ۴۳۱۱۔

(المعجم ٣٨) - بَابُ صِفَةِ النَّارِ

(التحفة ٣٨)

باب: ۳۸-جہنم کی کیفیات

٤٣١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۴۳۱۸- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت

٤٣١٧_ [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني: ١٨/ ٦٨، ٦٩، ح: ١٢٦ من حديث هشام به مطولاً، وتابعه بشر بن بكر عند الحاكم، وصححه: ١/ ١٤، ١٥، ٦٦ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق عند الترمذي، ح٢٤٤٣، وابن حبان، ح: ٢٥٩٢_٢٥٩٤، والحاكم: ٢/ ٦٧ وغيرهم.

٤٣١٨_ [إسناده ضعيف جدًا] * نفيع تقدم حاله، ح: ١٤٨٥، وتابعه الحسن عند الحاكم: ٤/ ٥٩٣، وصححه، وتعقبه الذهبي بقوله: حسن (لعله جسر بن فرقد) واهٍ، وبكر (ابن بكار) قال النسائي: ليس بثقة وسنده مظلم، وحديث البخاري، ح: ٣٢٦٥، ومسلم، ح: ٢٨٤٣ يغني عنه.

نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نُفَيْعٍ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ . وَلَوْلَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا . وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا» .

ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور اگر اسے دوبار پانی کے ساتھ بجھایا نہ گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اور یہ (دنیا کی آگ) اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے۔''

فوائد و مسائل: ① ستر کا عدد عربی زبان میں کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے' یعنی جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی نسبت بے انتہا گرم ہے۔ اور حقیقی معنی مراد لینا بھی ممکن ہے' یعنی اس کی حرارت اس حرارت کا سترواں حصہ ہے۔ ② دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ کو یاد کرنا چاہیے تاکہ گناہوں سے بچنا ممکن ہو۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ اس کی بابت صحیح اور راجح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت مکمل صحیح نہیں بلکہ اس کا پہلا حصہ ''تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' شواہد کی بنا صحیح ہے جبکہ دوسرا حصہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا کوئی صحیح شاہد موجود نہیں جیسا کہ دیگر محققین نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفة' رقم:۳۲۰۸)

٤٣١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ : يَارَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا . فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ : نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ . فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ، مِنْ

۴۳۱۹- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: یارب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانس مقرر کر دیے۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک سانس گرمی کے موسم میں۔ تمھیں جب سخت سردی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید سردی کی وجہ سے

٤٣١٩ـ [صحيح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ماجاء أن للنار نفسين . . . الخ، ح: ٢٥٩٢ من حديث الأعمش به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه عاصم بن بهدلة عن أبي صالح به عند الدارمي: ٢/ ٣٤٠، ح: ٢٨٤٩، وله شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما .

زَمْهَرِيرِهَا. وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، مِنْ سَمُومِهَا».

ہے۔ اور جب تمھیں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید گرمی کی وجہ سے ہے۔''

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اپنے خالق کا شعور رکھتی ہیں' اس لیے اس کی عبادت کرتی اور اس کے احکام کی تعمیل کرتی ہیں۔ ② جنت اور جہنم بھی باشعور مخلوقات ہیں۔ قرآن مجید میں جہنم کے غصے کا ذکر ہے۔ (دیکھیے: سورۂ ملک ٦٧:٨) ③ جہنم کی حرارت اتنی شدید ہے کہ خود جہنم کے لیے ناقابل برداشت ہے' اس لیے اسے اجازت دی گئی ہے کہ سال میں دو بار گرم اور سرد ہوا خارج کر کے اس شدت میں قدرے تخفیف کر لے۔ ④ کرۂ ارض پر گرمی کے موسم میں سخت گرمی کی لہر اور سردی کے ایام میں سخت سردی کی لہر ایک معروف اور محسوس حقیقت ہے۔ اس کے کچھ ظاہری اسباب ہیں جن سے سائنس دان واقف ہیں لیکن اس کے کچھ باطنی اور غیر مادی اسباب بھی ہیں جن کا علم صرف نبی ﷺ کے بتانے سے ہوا ہے۔ ⑤ دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے ظاہری اور سائنسی اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں جن کا اندازہ ظاہری اسباب سے نہیں ہوسکتا' مثلاً: صدقہ کرنے سے مال میں اضافہ ہونا' تجارت میں جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے سے مال میں بے برکتی کا ہونا' سلام کی وجہ سے محبت کا پیدا ہونا وغیرہ' ان پر ایمان رکھنا چاہیے۔

٤٣٢٠- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي [بُكَيْرٍ]: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ. ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ. ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ. فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ».

۴۳۲۰- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہنم (کی آگ) ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سفید ہوگئی' پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی' پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہوگئی۔ (اب) وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔''

٤٣٢١- حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو:

۴۳۲۱- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت

٤٣٢٠ـ **[إسناده ضعيف]** أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب منه في صفة النار أنها سوداء مظلمة، ح: ٢٥٩١ عن العباس به، وانظر، ح: ٢٥٥٧ لعلته، وقال أبو هريرة: "أترونها حمراء كناركم هذه؟، لهي أسود من القار" والقار الزفت، أخرجه مالك: ٢/ ٩٩٤، وإسناده صحيح، وقال الباجي: حكمه الرفع.

٤٣٢١ـ **[صحيح]** رواه ثابت البناني عن أنس به عند مسلم، صفات المنافقين، باب صبغ أنعم أهل الدنيا في النار، وصبغ أشدهم بؤسًا في الجنة، ح: ٢٨٠٧/ ٥٥.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ. فَيُقَالُ: إِغْمِسُوهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً. فَيُغْمَسُ فِيهَا. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ هَلْ أَصَابَكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ. وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضُرًّا وَبَلَاءً. فَيُقَالُ: إِغْمِسُوهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ. فَيُغْمَسُ فِيهَا غَمْسَةً. فَيُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ هَلْ أَصَابَكَ ضُرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ: مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضُرٌّ وَلَا بَلَاءٌ».

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کافر کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا (جس کی زندگی سب سے زیادہ عیش و عشرت، خوشیوں اور نعمتوں میں گزری۔)، پھر کہا جائے گا: اسے آگ میں ایک غوطہ دو۔ اسے اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی نعمت (اور راحت) بھی حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، مجھے (زندگی بھر) کوئی نعمت (یا راحت) حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس مومن کو لایا جائے گا جس پر سب سے زیادہ سخت مصیبتیں اور آزمائشیں آئیں۔ کہا جائے گا: اسے جنت میں اس کی نعمتوں کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ۔ اسے جنت کی ایک جھلک دکھا کر لایا جائے گا، اور کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی مصیبت اور آزمائش بھی آئی تھی؟ وہ کہے گا: مجھے تو (زندگی بھر) کبھی کوئی مصیبت یا آزمائش (اور تکلیف) نہیں آئی۔“

فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی مختصر زندگی ہے۔ اس کے مقابلے میں محشر کی مدت انتہائی طویل ہے اور محشر کے بعد جنت اور جہنم کی زندگی کبھی ختم نہ ہونے والی دائمی زندگی ہے۔ ② جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح دنیا کی تکلیفوں اور جہنم کے عذابوں کی کیفیت ہے۔ ③ دنیا کی ان نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لینا بہت بڑی حماقت ہے جو آخرت کے مقابلے میں انتہائی حقیر بھی ہیں، ناقص بھی اور عارضی بھی۔

٤٣٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى

۴۳۲۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر (جہنم میں، جسمانی طور

٤٣٢٢- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل العلتين، انظر، ح: ٨٥٤، ٣٧ وغيرهما، وقال زيد بن أرقم في حديثه: "إن الرجل من أهل النار ليعظم للنار حتى يكون الضرس من أضراسه كأحد"، أحمد: ٤/ ٣٦٧، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ٢٤٠٨، وجاء عنده، ح: ٢٨٥١ قال رسول الله ﷺ: "ضرس الكافر - أو ناب الكافر - مثل أحد وغلظ جلده مسيرة ثلاث".

ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيَعْظُمُ حَتَّى إِنَّ ضِرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلٰى ضِرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلٰى ضِرْسِهِ».

پر) بہت بڑا ہو جائے گا حتی کہ اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ سے بھی بڑی ہو جائے گی۔ اور اس کا جسم اس کی ڈاڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا (دنیا میں) کسی کا جسم اس کی ڈاڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔‘‘

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث کا پہلا جملہ [إِنَّ الْكَافِرَ ...... مِنْ أُحُدٍ] شواہد کی بنا پر صحیح ہے نیز محققین کی بھی مذکورہ روایت کے بارے میں یہی رائے ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت کا صرف پہلا جملہ ہی صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ١٦٠١، والموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ١٤،١٣/٣٢) ② جہنمیوں کے جسموں کا بڑا ہونا بھی عذاب ہی کی ایک صورت ہے۔ ③ قرآن مجید میں ہے کہ مجرموں کو تنگ مقام میں ڈالا جائے گا۔ دیکھیے: (الفرقان ٢٥: ١٣) جسم بڑا ہونے کی وجہ سے بھی جگہ تنگ محسوس ہوگی۔ ④ قد وقامت کو اتنا بڑا کرنے کا مقصد عذاب میں اضافہ کرنا ہے۔

٤٣٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ. فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ. وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا».

۴۳۲۳- حضرت عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے ہاں ٹھہرا۔ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ اس رات حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت میں وہ فرد بھی ہے جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلۂ مضر (کے افراد کی تعداد) سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ اور میری امت میں وہ فرد بھی ہے جو جہنم میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا

٤٣٢٣- [إسناده حسن] وهو في المصنف: ١١/ ٤٦٣، ح: ١١٧٤٨، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ١/ ٧١، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في المجمع: ٣/ ٨: "ورجاله ثقات".

ایک کونہ بن جائے گا۔‘‘

فوائد ومسائل: ① صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی کے ہاں جاتے تھے یا جب صحابہ وتابعین کی آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو وہ فضول باتیں کرنے کی بجائے احادیث سنتے اور سناتے تھے اور دین کے مسائل سیکھتے سکھاتے تھے۔ ② جہنم کا کونہ بننے کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ اسے قید کیا جائے گا' اس کوٹھڑی کا ایک حصہ اس کے جسم سے بھر جائے گا۔ واللہ أعلم.

٤٣٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ. فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ. ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ. لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ».

۴۳۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا' چنانچہ وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتی کہ ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے۔ اگر ان (آنسوؤں) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی (آنسوؤں کی نہر میں) بہنے لگیں۔‘‘

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے اس کی بابت وضاحت کی ہے' تاہم حدیث میں مذکورہ جملے [حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ] کے سوا باقی روایت کا ایک شاہد مستدرک حاکم میں موجود ہے اور اس کی سند بھی حسن ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت اس جملے: ’’جہنمیوں کے رونے کی وجہ سے ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے‘‘ کے سوا صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني' رقم:١٦٧٩) ② جہنم میں طرح طرح کے عذاب ہیں جن میں ایک عذاب غم اور افسوس کا بھی ہے جس کی وجہ سے رونا آتا ہے۔ ③ دنیا میں رونے سے غم ہلکا ہو جاتا ہے لیکن جہنم میں رونا بھی ایک عذاب ہوگا' لہٰذا اس سے غم میں تخفیف نہیں ہوگی۔ ④ دنیا میں اللہ کے خوف سے رونے سے آخرت میں جنت ملتی ہے۔ دنیا میں غفلت کی زندگی ہنس ہنس کر گزارنے والے جہنم میں زیادہ روئیں گے۔

٤٣٢٤ـ [إسناده ضعيف] وانظر، ح:١٧٨، ١٠٨٠ لعلتيه، وأخرج الحاكم: ٤/ ٦٠٥ من حديث أبي موسٰى رفعه: "إن أهل النار ليبكون حتى لو أجريت السفن في دموعهم لجرت وإنهم ليبكون الدم" ، يعني مكان الدمع وصححه، ووافقه الذهبي، وسنده حسن.

٤٣٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٠٢] «وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ. فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟».

۴۳۲۵- حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“ پھر فرمایا: ”اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا؟“

٤٣٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ [عَنِ] الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ. حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ».

۴۳۲۶- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگ آدم ؑ کے بیٹے کو کھا جائے گی سوائے سجدوں کے نشان کے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کا نشان کھانا حرام فرما دیا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مومن گناہ گار جو جہنم میں جائے گا وہ اپنی سزا بھگتنے کے بعد جل کر کوئلہ ہو جائے گا تاہم بعد میں وہ زندہ ہو کر جنت میں جائے گا۔ (حدیث: ۴۳۰۹) زیر مطالعہ حدیث میں ایسے ہی مومن کا ذکر ہے جسے سجدے کے نشان کی وجہ سے پہچان کر جہنم سے نکالا جائے گا۔ ② بے نماز کے چہرے پر سجدے کا نشان نہیں ہوگا اس لیے فرشتے اسے جہنم سے نہیں نکالیں گے جب کہ دوسرے گناہ گاروں کو وہ اللہ کے حکم سے جہنم سے نکال لیں گے۔

٤٣٢٥ـ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب أهل النار، ح: ٢٥٨٥ من حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح".

٤٣٢٦ـ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول الله تعالى: "وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة"، ح: ٧٤٣٧، ومسلم، الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ح: ١٨٢/ ٢٩٩ من حديث إبراهيم بن سعد به مطولاً.

٤٣٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ. فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ وَجِلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرِحِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. هٰذَا الْمَوْتُ. قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ. لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا».

۴۳۲۷- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو لا کر پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: جنت والو! وہ ڈرتے ڈرتے جھانکیں گے۔ انھیں خوف ہوگا کہ انھیں اس جگہ (جنت) سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: جہنم والو! وہ خوش ہو کر جھانکیں گے' انھیں (اس امید کی وجہ سے) خوشی ہوگی کہ انھیں اس جگہ سے نکال لیا جائے گا جہاں وہ موجود ہیں۔ (پھر) کہا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں' یہ موت ہے۔ پھر اللہ کے حکم سے اس (موت) کو پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں گروہوں سے کہہ دیا جائے گا: تم جس چیز میں ہو' اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ اس میں کبھی موت نہیں آئے گی۔''

فوائد ومسائل: ① موت ایک وجودی چیز ہے جو قیامت کے دن محسوس شکل میں سامنے آئے گی۔ ② موت کو محسوس شکل میں ظاہر کر کے ذبح کرنے کا یہ مقصد ہے کہ دونوں فریقوں کو موت کے ختم ہو جانے میں کوئی شک نہ رہے۔ ③ موت کا ذبح ہو جانا اہل جنت کے لیے مزید خوشی کا باعث ہوگا اور اہل جہنم کے لیے مزید غم کا باعث ہوگا۔ ④ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جا چکیں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے خلود کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

(المعجم ٣٩) - بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

(التحفة ٣٩)

باب:۳۹- جنت کی کیفیات

٤٣٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۳۲۸- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے'

٤٣٢٧ـ **[إسناده حسن]** أخرجه أحمد: ٢/ ٢٦١، ٣٧٧، ٥١٣ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة جدًا.

٤٣٢٨ـ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين" ح: ٤٧٧٩ تعليقًا من حديث أبي معاوية به، وتابعه أبوأسامة عن الأعمش حدثنا أبوصالح به، البخاري، ح: ٤٧٨٠، ومسلم، الجنة◀◀

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ. اِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾.

[السجدة: ١٧]

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے: جن نعمتوں اور لذتوں کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے تمھیں دے دی ہے وہ چھوڑ دو (اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ ان سے عظیم تر انعامات مراد ہیں۔) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“

قَالَ: وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْرَأُهَا: مِنْ قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

حضرت ابوصالح ؒ نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ اس آیت میں ﴿مِنْ قُرَّاتِ أَعْيُنٍ﴾ ”آنکھوں کی ٹھنڈکیں“ (ٹھنڈک کے اسباب) پڑھا کرتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① انسان انھی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جو اسے حاصل ہوں یا ان سے ملتی جلتی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جب کہ جنت کی نعمتیں ان سے بالکل منفرد اور انوکھی ہیں۔ ② جنت کی بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کی ہم نام اشیاء دنیا میں پائی جاتی ہیں، مثلاً: مختلف پھل اور میوے، پرندوں کا گوشت، طرح طرح کے مشروبات وغیرہ، ان میں بھی دنیا کی نعمت اور جنت کی نعمت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کی نعمتوں سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔ ③ کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، اس سے مراد دنیا میں موجود انسان اور جن ہیں۔ انھوں نے یہ نعمتیں نہ دیکھیں نہ سنیں، جو حضرات فوت یا شہید ہو کر جنت میں پہنچ گئے، وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ④ جنت کی ہر نعمت خالص مسرت اور

◀◀ ونعيمها، باب صفة الجنة، ح: ٢٨٢٤/ ٤ عن ابن أبي شيبة به.

خوشی کا باعث ہے۔ دنیا کی چیزوں کی طرح ان کے حصول کے لیے مشقت اور تکلیف، اور حصول کے بعد گم ہونے، چوری ہونے یا ختم ہونے کا خطرہ یا ان کے استعمال کے کچھ ضمنی ناپسندیدہ اثرات (جیسے زیادہ کھا لینے سے پیٹ کی تکلیف وغیرہ) بالکل نہیں۔ ⑤ قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ طریقہ معتبر انداز سے مروی ہو۔ علمائے قراءت وتجوید نے ایسے کلمات اور ان کو پڑھنے کے طریقے بیان کر دیے ہیں۔ ان سے ہٹ کر پڑھنا جائز نہیں۔

٤٣٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَشِبْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا».

۴۳۲۹- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی بالشت بھر جگہ، دنیا سے اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے۔“

٤٣٣٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۴۳۳۰- حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔“

فوائد ومسائل: ① گھوڑے کو چلانے کے لیے سوار جو چابک اور کوڑا استعمال کرتا ہے، وہ زمین پر رکھا جائے تو بہت کم جگہ گھیرتا ہے۔ دنیا میں اتنی سی زمین کی کوئی اہمیت نہیں لیکن جنت کا اتنا سا حصہ بھی بے انتہا قیمتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں ابدی ہیں جب کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ختم ہونے والی ہے۔ ② کرۂ ارض کا رقبہ کروڑوں مربع میل ہے۔ انسان کے لیے اس کی مٹی بھی قیمتی ہے۔ ہم زمین کا ایک چھوٹا سا خالی ٹکڑا لاکھوں روپے دے کر خریدتے ہیں، پھر اس پر مزید اخراجات کے بعد مکان تعمیر ہوتا ہے۔ زمین کے اندر بہت سی اقسام کی معدنیات کے بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ سونے کی کسی ایک کان یا پٹرول کے ایک کنویں کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب کہ زمین میں سونے سے زیادہ قیمتی معدنیات کے عظیم ذخائر موجود ہیں۔ زمین پر موجود درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں، مویشیوں اور جنگلی جانوروں وغیرہ میں سے کسی ایک کی کل مقدار اور

٤٣٢٩ـ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، لعلله، ح: ١٨٦٤، ٤٩٦، ١١٢٩، ٢٥٨٧، ٣٧.

٤٣٣٠ـ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل رباط يوم في سبيل الله، ح: ٢٨٩٢، ٣٢٥٠، ٦٤١٥ من حديث أبي حازم به.

قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں تو حساب ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں جو حیوانی‘ نباتی اور معدنی دولت موجود ہے‘ وہ خشکی کے خزانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ان تمام دولتوں کی مجموعی مقدار کس قدر ہو سکتی ہے؟ انسان اس کا سادہ سا اندازہ لگانے سے بھی عاجز ہے۔ لیکن یہ سب خزانے مل کر بھی جنت کے چند انچ کے ٹکڑے کی قیمت نہیں بن سکتے۔ ③ کم سے کم درجے کے جنتی کو جنت میں دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کئی گنا زیادہ جگہ ملے گی۔ اس میں طرح طرح کے محلات بھی ہوں گے‘ ہر قسم کے پھل اور میوے بھی ہوں گے‘ اور بے شمار نعمتیں ہوں گی۔ کتنا کم عقل ہے انسان کہ دنیا کے معمولی سے مفاد پر اتنی عظیم دولت‘ عزت‘ عظمت اور شان قربان کر دیتا ہے۔

٤٣٣١- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ. كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَإِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ. مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ».

۴۳۳۱- حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے‘ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا‘ آپ فرما رہے تھے: ”جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر درجہ اتنا بلند و بالا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ سب سے بلند جنت الفردوس ہے۔ جنت کا درمیانی (یا اعلیٰ ترین) مقام فردوس ہے۔ عرشِ الٰہی فردوس پر ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں‘ اس لیے تم جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔“

فوائد و مسائل: ① مومن ایمان اور اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ اسی انداز میں جنت میں بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ ② جنت کے بلند درجات کے حصول کی کوشش کرنا شرعاً مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران ۳:۱۳۳) ”اور جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“ ③ جنت الفردوس سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ④ اللہ کا عرش اس کی ایک مخلوق ہے جو حقیقی وجود رکھتی ہے‘ لہٰذا اس سے اللہ کی قدرت‘ شان‘ حکومت و اقتدار وغیرہ مراد لینا درست نہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ نعمت مانگنی چاہیے‘ خاص طور پر جنت الفردوس کا سوال کرنا چاہیے تاکہ انبیائے کرام ؑ اور خاص طور پر حضرت

٤٣٣١_[صحيح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء في صفة درجات الجنة، ح: ٢٥٣٠ من حديث زيد به مطولاً، وقال: "عطاء لم يدرك معاذ بن جبل"، وله شاهد عند الترمذي، ح: ٢٥٣١، وإسناده حسن، ورواه عطاء بن يسار عن أبي هريرة نحوه (البخاري)، وعبدالرحمٰن بن أبي عمرة عن أبي هريرة به، أحمد: ٢/ ٣٣٥، ٣٣٩.

محمد ﷺ کے پڑوس میں جگہ مل جائے۔ ⑥ جنت کا مالک اللہ ہے۔ اس کے لیے درخواست بھی اللہ ہی سے کرنی چاہیے۔ کسی نبی یا ولی سے نہیں۔ نبی ﷺ بھی اللہ سے جنت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (مفہوم حدیث: ۳۸۴۷)

٤٣٣٢- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا. هِيَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ. فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ» قَالُوا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا، يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: «قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللهُ» ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۲- حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ”کیا کوئی ہے جو حصولِ جنت کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں۔ رب کعبہ کی قسم! اس میں تو جگمگ کرتا نور ہے، لہلہاتے ہوئے خوشبودار پودے ہیں، مضبوط (اور بلند و بالا) محل ہیں، بہتی نہریں ہیں، پکے ہوئے بے شمار پھل ہیں، حسین و جمیل (خوبصورت) بیوی ہے، کپڑوں کے بہت سے جوڑے ہیں، جہاں بلند و بالا، محفوظ اور دلکش گھروں میں، ہمیشہ نعمتوں اور خوشیوں میں رہنا ہے۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے تیاری کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہو: ان شاء اللہ“ پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی۔

٤٣٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۴۳۳۳- حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا، ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی طرح (خوبصورت) ہوں گی۔ ان کے بعد داخل ہونے والے

٤٣٣٢ـ [إسناده ضعيف] وصححه ابن حبان، ح: ٢٦٢٠ * الضحاك المعافري وثقه ابن حبان وحده، وقال المنذري: مجهول، وقال الذهبي: "لا يعرف"، وله شاهد ضعيف جدًا عند الخطيب: ٤/ ٢٥٢.

٤٣٣٣ـ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ح: ٣٣٢٧، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، وصفاتهم وأزواجهم، ح: ٢٨٣٤/ ١٥ من حديث عمارة به.

الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً. لَايَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَايَمْتَخِطُونَ وَلَايَتْفِلُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ. أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ. أَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلٰى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا».

اتنے روشن ہوں گے جیسے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والا روشن ستارہ۔ انھیں نہ پیشاب کی حاجت ہوگی، نہ پاخانے کی، نہ ناک سنکیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی، ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں (جلانے کے لیے) عود کی (خوشبو دار) لکڑی ہوگی۔ ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان کی عادات ایک آدمی کی عادات کی طرح (ایک دوسرے سے مشابہ) ہوں گی۔ وہ اپنے والد حضرت آدم ؑ کی شکل وصورت پر (قد میں) ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔"

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

(م) امام ابن ماجہ ؒ نے ابومعاویہ عن الاعمش عن ابی صالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے، ابن فضیل عن عمارہ کی روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

فوائد ومسائل: ① اہل جنت کو حسن وجمال ان کے اعمال ودرجات کے مطابق ملے گا۔ ② بلند درجات کے حامل مومن دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ③ سب سے پہلے داخل ہونے سے مراد انبیائے کرام ؑ کے بعد دوسروں سے پہلے داخلہ ہے، یا امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے داخل ہونے والے افراد مراد ہیں۔ ④ پیشاب پاخانہ وغیرہ دنیا کی مادی غذا کا غیر مفید جز ہے۔ جنت کی غذاؤں میں کوئی ایسا جز شامل نہیں ہوگا، اس لیے وہ مکمل طور پر ہضم ہو کر جزو بدن بن جائیں گی اور قضائے حاجت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ⑤ خوشبو بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ دنیا میں اگربتی وغیرہ کی صورت میں اس کے مختلف مظاہر موجود ہیں۔ جنت میں بھی یہ نعمت موجود ہوگی، چنانچہ اس مقصد کے لیے بہترین قسم کی خوشبودار لکڑی موجود ہوگی جو انگیٹھیوں میں جلائی جائے گی۔ ⑥ عربی میں لفظ حور جمع ہے، حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ خوب سفید اور سیاہ حصہ خوب سیاہ ہو، اہل عرب کے نزدیک یہ چیز حسن وخوبی میں شامل تھی۔ حدیث میں اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جنت میں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں جو حسن

۴۳۳۳_(م) أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۲۸۳۴/۱۶ عن ابن أبي شيبة به، انظر الحديث السابق.

صورت اور حسن سیرت میں بے مثال ہیں۔ ⑦ ساتھی اخلاق و عادات اور پسند ناپسند میں جس قدر ہم خیال ہوں' ان کی دوستی اتنی ہی گہری اور پختہ ہوتی ہے۔ اہل جنت ہم خیال اور ہم ذہن ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت محبت رکھیں گے۔ ان میں کوئی اختلاف اور جھگڑا نہیں ہوگا۔ ⑧ تمام جنتی پورے قد کاٹھ کے اور حسین وجمیل ہوں گے۔ ⑨ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو ان کا قد موجودہ اندازے سے ساٹھ ہاتھ (نوے فٹ) تھا۔ جنت میں سب لوگ اسی قد کے ہوں گے۔

٤٣٣٤ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ. حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ. مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ. تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ».

۴۳۳۴- حضرت **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ وہ یاقوت اور موتیوں پر بہتی ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ عمدہ اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

فوائد ومسائل: ① کوثر کا مطلب ''خیر کثیر'' ہے۔ اس میں وہ تمام فضائل وخصائص شامل ہیں جو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوئے اور حاصل ہوں گے۔ اس میں حوض کوثر بھی شامل ہے جو میدان حشر میں ہوگا' اور جنت کی وہ نہر بھی جس سے حوض کوثر میں پانی آئے گا۔ ② جنت کی نہر دنیا کی نہروں سے اسی طرح عظیم اور ممتاز ہے جس طرح جنت کی دوسری نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے مختلف ہیں۔ ③ نہر کوثر کی تہہ میں کنکروں اور پتھروں کی بجائے یاقوت جیسے قیمتی پتھر اور موتی ہوں گے جس سے اس کا منظر مزید دلکش ہو جائے گا۔

٤٣٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

۴۳۳۵- حضرت **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے

٤٣٣٤ـ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكوثر، ح: ٣٣٦١ من حديث ابن فضيل به، وقال: "حسن صحيح"، وله شواهد.

٤٣٣٥ـ [حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٣٨ من حديث محمد بن عمرو به، وله شواهد كثيرة جدًا، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَلَا يَقْطَعُهَا».

جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔"

وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾. [الواقعة: ٣٠]

چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ "اور لمبے لمبے سایوں میں۔"

فائدہ: جنت میں دھوپ نہیں ہوگی لیکن درختوں کا وجود بھی ایک نعمت ہے جس سے منظر خوش گوار ہوتا ہے۔ جنت کا ایک ایک درخت اتنا بڑا ہوگا اور اس کی شاخوں کا پھیلاؤ اس قدر ہوگا کہ دنیا کے لحاظ سے ہزاروں میل پر محیط ہوگا۔ اس سے جنت کی وسعت کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

٤٣٣٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ. قَالَ سَعِيدٌ: أَوَ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ. فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. فَيَزُورُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ. وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ

۴۳۳۶- حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں جمع کرے۔ حضرت سعید ؒ نے کہا: کیا جنت میں بھی بازار ہوگا؟ فرمایا: ہاں! مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا: "جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کے مطابق (اپنے اپنے درجے میں) ٹھہریں گے۔ انھیں دنیا کے دنوں کے اندازے کے مطابق جمعہ کے دن اجازت دی جائے گی تو وہ اللہ عزوجل کی زیارت کریں گے۔ وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور خود بھی جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ظہور

٤٣٣٦ـ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ح: ٢٥٤٩ من حديث هشام به، وقال: "غريب"، علته اختلاط هشام بن عمار، قال في التقريب: "صدوق مقرىء، كبر فصار يتلقن، فحديثه القديم أصح"، وراجع كتب المختلطين.

الْجَنَّةِ. فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ. مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذٰلِكَ. لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضَرَةً. حَتّٰى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ، يَافُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ: يَارَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلٰى. فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ. فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. قَالَ: فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ. فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا. لَيْسَ

فرمائے گا۔ ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زمرد کے منبر، سونے کے منبر اور چاندی کے منبر (رکھے جائیں گے۔) ان میں سے کم درجے کے مومن، ان میں سے کوئی حقیر نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ انھیں یوں محسوس ہوگا کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ نشستوں پر نہیں۔“

حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں' کیا تمھیں سورج کو یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسی طرح تمھیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجلس کے ہر شخص سے مخاطب ہو کر بات چیت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں جس دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی بعض دنیوی غلطیاں یاد کرائے گا۔ بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں؟ میری بخشش کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی اثنا میں ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ اس سے ان پر ایسی خوشبو برسے گی کہ اس جیسی مہک انھوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اٹھو میں نے تمھاری عزت افزائی کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے اس میں سے جو چاہو لے لو۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تب ہم ایک

يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرٰى. وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ. فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا».

بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جیسی آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھی، نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں میں ان کا خیال آیا۔‘‘ فرمایا: ’’ہم جو چاہیں گے (خادم) ہمارے لیے اٹھائیں گے۔ اس بازار میں نہ کوئی چیز بیچی جائے گی نہ خریدی جائے گی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ ایک بلند درجے والا آدمی اپنے سے کم درجے والے کو ملے گا اور ان میں سے کوئی حقیر نہیں ہوگا۔ وہ (کم درجے والا) اس (بلند درجے والے) کے لباس کو دیکھ کر متاثر ہو جائے گا لیکن ابھی اس کی بات ختم نہیں ہوگی کہ اسے اپنا پہنا ہوا لباس اس سے بہتر نظر آئے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کوئی غمگین نہیں ہوگا۔‘‘

قَالَ: «ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ. فَنَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ. وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا».

فرمایا: ’’پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ہمیں ہماری بیویاں ملیں گی اور کہیں گی: خوش آمدید! آپ (گھر) آئے ہیں تو آپ کے حسن اور خوشبو میں روانگی کے وقت کی نسبت اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم کہیں گے: آج ہم کو اپنے رب جبار عز وجل کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا ہے، لہٰذا ہمیں اسی انداز سے واپس آنا تھا جس شان سے آئے ہیں۔‘‘

٤٣٣٧- **حَدَّثَنَا** هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، أَبُو مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

۴۳۳۷- حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ جسے بھی جنت میں داخل کرے گا، اس کی شادی بہتر بیویوں سے کر دے

٤٣٣٧_ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ٣/ ٨٨٤ من حديث هشام بن خالد به * خالد بن يزيد ضعيف مع كونه فقيهًا، وقد اتهمه ابن معين (تقريب)، وطعن في روايته عن أبيه كما في التهذيب وغيره.

مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ، إِلَّا زَوَّجَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً: ثِنْتَيْنِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِيٌّ. وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِي».

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَعْنِي رِجَالًا دَخَلُوا النَّارَ. فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ. كَمَا وُرِثَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

گا۔ دو عورتیں حور عین (جنت کی حوروں) میں سے ہوں گی اور ستر عورتیں وہ ہوں گی جو اسے جہنمیوں کی وراثت ملی ہوں گی۔ ان میں سے ہر عورت کا مقام مخصوص نہایت خوبصورت اور دلکش ہوگا اور مرد کا عضو ایسا ہوگا جو نرم نہیں ہوگا۔

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ) حضرت ہشام بن خالد رحمہ اللہ نے فرمایا: جہنمیوں کی وراثت کا مطلب یہ ہے کہ جو مرد جہنم میں جائیں گے ان کی عورتیں جنتیوں کو مل جائیں گی' جیسے فرعون کی بیوی (جنتی تھی اور اس کا خاوند جہنمی اس لیے وہ) وراثت میں (کسی جنتی کو) ملے گی۔

٤٣٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي».

۴۳۳۸- حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں جب بچے کی خواہش ہوگی تو اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں (فوراً) حمل' ولادت اور اس بچے کا بڑا ہونا (سب کچھ) ہو جائے گا۔''

فوائد و مسائل: ① جنت میں اسباب و نتائج کا وہ سلسلہ نہیں جو اللہ نے دنیا میں قائم کیا ہے' اس لیے ہر خواہش کی تکمیل فوراً ہو جائے گی۔ ② اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر اعمال کے جنت میں داخل کر سکتا ہے' جیسے جنت کی حوریں اور خادم (غلمان) وہیں پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح جنت میں پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی جنتی ہوگا۔ ③ جنت میں داخل کرنا اللہ کا فضل ہے اور فضل کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی سبب (عمل وغیرہ) ہو جب

٤٣٣٨ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، ح: ٢٥٦٣ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب".

کہ جہنم میں داخلہ ایک سزا ہے اور سزا بغیر جرم کے نہیں ملتی' لہٰذا کسی کو بغیر گناہ کے جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

٤٣٣٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا. وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيُقَالُ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُولُ اللهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ. فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ إِنَّهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُولُ اللهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا. أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي أَوْ أَتَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟».

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

۴۳۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ کون سا جہنمی سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور کون سا جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا: جا' جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے' چنانچہ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: یا رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا' جنت میں داخل ہو جا۔ وہ (دوبارہ) آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس ہو جائے گا اور عرض کرے گا: میرے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: جا' جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ پھر جا کر عرض کرے گا: میرے مالک! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا' جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر اور (مزید) اس سے دس گنا جگہ ملے گی۔ یا فرمایا: تجھے دنیا سے دس گنا جگہ ملے گی۔ بندہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا یا مجھ سے ہنستا ہے' حالانکہ تو بادشاہ ہے؟''

صحابی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔

٤٣٣٩ـ أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ٦٥٧١، ومسلم، الإيمان، باب آخر أهل النار خروجًا، ح: ١٨٦/٣٠٨ عن عثمان بن أبي شيبة به.

فَكَانَ يُقَالُ : هٰذَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا .

پس کہا جاتا تھا: یہ شخص سب سے کم درجے کا جنتی ہے۔

فوائد ومسائل: ① جہنم سے نکلنے والے گناہ گار اپنے اپنے درجے کے مطابق جہنم سے نکالے جائیں گے' کم گناہوں والے پہلے اور زیادہ گناہوں والے بعد میں۔ ② جتنا کوئی شخص زیادہ گناہوں والا ہے' اسی قدر اس کا درجہ کم ہے۔ ③ کم سے کم درجے والے جنتی کو بھی کسی بادشاہ کی سلطنت سے دس گیارہ گنا جگہ ملے گی۔ ④ بندے کو بار بار یہ احساس کہ جنت میں جگہ خالی نہیں' اس لیے دلایا جائے گا کہ جب وہ جنت میں جائے تو اسے زیادہ خوشی حاصل ہو۔ ⑤ تعجب یا خوشی کے موقع پر ہنسنا زہد وتقویٰ کے منافی نہیں۔

٤٣٤٠- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ» .

۴۳۴۰- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے' جنت (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے۔ اور جو کوئی تین بار (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتا ہے' جہنم (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے آگ سے محفوظ فرما۔''

فوائد ومسائل: ① دعا تین بار مانگنا مسنون ہے۔ ② اللہ سے جنت میں داخلے کی اور جہنم سے پناہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ ③ جنت اور جہنم اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کے حق میں دعا نہیں کرتیں' اس لیے ان کے دعا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر کے اس شخص کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

٤٣٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۳۴۱- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے دو گھر ہیں: ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں۔

٤٣٤٠ـ **[صحيح]** أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء في صفة أنهار الجنة، ح: ٢٥٧٢ عن هناد به، وصححه ابن حبان(موارد)، ح: ٢٤٣٣، والحاكم: ١/ ٥٣٥، والذهبي، وله شواهد، منها ما أخرجه ابن حبان في صحيحه (الإحسان)، ح: ٢/ ١٧٨، ح: ١٠١٠ وغيره، وبه صح الحديث.

٤٣٤١ـ **[صحيح]** أخرجه الطبري في تفسيره: ١٨/ ٥، وابن أبي حاتم، وابن كثير: ٣/ ٢٥٠، وفي نسخة: ٥/ ٤٥٩ في تفسيريهما من حديث أحمد بن سنان به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ٦٥٦٩/ ١٣٧٩، ومسلم، ح: ٢٨٦٦/ ٦٥، ٦٦ وغيرهما.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ. فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ﴾ .

جب کوئی شخص فوت ہو کر جہنم میں جاتا ہے تو اس کا گھر وراثت میں جنت والوں کو مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿أُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ''یہی لوگ وراثت پانے والے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① ہر شخص کا گھر جنت میں بھی ہے اور جہنم میں بھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے بے مثال عدل اور بے انتہا رحمت کا پتہ چلتا ہے۔ ② ہر مرنے والے کو یہ دونوں گھر اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب وہ قبر میں پہنچتا ہے۔ (دیکھیے: حدیث ۴۲۶۸) ③ جہنم میں جانے والے کا جنت والا گھر خالی رہ جاتا ہے وہ کسی جنتی کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کا اظہار ہے۔

وَهٰذَا آخِرُ سُنَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِاللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَه الْقَزْوِينِي رَحِمَهُ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

◆

فہرست

اطراف الحدیث

شعبۂ تحقیق و تصنیف دارالسلام

أ

- ائتِ أُبنى صباحًا - ثُمَّ حَرِّقْ - أسامة بن زيد . ٢٨٤٣
- ائتدموا بالزيت وادَّهِنُوا به - عُمر ٣٣١٩
- ائتني بثلاثة أحجار - عبدالله بن مسعود ٣١٤
- ائذنوا له، مرحبًا بالطيب المطيَّب - علي بن أبي طالب ١٤٦
- ابتعنا كبشًا نُضحي به - فأصاب الذئب من أليته - أبو سعيد الخدري ٣١٤٦
- أبردوا بالظهر - ابن عمر ٦٨١
- أبردوا بالظهر - أبو سعيد الخدري ٦٧٩
- ابردوها بالماء - أسماء بنت أبي بكر ٣٤٧٤
- أبشر، فإنَّ الله يقول: هي ناري أُسَلِّطُها - أبو هريرة ٣٤٧٠
- أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد العشاء - عائشة ١٣٣٨
- الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرًا - أبو هريرة ٧٨٢
- أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر ٢٠١٨
- أبفعل الجاهلية تأخذون؟ أو بصنع الجاهلية تشبهون؟ - عمران بن الحصين وأبو برزة ... ١٤٨٥
- ابكوا، فإن لم تبكوا فتباكوا - سعد بن أبي وقاص ٤١٩٦
- الإبل عز لأهلها والغنم بركة - عروة البارقي ٢٣٠٥
- أبو بكر في الجنّة، وعمر في الجنة - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ١٣٣
- أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة - أبو جحيفة ١٠٠
- أبو بكر، وعمر سيدا كهول أهل الجنة - علي بن أبي طالب ٩٥
- أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة - عبدالله ابن عباس ٥٠
- أُبيني لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس - ابن عباس ٣٠٢٥
- أتتكم وفود عبد القيس - أبو سعيد الخدري ٤١٨٧
- أتانا رسول الله ﷺ فأخرجنا له ماء في تور من صُفر - عبدالله بن زيد ٤٧١
- أتانا رسول الله ﷺ فسألنا وضوءًا - عبدالله ابن زيد الأنصاري ٤٠٥
- أتانا رسول الله ﷺ فمكثنا ثلاث ليال - سليمان بن صرد ٤١٤٩
- أتانا رسول الله ﷺ ونحن صبيانٌ فسَلَّم علينا - أنس بن مالك ٣٧٠٠
- أتانا كتاب النبي ﷺ أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب - عبدالله بن عكيم ٣٦١٣
- أتانا النبي ﷺ فساومنا سراويل - سويد بن قيس ٣٥٧٩
- أتانا النبي ﷺ فوضعنا له ماء فاغتسل - قيس ابن سعد ٤٦٦
- أتانا النبي ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس بن سعد ٣٦٠٤
- أتاني آتٍ من ربِّي فقال: صلِّ في هذا الوادي المبارك - عمر بن الخطاب ٢٩٧٦
- أتاني جبرئيل فأمرني أن آمُرَ - السائب بن خلاَّد الأنصاري ٢٩٢٢
- أتبيع ناضحك هذا بدينار جابر بن عبدالله . ٢٢٠٥
- أتحبين ذلك؟ فإن ذلك لا يحل لي - أم حبيبة ١٩٣٩
- اتخذ رسول الله ﷺ خاتمًا من ورق - ابن عمر ٣٦٣٩
- اتخذي غنمًا فإن فيها بركة - أم هانىء ٢٣٠٤
- أتدرون أي يوم هذا، وأي شهر هذا - عبدالله بن مسعود ٣٠٥٧
- أتدرون ماخيرني ربي الليلة؟ - عوف بن مالك الأشجعي ٤٣١٧
- أتدرُون ماهذا؟ - عبدالله بن مسعود ٤٢٣١
- أتردين عليه حديقته؟ - ابن عباس ٢٠٥٦
- أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة؟ - عبدالله بن مسعود ٤٢٨٣

- أترون هذه هانت على أهلها فوالذي نفسي بيده للدنيا أهون - المستورد بن شداد ٤١١١
- أترون هذه هيّنة على صاحبها - سهل بن سعد ٤١١٠
- أتريد أن تكون فتانًا يا معاذ؟ - جابر ٩٨٦
- أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة؟ لا، حتى تذوقي عسيلته - عائشة ١٩٣٢
- أتزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبدالله ١٨٦٠
- أتشتهي شيئًا؟ أتشتهي كعكًا؟ - أنس بن مالك ١٤٤٠
- أتشتهي شيئًا - أنس بن مالك ٣٤٤١
- أتشفع في حدّ من حدود الله؟ - عائشة ٢٥٤٧
- أتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول الله؟ - ابن عباس ١٦٥٢
- أتعجبون من هذا؟ - البراء بن عازب ١٥٧
- اتقوا الملاعن الثلاث - معاذ بن جبل ٣٢٨
- أتموا الوضوء، ويل للأعقاب من النار - خالد بن الوليد، ويزيد بن أبي سفيان، وشرحبيل ابن حسنة، وعمرو بن العاص ٤٥٥
- أتى جبرئيل عليه السلام النبي ﷺ وهو يُوعكُ - عُبادة بن الصامت ٣٥٢٧
- أتى رجل بقاتل وليه إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٢٦٩١
- أتى رسول الله ﷺ مسجد قباء يصلي فيه، فجاءت رجال من الأنصار يسلمون عليه - عبدالله بن عمر ١٠١٧
- أتى النبي ﷺ بِلحمِ صَيْدٍ - علي بن أبي طالب ٣٠٩١
- أتى النبي ﷺ رجُلٌ فكلّمه فجعل تُرْعَدُ فرائِصُهُ - أبو مسعود الأنصاري البدري ٣٣١٢
- أتى النبي ﷺ رَجُلٌ، مُنْصرفهُ مِنْ أُحد فقال - ابن عباس ٣٩١٨
- أُتي بهم رسول الله ﷺ يوم أحد، فجعل يصلي على عشرة عشرة - ابن عباس ١٥١٣
- أتي رسول الله ﷺ بكتف شاة فأكل منه، وصلى ولم يمس ماء - أم سلمة ٤٩١
- أُتي رسول الله ﷺ بلبن، وعن يمينه ابن عبَّاس - ابن عباس ٣٤٢٦
- أُتي رسول الله ﷺ ذات يوم بلحم - أبو هريرة ٣٣٠٧
- أُتي عليٌّ بن أبي طالب، وهو باليمن - زيد ابن أرقم ٢٣٤٨
- أُتي النبي ﷺ بصبي، فبال عليه، فأتبعه الماء - عائشة ٥٢٣
- أُتي النُّعْمَانُ بن بشير برجل غشى جارية امرأته - حبيب بن سالم ٢٥٥١
- أتيت رسول الله ﷺ بالأبطح وهو في قبة حمراء فخرج بلال، فأذن - أبو جحيفة ٧١١
- أتيت رسول الله ﷺ بثوب، حين اغتسل من الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤٦٧
- أتيت رسول الله ﷺ فبايعته - قرة بن إياس المزني ٣٥٧٨
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: هل من ساعة أحب إلى الله من أخرى؟ - عمرو بن عبسة .. ١٢٥١
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله من أسلم معك؟ - عمرو بن عبسة ١٣٦٤
- أتيت عائشة فقلت: أكان رسول الله ﷺ يجهر بالقرآن - غضيف بن الحارث ١٣٥٤
- أتيت ليلة أُسري بي على قوم بطونهم كالبيوت - أبو هريرة ٢٢٧٣
- أتيت النبي ﷺ بميضأة، فقال: اسكبي - الربيع بنت معوذ ٣٩٠
- أتينا خبابا نعوده فقال: لقد طال سقمي - حارثة بن مضرب ٤١٦٣
- اثبت حراء! فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد - سعيد بن زيد ١٣٤
- اثنان، فما فوقهما جماعة - أبو موسى الأشعري ٩٧٢

- اجتمع ثلاثون بدريًا من أصحاب رسول الله ﷺ - أبو سعيد الخدري ٨٢٨
- اجتمع عيدان على عهد رسول الله ﷺ فصلى بالناس - ابن عمر ١٣١٢
- اجتمع عيدان في يومكم هذا، فمن شاء أجزأه من الجمعة - ابن عباس ١٣١١
- الأجدعُ شيطانٌ - عمر بن الخطاب ٣٧٣١
- الأجر بينكما - عمير مولى آبي اللحم ٢٢٩٧
- آجرك الله، ورد عليك الميراث - بريدة بن الحصيب ٢٣٩٤
- اجعل يدك اليمنى عليه وقل: - عثمان بن أبي العاص الثقفي ٣٥٢٢
- اجعلوا حجتكم عُمْرة - البراء بن عازب ٢٩٨٢
- اجعلوا الطريق سبعة أذرع - أبو هريرة ٢٣٣٨
- أجل ولكني قئت - فضالة بن عبيد الأنصاري ١٦٧٥
- اجلدها فإن زنت فاجلدها - أبو هريرة وزيد ابن خالد الجهني وشبل ٢٥٦٥
- اجلدوه ضرب مائة سوط - سعيد بن سعد بن عُبادة ٢٥٧٤
- اجلس فقد آذيت وآنيت - جابر بن عبدالله ... ١١١٥
- أجملوا في طلب الدنيا - أبو حميد الساعدي ٢١٤٢
- أحابستنا هي؟ - عائشة ٣٠٧٢
- أحبُّ الأسماء إلى الله، عز وجل: عبدالله وعبدالرحمن - ابن عمر ٣٧٢٨
- أحب الصيام إلى الله صيام داود - عبدالله بن عمرو ١٧١٢
- احبس أصلها، وسبل ثمرتها - ابن عمر ٢٣٩٧
- احتج آدمُ وموسى - أبو هريرة ٨٠
- احتجم رسول الله ﷺ بلحي جمل - عبدالله ابن بُحَينة ٣٤٨١
- احتجم رسول الله ﷺ وأمرني - علي بن أبي طالب ٢١٦٣
- احتجم رسول الله ﷺ وهو صائم، محرم - ابن عباس ١٦٨٢
- احتشي كُرسفًا - حمنة بنت جحش ٦٢٧
- أحصوا لي كُلَّ من تلفَّظ بالإسلام - حذيفة ابن اليمان ٤٠٢٩
- احفروا وأوسعوا وأحسنوا - هشام بن عامر ١٥٦٠
- احفظ عورتك، إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك - معاوية بن حيدة القشيري ١٩٢٠
- احفظوني في أصحابي ثم الذين يلونهم - جابر بن سمرة ٢٣٦٣
- أُحِلَّت لنا ميتتان: الحوت والجرادُ - عبدالله ابن عمر ٣٢١٨
- أُحِلَّت لنا ميتتان ودمان - عبدالله بن عمر ٣٣١٤
- اختر - جابر بن عبدالله ٢١٨٤
- اختر منهن أربعًا - قيس بن الحارث ١٩٥٢
- أخذ بيدي زياد بن أبي الجعد، فأوقفني على شيخ بالرقة - هلال بن يساف ١٠٠٤
أخذ من نخلك شيئًا؟ - عبدالله بن عمر ٢٢٨٤
- آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله ﷺ كشف الستارة يوم الاثنين - أنس بن مالك ١٦٢٤
- أخرج مروان المنبر يوم العيد - أبو سعيد الخدري ١٢٧٥
- أخرج مروان المنبر في يوم عيد - أبو سعيد الخدري ٤٠١٣
- أخرجوا العواتق وذوات الخدور، ليشهدن العيد ودعوة المسلمين - أم عطية ١٣٠٨
- أخرجوه من بيوتكم - أم سلمة ١٩٠٢
- أخرجوهم من بيوتكم - أم سلمة ٢٦١٤
- إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم - أبو ذر الغفاري ٣٦٩٠
- أدِّ العشر - أبو سيارة المتعي ١٨٢٣
- أدخل الله الجنة رجلًا كان سهلًا - عثمان بن عفان ٢٢٠٢
- ادْخُل يا عوْفُ - عوف بن مالك الأشجعي .. ٤٠٤٢

- ادع تلك الشجرة فدعاها فجاءت – أنس بن مالك ٤٠٢٨
- ادعو لي عليًا – ابن عباس ١٢٣٥
- ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعًا – أبو هريرة ٢٥٤٥
- ادَّلج النبي ﷺ ليلة النَّفرِ، من البطحاء ادِّلاجًا – عائشة ٣٠٦٨
- ادن فكل – أنس بن مالك ١٦٦٧
- ادْنُ فَكُلْ – أنس بن مالك ٣٢٩٩
- ادن فكل – صهيب بن سنان ٣٤٤٣
- الأدنى فالأدنى – أبو هريرة ٣٦٥٨
- إذا أتاكم كريم قوم، فأكرموه – ابن عمر ٣٧١٢
- إذا أتاكم من ترضون خلقه ودينه فزوجوه – أبو هريرة ١٩٦٧
- إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود، فليتوضأ – أبو سعيد الخدري ٥٨٧
- إذا أتى أحدكم أهله فليستتر ولا يتجرد تجرد العيرين – عتبة بن عبدالسلمي ١٩٢١
- إذا أتيت على راعٍ، فناده ثلاث مرار – أبو سعيد الخدري ٢٣٠٠
- إذا أحدُكُم قَرَّب إليه مَمْلُوكُهُ طعامًا قد كفاه عناءَهُ – أبو هريرة ٣٢٩٠
- إذا اختلف البيعان، وليس بينهما بَيِّنَةٌ – عبدالله بن مسعود ٢١٨٦
- إذا اختلفتم في الطريق فاجعلوه سبعة أذرع – ابن عباس ٢٣٣٩
- إذا أخذت أحدهما وأعطيت الآخر، فلا تفارق صاحبك – ابن عمر ٢٢٦٢
- إذا أخذت مضجعك، أو أويت إلى فراشك – البراء بن عازب ٣٨٧٦
- إذا ادَّعت المرأة طلاق زوجها، فجاءت على ذلك بشاهد – عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٣٨
- إذا أديت زكاة مالك، فقد قضيت ما عليك – أبو هريرة ١٧٨٨
- إذا أذن المؤذن فقولوا مثل قوله – أبو هريرة ٧١٨
- إذا أراد أحدكم أن يضطجع على فراشه – أبو هريرة ٣٨٧٤
- إذا أراد أحدكم الغائط، وأقيمت الصلاة فليبدأ به – عبدالله بن أرقم ٦١٦
- إذا أرسلت كلابك المعلمة، وذكرت اسم الله عليها فكل – عدي بن حاتم ٣٢٠٨
- إذا استأذن أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره – أبو هريرة ٢٣٣٥
- إذا استشار أحدكم أخاه فلْيُشر عليه – جابر ابن عبدالله ٣٧٤٧
- إذا استطاب أحدكم فلا يستطب بيمينه – أبو هريرة ٣١٢
- إذا اسْتَلَجَّ أَحَدُكُمْ في اليمين – أبو هريرة ٢١١٤
- إذا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا – ابن عباس ٢٧٧٣
- إذا استهل الصبي صُلِّي عليه وورث – جابر ابن عبدالله ١٥٠٨
- إذا استهل الصبيُّ صُلِّي عليه، وورث – جابر ابن عبدالله ٢٧٥٠
- إذا استيقظ أحدكم من الليل فلا يدخل يده في الإناء – أبو هريرة ٣٩٣
- إذا استيقظ أحدكم من نومه فرأى بللًا – عائشة ٦١٢
- إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يدخل يده في الإناء – عبدالله بن عمر ٣٩٤
- إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ امرأته فصليا ركعتين، كُتبا من الذاكرين الله – أبو سعيد الخدري وأبو هريرة ١٣٣٥
- إذا أسلفت في شيء فلا تصرفه إلى غيره – أبو سعيد الخدري ٢٢٨٣
- إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة – أبو هريرة .. ٦٧٧
- إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر – أبو هريرة ٦٧٨
- إذا اشترى أحدكم الجارية فليقل – عبدالله

ابن عمرو ٢٢٥٢
- إذا أصبحتم فقولوا: أللهم! بك أصبحنا وبك أمسينا – أبو هريرة ٣٨٦٨
- إذا أعجلت أو أقحطت، فلا غسل عليك – أبو سعيد الخدري ٦٠٦
- إذا أعطيتم الزكاة فلا تنسوا ثوابها، أن تقولوا – أبو هريرة ١٧٩٧
- إذا أفاد أحدكم امرأة أو خادمًا، أو دابة – عبدالله بن عمرو ١٩١٨
- إذا أفطر أحدكم، فليفطر على تمر، فإن لم يجد – سلمان بن عامر ١٦٩٩
- إذا أقرض أحدُكُمْ قَرْضًا فأهدى له – أنس بن مالك ٢٤٣٢
- إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون، وأتوها تمشون – أبو هريرة ٧٧٥
- إذا أكل أحدكم طعامًا، فلا يمسح يده، حتى يلعقها – ابن عباس ٣٢٦٩
- إذا ألقى الله في قلب امرىء خطبة امرأة – محمد بن سلمة ١٨٦٤
- إذا أممت قومًا فأخفَّ بهم – عثمان بن أبي العاص ٩٨٨
- إذا أمن القارىء فأمنوا، فإن الملائكة تؤمن – أبو هريرة ٨٥١
- إذا أمن القارىء فأمنوا، فمن وافق تأمينه تأمين الملائكة – أبو هريرة ٨٥٢
- إذا أَمِنَك الرجل على دمه، فلا تَقْتُلْه – سُليمان بن صرد ٢٦٨٩
- إذا أنا مت فاغسلوني بسبع قرب – علي بن أبي طالب ١٤٦٨
- إذا أنت بايعت فقل: لا خلابة – محمد بن يحيى بن حبان ٢٣٥٥
- إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى – أبو هريرة . ٣٦١٦
- إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها – عائشة ... ٢٢٩٤
- إذا باع المجيزان فهو للأول – سمرة بن جندب ٢١٩١
- إذا بال أحدكم فلا يمس ذكره بيمينه – أبو قتادة الأنصاري ٣١٠
- إذا بال أحدكم فليتر ذكره ثلاث مرات – يزداد اليماني ٣٢٦
- إذا بلغ الماء قلتين لم ينجسه شيء – عبدالله ابن عمر ٥١٧
- إذا بيع البيع من رجلين، فالبيع للأول – سمرة بن جندب ٢٣٤٤
- إذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار – عبدالله بن عمر ٢١٨١
- إذا تثاءب أحدكم فليضع يده على فيه ولا يعوي – أبو هريرة ٩٦٨
- إذا تزوج العبد بغير إذن سيده، كان عاهرًا – ابن عمر ١٩٥٩
- إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل – عائشة ٦٠٨
- إذا التقى الختانان، وتوارت الحشفة – عبدالله بن عمرو ٦١١
- إذا التقى المسلمان بسيفيهما – أبو موسى الأشعري ٣٩٦٤
- إذا تنخم أحدكم فلا يتنخمن قبل وجهه، ولا عن يمينه – أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ... ٧٦١
- إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء، ثم أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة – أبو هريرة ٧٧٤
- إذا توضأت فانتضح – أبو هريرة ٤٦٣
- إذا توضأت فانثر، وإذا استجمرت فأوتر – سلمة بن قيس ٤٠٦
- إذا توضأتم فابدأوا بميامنكم – أبو هريرة ٤٠٢
- إذا جاء أحدكم خادِمُهُ بطعامه، فَلْيُجْلِسْهُ – أبو هريرة ٣٢٨٩
- إذا جاء خادمُ أَحَدِكُمْ بطعامه، فليُقْعِدْهُ معه – عبدالله بن مسعود ٣٢٩١
- إذا جاءت إبل الصدقة قضيناك – أبو رافع ... ٢٢٨٥
- إذا جلس الرجل بين شعبها الأربع، ثم

جهدها – أبو هريرة ٦١٠
– إذا جمع الله الأولين والآخرين يوم القيامة – أبو سعد بن أبي فضالة الأنصاري ٤٢٠٣
– إذا جمع الله الخلائق يوم القيامة أذن لأمة محمد في السجود – أبو موسى الأشعري ... ٤٢٩١
– إذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ – عبدالله بن مسعود ١٩
– إذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ حديثًا – علي ابن أبي طالب ٢٠
– إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، فابدأوا بالعشاء – عائشة ٩٣٥
– إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقيما – مالك بن الحويرث ٩٧٩
– إذا حضرتم المريض أو الميت، فقولوا خيرًا – أم سلمة ١٤٤٧
– إذا حضرتم موتاكم، فأغمضوا البصر – شداد بن أوس ١٤٥٥
– إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب – عمرو بن العاص ٢٣١٤
– إذا حلف أحدكم فلا يقل ما شاء الله وشئت – ابن عباس ٢١١٧
– إذا حللت فآذنيني – فاطمة بنت قيس ١٨٦٩
– إذا حلم أحدكم فلا يُخبر الناس بتلعب الشيطان – جابر بن عبدالله ٣٩١٣
– إذا خرج الرجل من باب بيته أو من باب داره – أبو هريرة ٣٨٨٦
– إذا خلص الله المؤمنين من النار وأمِنوا – أبو سعيد الخدري ٦٠
– إذا دخل أحدكم المسجد، فلا يجلس حتى يركع ركعتين – أبو هريرة ١٠١٢
– إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي ﷺ، ثم ليقل – أبو حميد الساعدي ٧٧٢
– إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي ﷺ وليقل – أبو هريرة ٧٧٣
– إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين قبل أن يجلس – أبو قتادة الأنصاري ١٠١٣
– إذا دخل أهل الجنة الجنة، وأهل النار النار – صهيب بن سنان الرومي ١٨٧
– إذا دخل الرجل بيته، فذكر الله عند دخوله – جابر بن عبدالله ٣٨٨٧
– إذا دخل العشر وأراد أحدُكم أن يُضَحِّي – أم سلمة ٣١٤٩
– إذا دخل الميت القبر مثلت الشمس عند غروبها – جابر بن عبدالله ٤٢٧٢
– إذا دخلت على مريض فمره أن يدعو لك – عمر بن الخطاب ١٤٤١
– إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في الأجل – أبو سعيد الخدري ١٤٣٨
– إذا دعوت الله بباطن كفيك، ولا تدع بظهورهما – ابن عباس ١١٨١
– إذا دعوت الله، فادعُ ببطون كَفَّيْك – ابن عباس ٣٨٦٦
– إذا دُعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل: إني صائم – أبو هريرة ١٧٥٠
– إذا دعي أحدكم إلى وليمة عرس فليجب – ابن عمر ١٩١٤
– إذا ذبح أحدكم فلْيُجْهِزْ – عبدالله بن عمر ٣١٧٢
– إذا رأى أحدُكُمُ الرُّؤيا يكرهها، فليبصق عن يساره – جابر بن عبدالله ٣٩٠٨
– إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها، فليتحول – أبو هريرة ٣٩١٠
– إذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم أو توضع – عامر بن ربيعة ١٥٤٢
– إذا رأيتم الرجل قد أُعطي زُهدًا في الدُّنيا – أبو خلاد عبدالرحمن بن زهير ٤١٠١
– إذا رأيتم الرجل يعتاد المساجد، فاشهدوا له بالإيمان – أبو سعيد الخدري ٨٠٢
– إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه

فأفطروا – ابن عمر ١٦٥٤

- إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه فأفطروا – أبو هريرة ١٦٥٥
- إذا رجعت فطلق إحداهما – الديلمي ١٩٥٠
- إذا رفعت رأسك من السجود فلا تُقع كما يُقعي الكلبُ – أنس بن مالك ٨٩٦
- إذا ركع أحدكم فليقل في ركوعه: سبحان ربي العظيم ثلاثًا – عبدالله بن مسعود ٨٩٠
- إذا رميت وخزقت، فكل ماخزقت – عدي ابن حاتم ٣٢١٢
- إذا رميتم الجمرة فقد حل لكم كل شيء، إلا النساء – ابن عباس ٣٠٤١
- إذا زنت الأمَةُ فاجلدوها – عائشة ٢٥٦٦
- إذا سجد أحدكم فليعتدل، ولا يفترش ذراعيه افتراش الكلب – جابر بن عبدالله ٨٩١
- إذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب – العباس بن عبدالمطلب ٨٨٥
- إذا سرق العبد فبيعوه ولو بنشٍّ – أبو هريرة .. ٢٥٨٩
- إذا سقيت مرارًا فصلوا فيها – ابن عمر ٧٤٤
- إذا سَكِرَ فاجْلِدُوهُ – أبو هريرة ٢٥٧٢
- إذا سلم الإمام فردوا عليه – سمرة بن جندب ٩٢١
- إذا سلَّم عليكم أحدٌ من أهل الكتاب – أنس ابن مالك........................ ٣٦٩٧
- إذا سمعت جيرانك يقولون: أن قد أحسنت – عبدالله بن مسعود ٤٢٢٣
- إذا سمعتم النداء فقولوا كما يقول المؤذن – أبو سعيد الخدري ٧٢٠
- إذا سميت الكيل فكله – عثمان بن عفان ٢٢٣٠
- إذا شرب أحدُكُم فلا يتنفس في الإناء – أبو هريرة ٣٤٢٧
- إذا شربتم اللبن فمضمضوا، فإن له دسمًا – أم سلمة ٤٩٩
- إذا شربوا الخمر فاجلدوهم – معاوية بن أبي سفيان ٢٥٧٣
- إذا شك أحدكم في الثنتين والواحدة، فليجعلها واحدة – عبدالرحمن بن عوف ١٢٠٩
- إذا شك أحدكم في الصلاة، فليتحر الصواب ثم يسجد سجدتين – عبدالله بن مسعود ١٢١٢
- إذا شك أحدكم في صلاته فليلغ الشك وليبن على اليقين – أبو سعيد الخدري ١٢١٠
- إذا صلى أحدكم فأحدث، فليمسك على أنفه – عائشة ١٢٢٢
- إذا صلى أحدكم فلم يدر كم صلى فليسجد سجدتين – أبو سعيد الخدري ١٢٠٤

إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئًا – أبو هريرة ٩٤٣

- إذا صلى أحدكم فليصل إلى سترة، وليدن منها – أبو سعيد الخدري ٩٥٤
- إذا صليت فلا تبزقن بين يديك، ولا عن يمينك – طارق بن عبدالله المحاربي ١٠٢١
- إذا صليتم بعد الجمعة فصلوا أربعًا – أبي هريرة ١١٣٢
- إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء – أبو هريرة ١٤٩٧
- إذا ضاع للرجل متاعٌ، أو سُرق له متاعٌ – سمرة بن جندب ٢٣٣١
- إذا ظهر فيكم ماظهر في الأمم قبلكم – أنس ابن مالك ٤٠١٥
- إذا عطب منها شيء فخشيت عليه موتًا فانحرها – ذؤيب الخزاعي ٣١٠٥
- إذا عطس أحدكم، فليقل الحمد لله – علي ابن أبي طالب ٣٧١٥

إذا عَمِلت مرقة، فأكثر ماءها – أبو ذر الغفاري ٣٣٦٢

- إذا فتحت عليكم خزائن فارس والرُّوم – عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- إذا فرغ أحدكم من التشهد الأخير فليتعوذ

بالله من أربع – أبو هريرة ٩٠٩
– إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك – أبو سعيد الخدري ٨٧٧
– إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده فقولوا – أنس بن مالك ٨٧٦
– إذا قال جيرانك: قد أحسنت، فقد أحسنت – كلثوم الخزاعي ٤٢٢٢
– إذا قال الرجل للرجل: يامخنّث فاجلدوه عشرين – ابن عباس ٢٥٦٨
– إذا قال العَبْدُ: لا إله إلا الله والله أكبر – أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ٣٧٩٤
– إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة تواجهه، فلا يمسح الحصى – أبو ذر الغفاري ١٠٢٧
– إذا قام أحدكم من الركعتين فلم يستتم قائمًا فليجلس – المغيرة بن شعبة ١٢٠٨
– إذا قام أحدكم من الليل، فاستعجم القرآن على لسانه – أبو هريرة ١٣٧٢
– إذا قام أحدكم من مجلسه، ثم رجع – أبو هريرة ٣٧١٧
– إذا قام أحدكم من النوم فأراد أن يتوضأ – جابر بن عبدالله ٣٩٥
– إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد، اعتزل الشيطان يبكي – أبو هريرة ١٠٥٢
– إذا قرأ الإمام فأنصتوا – أبو موسى الأشعري ٨٤٧
– إذا قَرُب الزّمانُ لم تكد رؤيا المؤمن تَكْذِبُ – أبو هريرة ٣٩١٧
– إذا قضى أحدكم صلاته، فليجعل لبيته منها نصيبًا – أبو سعيد الخدري ١٣٧٦
– إذا قضى الله أمرًا في السماء ضربت الملائكة أجنحتها – أبو هريرة ١٩٤
– إذا قلت لصاحبك: أنصت يوم الجمعة، والإمام يخطب، فقد لغوت – أبو هريرة ١١١٠
– إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء – ابن عباس ٤٤٧
– إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم استقبل القبلة فكبر – أبو هريرة ١٠٦٠
– إذا قمت في صلاتك فصلِّ صلاة مُودِّعٍ – أبو أيوب الأنصاري ٤١٧١
– إذا كان أجل أحدكم بأرض أوثبته إليها الحاجة – عبدالله بن مسعود ٤٢٦٣
– إذا كان أحدكم يصلي، فلا يدع أحدًا يمر بين يديه – عبدالله بن عمر ٩٥٥
– إذا كان عندها في يومها وليلتها، فسمع المؤذن يؤذن – أم حبيبة ٧١٩
– إذا كان لإحداكُنَّ مُكاتَبٌ أم سلمة ٢٥٢٠
– إذا كان الماء قلتين أو ثلاثًا، لم ينجسه شيء– عبدالله بن عمر ٥١٨
– إذا كان النصف من شعبان – أبو هريرة ١٦٥١
– إذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة – أبو هريرة ١٠٩٢
إذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يجهل – أبو هريرة ١٦٩١
– إذا كان يوم القيامة، كنت إمام النبيين – أُبي ابن كعب ٤٣١٤
– إذا كانت أول ليلة من رمضان، صُفدت الشياطين ومردة الجن – أبو هريرة ١٦٤٢
– إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا ليلها وصوموا نهارها – علي بن أبي طالب .. ١٣٨٨
– إذا كنتم ثلاثًا، فلا يتناجى اثنان – عبدالله بن مسعود ٣٧٧٥
– إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه – جابر ابن عبدالله ٣٩١٢
– إذا لعن آخر هذه الأمة أولها – جابر بن عبدالله ٢٦٣
– إذا مات أحدكم عرض على مقعده بالغداة والعشي – ابن عمر ٤٢٧٠
– إذا مر أحدكم بحائط فليأكل – ابن عمر ٢٣٠١

- إذا مرَّ أحدكم في مسجدنا أو في سوقنا – أبو موسى الأشعري ٣٧٧٨
- إذا مس أحدكم ذكره، فعليه الوضوء – جابر ابن عبدالله ٤٨٠
- إذا مس أحدكم ذكره فليتوضأ – بسرة بنت صفوان ٤٧٩
- إذا المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح – أبو بكرة الثقفي ٣٩٦٥
- إذا نام أحدُكُمْ وفي يده ريحُ غمرٍ – أبو هريرة ٣٢٩٧

إذا نزل الرجل بقوم، فلا يصوم إلا بإذنهم – عائشة ١٧٦٣
- إذا نعس أحدكم، فليرقد حتى يذهب عنه النوم – عائشة ١٣٧٠
- إذا وجدت فيه سهمك – عدي بن حاتم ٣٢١٣
- إذا وزنتم فأرْجِحُوا – جابر بن عبدالله ٢٢٢٢
- إذا وُضع الطعام، فخذوا من حافته ابن عباس ٣٢٧٧
- إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء – ابن عمر ٩٣٤

إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء – أنس بن مالك ٩٣٣

إذا وُضِعت المائدة فلا يَقُوم رَجُلٌ ابن عمر ٣٢٩٥
- إذا وُضِعَت المائدة فليأكل مما يليه – ابن عمر ٣٢٧٣
- إذا وقع الذباب في شرابكم – أبو هريرة ٣٥٠٥
- إذا وقعت اللقمة من يد أحدِكُم – جابر بن عبدالله ٣٢٧٩
- إذا وقعت الملاحم بعث الله بعثا – أبو هريرة ٤٠٩٠
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات – ابن عمر ٣٦٦
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات – أبو رزين العقيلي ٣٦٣
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات – أبو هريرة ٣٦٤
- إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات– عبدالله بن المغفل ٣٦٥
- إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه – أبو قتادة ١٤٧٤
- اذبحوا لله عز وجل في أي شهر كان – نبيشة الخير ٣١٦٧
- الأذنان من الرأس – أبو هريرة ٤٤٥
- الأذنان من الرأس – عبدالله بن زيد ٤٤٣
- إذنك علي أن ترفع الحجاب – عبدالله بن مسعود ١٣٩
- أذهب البأس رب الناس، واشف أنت الشافي – عائشة ١٦١٩
- اذهب فانظر إليها، فإنه أحرى أن يؤدم بينكما – المغيرة بن شعبة ١٨٦٥
- اذهبوا به إلى بعض نسائه – جابر بن عبدالله . ٣٦٢٤
- اذهبوا به فاقتلوه – أوس بن أبي أوس الثقفي ٣٩٢٩
- أراكم ستشرفون مساجدكم بعدي كما شرَّفت اليهود كنائسها – ابن عباس ٧٤٠
- أراهم قد فعلوها، استقبلوا بمقعدتي القبلة – عائشة ٣٢٤
- أرأيت لو كان بفناء أحدكم نهر يجري يغتسل فيه كل يوم خمس مرات – عثمان بن عفان .. ١٣٩٧
- أرأيت لو كان على أختك دين، أكنت تقضينه؟ – ابن عباس ١٧٥٨
- اربطوا أوساطكم بأزركم – أبو سعيد الخدري ٣١١٩
- أربع، أفضل الكلام، لا يضرك بأيهن بدأت– سمرة بن جندب ٣٨١١
- أربعٌ لا تجزىء في الأضاحي – البراء بن عازب ٣١٤٤
- أربع من النساء، لا ملاعنة بينهن: النصرانية تحت المسلم – عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٧١
- أربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر – النواس ابن سمعان الكلابي ٤٠٧٥

- ارجع بها لا صدقة فيها - المقداد بن عمرو . ٢٥٠٨
- ارجع فأحسن وضوءك - أنس بن مالك ٦٦٥
- ارجع فقد بايعناك - الشريد بن سويد الثقفي ٣٥٤٤
- ارجموا الأعلى والأسفل - أبو هريرة ٢٥٦٢
- أرحمُ أمتي بأمتي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عمر - أنس بن مالك ١٥٤
- أرسل أبي إلى عائشة: أي صلاة رسول الله ﷺ كان أحب إليه أن يواظب عليها؟ - أبو ظبيان حصين بن جندب ١١٥٦
- أرسل معاوية إلى أم سلمة، فانطلقت مع الرسول - عبدالله بن الحارث ١١٥٩
- أرسلني أمير من الأمراء إلى ابن عباس أسأله عن الصلاة في الاستسقاء - إسحاق بن عبدالله بن كنانة ١٢٦٦
- أرسلوني إلى زيد بن خالد أسأله عن المرور بين يدي المصلي - بسر بن سعيد ٩٤٤
- الأرض كلها مسجد، إلا المقبرة والحمام - أبو سعيد الخدري ٧٤٥
- أرض المحشر والمنشر، ائتوه فصلوا فيه - ميمونة ١٤٠٧
- الأرض يطهِّر بعضها بعضًا - أبو هريرة ٥٣٢
- أرضعيه - قد علمت أنه رجل كبير - عائشة . ١٩٤٣
- ارفقوا به، رفق الله به، إنه كان يحب الله ورسوله - الأدرع السلمي ١٥٥٩
- اركبها، ويحك - أبو هريرة ٣١٠٣
- اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم - رافع بن خديج ١١٦٥
- ارمِ سعد! فداك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ١٣٠
- ارمِ سعد! فداك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ١٢٩
- أرْواحُهُم كطَير خُضْر - عبدالله بن مسعود ... ٢٨٠١
- إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه - أبو سعيد الخدري ٣٥٧٣
- ازهد في الدُّنيا، يحبك الله - سهل بن سعد الساعدي ٤١٠٢
- إسباغ الوضوء شطر الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان - أبو مالك الأشعري ٢٨٠
- الإسبال في الإزار والقميص والعمامة - عبدالله بن عمر ٣٥٧٦
- أسبغ الوضوء، وبالغ في الاستنشاق، إلّا - لقيط بن صبرة ٤٠٧
- أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع - لقيط بن صبرة ٤٤٨
- استأذن العباس بن عبدالمطلب رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة أيام منى - ابن عمر ٣٠٦٥
- استأذنت ربي في أن أستغفر لها فلم يأذن لي- أبو هريرة ١٥٧٢
- استخلف مروان أبا هريرة على المدينة، فخرج إلى مكة - عبيدالله بن أبي رافع ١١١٨
- استشار عمر بن الخطاب الناس في إملاص المرأة - المسور بن مخرمة ٢٦٤٠
- استعيذوا بالله، فإنَّ العين حقٌّ - عائشة ٣٥٠٨
- استعينوا بطعام السحر على صيام النهار - ابن عباس ١٦٩٣
- استقبل صلاتك، لا صلاة للذي خلف الصف - علي بن شيبان ١٠٠٣
- استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٧٧
- استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن من أفضل أعمالكم الصلاة - عبدالله بن عمرو .. ٢٧٨
- استقيموا، ونعما إن استقمتم، وخير أعمالكم الصلاة - أبو أمامة الباهلي ٢٧٩
- استكرهت امرأة على عهد رسول الله ﷺ - وائل بن حجر ٢٥٩٨
- استنثروا مرتين بالغتين أو ثلاثًا - ابن عباس . ٤٠٨
- استنصت الناس - جرير بن عبدالله ٣٩٤٢

- أَسْتَوْدِعُ الله دينك وأمانتك وخواتيم عَمَلِكَ - ابن عُمر ٢٨٢٦
- أَستودِعُك الله ألذي لا تضيعُ ودائعه - أبو هريرة ٢٨٢٥
- استوصوا بالنساء خيرًا فإنهن عندكم عوان - عمرو بن الأحوص ١٨٥١
- أسرع الخير ثوابا، البرُّ وصلة الرِّحم عائشة ٤٢١٢
- أسرعوا بالجنازة، فإن تكن صالحة فخير تقدمونها إليه - أبو هريرة ١٤٧٧
- أسرف رجل على نفسه، فلما حضره الموت - أبو هريرة ٤٢٥٥
- اسْقِ يا زبير، ثم أرسل الماء إلى جارك - عبدالله بن الزبير ١٥
- اسق يازبير ثُم أرسل الماء إلى جارك - عبدالله بن الزبير ٢٤٨٠
- اسم الله الأعظم، ألذي إذا دُعِيَ - القاسم ابن عبدالرحمن ٣٨٥٦
- اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: ﴿وإلهكم - أسماء بنت يزيد ٣٨٥٥
- اسْمَعُوا وأطيعوا، وإن استُعْمِل عليكم عبد حبشي - أنس بن مالك ٢٨٦٠
- الأسْنَانُ سَوَاء، الثنية والضرس سواء - ابن عباس ٢٦٥٠
- اشتركت أنا وسعد وعمار - عبدالله بن مسعود ٢٢٨٨
- اشتكت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة ٤٣١٩
- اشتكى سلمان فعادهُ سعْدٌ فرآه يبكي - أنس ابن مالك ٤١٠٤
- أشكمت درد؟ - أبو هريرة ٣٤٥٨
- أشهد على رسول الله ﷺ أنه صلى قبل الخطبة، ثم خطب - ابن عباس ١٢٧٣
- أصاب الناس مطر في يوم عيد على عهد رسول الله ﷺ فصلى بهم في المسجد - أبو هريرة ١٣١٣
- أصاب نبي الله ﷺ خصاصة فبلغ ذلك عليًا - ابن عباس ٢٤٤٦
- أصابتنا مجاعةٌ، يوم خيبر، ونحن مع النبي ﷺ - عبدالله بن أبي أوفى ٣١٩٢
- الأصَابعُ سواء - أبو موسى الأشعري ٢٦٥٤
- الأصابع سواء كلهن فيهن عشر عشر من الإبل - عبدالله بن عمرو ٢٦٥٣
- أصبت وأحسنت - جارية بن ظفر الحنفي ... ٢٣٤٣
- أصبِحوا بالصبح فإنه أعظم للأجر أو لأجركم - رافع بن خديج ٦٧٢
- أَصْدقُ كلمة قالها الشاعر، كلمة لبيد - أبو هريرة ٣٧٥٧
- أصليت ركعتين قبل أن تجيء؟ - أبو هريرة .. ١١١٤
- اصنعوا كل شيء إلا الجماع أنس بن مالك ٦٤٤
- اصنعوا لآل جعفر طعامًا، فقد أتاهم ما يشغلهم - عبدالله بن جعفر ١٦١٠
- اضرب بهذا الحائط - أبو هريرة ٣٤٠٩
- أضل الله عن الجمعة من كان قبلنا - أبو هريرة ١٠٨٣
- أطْيَبُ اللَّحم لحمُ الظَّهْرِ عبدالله بن جعفر . ٣٣٠٨
- أظنكم سمعتم أن أبا عُبيدة قَدِم بشيء - عمرو بن عوف ٣٩٩٧
- اعبدُوا الرحمن، وأفشوا السلام - عبدالله ابن عمرو ٣٦٩٤
- اعتبروها بأسمائها، وكنُّوها بِكُناها - أنس ابن مالك ٣٩١٥
- اعتدلوا في السجود، ولا يسجد أحدكم وهو باسط ذراعيه كالكلب - أنس بن مالك . ٨٩٢
- أعتقتني أم سلمة واشترطت عليَّ - أبو عبدالرحمن سفينة ٢٥٢٦
- أَعْتقها ولدها - ابن عباس ٢٥١٦
- اعتمر رسول الله ﷺ أَرْبَعَ عُمَر ابن عباس . ٣٠٠٣

- أعِدْ أُضحيتك - عُويمر بن أشقر ٣١٥٣
- أَعَدَّ الله لِمَنْ خرج في سبيله - أبو هريرة ٢٧٥٣
- اعزل الأذى عن طريق المسلمين - أبو برزة الأسلمي ٣٦٨١
- أعط ابنتي سعد ثلثي ماله - جابر بن عبدالله . ٢٧٢٠
- أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه - عبدالله بن عمر ٢٤٤٣
- أعْطُوا ميراثهُ رجُلًا من أَهْلِ قَرْيتِهِ - عائشة ... ٢٧٣٣
- أعظم الناس هما المؤمن - أنس بن مالك ... ٢١٤٣
- اعْلِفْهُ نواضحك - محيصة بن مسعود الأنصاري ٢١٦٦
- اعلم أن رسول الله ﷺ قد اعتمر طائفةً من أهله في العشر من ذي الحجة - عمران بن الحصين ٢٩٧٨
- أعلنوا هذا النكاح، واضربوا عليه بالغربال- عائشة............................ ١٨٩٥
- أعمار أُمتي مابين الستين إلى السبعين - أبوهريرة ٤٢٣٦
- أعوذ بكلمات الله التّامّة - ابن عباس ٣٥٢٥
- اغتسلي واستثفري بثوب - جابر بن عبدالله . ٣٠٧٤
- اغزوا بسم الله، وفي سبيل الله، قاتِلُوا من كَفَر - بُرَيدة بن الحصيب ٢٨٥٨
- اغسلنها ثلاثًا أو خمسًا أو أكثر من ذلك، إن رأيتن ذلك - أم عطية ١٤٥٨
- اغسلنها وترًا - أم عطية ١٤٥٩
- اغسلوه بماء وسدر، وكفّنُوهُ في ثوبيه - ابن عباس ٣٠٨٤
- اغسليه بالماء والسدر، وحكيه ولو بضلع - أم قيس بنت محصن ٦٢٨
- أغمي على رسول الله ﷺ في مرضه، ثم أفاق - سالم بن عبيد ١٢٣٤
- افترض الله الصلاة على لسان نبيكم ﷺ في الحضر أربعًا، وفي السفر ركعتين - ابن عباس ١٠٦٨
- افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة - عوف بن مالك ٣٩٩٢
- أفشوا السَّلام، وأطْعِمُوا الطَّعام - عبدالله بن عمر ٣٢٥٢
- أفضل الجهاد، كلمة عدْلٍ عند سُلْطانٍ جائِرٍ- أبو سعيد الخدري............................ ٤٠١١
- أفضل دينار ينفقه الرَّجُلُ - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٧٦٠
- أفضل الذِّكر، لا إله إلا الله - جابر بن عبدالله ٣٨٠٠
- أفضل الصدقة أن يتعلم المرء المسلم علمًا - أبو هريرة............................ ٢٤٣
- أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان ٢١١
- أفطر الحاجم والمحجوم - أبو هريرة ١٦٧٩
- أفطر الحاجم والمحجوم - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٦٨٠
- أفطر عندكم الصائمون، وأكل طعامكم الأبرار - عبدالله بن الزبير ١٧٤٧
- أفطرنا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر ١٦٧٤
- أفلا أكون عبدًا شكورًا - أبو هريرة ١٤٢٠
- أفلا أكون عبدًا شكورًا - المغيرة بن شعبة ... ١٤١٩
- أقام رسول الله ﷺ تسعة عشر يومًا يصلي ركعتين ركعتين - ابن عباس ١٠٧٥
- إقامة حد من حدود الله خير من مطر أربعين ليلة - ابن عمر ٢٥٣٧
- اقتلوا الحيَّات، واقتلوا ذا الطفيتين والأبتر - عبدالله بن عمر ٣٥٣٥
- اقرؤوها عند موتاكم يعني يس - معقل بن يسار ١٤٤٨
- اقرصيه واغسليه وصلي فيه - أسماء بنت أبي بكر الصديق ٦٢٩
- أقسم رسول الله ﷺ أن لا يدخل على نسائه شهرًا - عائشة ٢٠٥٩

- اقسموا المال بين أهل الفرائض - ابن عباس ٢٧٤٠
- اقْضه عنها - ابن عباس ٢١٣٢
- أقول: أللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب - أبو هريرة .. ٨٠٥
- أقيموا حدود الله في القريب والبعيد - عبادة ابن الصامت ٢٥٤٠
- اكتحل رسول الله ﷺ وهو صائم - عائشة ... ١٦٧٨
- أكثر جنود الله، لا آكله ولا أُحَرِّمهُ - سلمان الفارسي ٣٢١٩
- أكثر عذاب القبر من البول - أبو هريرة ٣٤٨
- أكثرهم للموت ذِكْرًا وأحسنهم لما بعده استعدادًا - ابن عمر ٤٢٥٩
- أكثروا ذكر هاذم اللذات - أبو هريرة ٤٢٥٨
- أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة - أبو الدرداء ١٦٣٧
- الأكثرون هم الأسفلون، إلا من قال - أبو هريرة ٤١٣١
- الأكثرون هم الأسفلون يوم القيامة - أبو ذر الغفاري ٤١٣٠
- أكذب الناس الصباغون والصواغون - أبو هريرة ٢١٥٢
- أكرِموا أولادكم وأحسنوا أدبهم - أنس بن مالك ٣٦٧١
- أكره الْغِلّ وأُحِبُّ القَيْدَ - أبو هريرة ٣٩٢٦
- أكل كتف شاة فمضمض وغسل يديه وصلى - أبو هريرة ٤٩٣
- أَكْلُ كُلِّ ذي ناب من السباع حرام - أبو هريرة ٣٢٣٣
- أكل النبي ﷺ كتفًا، ثم مسح يديه بمسح كان تحته - ابن عباس ٤٨٨
- أكل النبي ﷺ وأبو بكر وعمر خبزًا ولحمًا - جابر بن عبدالله ٤٨٩
- أَكُلَّ ولدك نحلته؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٦

اكلفوا من العمل ماتطيقون - أبو هريرة ٤٢٤٠
- أكلنا مع رسول الله ﷺ طعامًا في المسجد - عبدالله بن الحارث الزبيدي ٣٣١١
- ألا أخبرك عن ملوك الجنة؟ - معاذ بن جبل . ٤١١٥
- ألا أخبركم بالتيس المستعار؟ - عقبة بن عامر ١٩٣٦
- ألا أخبركم بأمر إذا فعلتموه أدركتم من قبلكم وفتّم من بعدكم - أبو ذر الغفاري ٩٢٧
- ألا أُخبركم بما هو أخوف عليكم عندي - أبو سعيد الخدري ٤٢٠٤
- ألا أدُلُّك على أفضل الصَّدقة؟ - سراقة بن مالك ٣٦٦٧
- ألا أدُلُّك على كنز من كنوز الجنة؟ - أبو ذر الغفاري ٣٨٢٥
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات - أبو سعيد الخدري ٤٢٧
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات؟ - أبو سعيد الخدري ٧٧٦
- ألا آذنتموني بها؟ - أبو سعيد الخدري ١٥٣٣
- ألا آذنتموني بها؟ - يزيد بن ثابت ١٥٢٨

ألا أرقيك برُقية جاءني بها جبرئيل - أبوهريرة ٣٥٢٤
- ألا أُعَلِّمُك أعظم سورة في القُرْآن - أبوسعيد بن المعلّى ٣٧٨٥
- ألا إنَّ أحرم الأيَّام يومكم هذا - أبو سعيد الخدري ٣٩٣١
- ألا إنَّ العُمْرَةَ قَدْ دخلت في الحجِّ إلى يوم القيامة - سُراقة بن جُعْشُم ٢٩٧٧
- ألا إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك . ٧٤٢
- ألاأنبئكم بأهل الجنة؟ كُلُّ ضعيفٍ مُتضعِّفٍ - حارثة بن وهب........ ٤١١٦
- ألا أُنبئكم بخير أعمالكم وأرضاها - أبو الدرداء ٣٧٩٠
- ألا إنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غادِرٍ لواءٌ يوم القيامة، بِقدر غَدْرته - أبو سعيد الخدري ٢٨٧٣

- ألا إني أبرأ إلى كل خليل من خلته – عبدالله ابن مسعود ٩٣
- ألا إني فرطكم على الحوض – الصُّنابح الأحمسي ٣٩٤٤
- ألا تُحدِّثوني بأعاجيب ما رأيتم بأرض الحبشة؟ – جابر بن عبدالله ٤٠١٠
- ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون – سعد بن أبي وقاص ١١٥
- ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين – عائشة ١٦٢١
- ألا تستحيون أن ملائكة الله يمشون على أقدامهم وأنتم ركبان؟ – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٤٨٠
- ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ – جابر بن سمرة السوائي ٩٩٢
- ألا رجل يحملني إلى قومه – جابر بن عبدالله ٢٠١
- ألا قُلْتَ: خُذها مني وأنا الغُلامِ الأنصاري – أبو عقبة........ ٢٧٨٤
- ألا كسوتها بعض أهلك فإنه لا بأس بذلك للنساء – عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
- ألا لا تجني أُمٌّ على ولدٍ – طارق المحاربي . ٢٦٧٠
- ألا لا يجني جان إلا على نفسه – عمرو بن الأحوص ٢٦٦٩
- ألا، لا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إلا نفسه – فاطمة ابنة رسول الله ﷺ ٣٢٩٦
- ألا، لا يمنعنَّ رجُلًا، هيبة النَّاس أن يقول بحق – أبو سعيد الخدري ٤٠٠٧
- ألا ليبلغ الشاهد الغائب – معاوية بن حيدة القشيري ٢٣٤
- ألا مشمرٌ للجنة؟ فإنَّ الجنة لا خطر لها – أسامة بن زيد ٤٣٣٢
- ألا منحها أحدُكُم أخاه – ابن عباس ٢٤٥٦
- ألا نقرئك كتابًا كتبه لي رسول الله ﷺ؟ – العداء بن خالد بن هوذة ٢٢٥١
- ألا هل عسى أحدكم أن يتخذ الصبة من الغنم على رأس ميل أو ميلين – أبو هريرة ... ١١٢٧
- ألا يخشى ألذي يرفع رأسه قبل الامام أن يحول الله رأسه رأس حمار – أبو هريرة ٩٦١
- ألحدوا لي لحدًا، وانصبوا علي اللبن نصبًا – سعد بن أبي وقاص ١٥٥٦
- ألزم نعليك قدميك، فإن خلعتهما فاجعلهما بين رجليك – أبو هريرة ١٤٣٢
- ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ – البراء ابن عازب ١١٦
- آلفقر تخافون؟ – أبو الدرداء ٥
- الله أحد، الواحد الصمد تعدل ثلث القرآن – أبو مسعود الأنصاري ٣٧٨٩
- الله ورسوله مولى من لا مولى له – أبو أمامة ابن سهل بن حنيف ٢٧٣٧
- أللهم اجعل رزق آل محمد قُوتًا – أبو هريرة . ٤١٣٩
- أللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين – عبدالله بن مسعود ٩٠٦
- أللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا – عائشة ٣٨٢٠
- أللهم اجعله صيبا هنيئًا – عائشة ٣٨٩٠
- أللهم أحيني مسكينًا وأمتني مسكينًا – أبو سعيد الخدري ٤١٢٦
- أللهمَّ أذهب عنه الحر والبرد – علي بن أبي طالب ١١٧
- أللهم اسقنا غيثًا مريئًا مريعًا طبقًا عاجلًا غير رائث – كعب بن مرة ١٢٦٩
- أللهمَّ أعز الاسلام بعمر بن الخطاب – عائشة ١٠٥
- أللهم أعني على سكرات الموت – عائشة ... ١٦٢٣
- أللهم اغفر لحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا – أبو هريرة ١٤٩٨
- أللهم اغفر للمُحلِّقين – أبو هريرة ٣٠٤٣
- أللهم اغفر لي واهدني وارزقني وعافني –

عاصم بن حميد ١٣٥٦
- أللهم إن إبراهيم خليلك ونبيك وإنك حرَّمت مكة على لسان إبراهيم - أبو هريرة ٣١١٣
- أللهم إن فلان بن فلان في ذمتك، وحبل جوارك - واثلة بن الأسقع ١٤٩٩
- أللهم إنا نعوذ بك من شر ما أُرسل به - عائشة ٣٨٨٩
- أللهم! أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني - بريدة بن الحصيب ٣٨٧٢
- أللهم أنت السلام، ومنك السلام، تباركت ياذا الجلال والإكرام - عائشة ٩٢٤
- أللهم! انفعني بما علمتني - أبو هريرة ٢٥١
- أللهم! انفعني بما علمتني - أبو هريرة ٣٨٣٣
- أللهم إني أحرّج حق الضعيفين: اليتيم والمرأة - أبو هريرة ٣٦٧٨
- أللهم! إني أسألك باسمك الطاهر الطيب المبارك - عائشة ٣٨٥٩
- أللهم! إني أسألك العفو والعافية - ابن عمر ٣٨٧١
- أللهم إني أسألك علمًا نافعًا، ورزقًا طيبًا، وعملًا متقبلًا - أم سلمة ٩٢٥
- أللهم! إني أسألك من الخير كله - عائشة ... ٣٨٤٦
- أللهم إني أسألك الهُدى والتُّقى - عبدالله بن مسعود ٣٨٣٢
- أللهم! إني أعوذ برضاك من سخطك - عائشة ٣٨٤١
- أللهم إني أعوذ بك أن أضِلَّ أو أَزِلَّ - أُمّ سلمة ٣٨٨٤
- أللهم إني أعوذ بك برضاك من سخطك - علي بن أبي طالب ١١٧٩
- أللهم! إني أعوذ بك من الأربع - أبو هريرة . ٣٨٣٧
- أللهم! إني أعوذ بك من شر ماعَمِلت - عائشة ٣٨٣٩
- أللهم إني أعوذ بك من الشيطان الرجيم، وهمزه ونفخه ونفثه - عبدالله بن مسعود ٨٠٨
- أللهم! إني أعوذ بك من عذاب جهنم - ابن عباس ٣٨٤٠
- أللهم! إني أعوذ بك من علم لا ينفع - أبو هريرة ٢٥٠
- أللهم! إني أعوذ بك من فتنة النار - عائشة ... ٣٨٣٨
- أللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر - عبدالله ابن سرجس ٣٨٨٨
- أللهم اهد قلبه وثبت لسانه - علي بن أبي طالب ٢٣١٠
- أللهم اهده - سلمة عن أبيه ٢٣٥٢
- أللهم أهلك كباره - واقتل صغارهُ - أنس بن مالك ٣٢٢١
- أللهم بارك فيها وفيمن بعث بها - نقادة الأسدي ٤١٣٤
- أللهم بارك لأمتي في بكورها - ابن عمر ٢٢٣٨
- أللهم بارك لأمتي في بكورها - صخر الغامدي ٢٢٣٦
- أللهم بارك لأمتي في بكورها يوم الخميس - أبو هريرة ٢٢٣٧
- أللهم بارك لنا في مدينتنا وفي ثمارنا - أبو هريرة ٣٣٢٩
- أللهم بارك لهم وبارك عليهم - عقيل بن أبي طالب ١٩٠٦
- أللهم! ثبت قلبي على دينك - أنس بن مالك ٣٨٣٤
- أللهمَّ ثبته واجعله هاديًا مهديًا - جرير بن عبدالله البجلي ١٥٩
- أللهم رب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل - عائشة ١٣٥٧
- أللهم! ربَّ السموات وربَّ الأرض ورب كل شيء - أبو هريرة ٣٨٧٣
- أللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض - وهب بن عبدالله أبو جحيفة ٨٧٩
- أللهم صل على آل أبي أوفى - عبدالله بن أبي أوفى ١٧٩٦

- اللهم صل عليه واغفر له وارحمه، وعافه واعف عنه – عوف بن مالك ١٥٠٠
- اللهم صيبا نافعًا – عائشة ٣٨٨٩
- اللّٰهم عافني فيمن عافيت. وتولني فيمن توليت – الحسن بن علي ١١٧٨
- اللهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب – ابن عباس ١٦٦
- اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك – عبدالله ابن مسعود ٣٨٧٧
- اللّٰهم لك الحمد أنت نور السمٰوات والأرض – ابن عباس ١٣٥٥
- اللهم من آمن بي وصدقني – فأقلل ماله وولده – عمرو بن غيلان الثقفي ٤١٣٣
- اللهمَّ مُنْزل الكتاب، سريع الحِساب – عبدالله ابن أبي أوفى ٢٧٩٦
- اللهم هذا فعلي فيما أملك، فلا تلمني فيما تملك – عائشة ١٩٧١
- ألم أكُن نهيتكم عن أكل هذه الشجرة – جابر ابن عبدالله ٣٣٦٥
- آلى رسول الله ﷺ من نسائه، وحرم فجعل الحلال حرامًا – عائشة ٢٠٧٢
- إلام يجلد أحدكم امرأته جلد الأمة؟ – عبدالله بن زمعة ١٩٨٣
- إلى هذا ينتهي فرحي. هذه طيبةُ – فاطمة بنت قيس ٤٠٧٤
- أما أنا فأحثو على رأسي ثلاثًا – جابر بن عبدالله ٥٧٧
- أما إنَّهُ إنْ كان صادقًا ثُمَّ قتلته – أبو هريرة ٢٦٩٠
- أما إنَّهُ سيكون – الزبير بن العوّام ٤١٥٨
- أما إنه لو قال حين أمسى – أبو هريرة ٣٥١٨
- أما أهل النار، الذين هم أهلها – أبو سعيد الخدري ٤٣٠٩
- أما تُريدين الْحجَّ الْعَامَ – ضباعة بنت الزبير ٢٩٣٧
- أمَّا ماذكرت أنكم في أرض أهل كتاب – أبو ثعلبة الخشني ٣٢٠٧
- أما هذا، فلا تقولوه، ما يعلم ما في غد إلا الله – الربيع بنت معوذ ١٨٩٧
- أما والله إن كنت لأعْرِفَهالَكُمْ – حذيفة بن اليمان ٢١١٨
- الإمام ضامن، فإن أحسن، فله ولهم – سهل ابن سعد الساعدي ٩٨١
- امترى عبدالله بن شداد وأبو برزة في السَّلم – أبو المجالد ٢٢٨٢
- أُمتي على خمس طبقات فأربعون سنة أهل بر – أنس بن مالك ٤٠٥٨
- أمر بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة – أنس بن مالك ٧٣٠
- أمر رسول الله ﷺ أبا بكر أن يصلي بالناس في مرضه – عائشة ١٢٣٣
- أمر رسول الله ﷺ أن تتخذ المساجد في الدور وأن تطهر وتطيب – عائشة ٧٥٩
- أمر رسول الله ﷺ أن يستمتع بجلود الميتة، إذا دُبغت – عائشة ٣٦١٢
- أمر النبي ﷺ بقتل ذي الطفيتين – عائشة ٣٥٣٤
- أمر نبيكم ﷺ بخمسين صلاة، فنازل ربكم أن يجعلها خمس صلوات – ابن عباس ١٤٠٠
- أمرت أن أسجد على سبع، ولا أكف شعرًا ولا ثوبًا – ابن عباس ٨٨٤
- أمرت أن أسجد على سبعة أعظم – ابن عباس ٨٨٣
- أُمرتُ أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله – أبو هريرة ٧١
- أمرتُ أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله – معاذ بن جبل ٧٢
- أُمِرْتُ أنْ أُقَاتِل النَّاس حتَّى يقولوا: لا إله إلا الله – أبو هريرة ٣٩٢٧
- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله – جابر بن عبدالله ٣٩٢٨

- أمرت أن لا أكف شعرًا ولا ثوبًا – ابن عباس ١٠٤٠
- أُمرت بريرة أن تعتد بثلاث حيض – عائشة .. ٢٠٧٧
- أَمْرِرِ الدَّم بما شئت، واذْكُر اسم الله عليهِ – عدي بن حاتم ٣١٧٧
- أمرنا ألا نكف شعرًا ولا ثوبًا – عبدالله بن مسعود ١٠٤١
- أمرنا رسول الله ﷺ، أن نحثو، في وجوه المدَّاحين التراب – المقداد بن عمرو ٣٧٤٢
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نتوضأ من لحوم الإبل– جابر بن سمرة ٤٩٥
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نجهز فاطمة حتى ندخلها على علي – عائشة وأم سلمة ١٩١١
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نخرجهن في يوم الفطر والنحر – أم عطية ١٣٠٧
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف – علي بن أبي طالب ٣١٤٣
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نسلم على أئمتنا، وأن يسلم – سمرة بن جندب ٩٢٢
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نَعُقَّ عن الغُلام شاتين– عائشة ٣١٦٣
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نقرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب – أم شريك الأنصارية ١٤٩٦
- أمرنا رسول الله ﷺ أن يُلْقى لحوم الحمر الأهلية نيئة ونضيجة – البراء بن عازب ٣١٩٤
- أمرنا رسول الله ﷺ بإبرار القسم – البراء بن عازب ٢١١٥
- أمرنا رسول الله ﷺ بإسباغ الوضوء – ابن عباس ٤٢٦
- أمرنا رسول الله ﷺ بالصدقة، فقالت زينب امرأة عبدالله – أم سلمة ١٨٣٥
- أمرنا رسول الله ﷺ بتغطية الإناء، وإيكاء السِّقاء – أبو هريرة ٣٤١١
- أمرنا رسول الله ﷺ بصدقة الفطر قبل أن تنزل الزكاة – قيس بن سعد ١٨٢٨
- أمرنا رسول الله ﷺ ونهانا فأمرنا أن نطفىء سرجنا – جابر بن عبدالله ٣٧٧١
- أمرنا النبي ﷺ أن نوكي أسقيتنا ونغطي آنيتنا – جابر بن عبدالله ٣٦٠
- أمرنا نبينا ﷺ أن نفشي السلام – أبو أمامة الباهلي ٣٦٩٣
- أمرني رسول الله ﷺ أن أثوب في الفجر – بلال بن رباح ٧١٥
- أمرني رسول الله ﷺ أن أقُوم على بُدْنِهِ – علي بن أبي طالب ٣٠٩٩
- أمرني النبي ﷺ، حين آذاني القمْلُ، أن أحلق رأسي – كعب بن عجرة ٣٠٨٠
- أمسح على الخفين؟ قال: نعم – أبي بن عمارة ٥٥٧
- أمْسِك بنصالها – جابر بن عبدالله ٣٧٧٧
- أُمَّك – أبو هريرة ٣٦٥٨
- أَمَّنا النبي ﷺ فكان ينصرف عن جانبيه جميعًا – هلب الطائي ٩٢٩
- أميطي عنه الأذى – عائشة ١٩٧٦
- أن أبا بكر الصديق كتب له: بسم الله الرحمن الرحيم – أنس بن مالك ١٨٠٠
- أن أبا بكر قبَّل النبي ﷺ وهو ميت – ابن عباس وعائشة ١٤٥٧
- أن أبا موسى استأذن على عمر ثلاثًا – أبو سعيد الخدري ٣٧٠٦
- أنَّ أباهُ توفي وترك عليه ثلاثين وسقًا – جابر ابن عبدالله ٢٤٣٤
- أن ابن عباس أمر المؤذن أن يؤذن يوم الجمعة – عبدالله بن الحارث بن نوفل ٩٣٩
- أن ابن مسعود سجد سجدتي السهو بعد السلام – علقمة بن قيس النخعي ١٢١٨
- أن ابنة لعمر كان يقال لها عاصية، فسماها رسول الله ﷺ جميلة – ابن عمر ٣٧٣٣
- إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس –

أبو أيوب الأنصاري ١١٥٧
- إن أثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء وصلاة الفجر - أبو هريرة ٧٩٧
- إن أحدًا جبل يحبنا ونحبه - أنس بن مالك .. ٣١١٥
- إن أحدكم إذا توضأ فأحسن الوضوء، ثم أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة ٢٨١
- إن أحدكم إذا دخل المسجد، كان في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه - أبو هريرة ٧٩٩
- إن أحدكم ليتكلم بالكلمة من رضوان الله - علقمة بن وقاص ٣٩٦٩
- إن أحسن ما اختضبتم به لهذا السواد - صهيب بن سنان ٣٦٢٥
- إن أحسن ما غيرتم به الشيب - أبو ذر الغفاري ٣٦٢٢
- إن أحسن مازرتم الله به في قبوركم ومساجدكم البياض - أبو الدرداء ٣٥٦٨
- إن أحق الشرط أن يوفى به ما استحللتم به الفروج - عقبة بن عامر ١٩٥٤
- إن أخا صُداء قد أذن، ومن أذن فهو يقيم - زياد بن الحارث الصدائي ٧١٧
- إنَّ أخاك محتَبسٌ بدينه فاقض عنْهُ - سعد بن الأطول ٢٤٣٣
- إن أخاكم النجاشي قد مات، فصلوا عليه - عمران بن الحصين ١٥٣٥
- إن أخاكم النجاشي قد مات، فقوموا فصلوا عليه - مجمع بن جارية الأنصاري ١٥٣٦
- إن أخذتها أخذت قوسًا من نار - أبي بن كعب ٢١٥٨
- إن آخر ما نزلت آية الربا - عمر بن الخطاب . ٢٢٧٦
- إن أخوف ما أتخوف على أُمتي الإشراك بالله - شداد بن أوس ٤٢٠٥
- إن أخوف ما أخاف على أمَّتي، عملُ قوم لوط - جابر بن عبدالله ٢٥٦٣
- أن أذان بلال كان مثنى مثنى وإقامته مفردة - سعد بن عائذ مؤذن رسول الله ﷺ ٧٣١
- إن الأرض لتقبل من هو أشر منه - عِمْران بن الحصين ٣٩٣٠م
- إن أرواح المؤمنين في طير خضر، تعلق بشجر الجنة - كعب بن مالك ١٤٤٩
- أنَّ أزواج النبي ﷺ رُخِّص لهُنَّ في الذَّيْلِ ذراع - ابن عمر ٣٥٨١
- إن أسع بين الصفا والمروة فقد رأيت رسول الله ﷺ يسعى - ابن عمر ٢٩٨٨
- إن الإسلام بدأ غريبًا - أنس بن مالك ٣٩٨٧
- إن أصحاب الصور يعذبون - عائشة ٢١٥١
- إنَّ أطيب مَا أَكَل الرَّجُلُ من كَسْبِهِ - عائشة ... ٢١٣٧
- إن أطيب ما أكلتم من كسبكم - عائشة ٢٢٩٠
- إن أعتقتهما فابدئي بالرجُل قبل المرأة - عائشة ٢٥٣٢
- أن أعرابيًا بال في المسجد - أنس بن مالك . ٥٢٨
- إن أعظم الناس فرية، لرجُلٌ هاجى رجُلًا - عائشة ٣٧٦١
- إن أغبط النَّاس عندي مؤمنٌ خفيف الحاذ - أبو أمامة الباهلي ٤١١٧
- إن أفواهكم طرق القرآن، فطيبوها بالسواك - علي بن أبي طالب ٢٩١
- إن أكثر الناس شبعًا في الدُّنيا - سلمان الفارسي ٣٣٥١
- إن آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم - أسماء بنت عميس ١٦١١
- إن الذي تفوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله وماله - ابن عمر ٦٨٥
- إنَّ الذي يجر ثوبه من الخيلاء - ابن عمر ٣٥٦٩
- إن الذي يشرب في إناء الفضة - أم سلمة ٣٤١٣
- إنَّ الله اتخذني خليلًا كما اتخذ إبراهيم خليلًا عبدالله بن عمرو ١٤١
- إنَّ الله أمرني بحب أربعة - بريدة بن الحصيب الأسلمي ١٤٩

- إن الله أوحى إليَّ: أن تواضعوا – أنس بن مالك ٤٢١٤
- إن الله تبارك وتعالى يقول: ياعبادي كلكم مذنب – أبو ذر الغفاري ٤٢٥٧
- إن الله تجاوز لأمتي عما توسوس به صدورها – أبو هريرة ٢٠٤٤
- إن الله تجاوز لأمتي عما حدثت به أنفسها – أبو هريرة ٢٠٤٠
- إن الله تجاوز لي عن أمتي الخطأ والنسيان – أبو ذر الغفاري ٢٠٤٣
- إنَّ الله تصدَّق عليكم، عند وفاتكم، بثلث أموالكم - أبو هريرة ٢٧٠٩
- إن الله جعلني عبدًا كريمًا – عبدالله بن بسر ... ٣٢٦٣
- إن الله رفيقٌ يُحبُّ الرِّفق – عائشة ٣٦٨٩
- إن الله رفيقٌ يُحبُّ الرِّفق في الأمر كله – أبو هريرة ٣٦٨٨
- إن الله، عز وجل، إذا أراد أن يُهلِك عبْدًا نزع منه الحياء – ابن عمر ٤٠٥٤
- إن الله عز وجل أفرح بتوبة أحدكم منه بضالته إذا وجدها – أبو هريرة ٤٢٤٧
- إن الله عز وجل أوحى إليَّ أن تواضعوا – عياض بن حمار ٤١٧٩
- إن الله عز وجل كتب الإحسان على كل شيء – شداد بن أوس ٣١٧٠
- إن الله عز وجل لما خلق الخلق كتب بيده – أبو هريرة ٤٢٩٥
- إن الله عز وجل ليقبل توبة العبد مالم يغرغر – عبدالله بن عمرو ٤٢٥٣
- إن الله عز وجل يقول: أنا مع عبدي إذا هو ذكرني – أبو هريرة ٣٧٩٢
- إن الله عزوجل يقول: ياابن آدم – ابن عمر .. ٢٧١٠
- إنَّ الله قد أعطى كُلَّ ذي حقٍّ حقه ألا لا وصية لوارث – أنس بن مالك ٢٧١٤
- إنَّ الله قد أعطى كُلَّ ذي حقٍّ حَقَّهُ فلا وصية لوارث – أبو أمامة الباهلي ٢٧١٣
- إن الله قد أمدكم بصلاة، لهي خير لكم من حمر النعم – خارجة بن حذافة العدوي ١١٦٨
- إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث – عمرو بن خارجة ٢٧١٢
- إن الله لا يستحيي من الحق – خزيمة بن ثابت ١٩٢٤
- إن الله لا يقبض العلم انتزاعًا – عبدالله بن عمرو بن العاص ٥٢
- إن الله لا ينام، ولا ينبغي له أن ينام – أبو موسى الأشعري ١٩٥
- إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم – أبو هريرة ٤١٤٣
- إن الله لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الواحِدِ – عُقْبة بن عامر الجهني ٢٨١١
- إن الله ليسأل العبد يوم القيامة حتى يقول – أبو سعيد الخدري ٤٠١٧
- إن الله ليضحك إلى ثلاثة – أبو سعيد الخدري ٢٠٠
- إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان، فيغفر لجميع خلقه – أبو موسى الأشعري ... ١٣٩٠
- إن الله مع القاضي مالم يجر - عبدالله بن أبي أوفى ٢٣١٢
- إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق – أنس بن مالك ٢٢٠٠
- إن ألله وتر يحب الوتر، فأوتروا يا أهل القرآن – عبدالله بن مسعود ١١٧٠
- إن الله ورسوله حرم بيع الخمر – جابر بن عبدالله ٢١٦٧
- إنَّ الله وضع الحق على لسان عمر – أبو ذر الغفاري ١٠٨
- إن الله وضع عن أمتي الخطأ والنسيان – ابن عباس ٢٠٤٥
- إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف – عائشة ٩٩٥

- إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول – البراء بن عازب ٩٩٧
- إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول – عبدالرحمن بن عوف ٩٩٩
- إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف – عائشة ١٠٠٥
- إن الله يحبُّ عبده المؤمن الفقير – عمران بن حصين ٤١٢١
- إن الله يرفع بهذا الكتاب أقوامًا ويضع به آخرين – عمر بن الخطاب ٢١٨
- إن الله يضحك إلى رجلين يقتل أحدهما الآخر – أبو هريرة ١٩١
- إن الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل من تائب؟ – ابن عباس ٢٠٦٧
- إن الله يُمْلي للظَّالم، فإذا أخذه – أبو موسى الأشعري ٤٠١٨
- إن الله يمهل، حتى إذا ذهب من الليل نصفه أو ثلثاه – رفاعة الجهني ١٣٦٧
- إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم – عمر ٢٠٩٤
- إن الله يوصيكم بأُمهاتكم، ثلاثًا – المقدام ابن معديكرب ٣٦٦١
- أن أُمَّ سلمة، استأذنت رسول الله ﷺ في الحِجَامَةِ – جابر بن عبدالله ٣٤٨٠
- أن أم سليم سألت رسول الله ﷺ عن المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل – أنس بن مالك ٦٠١
- أنَّ الأمانة نزلت في جذر قُلُوب الرِّجال – حذيفة بن اليمان ٤٠٥٣
- إنَّ أُمَّة من بني إسرائيل مُسخت دوابَّ في الأرض ثابت بن يزيد الأنصاري ٣٢٣٨
- إن أمتي لا تجتمع على ضلالة – أنس بن مالك ٣٩٥٠
- إن أُمِّرَ عليكم عبدٌ حبشيٌّ مُجدَّعٌ، فاسْمَعُوا – أم الحصين الأحمسية ٢٨٦١
- أن امرأة أتت النبي ﷺ فأخبرته أن زوجها – أبو أمامة الباهلي ٣٦٥٢
- أن امرأة أتت النبي ﷺ فاعترفت بالزنا – عمران بن الحصين ٢٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ ببردة – سهل بن سعد الساعدي ٣٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى النبي ﷺ فأسلمت، فتزوجها رجل – ابن عباس ٢٠٠٨
- أن امرأة ذبحت شاة بحجر، فذُكر ذلك لرسول الله ﷺ – كعب بن مالك ٣١٨٢
- أن امرأة سألتها: أتقضي الحائض الصلاة؟ – عائشة ٦٣١
- أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد، ففقدها رسول الله ﷺ – أبو هريرة ١٥٢٧
- أن امرأة من أزواج النبي ﷺ اغتسلت من جنابة – ابن عباس ٣٧١
- أنَّ امْرَأة من خثعم جاءت النبي ﷺ فقالت – عبدالله بن عباس ٢٩٠٧
- إن أناسًا من أمتي سيتفقهون في الدين – ابن عباس ٢٥٥
- أن أُناسًا من عرينة قدموا على عهد رسول الله ﷺ – أنس بن مالك ٢٥٧٨
- إن أناسًا يزعمون أن الشمس والقمر لا ينكسفان إلا لموت عظيم – النعمان بن بشير ١٢٦٢
- إن أهل الدرجات العلى يراهم من أسفل منهم – أبو سعيد الخدري ٩٦
- إن أهل قباء كانوا يجمعون مع رسول الله ﷺ يوم الجمعة - ابن عمر ١١٢٤
- إن أول ما يحاسب به العبد المسلم يوم القيامة، الصلاة المكتوبة – أبو هريرة ١٤٢٥
- إن أولادكم من أطيب كسبكم – عبدالله بن عمرو ٢٢٩٢
- إن آية مابيننا وبين المنافقين، إنهم لا يتضلعون من زمزم – عبدالله بن عباس ٣٠٦١

- إن الإيمان ليأرز إلى المدينة، كما تأرز الحيَّةُ إلى جُحْرها - أبو هريرة ٣١١١
- إن بالمدينة رجالًا - جابر بن عبدالله ٢٧٦٥
- إن بالمدينة لقومًا، ماسرتم من مسير - أنس ابن مالك ٢٧٦٤
- أنَّ بريرة أتتها وهي مُكاتبةٌ - عائشة ٢٥٢١
- إن بعدي من أمتي، أو سيكون بعدي من أمتي، قومًا يقرءون القرآن - أبو ذر الغفاري ١٧٠
- إن بني إسرائيل افترقت على إحدى وسبعين فرقة - أنس بن مالك ٣٩٩٣
- إنَّ بني إسرائيل كانت تسوسهم الأنبياءُ - أبو هريرة ٢٨٧١
- إن بني إسرائيل، لما وقع فيهم النَّقْصُ - أبو عبيدة ٤٠٠٦
- إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن ينكحوا ابنتهم علي بن أبي طالب - المسور ابن مخرمة ١٩٩٨
- إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم - أبو موسى الأشعري ٣٩٦١
- إن بين يدي الساعة لهرجا - أبو موسى الأشعري ٣٩٥٩
- إن التجار يبعثون يوم القيامة فجارًا إلا من اتقى الله - رفاعة بن رافع ٢١٤٦
- إن تحت كل شعرة جنابة - أبو هريرة ٥٩٧
- أن تَعْبُدُوا الله ولا تُشْرِكُوا به شيئًا - عوف بن مالك الأشجعي ٢٨٦٧
- إن تفعل فقد مضى أجلها - أبو السنابل بن بعكك ٢٠٢٧
- أن جابر بن عبدالله كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه - محمد بن مسلم أبو الزبير المكي ٨٦٨
- أن جارية بكرًا أتت النبي ﷺ فذكرت له أن أباها زوجها وهي كارهة - ابن عباس ١٨٧٥
- أن جبرئيل أتى النبي ﷺ فقال: يامحمد اشتكيت - أبو سعيد الخدري ٣٥٢٣
- إن جبرائيل يقرأ عليك السلام قالت وعليه السلام - عائشة ٣٦٩٦
- إن الجذع يوفي مما تُوفي منه الثنية - مجاشع ابن مسعود ٣١٤٠
- إن حوضي لأبعد من أيلة إلى عدن - حذيفة ابن اليمان ٤٣٠٢
- إن حوضي مابين عدن إلى أيلة - أبو سلام الحبشي ٤٣٠٣
- إنَّ الحياء شعبةٌ من الإيمان - عبدالله بن عمر ٥٨
- أن خالدة بنت أنس جاءت إلى النبي ﷺ فعرضت عليه الرُّقى - أبوبكر بن محمد ٣٥١٤
- إنَّ خَيرَكُمْ، أوْ من خيركُمْ أحاسِنُكُم قضاءً - أبو هريرة ٢٤٢٣
- أنَّ الدَّجَّال يخرُج من أرض بالمشرق - أبو بكر الصديق ٤٠٧٢
- إن الدُّعاء هو العبادة - النعمان بن بشير ٣٨٢٨
- إن الدنيا خضرةٌ حُلْوَةٌ، وإنَّ الله مستخلفكم فيها - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٠
- إنَّ الدَّين يقضى من صاحبه يوم القيامة - عبدالله بن عمرو ٢٤٣٥
- أن ذئبا نيب في شاة، فذبحوها بمروة - زيد بن ثابت ٣١٧٦
- إن ذلك ليس بشفاء ولكنه داء - طارق بن سويد الحضرمي ٣٥٠٠
- إن الرؤيا ثلاثٌ: منها أهاويل من الشيطان - عوف بن مالك ٣٩٠٧
- أنَّ راية رسول الله ﷺ كانت سوداء، ولواؤهُ أبيض - ابن عباس ٢٨١٨
- إن ربكم حييٌّ كريمٌ، يستحيي من عبده - سلمان الفارسي ٣٨٦٥
- إن الرجل إذا قام يصلي أقبل الله عليه بوجهه - حذيفة بن اليمان ١٠٢٣
- إن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله - أبو هريرة ٣٩٧٠

- إنَّ الرجل ليعمل بعمل أهل الخير سبعين سنة – أبو هريرة ٢٧٠٤
أن رجلًا أتى عمر بن الخطاب فقال: إني أجنبت فلم أجد الماء – عبدالرحمن بن أبزى ٥٦٩
- أن رجلًا أتى النبي ﷺ فقال: إنَّ أُمي افتلتت نفسها – عائشة ٢٧١٧
- أن رجلًا أصاب من امرأة، يعني ما دون الفاحشة – عبدالله بن مسعود ١٣٩٨
- أن رجلًا أمره أبوه أو أمه، شك شعبة أن يطلق امرأته – أبو عبدالرحمن ٢٠٨٩
- أن رجُلًا ذبح، يوم النَّحر قبل الصلاة – أنس ابن مالك ٣١٥١
- أنَّ رجلًا سأل رسول الله ﷺ قال: إنَّ أبي مات – أبو هريرة ٢٧١٦
- أن رجلًا سأله عن الغسل من الجنابة – أبو سعيد الخدري ٥٧٦
- أن رجلًا ضاف عليَّ بن أبي طالب – سفينة، أبو عبدالرحمن ٣٣٦٠
- أن رجلًا كان في عهد رسول الله ﷺ، في عُقْدته ضَعْفٌ – أنس بن مالك ٢٣٥٤
- أن رجلًا كان له ستة مملوكين – عمران بن حصين ٢٣٤٥
- أن رجلًا لاعن امرأته وانتفى من ولدها – ابن عمر ٢٠٦٩
- أن رجلًا مات؛ فقيل له: ما عملت؟ – حذيفة بن اليمان ٢٤٢٠
- أن رجلًا مر على النبي ﷺ وهو يبول فسلم عليه – جابر بن عبدالله ٣٥٢
- أن رجلًا من أصحاب النبي ﷺ جرح، فآذته الجراحة – جابر بن سمرة ١٥٢٦
- أن رجلًا من الأنصار خاصم الزبير عند رسول الله ﷺ في شراج الحرة – عبدالله بن الزبير ١٥
- أن رجلًا من أهل البادية أتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله – ابن عمر ٢٠٠٣
- أن رجلًا من بني فزارة تزوج على نعلين – عامر بن ربيعة ١٨٨٨
- أن رجلًا منهم يدعى خدامًا أنكح ابنة له، فكرهت نكاح أبيها – عبدالرحمن بن يزيد، ومجمع بن يزيد الأنصاريين ١٨٧٣
- أن رجلين ادَّعيا دابة – أبو هريرة ٢٣٢٩
- أن رجلين تدارءا في بيع – أبو هريرة ٢٣٤٦
- أن رَجُلين من بَلي قَدِمَا على رسول الله ﷺ – طلحة بن عبيدالله ٣٩٢٥
- أن رسول الله ﷺ، كان إذا طاف بالبيت – ابن عمر ٢٩٥٠
- أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتمًا من فضة – أنس بن مالك ٣٦٤١
- أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال عليها قائمًا – حذيفة بن اليمان ٣٠٥
- أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال قائمًا – المغيرة بن شعبة ٣٠٦
- أنَّ رسول الله ﷺ أتى عليًا وفاطمة، وهُما في خميل لهما – علي بن أبي طالب ٤١٥٢
أن رسول الله ﷺ أُتي بِقَصْعةٍ – عبدالله بن بُسْرٍ المازني ٣٢٧٥
- أن رسول الله ﷺ أُتي بلبن – أنس بن مالك .. ٣٤٢٥
- أن رسول الله ﷺ أجاز شهادة أهل الكتاب – جابر بن عبدالله ٢٣٧٤
- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو صائمٌ محرم – ابن عباس ٣٠٨١
- أن رسول الله ﷺ اختصم إليه رجلان – أبو موسى الأشعري ٢٣٣٠
- أن رسول الله ﷺ أخذ بيد رجل مجذوم فأدخلها معه في القصعة – جابر بن عبدالله .. ٣٥٤٢
- أن رسول الله ﷺ أخذ من قبل القبلة، واستل استلالًا أبو سعيد الخدري ١٥٥٢

- أن رسول الله ﷺ أدخل رجلًا قبره ليلًا، وأسرج في قبره – ابن عباس ١٥٢٠
- أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرية – زيد بن ثابت ٢٢٦٩
- أن رسول الله ﷺ أعتق صفية، وجعل عتقها صداقها – عائشة ١٩٥٨
- أن رسول الله ﷺ اعتكف في قبة تركية – أبو سعيد الخدري ١٧٧٥
- أن رسول الله ﷺ أعطاه غنما – عقبة بن عامر الجهني ٣١٣٨
- أن رسول الله ﷺ أعطى خيبر أهلها على النصف نخلها وأرضها – ابن عباس ٢٤٦٨
- أن رسول الله ﷺ أعلم قبر عثمان بن مظعون بصخرة – أنس بن مالك ١٥٦١
- أن رسول الله ﷺ أفرد الحجَّ – عائشة ٢٩٦٤
- أن رسول الله ﷺ أقام بمكة عام الفتح خمس عشرة ليلة، يقصر الصلاة – ابن عباس ١٠٧٦
- أن رسول الله ﷺ أقرأه خمس عشرة سجدة في القرآن – عمرو بن العاص ١٠٥٧
- أن رسول الله ﷺ أمر بالمساجد أن تبنى في الدور – عائشة ٧٥٨
- أن رسول الله ﷺ أمر بزكاة الفطر، صاعًا من تمر – ابن عمر ١٨٢٥
- أن رسول الله ﷺ أمر بصدقة الفطر، صاعًا من تمر – سعد بن عائذ مؤذن رسول الله ﷺ . ١٨٣٠
- أن رسول الله ﷺ أمر بقَتْل الْكِلاب – عبدالله ابن مغفل ٣٢٠١
- أن رسول الله ﷺ أمر بقتلى أحد أن يردوا إلى مصارعهم – جابر بن عبدالله ١٥١٦
- أن رسول الله ﷺ أمر بقتلى أحد أن ينزع عنهم الحديد والجلود – ابن عباس ١٥١٥
- أن رسول الله ﷺ أمر بلالًا أن يجعل إصبعيه في أذنيه – سعد بن عائذ مؤذن رسول الله ﷺ ٧١٠
- أن رسول الله ﷺ أمر من كل جزور ببضعة – جابر بن عبدالله ٣١٥٨
- أن رسول الله ﷺ أمره أن يجعل مسجد الطائف حيث كان طاغيتهم – عثمان بن أبي العاص ٧٤٣
- أن رسول الله ﷺ أمره أن يقسم بدنه كلها، لحومها وجلودها – علي بن أبي طالب ٣١٥٧
- أن رسول الله ﷺ أمرها أن تدخل على رَجُلٍ امرأته – عائشة ١٩٩٢
- إن رسول الله ﷺ إن كانت له إلى أهله حاجة قضاها – عائشة ٥٨٢
- أن رسول الله ﷺ إنما آلى لأن زينب ردت عليه هديته – عائشة ٢٠٦٠
- أن رسول الله ﷺ باع المدبر – جابر بن عبدالله ٢٥١٢
- أن رسول الله ﷺ بزق في ثوبه، وهو في الصلاة ثم دلكه – أنس بن مالك ١٠٢٤
- أن رسول الله ﷺ بعث علقمة بن مجزز على بعث – أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
- أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال – ميمونة بنت الحارث ١٩٦٤
- أنَّ رسول الله ﷺ تنفَّل سَيْفَهُ ذا الفِقار، يوم بدْرٍ – ابن عباس ٢٨٠٨
- أن رسول الله ﷺ توضأ ثلاثًا ثلاثًا – الربيع بنت معوذ بن عفراء ٤١٨
- أن رسول الله ﷺ توضأ فخلل لحيته – عثمان ابن عفان ٤٣٠
- أن رسول الله ﷺ توضأ فغسل رجليه ثلاثًا ثلاثًا – المقدام بن معديكرب ٤٥٧
- أن رسول الله ﷺ توضأ، فقلب جبة صوف كانت عليه – سلمان الفارسي ٤٦٨
- أن رسول الله ﷺ توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه – سلمان الفارسي ٣٥٦٤
- أن رسول الله ﷺ توضأ فمسح برأسه وأذنيه – المقدام بن معديكرب ٤٤٢

- أن رسول الله ﷺ توضأ فمضمض ثلاثًا – علي بن أبي طالب ٤٠٤
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين – أبو موسى الأشعري .. ٥٦٠
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين – المغيرة بن شعبة ٥٥٩
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على خفيه – حذيفة بن اليمان ٥٤٤
- أن رسول الله ﷺ حرّق نخل بني النضير – ابن عمر ٢٨٤٤
- أن رسول الله ﷺ حرّم أشياء، حتى ذكر الحمر الإنسية – المقدام بن معديكرب الكندي ٣١٩٣
- أن رسول الله ﷺ حين قفل من غزوة خيبر، فسار ليلة – أبو هريرة ٦٩٧
- أن رسول الله ﷺ خرج فرأى أناسًا يصلون قعودًا – فقال: صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم – أنس بن مالك ١٢٣٠
- أن رسول الله ﷺ خرج فصلى بهم العيد، لم يصل قبلها ولا بعدها – ابن عباس ١٢٩١
- أن رسول الله ﷺ خلع معاذ بن جبل من غُرمائه – جابر بن عبدالله ٢٣٥٧
- أن رسول الله ﷺ خير بريرة – أبو هريرة ٢٠٧٨
- أن رسول الله ﷺ دخل عليها، وعندها قربةٌ مُعلَّقةٌ – كبشة الأنصارية ٣٤٢٣
- أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فرأى حبلًا ممدودًا بين ساريتين – أنس بن مالك ١٣٧١
- أن رسول الله ﷺ دعا لأمته عشية عرفة بالمغفرة – عباس بن مرداس السُّلَمِيُّ ٣٠١٣
- أن رسول الله ﷺ ذبح أضحيته عند طرف الزقاق – سعد بن عائذ مؤذن رسول الله ﷺ .. ٣١٥٦
- أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا قد شبك أصابعه في الصلاة – كعب بن عجرة ٩٦٧
- أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا وراء حمامة – عثمان بن عفان ٣٧٦٦
- أن رسول الله ﷺ رأى على عمر قميصا أبيض فقال: – ابن عمر ٣٥٥٨
- أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخرًا فقال: تقدموا فأتموا بي – أبو سعيد الخدري ٩٧٨
- أن رسول الله ﷺ رخَّص في زيارة القبور – عائشة ١٥٧٠
- أن رسول الله ﷺ رخَّص في العرايا – زيد بن ثابت ٢٢٦٨
- أن رسول الله ﷺ رخَّص للزبير بن العوام أنس بن مالك ٣٥٩٢
- أن رسول الله ﷺ رد ابنته زينب على أبي العاص بن الربيع – عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠١٠
- أن رسول الله ﷺ رد ابنته على أبي العاص بن الربيع، بعد سنتين – ابن عباس ٢٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ رُفع إليه رجل وطىء جارية امرأته – سلمة بن المحبق ٢٥٥٢
- أن رسول الله ﷺ سلم تسليمة واحدة تلقاء وجهه – سهل بن سعد الساعدي ٩١٨
- أن رسول الله ﷺ صلى بمنى، يوم التروية، الظُّهْرَ – عبدالله بن عباس ٣٠٠٤
- أن رسول الله ﷺ صلى على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها – سمرة بن جندب الفزاري ١٤٩٣
- أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى قبر الميت – أبو هريرة ١٥٦٥
- أن رسول الله ﷺ صلى العيد بالمصلى مستترًا بحربة – أنس بن مالك ١٣٠٦
- أن رسول الله ﷺ صلى في بني عبدالأشهل وعليه كساء متلفف به – ثابت بن الصامت الأنصاري ١٠٣٢
- أن رسول الله ﷺ صلى في شملة قد عقد

عليها - عبادة بن الصامت ٣٥٥٢

- أن رسول الله ﷺ صلى وعليه مرط، بعضه عليه - ميمونة زوج النبي ﷺ ٦٥٣

- أن رسول الله ﷺ صلى يوم بُشر برأس أبي جهل، ركعتين - عبدالله بن أبي أوفى ١٣٩١

- أن رسول الله ﷺ ضرب مثل الجمعة ثم التبكير - سمرة بن جندب ١٠٩٣

- أن رسول الله ﷺ طلق حفصة ثم راجعها - عمر بن الخطاب ٢٠١٦

- أن رسول الله ﷺ عامل أهل خيبر بالشطر - ابن عمر ٢٤٦٧

- أن رسول الله ﷺ قال: إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة - أبو هريرة ١١٥١

- أن رسول الله ﷺ قال: الأذنان من الرأس - أبو أمامة الباهلي ٤٤٤

- أن رسول الله ﷺ قال، في بيض النعام يُصيبُهُ المحْرم: ثمنه - أبو هريرة ٣٠٨٦

- أن رسول الله ﷺ قال لابن مسعود ليلة الجن: معك ماء؟ - عبدالله بن عباس ٣٨٥

- أن رسول الله ﷺ قال له، ليلة الجن عندك طهور؟ - عبدالله بن مسعود ٣٨٤

- أن رسول الله ﷺ قَبَّل بعض نسائه ثم خرج إلى الصلاة ولم يتوضأ - عائشة ٥٠٢

- أن رسول الله ﷺ قدِم فطاف بالبيت سبعًا - ابن عمر ٢٩٥٩

- أن رسول الله ﷺ قرأ يوم الجمعة تبارك، وهو قائم - أبي بن كعب ١١١١

- أن رسول الله ﷺ قرن الحج والعمرة - ابن عباس ٢٩٧١

- أن رسول الله ﷺ قضى أن خراج العبد بضمانه - عائشة ٢٢٤٢

- أن رسول الله ﷺ قضى أن عقل أهل الكتابين - عبدالله بن عمرو........ ٢٦٤٤

- أن رسول الله ﷺ قضى أن: لا ضرر ولا ضرار - عبادة بن الصامت ٢٣٤٠

- أن رسول الله ﷺ قضى بالشفعة - أبو هريرة . ٢٤٩٧

- أن رسول الله ﷺ قضى بالولد للفراش - عمر ابن الخطاب ٢٠٠٥

- أن رسول الله ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - أبو هريرة ٢٣٦٨

- أن رسول الله ﷺ قضى في سيل مهزور أن يُمسك حتى يبلغ الكعبين - عبدالله بن عمرو ٢٤٨٢

- أن رسول الله ﷺ قضى في شرب النخل من السَّيل - عبادة بن الصامت ٢٤٨٣

- أن رسول الله ﷺ قضى في النخلة والنخلتين والثلاثة للرجل - عبادة بن الصَّامِت ٢٤٨٨

- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أدخل رجله في الغرز - عبدالله بن عمر ٢٩١٦

- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أراد أنْ يُضحي - أبو هريرة ٣١٢٢

- أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد الحاجة أبعد - بلال بن الحارث المزني ٣٣٦

- أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاته استغفر - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٢٨

- أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ حرك خاتمه - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ٤٤٩

- أن رسول الله ﷺ كان إذا خطب في الحرب، خطب على قوس - سعد بن عائذ المؤذن ... ١١٠٧

- أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر أقرع بين نسائه - عائشة ١٩٧٠

- أن رسول الله ﷺ كان إذا قال: سمع الله لمن حمده - أبو هريرة ٨٧٥

- أن رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه حتى يجعلهما قريبًا من أذنيه - مالك بن الحويرث ٨٥٩

- أن رسول الله ﷺ كان إذا نودي لصلاة الصبح، ركع ركعتين خفيفتين - حفصة بنت عمر ١١٤٥

- أن رسول الله ﷺ كان لا يخرج يوم الفطر

حتى يأكل - بريدة بن الحصيب ١٧٥٦
- أن رسول الله ﷺ كان يأتي العيد ماشيًا - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٩٧
- أنَّ رسول الله ﷺ كان يتنفس في الإناء ثلاثًا - أنس بن مالك ٣٤١٦
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ بالمد - جابر ابن عبدالله ٢٦٩
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ ثم يقبل ويصلي ولا يتوضأ - عائشة ٥٠٣
- أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر - ابن عباس ١٠٦٩
- أن رسول الله ﷺ كان يجنب ثم ينام كهيئته لا يمس ماء - عائشة ٥٨٣
- أن رسول الله ﷺ كان يحب التيمن في الطهور إذا تطهر - عائشة ٤٠١
- أن رسول الله ﷺ كان يدخل مكة من الثنية العُلْيا - ابن عمر ٢٩٤٠
- أن رسول الله ﷺ كان يذكر الله على كل أحيانه - عائشة ٣٠٢
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة وإذا ركع - أنس بن مالك ٨٦٦
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه عند كل تكبيرة - ابن عباس ٨٦٥
- أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجِمار إذا زالت الشمس - ابن عباس ٣٠٥٤
- أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف المقدم، ثلاثًا، وللثاني، مرة - عرباض بن سارية ٩٩٦
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم تسليمة واحدة تلقاء وجهه - عائشة ٩١٩
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن شماله - عبدالله بن مسعود ٩١٤
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن يساره - سعد بن أبي وقاص ٩١٥
- أنَّ رسول الله ﷺ كان يُضحي بكبشين أمْلحين - أنس بن مالك ٣١٢٠
- أن رسول الله ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان - عبدالله بن عمر ١٧٧٣
- أن رسول الله ﷺ كان يغتسل يوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة - الفاكه بن سعد ١٣١٦
- أن رسول الله ﷺ كان يغدو إلى المصلى في يوم العيد - ابن عمر ١٣٠٤
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة ﴿الٓمٓ تنزيل﴾ و﴿هل أتى على الإنسان﴾ - أبو هريرة ٨٢٣
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة: ﴿الٓمٓ تنزيل﴾ و﴿هل أتى على الإنسان﴾ - عبدالله بن مسعود ٨٢٤
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيدين - النعمان بن بشير ١٢٨١
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في الفجر ما بين الستين إلى المائة - أبو برزة الأسلمي ٨١٨
- أن رسول الله ﷺ كان يقنت في صلاة الصبح - أنس بن مالك ١٢٤٣
- أن رسول الله ﷺ كان يكبر في العيدين، في الأولى سبعًا قبل القراءة - سعد بن عائذ المؤذن ١٢٧٧
- أن رسول الله ﷺ كان ينزل بعرفة في وادي نَمِرة - ابن عُمَر ٣٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ كان يوتر بـ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - ابن عباس ١١٧٢
- أن رسول الله ﷺ كان يوتر فيقنت قبل الركوع - أبي بن كعب ١١٨٢
- أن رسول الله ﷺ كبر خمسًا - عمرو بن عوف المزني ١٥٠٦
- أن رسول الله ﷺ كبر في العيدين سبعًا، في الأولى - عمرو بن عوف ١٢٧٩

- أن رسول الله ﷺ كبر في الفطر والأضحى سبعًا وخمسًا – عائشة ١٢٨٠
- أن رسول الله ﷺ كوى سعد بن معاذ – جابر ابن عبدالله ٣٤٩٤
- أن رسول الله ﷺ لبس خاتم فضة – أنس بن مالك ٣٦٤٦
- أن رسول الله ﷺ لعن آكل الربا وموكله وشاهديه وكاتبه – عبدالله بن مسعود ٢٢٧٧
- أن رسول الله ﷺ لعن الخامشة وجهها – أبو أمامة الباهلي ١٥٨٥
- أن رسول الله ﷺ لعن المرأة تتشبه بالرجال– أبو هريرة ١٩٠٣
- أن رسول الله ﷺ لم يَطُف هو وأصحابه لعمرتهم وحجَّتِهِمْ – جابر بن عبدالله وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس ٢٩٧٢
- أنَّ رسول الله ﷺ مات ودرعه رهن عند يهودي – ابن عباس ٢٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ مر بسعد، وهو يتوضأ – عبدالله بن عمرو ٤٢٥
- أن رسول الله ﷺ مسح أذنيه، داخلهما بالسبابتين – ابن عباس ٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ مسح أعلى الخف وأسفله– المغيرة بن شعبة ٥٥٠

أن رسول الله ﷺ مسح رأسه مرة – علي بن أبي طالب ٤٣٦

- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين والخمار بلال بن رباح ٥٦١
- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين، وأمرنا بالمسح على الخفين – سهل بن سعد الساعدي ٥٤٧
- أن رسول الله ﷺ مضمض واستنشق من غرفة واحدة – ابن عباس ٤٠٣
- أن رسول الله ﷺ نام حتى نفخ – عبدالله بن مسعود ٤٧٥
- أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ – عائشة ٣١٣٥
- أنَّ رسول الله ﷺ نَفَّلَهُ سَلَبَ قتيل، قتلهُ يَوْم حُنين – أبو قتادة ٢٨٣٧

إن رسول الله ﷺ نهاني أن أشرب قائمًا، وأن أبول مستقبل القبلة – أبو سعيد الخدري ٣٢١

- أن رسول الله ﷺ نهى أن يتوضأ بفضل وضوء المرأة – الحكم بن عمرو ٣٧٣
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يحلّق في المسجد يوم الجمعة قبل الصلاة – عبدالله بن عمرو .. ١١٣٣
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر بالقرآن – ابن عمر ٢٨٧٩
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُشرب من فم السِّقاء – ابن عباس ٣٤٢١
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُصلي الرجل وهو حاقن – أبو أمامة الباهلي ٦١٧
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُضحى بأعضب القرن والأذن – علي بن أبي طالب ٣١٤٥
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يقام عن الطعام حتى يُرْفع – عائشة ٣٢٩٤
- أنَّ رسول الله ﷺ نهى أن يُنبذ التمر والزبيب جميعًا – جابر بن عبدالله ٣٣٩٥
- أن رسول الله ﷺ نهى عن إنشاد الضالة في المسجد – عبدالله بن عمرو ٧٦٦
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمرة حتى تزهو – أنس بن مالك ٢٢١٧
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة – سمرة بن جندب ٢٢٧٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع السنين – جابر ابن عبدالله ٢٢١٨
- أن رسول الله ﷺ نهى عن التبتل – سمرة بن جندب ١٨٤٩
- أن رسول الله ﷺ نهى عن جلد الحد في المساجد – عبدالله بن عمرو ٢٦٠٠

- أن رسول الله ﷺ نهى عن الشرب قائمًا - أنس بن مالك ٣٤٢٤
- أن رسول الله ﷺ نهى عن صلاتين - أبو هريرة ١٢٤٨
- أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع - ابن عمر ٢٤٥٣
- أن رسول الله ﷺ نهى عن لبستين - أبو هريرة ٣٥٦٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء يوم خيبر - علي بن أبي طالب ١٩٦١
- أن رسول الله ﷺ نهى عن المحاقلة والمزابنة - جابر بن عبدالله ٢٢٦٦
- أنَّ رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة والمنابذة - أبو سعيد الخدري ٢١٧٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن النوح - حريز، مولى معاوية ١٥٨٠
- أن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان أفردوا الحج - جابر بن عبدالله ٢٩٦٧
- أن رسول الله ﷺ وقف يوم النحر، بين الجمرات - ابن عمر ٣٠٥٨
- أن رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى سبحة الضحى ثماني ركعات - أم هانىء بنت أبي طالب ١٣٢٣
- إن الرُّقى والتمائم والتولة شِرْكٌ - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٠
- إن الروح إذا قبض تبعه البصر - أم سلمة ١٤٥٤
- أن زينب كان اسمها برَّة - أبو هريرة ٣٧٣٢
- إنْ سرك أنْ تطوق بها طوْقًا - عبادة بن الصامت ٢١٥٧
- إن السقط ليراغم ربه إذا أدخل أبويه النار - علي بن أبي طالب ١٦٠٨
- أن سودة بنت زمعة كانت امرأة ثبطة فاستأذنت رسول الله ﷺ - عائشة ٣٠٢٧
- إن سورة في القُرْآن ثلاثون آية - أبو هريرة ... ٣٧٨٦
- إن شئت أخرت لك وهو خير وإن شئت دعوت - عثمان بن حنيف ١٣٨٥
- إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن عمر ٢٣٩٦
- إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر - حمزة الأسلمي ١٦٦٢
- أن شاعرًا مدح بلال بن عبدالله - سالم بن عبدالله بن عمر ١٥٢
- إن شدَّة الحُمَّى من فيح جهنَّم - ابن عمر ٣٤٧٢
- إن شفاعتي يوم القيامة لأهل الكبائر من أمتي - جابر بن عبدالله ٤٣١٠
- إن الشمس تطلع بين قرني الشيطان - أبو عبدالله الصنابحي ١٢٥٣
- إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد من الناس - عقبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصاري ... ١٢٦١
- إنَّ شُهداء أمتي إذًا لقليل - جابر بن عتيك ٢٨٠٣
- إن الشيطان يأتي أحدكم في صلاته - أبو هريرة ١٢١٦
- إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم - صفية بنت حيي، زوج النبي ﷺ ١٧٧٩
- إن الشيطان يدخل بين ابن آدم وبين نفسه - أبو هريرة ١٢١٧
- إن صاحبي الصُّور بأيديهما أو في أيديهما قرنان - أبو سعيد الخدري ٤٢٧٣
- إن طعام الواحد يكفي الاثنين - عمر بن الخطاب ٣٢٥٥
- أن العباس سأل النبي ﷺ في تعجيل صدقته - علي بن أبي طالب ١٧٩٥
- إن العبد إذا توضأ فغسل يديه، خرجت خطاياه من يديه - عمرو بن عبسة ٢٨٣
- إن العبد إذا صلى في العلانية فأحسن - أبو هريرة ٤٢٠٠
- إن عبدًا قتل تسعة وتسعين نفسًا - أبو سعيد الخدري ٢٦٢٢
- أن عبدا من عباد الله قال: يارب لك الحمد كما ينبغي لجلال - عبدالله بن عمر ٣٨٠١

- أن عبدالله بن زيد الأنصاري قال في ذلك: إن صاحبكم قد رأى رؤيا، فاخرج مع بلال- عبدالله بن زيد ٧٠٦
- أنَّ عبدالله بن سهل، ومُحيِّصة خرجا إلى خيبر- سهل بن أبي حثمة عن رجال من قومه ٢٦٧٧
- أن عبدالله بن عباس والمِسْوَرَ بن مخرمة اختلفا بالأبواء - عبد الله بن حنين ٢٩٣٤
- أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل وعنده فاطمة بنت النبي ﷺ - المسور بن مخرمة ١٩٩٩
- أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيبًا، أو خطب يوم الجمعة - معدان بن أبي طلحة اليعمري ١٠١٤
- أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيبًا - معدان بن أبي طلحة ٣٣٦٣
- أن عمر قال لصهيب: مالك تكتني بأبي يحيى - حمزة بن صهيب ٣٧٣٨
- أن عمر كان يقول: الدية للعاقلة - سعيد بن المسيب ٢٦٤٢
- أن عمران بن الحصين استعمل على الصدقة - عطاء مولى عمران ١٨١١
- أن عمران بن الحصين سئل عن رجل يطلق امرأته - مطرف بن عبدالله بن الشخير ٢٠٢٥
- إن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم - أبو سعيد الخدري ٤١٢٣
- إن في الجمعة ساعة، لا يوافقها رجل مسلم، قائم يصلي - أبو هريرة ١١٣٧
- إن في الجنة بابًا يقال له الريان - سهل بن سعد ١٦٤٠
- إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة - أبو هريرة ٤٣٣٥
- إن في الحبة السوداء شفاء من كل داء - أبو هريرة ٣٤٤٧
- إن فيك خصلتين يحبهما الله - ابن عباس ٤١٨٨
- إن القبر أول منازل الآخرة، فإن نجا منه - هانىء مولى عثمان ٤٢٦٧
- أن قريشًا أتوا امرأة كاهنة - ابن عباس ٢٣٥٠
- أن قومًا أغاروا على لقاح رسول الله ﷺ - عائشة ٢٥٧٩
- أن قومًا من اليهود قبَّلوا يد النبي ﷺ ورجْليه - صفوان بن عسَّال ٣٧٠٥
- إن قومكم غدًا سيرونكم - ابن عباس ٢٩٥٣
- إن الكافر ليعظم حتى إن ضِرسه لأعظم من أُحُدٍ - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٢
- إن كان عندك ماء بات في شن - جابر بن عبدالله ٣٤٣٢
- إن كان، ففي الفرس والمرأة والمسكن - سهل بن سعد ١٩٩٤
- إن كان في شيء مما تداوون به خَيرٌ فالحِجامَةُ - أبو هريرة ٣٤٧٦
- إن كان ليكون علي الصيام من شهر رمضان - عائشة ١٦٦٩
- إن كان المؤذن ليؤذن على عهد رسول الله ﷺ فيرى أنها الإقامة - أنس بن مالك ١١٦٣
- إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد ابن ثابت ٢٤٦١
- إن كانت إحدانا لتحيض ثم تقرص الدم من ثوبها عند طهرها - عائشة ٦٣٠
- إن كانت الأَمَةُ من أهل المدينة لَتأخذ - أنس ابن مالك ٤١٧٧
- إن كدتم أن تفعلوا فعل فارس والروم - جابر ابن عبدالله ١٢٤٠
- إن كُنَّا آل محمد ﷺ لنمكث شهرًا ما نوقد فيه بنار - عائشة ٤١٤٤
- إن كنا لنأوي لرسول الله ﷺ مما يجافي بيديه عن جنبيه إذا سجد - أحمر بن جزء ٨٨٦
- إن كنت فاعلًا، فمرة واحدة - معيقيب بن أبي فاطمة الدوسي ١٠٢٦

- إن كنت لأدخل البيت للحاجة، والمريض فيه – عائشة ١٧٧٦
- إن لكل دين خُلُقًا، وإن خُلُق الإسلام الحياء – ابن عباس ٤١٨٢
- إن لكل دين خُلقًا وخُلق الإسلام الحياء – أنس بن مالك ٤١٨١
- إن للثيب ثلاثًا، وللبكر سبعًا – أنس بن مالك ١٩١٦
- إن للزوج من المرأة لشعبة، ما هي لشيء – حمنة بنت جحش ١٥٩٠
- إن للصائم عند فطره لدعوة ما ترد – عبدالله ابن عمرو بن العاص ١٧٥٣
- إن لله أهلين من الناس – أنس بن مالك ٢١٥
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا، مائة إلا واحدًا، إنَّهُ وِترٌ – أبو هريرة ٣٨٦١
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا مائة إلا واحدًا من أحصاها – أبو هريرة ٣٨٦٠
- إن لله عند كل فطر عتقاء – جابر بن عبدالله ... ١٦٤٣
- إن لله مائة رحمة قسم منها رحمة بين جميع الخلائق – أبو هريرة ٤٢٩٣
- إن للوضوء شيطانًا يقال له ولهان – أبي بن كعب ٤٢١
- إن لم تجدوا إلا مرابض الغنم وأعطان الإبل، فصلوا في مرابض الغنم – أبو هريرة ٧٦٨
- إن له دسمًا – أنس بن مالك ٥٠١
- إن له مرضعًا في الجنة، ولو عاش لكان صديقًا نبيًا – ابن عباس ١٥١١
- إن لها أوابد أحسبه قال كأوابد الوحش – رافع بن خديج ٣١٨٣
- إن لي حوضا، مابين الكعبة وبيت المقدس – أبو سعيد الخدري ٤٣٠١
- إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتةٌ سوداء في قلبه – أبو هريرة ٤٢٤٤
- إن الماء لا ينجسه شيء – أبو أمامة الباهلي . ٥٢١
- إن مثل ألذي يعود في عطيته، كمثل الكَلْب – أبو هريرة ٢٣٨٤
- إنَّ مجوس هذه الأمة المكذِّبون بأقدار الله – جابر بن عبدالله ٩٢
- إن المسجد لا يحل لجنب ولا حائض – أم سلمة ٦٤٥
- إن المسلم لا ينجس – حذيفة بن اليمان ٥٣٥
إن المشركين كانوا يقولون: أشرق ثبيرُ كيما نُغيرُ – عمرو بن ميمون ٣٠٢٢
- إن مع الغُلام عقيقة، فأهريقوا عنه دمًا – سلمان بن عامر ٣١٦٤
- أن معاذ بن جبل صلى بأصحابه العشاء، فطول – جابر بن عبدالله ٨٣٦
- إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه كلب ولا صورة – علي بن أبي طالب ٣٦٥٠
- إنَّ مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى – عقبة بن عمرو أبو مسعود ٤١٨٣
- إن مما تذكرون من جلال الله، التسبيح – النعمان بن بشير ٣٨٠٩
- إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته، علمًا علمه ونشره – أبو هريرة ٢٤٢
- إن من أحسن الناس صوتًا بالقرآن ألذي إذا سمعتموه يقرأ – جابر بن عبدالله ١٣٣٩
- إنَّ من أشراط الساعة أن تُقاتلوا قومًا عراض الوجوه – عمرو بن تغلب ٤٠٩٨
- إنَّ من أشراط الساعة أن يُرْفَعَ الْعِلْمُ – أنس ابن مالك ٤٠٤٥
- إنَّ مِنْ أَعَفِّ الناس قِتْلة أهل الإيمان – عبدالله بن مسعود ٢٦٨١
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم – أوس بن أوس ١٦٣٦
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه النفخة، وفيه الصعقة – شداد بن أوس ١٠٨٥

- إن من أمتي من يدخل الجنة بشفاعته أكثر من مضر – عبدالله بن قيس ٤٣٢٣
- إن من الجفاء أن يكثر الرجل مسح جبهته، قبل الفراغ من صلاته – أبو هريرة ٩٦٤
- إن من الحنطة خمرا – النعمان بن بشير ٣٣٧٩
- إنَّ من السرف أنْ تأكُل كُلَّ ما اشتهيت – أنس ابن مالك........ ٣٣٥٢
- إن من السُّنَّة أن يخرج الرجل مع ضيفه – أبو هريرة ٣٣٥٨
- إن من السنة أن يمشي إلى العيد – علي بن أبي طالب ١٢٩٦
- إنَّ من الشِّعر حِكَمًا – ابن عبَّاس ٣٧٥٦
- إنَّ من الشِّعر حِكمة – أُبي بن كعب ٣٧٥٥
- إنَّ من قبل مغرب الشمس بابًا مفتوحًا – صفوان بن عسَّال ٤٠٧٠
- إنَّ من قلب ابن آدم بكل واد شُعبة – عمرو بن العاص ٤١٦٦

إنَّ من الناس مفاتيح للخير، مغاليق للشر – أنس بن مالك ٢٣٧

- إنَّ من ورائكم أيَّامًا يَنْزِل [فيها] الجهْلُ – أبو موسى الأشعري ٤٠٥١
- أنَّ منادي النبي ﷺ نادى – أنس بن مالك ... ٣١٩٦
- إنَّ موسى ﷺ أجر نفسه ثماني سنين أو عشرًا – عتبة بن النُّدَّر ٢٤٤٤
- إن الميت يصير إلى القبر، فيجلس الرجل الصالح في قبره – أبو هريرة ٤٢٦٨
- إن ناركم هذه جزء من سبعين جزءًا من نار جهنم – أنس بن مالك ٤٣١٨
- إن الناس أبوا إلا الغسل، ولا أجد في كتاب الله إلا المسح – ابن عباس ٤٥٨
- إن النَّاس إذا رأوا المنكر فلا يُغيرُونَهُ – قيس ابن أبي حازم ٤٠٠٥
- إن الناس قد صلوا وناموا وأنتم لم تزالوا في صلاة – أبو سعيد الخدري ٦٩٣
- إن الناس قد صلوا وناموا، وإنكم لن تزالوا في صلاة ما انتظرتم الصلاة – أنس بن مالك ٦٩٢
- إن الناس لكم تبعٌ – أبو سعيد الخدري ٢٤٩
- إن الناس يجلسون من الله يوم القيامة على قدر رواحهم إلى الجمعات – عبدالله بن مسعود ١٠٩٤
- أن ناقة للبراء، كانت ضارية – حرام بن محيصة ٢٣٣٢
- أن النبي ﷺ أتاه رجُلٌ فقال: إنَّ عليَّ بدنة – ابن عباس ٣١٣٦
- أن النبي ﷺ أجاز شهادة الرجل ويمين الطالب – سرق بن أسد الجهني ٢٣٧١
- أن النبي ﷺ احتجم في الأخدعين وعلى الكاهل – أنس بن مالك ٣٤٨٣
- أن النبي ﷺ احتجم وأعطاه أجره – ابن عباس ٢١٦٢
- أن النبي ﷺ احتجم وأعطى الحجَّام أجره – أنس بن مالك ٢١٦٤
- أن النبي ﷺ احتجم وهو محرِمٌ – جابر بن عبدالله ٣٠٨٢
- أن النبي ﷺ أخَّر طواف الزيارة إلى الليل – عائشة وابن عباس ٣٠٥٩
- أن النبي ﷺ استسقى حتى رأيت بياض إبطيه – أبو هريرة ١٢٧١
- أن النبي ﷺ استشار الناس لما يهمهم إلى الصلاة فذكروا البوق – عبدالله بن عمر ٧٠٧
- أن النبي ﷺ أسْهم يوم خَيبر، للفارس ثلاثة أسْهُم – ابن عمر ٢٨٥٤
- أن النبي ﷺ اشترى صفية بسبعة أرْؤس – أنس بن مالك ٢٢٧٢
- أنَّ النبي ﷺ اشترى من يهودي طعامًا إلى أجل – عائشة ٢٤٣٦
- أن النبي ﷺ اشترى هدْيَهُ من قُدَيد – ابن عمر ٣١٠٢
- أن النبي ﷺ أشعر الهدْي في السَّنام الأيمن –

ابن عباس ... ٣٠٩٧
- أن النبي ﷺ اطّلى وولي عانته بيده - أمّ سلمة ... ٣٧٥٢
- أن النبي ﷺ أعطاه حمار وحْش - طلحة بن عبيد الله ... ٣٠٩٢
- أن النبي ﷺ أعطاه دينارًا يشتري له شاةً - عروة البارقي ... ٢٤٠٢
- أن النبي ﷺ اغتسل من جنابة، فرأى لمعة لم يصبها الماء - ابن عباس ... ٦٦٣
- أن النبي ﷺ اغتسل وميمونة من إناء واحد، في قصعة، فيها أثر العجين - أم هانىء ... ٣٧٨
- أن نبي الله ﷺ دخل الغيضة فقضى حاجته - جرير بن عبدالله ... ٣٥٩
- أن نبي الله ﷺ كان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا عند الاستسقاء - أنس بن مالك ... ١١٨٠
- أن النبي ﷺ أمر بقتل الأسودين في الصلاة: العقرب والحية - أبو هريرة ... ١٢٤٥
- أن النبي ﷺ أمر سبيعة أن تنكح إذا تعلّت من نفاسها - المسور بن مخرمة ... ٢٠٢٩
- أن النبي ﷺ أمره أن يُرْدِفَ عائشة فيُعْمِرها من التّنْعيم - عبدالرحمن بن أبي بكر ... ٢٩٩٩
- أن النبي ﷺ أمرها أن تسترقي من العين - عائشة ... ٣٥١٢
- أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاغ - أم شَريك ٣٢٢٨
- أن النبي ﷺ أهدى في بُدنه جملًا لأبي جهل، بُرَتُهُ من فِضّة - ابن عباس ... ٣١٠٠
- أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر - أنس بن مالك ... ١٩٠٩
- أن النبي ﷺ بشر بحاجة، فخرّ ساجدًا - أنس بن مالك ... ١٣٩٢
- أن النبي ﷺ تزوج أم سلمة في شوال - الحارث بن هشام ... ١٩٩١
- أن النبي ﷺ تزوج عائشة على متاع بيت - أبو سعيد الخدري ... ١٨٩٠
- أن النبي ﷺ توضأ بفضل غسلها من الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ ... ٣٧٢
- أن النبي ﷺ توضأ ثلاثًا ثلاثًا - عائشة وأبو هريرة ... ٤١٥
- أن النبي ﷺ توضأ فمسح ظاهر أذنيه وباطنهما - الربيع بنت معوذ ... ٤٤٠
- أن النبي ﷺ توضأ في تور - أبو هريرة ... ٤٧٣
- أن النبي ﷺ توضأ مرة مرة - جابر بن عبدالله ٤١٠
أن النبي ﷺ توفي ودرعه مرهونة عند يهودي - أسماء بنت يزيد ... ٢٤٣٨
- أن النبي ﷺ جعل العمرى للوارث - زيد بن ثابت ... ٢٣٨١
- أن النبي ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غزوة تبوك في السفر - معاذ بن جبل ... ١٠٧٠
- أن النبي ﷺ حك بزاقًا في قبلة المسجد - عائشة ... ٧٦٤
- أن النبي ﷺ حين افتتح خيبر، اشترط عليهم أن له الأرض - ابن عباس ... ١٨٢٠
- أن النبي ﷺ دخل عليها فاختبأت مولاة لها - عائشة ... ٦٥٤
- أن النبي ﷺ دخل مكّة نهارًا - عبدالله بن عمر ... ٢٩٤١
أن النبي ﷺ دخل مكة، وعليه عمامة سوداء - جابر بن عبدالله ... ٣٥٨٥
- أن النبي ﷺ دخل مكة يوم الفتح، وعلى رأسه المغفَرُ - أنس بن مالك ... ٢٨٠٥
- أن النبي ﷺ دخل مكة، يوم الفتح، ولواؤه أبيض - جابر بن عبدالله ... ٢٨١٧
- أن النبي ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء - ابن عمر ... ٣٥٨٦
- أن النبي ﷺ رأى امرأة مقتولة - ابن عمر ... ٢٨٤١
- أن النبي ﷺ رأى نخامة في قبلة المسجد - أنس بن مالك ... ٧٦٢

- أن النبي ﷺ رجم يهوديًا ويهودية - جابر بن سمرة ٢٥٥٧
- أن النبي ﷺ رجم يهوديين - ابن عمر ٢٥٥٦
- أن النبي ﷺ رخَّص في الرُّقية من الحمة - أنس بن مالك ٣٥١٦
- أن النبي ﷺ رخَّص للرعاء أن يرموا يوما ويدعوا يومًا - عاصم بن عدي ٣٠٣٦
- أن النبي ﷺ رمل من الحِجْر إلى الحِجْر ثلاثًا - جابر بن عبدالله ٢٩٥١
- أن النبي ﷺ رمى الجمرة على راحلته - ابن عباس ٣٠٣٤
- أن النبي ﷺ سُئِل عمَّن ذبح قبل أن يحلق - عبدالله بن عمرو ٣٠٥١
- أن النبي ﷺ سئل عن ماء البحر - جابر بن عبدالله ٣٨٨
- أن النبي ﷺ سجد في ﴿إذا السماء انشقت﴾ - أبو هريرة ١٠٥٩
- أن النبي ﷺ سقط من فرسه على جذع فانفكت قدمُهُ - جابر بن عبدالله ٣٤٨٥
- أنَّ النبي ﷺ شرب، فتنفس فيه مرتين - ابن عباس ٣٤١٧
- أن النبي ﷺ صلى بأصحابه صلاة الخوف، فركع بهم جميعًا - جابر بن عبدالله ١٢٦٠
- أن النبي ﷺ صلى صلاة، أظن أنها العصر - عبدالله ابن بحينة ١٢٠٦
- أن النبي ﷺ صلى على عثمان بن مظعون وكبر عليه أربعًا - عثمان بن عفان ١٥٠٢
- أن النبي ﷺ صلى على قبر بعدما قبر - أنس ابن مالك ١٥٣١
- أن النبي ﷺ صلى على ميت بعدما دفن - بريدة بن الحصيب ١٥٣٢
- أن النبي ﷺ صلى على النجاشي، فكبر أربعًا - ابن عمر ١٥٣٨
- أن النبي ﷺ صلى فكان إذا مر بآية رحمة سأل وإذا مر بآية عذاب استجار - حذيفة بن اليمان ١٣٥١
- أن النبي ﷺ صلى يوم العيد بغير أذان ولا إقامة - ابن عباس ١٢٧٤
- أن النبي ﷺ طاف على نسائه في ليلة - أبو رافع مولى النبي ﷺ ٥٩٠
- أن النبي ﷺ طاف في حجة الوداع على بعير - ابن عباس ٢٩٤٨
- أن النبي ﷺ طاف مضطجعًا - يعلى بن أمية ٢٩٥٤
- أن النبي ﷺ قال في ذيول النساء شبرًا - عائشة ٣٥٨٣
- أن النبي ﷺ قال للحسن: أللهم إني أحبه - أبو هريرة ١٤٢
- أن النبي ﷺ قام في ثنتين من الظهر نسي الجلوس - عبدالله ابن بحينة ١٢٠٧
- أن النبي ﷺ قام من الليل فدخل الخلاء فقضى حاجته - ابن عباس ٥٠٨
- أن النبي ﷺ قتل عقربًا وهو في الصلاة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٤٧
- أن النبي ﷺ قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب - ابن عباس ١٤٩٥
- أن النبي ﷺ قرأ في الركعتين قبل الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - أبو هريرة ١١٤٨
- أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - جابر ابن عبدالله ٢٣٦٩
- أن النبي ﷺ قضى حاجته، ثم استنجى من تور - أبو هريرة ٣٥٨
- أن النبي ﷺ قضى لحمل بن مالك الهذلي اللحياني بميراثه - عبادة بن الصامت ٢٦٤٣
- أن النبي ﷺ قلّد وأشعر وأرسل بها - عائشة ٣٠٩٨
- أن النبي ﷺ كان إذا أتاه أمرٌ يسره أو يسر به - أبو بكرة الثقفي ١٣٩٤
- أن النبي ﷺ كان إذا أخذ مضجعه - عائشة ٣٨٧٥

- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب – عائشة ٥٩٣
- أن النبي ﷺ كان، إذا اشتكى يقرأ على نفسه عائشة ٣٥٢٩
- أن النبي ﷺ كان إذا أضاء له الفجر صلى ركعتين – ابن عمر ١١٤٣
- أن النبي ﷺ كان إذا اطّلى، بدأ بعورته – أُمُّ سلمة ٣٧٥١
- أن النبي ﷺ كان إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه – ابن عمر ٩١٣
- أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيد رجع في غير الطريق ألذي أخذ فيه – أبو هريرة ١٣٠١
- أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيدين سلك على دار سعيد بن أبي العاص – سعد بن عائذ المؤذن ١٢٩٨
- أن النبي ﷺ كان إذا دخل الخلاء وضع خاتمه – أنس بن مالك ٣٠٣
- أن النبي ﷺ كان إذا ذهب إلى الغائط أبعد – يعلى بن مرة ٣٣٣
- أن النبي ﷺ كان إذا سافر أقرع بين نسائه – عائشه ٢٣٤٧
- أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى يديه، فلو أن بهمةً أرادت – ميمونة ٨٨٠
- أن النبي ﷺ كان إذا سجد قال: أللهم لك سجدت، وبك آمنت – علي بن أبي طالب .. ١٠٥٤
- أن النبي ﷺ كان إذا صعد المنبر سلّم – جابر ابن عبد الله ١١٠٩
- أن النبي ﷺ كان في بُدْنِهِ جَملٌ – سلمة بن الأكوع ٣١٠١
- أن النبي ﷺ كان يأتي العيد ماشيًا، ويرجع في غير الطريق ألذي ابتدأ فيه – أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٣٠٠
- أن النبي ﷺ كان يأخذ من كل عشرين دينارًا – ابن عمر وعائشة ١٧٩١
- أن النبي ﷺ كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم – عتاب بن أسيد ١٨١٩
- أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه – عبدالله بن جعفر ٣٦٤٧
- أن النبي ﷺ كان يتعوذ من الجبن والبُخل – عمر بن الخطاب ٣٨٤٤
- أن النبي ﷺ كان يتوضأ لكل صلاة – بريدة بن الحصيب الأسلمي ٥١٠
- أن النبي ﷺ كان يجعل فصَّهُ مما يلي كفه – ابن عمر ٣٦٤٥
- أن النبي ﷺ كان يخرج إلى العيد ماشيًا، ويرجع ماشيًا – سعد بن عائذ المؤذن ١٢٩٤
- أن النبي ﷺ كان يخرج بناته ونساءه في العيدين – ابن عباس ١٣٠٩
- أن النبي ﷺ كان يخطب خطبتين، يجلس بينهما جلسة – ابن عمر ١١٠٣
- أن النبي ﷺ كان يَدَّهِنُ رأْسَهُ بالزيت وهو مُحرمٌ غير المقَتَّتِ – ابن عمر ٣٠٨٣
- أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين – عبدالله بن عمر ١١٣١
- أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس – أم سلمة ١١٩٥
- أن النبي ﷺ كان يصلي الظهر إذا دحضت الشمس – جابر بن سمرة ٦٧٣
- أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل تسع ركعات – عائشة ١٣٦٠
- أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل، وأنا معترضة بينه وبين القبلة – عائشة ٩٥٦
- أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه في غسل واحد – أنس بن مالك ٥٨٨
- أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان فسافر عامًا – أبي بن كعب ١٧٧٠
- أن النبي ﷺ كان يغسل مقعدته ثلاثًا – عائشة ٣٥٦

- أن النبي ﷺ كان يفتتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقبّل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ - أبو عنبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيدين - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدتين: رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرُّقْية - عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحلته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعًا - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعًا وخمسًا - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كفن في ثلاثة أثواب بيض يمانية - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لبى حتى رمى جمرة العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المتشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أنّ النبي ﷺ لَم يُحرِّم الضَّبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يرْمُل في السَّبع ألذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة، فإذا هو بجوارٍ يضربن بدفهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مُرَّ عليه ببدنةٍ - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقضاهما بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نَفَّل الثلث بعد الخُمُسِ - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نفّل، في البَدْأةِ، الرُّبُعَ وفي الرَّجْعَةِ، الثُلُث - عُبادة بن الصَّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُقْعَدَ بين الظِّلِّ والشَّمْسِ - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يُلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقران يعني في التَّمْر - سعد مولى أبي بكر ٣٣٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذي ناب من السباع - أبو ثعلبة الخشني ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع حبل الحبلة - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع العُربان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغيّ - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣

- أن النبي ﷺ نهى عن لبستين – أبو سعيد الخدري ٣٥٥٩
- أنَّ النبي ﷺ نهى عن النجش – ابن عمر ٢١٧٣
- إن نبيًّا من الأنبياء قرصتهُ نَمْلة – أبو هريرة ... ٣٢٢٥
- أن النجاشي أهدى لرسول الله ﷺ خفين ساذجين – بريدة بن الحصيب ٣٦٢٠
- أن النجاشي أهدى للنبي ﷺ خفين أسودين ساذجين – بريدة بن الحصيب الأسلمي ٥٤٩
- إن النجاشي قد مات – أبو هريرة ١٥٣٤
- إن النذر لا يأتي ابن آدم بشيء – أبو هريرة ... ٢١٢٣
- إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف – عقبة بن عامر ٣٦٧٦
- إن نزول الأبطح ليس بسُنة – عائشة ٣٠٦٧
- إنَّ النُّهبة لا تحل – ثعلبة بن الحكم ٣٩٣٨
- إن هذا حمد الله، وإن هذا لم يحمد الله – أنس بن مالك ٣٧١٣
- إنَّ هذا الخير خزائن – سهل بن سعد الساعدي ٢٣٨
- إن هذا الشهر قد حضركم – أنس بن مالك .. ١٦٤٤
- إن هذا القرآن نزل بحزن، فإذا قرأتموه فابكوا – سعد بن أبي وقاص ١٣٣٧
- إن هذا المسجد لا يبال فيه، وإنما بني لذكر الله وللصلاة – أبو هريرة ٥٢٩
- إن هذا يوم عيد، جعله الله للمسلمين – ابن عباس ١٠٩٨
- إن هذه الإبل لأهل بيت من المسلمين – أبو هريرة ٢٣٠٣
- إن هذه الأمة مرحومة عذابها بأيديها – أنس ابن مالك ٤٢٩٢
- إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء – عائشة ٣٤٤٩
- إن هذه الحشوش محتضرة – زيد بن أرقم ... ٢٩٦
- إن هذه ليست بالحيضة، وإنما هو عرق – عائشة ٦٢٦
- إن هذين حرامٌ على ذكور أمتي – علي بن أبي طالب ٣٥٩٥
- إن هذين محرم على ذكور أمتي – عبدالله بن عمرو ٣٥٩٧
- إن وجدت زوجًا صالحًا فتزوجي – أبو السنابل بن بعكك ٢٠٢٨
- إن الولد مبخلةٌ مجبنةٌ – يعلى العامريُّ ٣٦٦٦
- إن يأجوج ومأجوج يحفرون كل يوم – أبو هريرة ٤٠٨٠
- إن يسير الرِّياء شِرْكٌ – عمر بن الخطاب ٣٩٨٩
- أن يطعمها إذا طعم، وأن يكسوها إذا اكتسى – معاوية بن حيدة القشيري ١٨٥٠
- أن يكون الإمام يصلي بطائفة معه، فيسجدون سجدة واحدة – ابن عمر ١٢٥٨
- إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم – أبو هريرة ٣٦٢١
- أن يهوديًا رضَّ رأس امرأة بين حجرين فقتلها – أنس بن مالك ٢٦٦٥
- أن يهوديًا قتل جارية على أوضاح لها – أنس ابن مالك ٢٦٦٦
- إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم – أبو هريرة ١٧٤٠
- إن يوم الجمعة سيد الأيام، وأعظمها عند الله – أبو لبابة بن عبدالمنذر ١٠٨٤
- أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول الله ﷺ قام فكبر ورفع يديه – أبو حميد الساعدي ٨٦٣
- أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ. كان – ابو حميد الساعدي ٨٦٢
- أنا، أنا – جابر بن عبدالله ٣٧٠٩
- إنا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدُّنيا – عبدالله بن مسعود ٤٠٨٢
- أنا بريء ممن حلق وسلق وخرق – أبو موسى الأشعري ١٥٨٦

- أنا سلم لمن سالمتم، وحرب لمن حاربتم - زيد بن أرقم ١٤٥
- أنا سيد ولد آدم ولا فخر - أبو سعيد الخدري ٤٣٠٨
- أنا عبدالله، وأخو رسوله - علي بن أبي طالب ١٢٠
- إنا قد اصطنعنا خاتمًا ونقشنا فيه نقشًا - أنس ابن مالك ٣٦٤٠
- إنا كذلك، يُضعَّفُ لنا البلاءُ ويضعف لنا الأجر - أبو سعيد الخدري ٤٠٢٤
- إنا كنا نحفظ الحديث - ابن طاوس عن أبيه . ٢٧
- إنَّا لا نستعين بِمُشْرِك - عائشة ٢٨٣٢
- أنا وارث من لا وارث له - المقدام بن معديكرب ٢٦٣٤
- الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل يُبتلى العبد - سعد ابن أبي وقاص ٤٠٢٣
- أنت ومالك لأبيك - جابر بن عبدالله ٢٢٩١
- انتهينا إلى غدير، فإذا فيه جيفة حمار - جابر ابن عبدالله ٥٢٠
- انْحره واغمس نعله في دمه - ناجية الخزاعي ٣١٠٦
- انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهنًا - عمران بن الحصين ٣٥٣١
- أنشدتكما بالله ألذي أنزل التوراة على موسى - جابر بن عبدالله ٢٣٢٨
- أنشدك بالذي أنزل التوراة على موسى - البراء بن عازب ٢٣٢٧
- الأنصار شعارٌ والناس دثار - سهل بن سعد الأنصاري ١٦٤
- انطلقا بنا إلى الواقفي - أبو هريرة ٣١٨١
- انطلقت مع عمتي وخالتي فدخلنا على عائشة - جميع بن عمير التيمي ٥٧٤
- انْطَلِقْنَ فقدْ بايَعْتُكُنَّ - عائشة ٢٨٧٥
- انظروا إلى من هو أسفل منكم - أبو هريرة .. ٤١٤٢
- انظروا إلى هذا المُحْرِمِ ما يَصْنَعُ - أسماء بنت أبي بكر ٢٩٣٣
- انظروا من تدخلن عليكن، فإن الرضاعة من المجاعة - عائشة ١٩٤٥
- انظروها، فإن جاءت به أسحم، أدعج العينين - سهل بن سعد الساعدي ٢٠٦٦
- أنفسها عند أهلها، وأغلاها ثمنًا - أبو ذر الغفاري ٢٥٢٣
- انقضي شعرك واغتسلي - عائشة ٦٤١
- إنك تأتي قومًا أهل كتاب، فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله - ابن عباس ١٧٨٣
- إنَّك لعلك تُدْرِكُ أموالًا تُقْسَمُ بين أقوام - سمرة بن سهم ٤١٠٣
- انكحوا، فإني مكاثر بكم - أبو هريرة ١٨٦٣
- انكسرت إحدى زندي، فسألت النبي ﷺ فأمرني أن أمسح على الجبائر - علي بن أبي طالب ٦٥٧
- إنكم تختصمون إليَّ وإنَّما أنا بشرٌ - أم سلمة ٢٣١٧
- إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر - جرير بن عبدالله ١٧٧
- إنكم وفيتم سبعين أُمَّة، أنتم خيرها - معاوية ابن حيدة القشيري ٤٢٨٨
- إنَّما أرى بني هاشم وبني المُطَّلب شيئًا واحدًا - جُبير بن مُطعم ٢٨٨١
- إنما الأعمال بالنيات ولكل امرىء مانوى - عمر بن الخطاب ٤٢٢٧
- إنما الأعمال كالوعاء إذا طاب أسفله - معاوية بن أبي سفيان ٤١٩٩
- إنما أمرت بالمسح - جابر بن عبدالله ٥٥١
- إنما أنا بشر، أنسى كما تنسون - عبدالله بن مسعود ١٢٠٣
- إنما أنا بشر ولعل بعضكم أن يكون ألحن - أبو هريرة ٢٣١٨
- إنما أنا لكم مثل الوالد لولده أعلمكم - أبو هريرة ٣١٣

- إنما البيع عن تراض - أبو سعيد الخدري ... ٢١٨٥
- إنما جعل الإمام ليؤتم به - أبو هريرة ٨٤٦
- إنما جعل الإمام ليؤتم به - أنس بن مالك ... ١٢٣٨
- إنما جعل الإمام ليؤتم به - عائشة ١٢٣٧
- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا - أبو هريرة ١٢٣٩
- إنما جعل رسول الله ﷺ الشفعة في كل مالم يقسم - جابر بن عبدالله ٢٤٩٩
- إنما الحلف حنث أو ندم - ابن عمر ٢١٠٣
- إنما الدنيا متاع، وليس من متاع الدنيا شيء - عبدالله بن عمرو ١٨٥٥
- إنما ذلك عِرق، فانظري إذا أتى قرؤك فلا تصلي - فاطمة بنت أبي حبيش ٦٢٠
- إنما الربا في النسيئة - ابن عباس ٢٢٥٧
- إنما سن رسول الله ﷺ الزكاة في هذه الخمسة - عبدالله بن عمرو بن العاص ١٨١٥
- إنما الصبر عند الصدمة الأولى - أنس بن مالك ١٥٩٦
- إنما كانت رخصة في أول الإسلام ثم أمرنا بالغسل، بعد - أبي بن كعب ٦٠٩
- إنما نسمة المؤمن طائر يعلق في شجر الجنة - كعب الأنصاري ٤٢٧١
- إنما نهى رسول الله ﷺ من لحوم الأضاحي - عائشة ٣١٥٩
- إنما هذه النار عدوٌّ لكم - أبو موسى الأشعري ٣٧٧٠
- إنما هما اثنتان: الكلام والهدي، فأحسن الكلام كلام الله - عبدالله بن مسعود ٤٦
- إنما هو جزء منك - أبو أمامة الباهلي ٤٨٤
- إنما هي عرق أو عروق - عائشة ٦٤٦
- إنما يُبعثُ النَّاسُ على نياتهم - أبو هريرة ٤٢٢٩
- إنما يجزيك من ذلك الوضوء - سهل بن حنيف ٥٠٦
- إنما يستخرج به من اللئيم - عبدالله بن عمر .. ٢١٢٢
- إنما يكفيك أن تحثي عليه ثلاث حثيات من ماء - أم سلمة ٦٠٣
- إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة - عمر بن الخطاب ٣٥٩١
- إنَّما اليمين على نية المسْتَحْلِف - أبو هريرة . ٢١٢٠
- إنما ينضح من بول الذكر، ويغسل من بول الأنثى - لبابة بنت الحارث ٥٢٢
- أنه أتى أبي بن كعب ومعه عمر، فخرج عليهما - ابن عباس ٥٠٧
- أنه أتى النبي ﷺ ناس من اليهود فقالوا - عائشة ٣٦٩٨
- أنه أتى النبي ﷺ يؤذنه بصلاة الفجر - بلال ابن رباح ٧١٦
- أنه أخبره أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر والشمس مرتفعة حية - أنس بن مالك ٦٨٢
- أنه أخذ من العسل العشر - عبدالله بن عمرو ١٨٢٤
- أنَّهُ استقطع المِلْحَ - أبيض بن حمال ٢٤٧٥
- أنه توضأ ثلاثًا ثلاثًا - ابن عمر ٤١٤
- أنه جعل الدية اثني عشر ألفًا - ابن عباس ٢٦٢٩
- أنه حج فقال: رأيت النبي ﷺ يخطب على بعيره - نبيط بن شريط ١٢٨٦
- أنه حمل على فرس يقال له غمر - الزبير بن العوام ٢٣٩٣
- أنه حين هلك عثمان بن مظعون ترك ابنة له - ابن عمر ١٨٧٨
- أنه خرج حاجًا مع رسول الله ﷺ - أبو بكر الصديق ؓ ٢٩١٢
- أنه خرج لحاجته، فاتبعه المغيرة بإداوة فيها ماء - المغيرة بن شعبة ٥٤٥
- أنه خرج مع الناس يوم فطر أو أضحى، فأنكر إبطاء الإمام - عبدالله بن بسر ١٣١٧
- أنه خرج من الغائط - أبو هريرة ٣٢٦١
- أنه دخل على رسول الله ﷺ وهو يصلي في ثوب واحد، متوشحًا به - أبو سعيد الخدري ١٠٤٨

- أنه رأى رسول الله ﷺ توضأ ثم أخذ كفًا من ماء فنضح به فرجه – الحكم بن سفيان الثقفي ٤٦١
- أنه رأى سعد بن مالك وهو يمسح على الخفين – ابن عمر ٥٤٦
- أنه رخص للمسافر إذا توضأ ولبس خفيه ثم أحدث وضوءا، أن يمسح ثلاثة أيام – أبو بكرة الثقفي ٥٥٦
- أنه رمى جمرة العقبة ولم يقف عندها – ابن عمر ٣٠٣٢
- أنه سئل: أكان النبي ﷺ يخطب قائمًا أو قاعدًا – عبدالله بن مسعود ١١٠٨
- أنه سئل عن رجل تزوج امرأة فمات عنها، ولم يدخل بها – عبدالله بن مسعود ١٨٩١
- أنه سئل: كيف كان رسول الله ﷺ يسير حين دفع عن عرفة – أسامة بن زيد ٣٠١٧
- أنه سأل أخته أم حبيبة، زوج النبي، ﷺ، هل كان رسول الله ﷺ يصلي في الثوب الذي يجامع فيه – معاوية بن أبي سفيان ٥٤٠
- أنه سأل رسول الله ﷺ عن الرجل يصلي قاعدًا، قال: من صلى قائمًا فهو أفضل – عمران بن حصين ١٢٣١
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت – ربيعة بن الغاز ١٦٤٩
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت – ربيعة بن الغاز ١٧٣٩
- أنه سأل النبي ﷺ عن الرجل يدنو من امرأته فلا ينزل؟ – المقداد بن الأسود ٥٠٥
- أنه سجد مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، منهن النجم – أبو الدرداء الأنصاري ١٠٥٥
- إنه سيأتيكم أقوام من بعدي يطلبون العلم – أبو هريرة ٢٤٨
- أنه شهد النبي ﷺ خرج إلى المصلى يستسقي – عبدالله بن زيد بن عاصم ١٢٦٧
- أنه صلى مع النبي ﷺ العشاء الآخرة – البراء ابن عازب ٨٣٤
- إنه عمك، فأذني له – عائشة ١٩٤٨
- أنه قال لعبدالله بن عمر: إنا نجد صلاة الحضر وصلاة الخوف في القرآن – أمية بن عبدالله بن خالد ١٠٦٦
- أنه قدم على عمر بن الخطاب من مصر، فقال: منذ كم لم تنزع خفيك؟ – عقبة بن عامر الجهني ٥٥٨
- أَنَّهُ قَدِمَ على النبي ﷺ وقد أخصى غُلامًا – زنباع بن روح الجزامي ٢٦٧٩
- أَنَّه قَدِمَ قَارِنًا فطاف بِالبَيْتِ سَبْعًا – ابن عُمر .. ٢٩٧٤
- أنه كان إذا اعتكف، طرح له فراشه أو يوضع له سريره – ابن عمر ١٧٧٤
- أنه كان إذا صلى الجمعة، انصرف، فصلى سجدتين في بيته – عبدالله بن عمر ١١٣٠
- أنه كان تصيبه الجنابة بالليل، فيريد أن ينام – أبو سعيد الخدري ٥٨٦
- أنه كان ردف رسول الله ﷺ غداة النحر – الفضل بن العباس ٢٩٠٩
- أنه كان عليه نذر ليلة في الجاهلية يعتكفها – عمر بن الخطاب ؓ ١٧٧٢
- أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول الله ﷺ إذا كان الفيء مثل الشراك – سعد بن عائذ المؤذن ١١٠١
- أنه كان يأتي إلى سبحة الضحى فيعمد إلى الأسطوانة، – سلمة بن الأكوع ١٤٣٠
- أنه كان يخرج إلى العيد في طريق، ويرجع في أخرى – ابن عمر ١٢٩٩
- أنه كان يذبح بالمصلى – ابن عمر ٣١٦١
- أنه كان يُصلي الصلوات الخمس بمِنى ثُمَّ يُخبِرُهُم – ابن عمر ٣٠٠٥
- أنه كان يصلي مع النبي ﷺ المغرب – سلمة ابن الأكوع ٦٨٨

- أنَّه كان يُفْتي بالمتعة – أبو موسى الأشعري . ٢٩٧٩
- أنه كان ينهى عن الحرير والديباج – عمر بن الخطاب .... ٢٨٢٠، ٣٥٩٣
- أنه كانت عنده أم كلثوم بنت عقبة فقالت له – الزبير بن العوام ٢٠٢٦
- إنه لا هِجْرة – صفوان بن عبدالرحمن القرشي ٢١١٦
- أنه لعن الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة – ابن عمر ١٩٨٧
- أنه لقيه النبي ﷺ في طريق من طرق المدينة وهو جنب – أبو هريرة ٥٣٤
- إنه لم تكن فتنة في الأرض، منذ ذرأ الله ذُرِّيَّة آدم – أبو أمامة الباهلي ٤٠٧٧
- إنه لم يكن نبيٌّ قبلي إلا كان حقًا عليه – عبدالله بن عمرو ٣٩٥٦
- إنه لم يمنعني من أن أرد إليك، إلا أني كنت على غير وضوء – المهاجر بن قنفذ بن عمير ابن جذعان ٣٥٠
- أنه لما كان عام الفتح، قام رسول الله ﷺ إلى غسله – أم هانىء بنت أبي طالب ٤٦٥
- إنه ليس بنا ردٌّ عليك، ولكنا حُرُمٌ – ابن عباس ٣٠٩٠
- إنه ليستغفر للعالم من في السموات ومن في الأرض – أبو الدرداء الأنصاري ٢٣٩
- أنَّهُ مَرَّ على النبي ﷺ بأرنبين – محمد بن صفوان ٣٢٤٤
- أنه من غل منها بعيرًا أو شاة أُتي به يوم القيامة يحمله – عمر بن الخطاب ١٨١٠
- إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف، فإنه يعدل قيام ليلة – أبو ذر الغفاري ١٣٢٧
- أنه نام عند ميمونة زوج النبي ﷺ – ابن عباس ١٣٦٣
- أنه نهى أن يستقبل القبلة بغائط وبول – أبو سعيد الخدري ٣٢٠
- أنه نهى عن أن يُبال في الماء الراكد – جابر ابن عبدالله ٣٤٣
- أنه نهى عن الصرف – أبو سعيد الخدري ٢٢٥٨
- أنه نهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى – أبو سعيد الخدري ١٧٢١
- إنها ابنة أخي من الرضاعة، وإنه يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب – ابن عباس ... ١٩٣٨
أنها أخبرته أن أزواج النبي ﷺ كلهن خالفن عائشة – زينب بنت أبي سلمة ١٩٤٧
- أنَّها أخرجت جُبَّة مزررة بالديباج – أسماء بنت أبي بكر ٢٨١٩
- أنها استعارت من أسماء قلادة فهلكت – عائشة ٥٦٨
- أنها أعتقت بريرة، فخيرها رسول الله ﷺ – عائشة ٢٠٧٤
- أنها دخلت على عائشة فرأت في بيتها رمحًا موضوعًا فقالت: ياأم المؤمنين – سائبة مولاة الفاكه بن المغيرة ٣٢٣١
- إنها ستكون فتنة وفرقةٌ واختلافٌ – أبو بردة ابن أبي موسى الأشعري ٣٩٦٢
- أنها سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب بالمرسلات عرفًا – لبابة بنت الحارث ٨٣١
- أنها قالت: طيبتُ رسول الله ﷺ لإحرامه – عائشة ٢٩٢٦
- أنها كانت تقول: أما تستحي المرأة أن تهب نفسها للنبي ﷺ؟ – عائشة ٢٠٠٠
- أنها كانت ورسول الله ﷺ يغتسلان من إناء واحد – أم سلمة ٣٨٠
- إنها لا تتم صلاة لأحد حتى يسبغ الوضوء كما أمره الله – رفاعة بن رافع ٤٦٠
- إنها لا تصيدُ صيدًا ولا تنكأ عدوًا – عبدالله ابن مغفل ٣٢٢٦
- إنها لا تصيد صيدًا ولا تنكي عدوًا – عبدالله ابن مُغفل ١٧

- إنها لا تَقْتُلُ صيدًا ولا تنكي العدو، ولكنها تفقأُ العين وتكْسرُ السِّنَّ - عبدالله بن مغفل .. ٣٢٢٧
- إنها ليست بنجس، هي من الطوافين أو الطوافات - أبو قتادة الأنصاري ٣٦٧
- أنها مرضت، فأمرها رسول الله ﷺ أن تطوف من وراء الناس - أم سلمة ٢٩٦١
- أنهم أصابهم جوعٌ وهُم سبعةٌ - أبو هريرة .. ٤١٥٧
- أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ إلى خيبر، حتى إذا كانوا بالصهباء صلى العصر - سويد ابن النعمان الأنصاري ٤٩٢
- أنهم غزوا غزوة السلاسل، ففاتهم الغزو فرابطوا - عاصم بن سفيان الثقفي ١٣٩٦
- إنهم لم يَشْكُوا - ابن عباس ٣٠٤٥
- إنهم يُبْعَثُون على نيَّاتهم - أمُّ سلمة ٤٠٦٥
- أنهما سألا عبدالله بن أبي أوفى عن التيمم - الحكم، وسلمة بن كهيل ٥٧٠
- أنهما كانا يتوضآن جميعًا للصلاة - عائشة .. ٣٨٣
- إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير - أبو بكرة الثقفي ٣٤٩
- إني أرى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون - أبو ذر الغفاري ٤١٩٠
- إني أريت ليلة القدر فأنسيتها - أبو سعيد الخدري ١٧٦٦
- إني أُستحاض فلا أطهر أفأدع الصلاة؟ - أم سلمة ٦٢٣
- إني أكره أن أُوذي صاحبي - أم أيوب بنت قيس ٣٣٦٤
إني خرجت إليكم جُنبًا - أبو هريرة ١٢٢٠
- إني دخلت الكعبة ووددت أني لم أكن فعلت - عائشة ٣٠٦٤
- إني راكبٌ غدًا إلى اليهود - أبو عبدالرحمن الجهني ٣٦٩٩
- إني صليت صلاة رغبةٍ ورهبةٍ - معاذ بن جبل ٣٩٥١
- إني قد بدنت، فإذا ركعت فاركعوا، وإذا رفعت فارفعوا - أبو موسى الأشعري ٩٦٢
- إني قد عفوت عنكم عن صدقة الخيل والرقيق - علي بن أبي طالب ١٧٩٠
- إني كُنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن وعاء لا يُحرِّم شيئًا - ابن مسعود ٣٤٠٦
- إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم - حذيفة بن اليمان ٩٧
- إني لأدخل في الصلاة، وإني أريد إطالتها - أنس بن مالك ٩٨٩
- إني لأرجو ألا يدخل النار أحدٌ ممن شهد بدرًا - حفصة ٤٢٨١
- إني لأرجو أن أُفارقكم - أبو سعيد الخدري . ٢٢٠١
- إني لأستغفر الله وأتوب إليه - أبو هريرة ٣٨١٥
- إني لأسمع بكاء الصبي فأتجوّز في الصلاة - عثمان بن أبي العاص ٩٩٠
- إني لأعْرفُ كلمة - لو أخذ الناس كلهم بها لكفتهم - أبو ذر الغفاري ٤٢٢٠
- إني لأعرف، يوم أُحُدٍ مَنْ جرح وجْه رسول الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي ٣٤٦٥
- إني لأعلم آخر أهل النار خروجا منها - عبدالله بن مسعود ٤٣٣٩
- إني لأعلم كلمة، لا يقولها أحدٌ عند موته - شعْدَى المرِّيَّة ٣٧٩٥
- إني لأقوم في الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها - أبو قتادة الأنصاري ٩٩١
- إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله - سعد بن أبي وقاص ١٣١
- إني لَبَّدْتُ رأسي، وقَلَّدتُ هديي - حفصة زوج النبي ﷺ ٣٠٤٦
- إني لم اعنك وهذا أحسن - وائل بن حجر .. ٣٦٣٦
- إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض - جابر بن عبدالله ٣١٢١
- اهتز عرشُ الرحمن عز وجل لموت سعد بن معاذ - جابر بن عبدالله ١٥٨

- أهْدى رسول الله ﷺ مرة غنمًا إلى البيت، فقلَّدها – عائشة ٣٠٩٦
- أهدى النجاشي إلى رسول الله ﷺ حلقة فيها خاتم ذهب – عائشة ٣٦٤٤
- أُهْدي للنبي ﷺ عسل فقسم بيننا – جابر بن عبدالله ٣٤٥١
- أُهْديت ابنةُ رسول الله ﷺ إليَّ – علي بن أبي طالب ٤١٥٤
- أهديتم الفتاة؟ – ابن عباس ١٩٠٠
- أهل الجنة عشرون ومائة صف – بريدة بن الحصيب ٤٢٨٩
- أهل الجنة من ملأ الله أذنيه من ثناء الناس خيرًا – ابن عباس ٤٢٢٤
- أهللنا مع رسول الله ﷺ بالحج خالصًا لا نخلطه بعمرة – جابر بن عبدالله ٢٩٨٠
- أَهِلِّي واشْتَرِطي – ابن عباس ٢٩٣٨
- أو تفعلون؟ لا عليكم أن لا تفعلوا فإنه ليس من نسمة – أبو سعيد الخدري ١٩٢٦
- أو غير ذلك تتنافسون ثم تتحاسدون – عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- أوتروا قبل أن تصبحوا – أبو سعيد الخدري . ١١٨٩
- أوتي رسول الله ﷺ جوامع الخير، وخواتمه – عبدالله بن مسعود ١٨٩٢
- أَوجبت – أنس بن مالك ٢٠٩٩
- أوْصَاني خليلي ﷺ أن أسْمَعَ وأُطِيعَ – أبو ذر الغفاري ٢٨٦٢
- أوصاني خليلي ﷺ أن لا تُشْرِك بالله شيئًا – أبو الدرداء ٤٠٣٤
- أوصى أبو موسى الأشعري حين حضره الموت فقال: – أبو بردة بن أبي موسى الأشعري ١٤٨٧
- أوصي امرءًا بأمه أُوصي امرءًا بأمه – أبو سلامة السلامي ٣٦٥٧
- أُوصيك بتقوى الله، والتكبير – أبو هريرة ... ٢٧٧١
- أوقدت النار ألف سنة فابيضت – أبو هريرة . ٤٣٢٠
- أوكلكم يجد ثوبين؟ – أبو هريرة ١٠٤٧
- أوَّلُ الآيات خُروجًا، طلوع الشمس من مغربها – عبدالله بن عمرو ٤٠٦٩
- أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر – أبو هريرة ٤٣٣٣
- أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته – تميم الداري ١٤٢٦
- أول ما يُقضى بين الناس، يوم القيامة في الدِّماء – عبدالله بن مسعود .... ٢٦١٧، ٢٦١٥
- أوَّلُ ما سمعنا بالفالوذج – ابن عباس ٣٣٤٠
- أول من أسرج في المساجد تميم الداري – أبو سعيد الخدري ٧٦٠
- أول من يصافحه الحق عمر – أبي بن كعب .. ١٠٤
- أي حين توتر؟ – جابر بن عبدالله ١٢٠٢
- أي النَّاس أحب إليك؟ قال: عائشة – أنس ابن مالك ١٠١
- أيُّ وادٍ هذا؟ – ابن عباس ٢٨٩١
- الآيات بعد المائتين – أبو قتادة ٤٠٥٧
- إيَّاك والحَلُوب – أبو هريرة ٣١٨٠
- إياك والخمر – خباب بن الأرت ٣٣٧٢
- إياكم والتعريس على جواد الطريق، والصلاة عليها – جابر بن عبدالله ٣٢٩
- إياكم والتمادُح، فإنَّهُ الذَّبْحُ – معاوية بن أبي سفيان ٣٧٤٣
- إياكم والحلف في البيع – أبو قتادة ٢٢٠٩
- إيَّاكُمْ والسَّرِيَّة التي إنْ لَقِيَتْ فَرَّتْ – أبو الورد ٢٨٢٩
- إياكم والفتن، فإنَّ اللسان فيها مثل وقع السيف – ابن عمر ٣٩٦٨
- إياكم وكثرة الحديث عني – أبو قتادة ٣٥
- أيام منى، أيام أكل وشرب – أبو هريرة ١٧١٩
- الآيتان من آخر سورة البقرة، من قرأهما في ليلة كفتاه – عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ١٣٦٨

- أيحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه – أبو هريرة ٣٧٨٢
- أيرقد أحدنا وهو جنب؟ – عمر بن الخطاب ٥٨٥
- أيعجز أحدكم إذا صلى أن يتقدم أو يتأخر – أبو هريرة ١٤٢٧
- الأيم أولى بنفسها من وليها، والبكر تستأمر في نفسها – ابن عباس ١٨٧٠
أيُّما امرأة ألحقت بقوم من ليس منهم – أبو هريرة ٢٧٤٣
- أيُّما امرأة تطيَّبت، ثم خرجت إلى المسجد – عبيد مولى أبي رهم ٤٠٠٢
- أيما امرأة سألت زوجها الطلاق في غير ما بأس – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٠٥٥
- أيما امرأة لم ينكحها الولي، فنكاحها باطل – عائشة ١٨٧٩
- أيما امرأة ماتت وزوجها عنها راض – أم سلمة ١٨٥٤
- أيُّما امرأة وضعت ثيابها في غير بيت زوجها – أبو المليح الهذلي ٣٧٥٠
- أيُّما امرىء مات وعنده مال امرىء بعينه – أبو هريرة ٢٣٦١
أيُّما إهاب دبغ فقد طهُر – ابن عباس ٣٦٠٩
- أيما داع دعا إلى ضلالة فاتبع – أنس بن مالك ٢٠٥
- أيما رجل أعتق غُلامًا ولم يُسَمِّ مالَهُ – عبدالله بن مسعود ٢٥٣٠
- أيما رجل باع بيعًا من رجلين – سمرة بن جندب ٢١٩٠
- أيُّما رجل باع سلعة، فأدرك سلعته بعينها – أبو هريرة ٢٣٥٩
- أيُّما رَجُل مات أو أفلس، فصاحبُ المتاع أحَقُّ بمتاعه – أبو هريرة ٢٣٦٠
- أيما رَجُل ولدتْ أَمَتُهُ مِنْهُ، فهي مُعْتَقَةٌ عنْ دُبُرٍ مِنْهُ – ابن عبَّاس ٢٥١٥
- أيُّما رَجُلٍ يَدِينُ دَيْنًا وهُو مجمع أن لا يُوفِّيَهُ – صهيب بن سنان ٢٤١٠
- أيما عبد تزوج بغير إذن مواليه، فهو زان – ابن عمر ١٩٦٠
- أيُّما عبد كوتب على مائة أُوقيَّة – عبدالله بن عمرو ٢٥١٩
- الإيمانُ بضعٌ وستون أو سبعون بابًا – أبو هريرة ٥٧
- الإيمانُ معرفةٌ بالقلبِ وقول باللسان وعمل بالأركان – علي بن أبي طالب ٦٥
- الإيمان يزداد وينتقص – أبو الدرداء الأنصاري ٧٥
- الإيمانُ يزيدُ وينقصُ – أبو هريرة وابن عباس ٧٤
- أين أنت من الِاستغفار – حذيفة بن اليمان .. ٣٨١٧
- أين السائل؟ – أبو أمامة الباهلي ٤٠١٢
- أينقص الرطب، إذا يبس؟ قالوا: نعم. فنهى عن ذلك – سعد بن أبي وقاص ٢٢٦٤
- أيها الناس اتقوا الله وأجملوا في الطلب – جابر بن عبدالله ٢١٤٤
- أيها الناس إنه لم يبق من مُبَشِّراتِ النُّبُوَّةِ إلا الرؤيا – ابن عباس ٣٨٩٩
- أيهم أكثر أخذًا للقرآن؟ – جابر بن عبدالله ... ١٥١٤

ب

- بادروا بالأعمال ستًا طلوع الشمس – أنس ابن مالك ٤٠٥٦
- بارزْتُ رَجُلًا فقتَلْتُهُ – فنفلني رسول الله ﷺ سَلَبَهُ – سلمة بن الأكوع ٢٨٣٦
- بارك الله لك في أهلك ومالك – عبدالله بن أبي ربيعة المخزومي ٢٤٢٤
- بارك الله لكم، وبارك عليكم، وجمع بينكما في خير – أبو هريرة ١٩٠٥
- بال جرير بن عبدالله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له: أتفعل هذا؟ – همام بن الحارث ٥٤٣

- بأي صلاتيك اعتددت؟ - عبدالله بن سرجس ١١٥٢
- بايعنا رسول الله ﷺ على السّمْع والطاعة - أنس بن مالك ٢٨٦٨
- بايعنا رسول الله ﷺ على السّمع والطاعة - عبادة بن الصامت ٢٨٦٦
- بتُّ عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ فتوضأ من شنَّة وضوءًا - ابن عباس ٤٢٣
- بتُّ عند خالتي ميمونة، فقام النبي ﷺ يصلي من الليل - ابن عباس ٩٧٣
- البحر الطهور ماؤه، الحلُّ ميتتهُ - أبو هريرة . ٣٢٤٦
- بخير، من رجل لم يصبح صائمًا - جابر بن عبدالله ٣٧١٠
- بدأ الإسلام غريبًا، وسيعود غريبًا - أبو هريرة ٣٩٨٦
- البذاذة من الإيمان - أبو أمامة الباهلي ٤١١٨
- بَرَكَةٌ أو بركتان - عائشة ٣٣٢١
- البزاق والمخاط والحيض والنعاس في الصلاة من الشيطان - عبدالله بن يزيد الخطمي ٩٦٩
- بسم الله، تُرْبةُ أرضنا، بريقة بعضنا - عائشة ٣٥٢١
- بسم الله الكبير، أعُوذ بالله العظيم من شر عِرْق نعَّار - ابن عباس ٣٥٢٦
- بسم الله، لا حول ولا قُوَّة إلا بالله - أبو هريرة ٣٨٨٥
- بسم الله، وعلى ملة رسول الله - ابن عمر ١٥٥٠
- البسوا ثياب البياض - سمرة بن جندب ٣٥٦٧
- بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة - أنس بن مالك ٧٨١
- بعت من رسول الله ﷺ رِجْل سراويل - مالك بن عميرة ٢٢٢١
- بعث رجل معي بدراهم، هدية إلى البيت - شقيق بن سلمة ٣١١٦
- بُعِثْتُ أنا والسَّاعَةُ، كهاتين - أبو هريرة ٤٠٤٠
- بُعِثْتُ أنا والساعة كهاتين - جابر بن عبدالله . ٤٥
- بعثت معي أمُّ سليم، بمكتل فيه رُطبٌ إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٣٣٠٣
- بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية - ابو سعيد الخدري ٢١٥٦
- بعثنا رسول الله ﷺ ونحن ثلاثمائة - جابر بن عبدالله ٤١٥٩
- بعثنا عمر بن الخطاب إلى الكوفة وشيعنا - قرظة بن كعب ٢٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى البحرين أو إلى هجر - العلاء بن الحضرمي ١٨٣١
- بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل تزوج امرأة أبيه - قرة بن إياس المزني ٢٦٠٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن - معاذ بن جبل ١٨٠٣

بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن، وأمرني أن آخذ مما سقت السماء - معاذ بن جبل ١٨١٨

بعثني النبي ﷺ لحاجة، ثم أدركته وهو يصلي، فسلمت عليه، فأشار إلي - جابر بن عبدالله ١٠١٨

- بكروا بالصلاة في اليوم الغيم - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٦٩٤
- بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر - أبو أمية الشعباني ٤٠١٤
- بل أنا، يا عائشة وارأساه - عائشة ١٤٦٥
- بل فيما جفَّ به القلمُ وجرت به المقادير - سراقة بن جعشم ٩١

بل لنا خاصة - بلال بن الحارث ٢٩٨٤

- بل مَرَّة واحدة، فمن استطاع، فتطوَّع - الأقرع بن حابس ٢٨٨٦
- بلغ عائشة أن عبدالله بن عمرو يأمر نساءه إذا اغتسلن أن ينقضن رؤوسهن - عبيد بن عمير ٦٠٤
- بلغني أنَّ أُمَّة مُسِخَتْ - أبو سعيد الخدري ... ٣٢٤٠
- بلى فجدي نخلك، فإنك عسى أن تصدقي

أو تفعلي معروفًا - جابر بن عبدالله ٢٠٣٤
- بماذا كنت تستمشين؟ - أسماء بنت عُميس . ٣٤٦١
- بهذا أُمِرتم أو لهذا خلقتم؟ - عبدالله بن عمرو ٨٥
- بول الغلام ينضح، وبول الجارية يغسل - أم كرز الكعبية ٥٢٧
- بَيْتٌ لا تمر فيه، جياعٌ أَهْلُهُ - عائشة ٣٣٢٧
- بَيْتٌ لا تَمر فيه كالبيت لا طعام فيه - سَلْمى أم رافع ٣٣٢٨
- بيع المحفلات خلابة - عبدالله بن مسعود ... ٢٢٤١
- البيعان بالخيار مالم يتفرقا - أبو برزة الأسلمي ٢١٨٢
- البيعان بالخيار مالم يتفرقا - سمرة بن جندب ٢١٨٣
- بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن عبدالله ١٠٧٨
- بين كل أذانين صلاة - عبدالله بن مغفل ١١٦٢
- بين الملحمة وفتح المدينة، ستُّ سنين - عبدالله بن بسر ٤٠٩٣
- بين يدي الساعة مسخٌ وخسْفٌ وقَذْفٌ - عبدالله بن مسعود ٤٠٥٩
- بينا أنا نائم رأيتني في الجنة، فإذا أنا بامرأة تتوضأ - أبو هريرة ١٠٧
- بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور - جابر بن عبدالله ١٨٤
- البينة أو حد في ظهرك - ابن عباس ٢٠٦٧
- بينما نحن جلوس في المسجد، دخل رجل على جمل - أنس بن مالك ١٤٠٢
- بينما هو يتغدّى، إذ سقطت منه لُقمةٌ - معقل ابن يسار ٣٢٧٨

ت

- تؤخذ صدقات المسلمين على مياههم - ابن عمر ١٨٠٦
- التائب من الذنب كمن لا ذنب له - عبدالله ابن مسعود ٤٢٥٠
- تابعوا بين الحج والعُمْرَةِ - عمر بن الخطاب ٢٨٨٧
- تأتي الإبل التي لم تعط الحق منها، تطأ صاحبها بأخفافها - أبو هريرة ١٧٨٦
- التاجر الأمين الصدوق المسلم مع الشهداء - ابن عمر ٢١٣٩
- تأخذ إحداكن ماءها وسدرها فتطهر، فتحسن الطهور - عائشة ٦٤٢
- تأكل تمرًا وبك رمَدٌ؟ - صهيب بن سنان ٣٤٤٣
- تأكل النار ابن آدم إلا أثر السجود - أبوهريرة ٤٣٢٦
- تجوزت لكم عن صدقة الخيل والرقيق - علي بن أبي طالب ١٨١٣
- التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله - ابن عباس ٩٠٠
- تخرجُ الدَّابة من هذا الموضع - بريدة بن الحصيب ٤٠٦٧
- تخرجُ الدَّابَّةُ ومعها خاتمُ سليمان بن داود - أبو هريرة ٤٠٦٦
- تخيروا لنطفكم وانكحوا الأكفاء وأنكحوا إليهم عائشة ١٩٦٨
- تدمع العين ويحزن القلب، ولا نقول ما يسخط الرب - أسماء بنت يزيد ١٥٨٩
- تربت يمينك، فبم يشبهها ولدها إذًا؟ - أم سلمة ٦٠٠
- تربوا صحفكم أنجح لها - جابر بن عبدالله .. ٣٧٧٤
- تردون عليَّ غُرًّا محجلين من الوضوء - أبو هريرة ٤٢٨٢
ترك الناس التأمين، وكان رسول الله ﷺ - أبو هريرة ٨٥٣
- تزوج رجل من الأنصار امرأة من بلعجلان، فدخل بها - ابن عباس ٢٠٧٠
- تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت سبع وبنى بها وهي بنت تسع - عبدالله بن مسعود ١٨٧٧
- تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت ست سنين،

فقدمنا المدينة – عائشة ١٨٧٦
– تزوجني النبي ﷺ في شوال، وبنى بي في شوال – عائشة ١٩٩٠
– التسبيح للرجال، والتصفيق للنساء – أبو هريرة ١٠٣٤
– التسبيح للرجال والتصفيق للنساء – سهل بن سعد الساعدي ١٠٣٥
– تسحرت مع رسول الله ﷺ، هو النهار إلا أن الشمس لم تطلع – حذيفة بن اليمان ١٦٩٥
– تسحرنا مع رسول الله ﷺ ثم قمنا إلى الصلاة – زيد بن ثابت ١٦٩٤
– تسحَّروا فإن في السحور بركة – أنس بن مالك ١٦٩٢
– تسموا باسمي ولا تكنَّوا بكنيتي – أبو هريرة . ٣٧٣٥
– تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي – أنس بن مالك ٣٧٣٧
– تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي – جابر بن عبدالله ٣٧٣٦
– تسوكوا، فإن السواك مطهرة للفم – أبو أمامة الباهلي ٢٨٩
– تشهده ملائكة الليل والنهار – أبو هريرة ٦٧٠
– تصدقوا عليه – أبو سعيد الخدري ٢٣٥٦
– تضامون في رؤية الشمس في الظهيرة في غير سحاب؟ – أبو سعيد الخدري ١٧٩
– تضامون في رؤية القمر ليلة البدر؟ – أبو هريرة ١٧٨
– تُطْعِمُ الطعام، وتقْرأُ السلام – عبدالله بن عمرو ٣٢٥٣
– تُطَهر خير لها – مسعود بن الأسود ٢٥٤٨
– تعال فخط لي مسجدًا في داري أصلي فيه – أبو هريرة ٧٥٥
– تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة – أبو هريرة ٤١٣٦
– تِعِس عبدالدِّينار وعبدُ الدِّرْهَم وعبْدُ القطيفة – أبو هريرة ٤١٣٥
– تعلموا القرآن واقرءوه وارقدوا – أبو هريرة . ٢١٧
– تعوذوا بالله من جب الحزن – أبو هريرة ٢٥٦
– تعوذوا بالله من الفقر والقلة والذلة – أبو هريرة ٣٨٤٢
– تُفتح لكم أرض الأعاجم وستجدون فيها بيوتًا يقال لها الحمامات – عبدالله بن عمرو .. ٣٧٤٨
– تفرَّقَتِ اليهودُ على إحدى وسبعين فِرقة – أبوهريرة ٣٩٩١
– تقاتلون جزيرة العرب، فيفتحها الله – نافع ابن عتبة بن أبي وقاص ٤٠٩١
– تَقْبَلُون الدِّيَة – سعد بن ضُميرة ٢٦٢٥
– تُقْسِمُون وتستحقُّون؟ – عبدالله بن عمرو ٢٦٧٨
– تُقْطع يدُ السارق في ثمنِ المجنِّ – سعد بن أبي وقاص ٢٥٨٦
– تقولين: أللهم! إنَّك عفو تحب العَفْو – عائشة ٣٨٥٠
– التقوى وحسن الخلُق – أبو هريرة ٤٢٤٦
– تكون بينكم وبين بني الأصفر هُدْنَةٌ – عوف ابن مالك الأشجعي ٤٠٩٥
– تكُونُ فِتَنٌ على أبوابها دُعاةٌ إلى النَّار – حُذيفة بن اليمان ٣٩٨١
– تكون فتنة تستنظف العرب – عبدالله بن عمرو ٣٩٦٧
– تلا هذه الآية: ياأيها الذين آمنوا – أبو سعيد الخدري ٢٣٦٥
– تماروا في الغسل من الجنابة عند رسول الله ﷺ – جبير بن مطعم ٥٧٥
– التمسوا شيئًا يؤذنون به علمًا للصلاة – أنس ابن مالك ٧٢٩
– تنحَّ حتَّى أُريك – أبو سعيد الخدري ٣١٧٩
– تنكح النساء لأربع: لمالها، ولحسبها، ولجمالها، ولدينها – أبو هريرة ١٨٥٨
– توضئوا مما غيرت النار – أبو هريرة ٤٨٥
– توضئوا مما مست النار – أنس بن مالك ٤٨٧
– توضئوا مما مست النار – عائشة ٤٨٦

- توضئوا من لحوم الإبل - عبدالله بن عمر ٤٩٧
- توضأ رسول الله ﷺ فمسح رأسه مرتين - الربيع بنت معوذ ابن عفراء ٤٣٨
- توضأ رسول الله ﷺ فنضح فرجه - جابر بن عبدالله ٤٦٤
- توضأ النبي ﷺ فأدخل إصبعيه في جحري أذنيه - الربيع بنت معوذ ابن عفراء ٤٤١
- تُوُفِّي رَجُلٌ من أشجع بِخَيْبر - زيد بن خالد الجهني ٢٨٤٨
- تُوفي رسول الله ﷺ وأبوبكر وعمر، وما تُدْعى رباعُ مكّة إلا السَّوائب - علقمة بن نضلة ٣١٠٧
- تيممنا مع رسول الله ﷺ إلى المناكب - عمار بن ياسر ٥٦٦

ث

- ثلاث جدهن جد، وهزلهن جد - أبو هريرة . ٢٠٣٩
- ثلاثُ دعوات يُستجاب لَهُنَّ - أبو هريرة ٣٨٦٢
- ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن نصلي فيهن - عقبة بن عامر الجهني ١٥١٩
- ثلاث فيهن البركة - صهيب بن سنان ٢٢٨٩
- ثلاثٌ لا يمنَعْن - أبو هريرة ٢٤٧٣
- ثلاثٌ، لأنْ يكون رسول الله ﷺ بيَّنَهُنَّ، أحبُّ إليَّ من الدنيا ومافيها - عمر بن الخطاب ٢٧٢٧
- ثلاثٌ، مَنْ كُنَّ فيه وجد طعْم الإيمان - أنس ابن مالك ٤٠٣٣
- ثلاثًا للمهاجر بعد الصدر - العلاء بن الحضرمي ١٠٧٣
- ثلاثةٌ أنا خصمهم يوم القيامة - أبو هريرة ٢٤٤٢
- ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر في المسح على الخفين - خزيمة بن ثابت ٥٥٤
- ثلاثةٌ كلهم حق على الله عونه - أبو هريرة ٢٥١٨
- ثلاثة لا ترتفع صلاتهم فوق رؤوسهم شبرًا - ابن عباس ٩٧١
- ثلاثة لا ترد دعوتهم: الإمام العادل - أبوهريرة ١٧٥٢
- ثلاثة لا تقبل لهم صلاة - عبدالله بن عمرو .. ٩٧٠
- ثلاثةٌ لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة، ولا ينظر إليهم - أبو هريرة ٢٢٠٧
- ثلاثةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ الله ولا ينظُرُ إليْهِمْ - أبوهريرة ٢٨٧٠
- ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم - أبو ذر الغفاري ٢٢٠٨
- الثيب تعرب عن نفسها، والبكر رضاها صمتها - عدي الكندي ١٨٧٢

ج

- جئتُ رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله! إني قد أنكرت من بصري - عتبان بن مالك السالمي ٧٥٤
- جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فسأله عن الوضوء - عبدالله بن عمرو ٤٢٢
- جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: أللهم! ارحمني ومحمدًا - واثلة بن الأسقع ٥٣٠
- جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يارسول الله - ابن عباس ١٢٧٠
- جاء خباب إلى عمر - أبو ليلى الكندي ١٥٣
- جاء رجُلٌ إلى أبي موسى الأشعري وسلمان ابن ربيعة - الهزيل بن شرحبيل ٢٧٢١
- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إنا نركب البحر - أبو هريرة ٣٨٦
- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن بني فلان أسلموا - عبدالله بن سلام ٢٢٨١
- جاء رَجُلٌ من الأنصار فقال: يارسول الله مالي أرى لونك مُنكفئًا - أبو هريرة ٢٤٤٨
- جاء رجل من بني فزارة إلى رسول الله ﷺ - أبو هريرة ٢٠٠٢
- جاء رجل والنبي ﷺ يخطب فقال: أصليت؟ - أبو سعيد الخدري ١١١٣

- جاء عَبْدٌ فبايع النبي ﷺ على الهجرة – جابر ابن عبدالله ٢٨٦٩
- جاء عويمر إلى عاصم بن عدي فقال: سل لي رسول الله ﷺ – سهل بن سعد الساعدي ٢٠٦٦
- جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ – أبو هريرة ٢٥٥٤
- جاء مشركو قريش يخاصمون النبي ﷺ – أبوهريرة ٨٣
- جاءت امرأة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله إن أمي ماتت – بريدة بن الحصيب ١٧٥٩
- جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق – قبيصة ابن ذؤيب ٢٧٢٤
- جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى رسول الله ﷺ – عائشة ٦٢١
- جاءت فتاة إلى النبي ﷺ فقالت: إن أبي زوجني ابن أخيه – بريدة بن الحصيب ١٨٧٤
- جاءنا مصدق النبي ﷺ فأخذت بيده وقرأت في عهده – سويد بن غفلة ١٨٠١
- جاءنا النبي ﷺ فصلى بنا في مسجد بني عبدالأشهل – عبدالله بن عبدالرحمن ١٠٣١
- جاءني جبريل فقال: يا مُحمَّدُ! مُرْ أصحابك – زيد بن خالد الجهني ٢٩٢٣
- الجارُ أحقُّ بسقبِهِ – أبو رافع ٢٤٩٥
- الجارُ أحقُّ بشفعة جاره – جابر بن عبدالله ... ٢٤٩٤
- الجالِبُ مَرزوق والمحتكر ملعون – عمر بن الخطاب ٢١٥٣
- جالست ابن عمر سنة – عامر بن شراحيل الشعبي ٢٦
- جدب لنا رسول الله ﷺ السمر بعد العشاء – عبدالله بن مسعود ٧٠٣
- جُرح رسول الله ﷺ يوم أُحُدٍ – سهل بن سعد الساعدي ٣٤٦٤
- جعل الدية اثني عشر ألفًا – ابن عباس ﵄ ... ٢٦٣٢
- جعل رسول الله ﷺ الدِّية على عاقلة القاتلة – جابر بن عبدالله ٢٦٤٨
- جعل رسول الله ﷺ في الضَّبُع، يُصيبه المحْرِمُ، كَبْشًا – جابر بن عبدالله ٣٠٨٥
- جعل رسول الله ﷺ للمسافر ثلاثًا – خزيمة ابن ثابت ٥٥٣
- جعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا – أبوهريرة ٥٦٧
- الجمعة إلى الجمعة كفارة ما بينهما، ما لم تغش الكبائر – أبو هريرة ١٠٨٦
- جمعت القرآن فقرأته كله في ليلة – عبدالله بن عمرو ١٣٤٦
- الجنازة متبوعة وليست بتابعة – عبدالله بن مسعود ١٤٨٤
- جنّبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم – واثلة بن الأسقع ٧٥٠
- الجنة مائة درجة، كل درجة منها مابين السماء والأرض – معاذ بن جبل ٤٣٣١
- جنتان من فضة، آنيتهما وما فيهما – عبدالله ابن قيس أبو موسى الأشعري ١٨٦

ح

- حاملات، والدات، رحيمات، لولا ما يأتين إلى أزواجهن – أبو أمامة الباهلي ٢٠١٣
- حبسونا عن صلاة الوسطى ملأ الله قبورهم وبيوتهم نارًا – عبدالله بن مسعود ٦٨٦
- الْحجُّ جِهَادُ كُلِّ ضعيفٍ – أم سَلَمة ٢٩٠٢
- الحجُّ جهاد والعُمرة تطوُّعٌ – طلحة بن عبيدالله ٢٩٨٩
- حج رسول الله ﷺ ثلاث حجات – سفيان الثوري ٣٠٧٦
- الحجُّ عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر – عبدالرحمن بن يعمر الدِّيلي ٣٠١٥
- حُجَّ عَنْ أبيك واعتمر – أبو رزين العقيلي ٢٩٠٦
- الحُجَّاجُ والعُمَّارُ وفْدُ الله – أبو هريرة ٢٨٩٢
- الحِجامة على الريق أمْثَلُ، وفيه شفاءٌ وبركةٌ – ابن عمر ٣٤٨٧

- الحجامة على الريق أمثلُ، وهي تزيدُ في العقل وتزيدُ في الحفظ - ابن عمر ٣٤٨٨
- حججت مع النبي ﷺ فذهب لحاجته فأبعد - عبدالرحمن بن أبي قُراد ٣٣٤
- حججنا مع رسول الله ﷺ ومعنا النساء والصبيان - جابر بن عبدالله ٣٠٣٨
- حدٌّ يُعمل به في الأرض خير لأهل الأرض - أبو هريرة ٢٥٣٨
- حدثنا وفدنا الذين قدموا على رسول الله ﷺ بإسلام ثقيف - عطية بن سفيان بن عبدالله بن ربيعة ١٧٦٠
- حدثني عمومتي من الأنصار من أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - أنس بن مالك ١٦٥٣
- الحرْبُ خُدْعَةٌ - عائشة ٢٨٣٣
- حرَسُ ليلة في سبيل الله، أفضلُ من صيام رجُلٍ - أنس بن مالك ٢٧٧٠
- حَريمُ البئر مَدُّ رشائها - أبو سعيد الخدري .. ٢٤٨٧

حريم النخلة مدُّ جريدها - ابن عمر ٢٤٨٩
- حسب امرىء من الشر أن يحقر أخاه المسلم - أبو هريرة ٤٢١٣
- الحسبُ المالُ، والكرَمُ التقْوى - سمُرة بن جندب ٤٢١٩
- الحسدُ يأكل الحسنات، كما تأكل النار الحطب - أنس بن مالك ٤٢١٠
- الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة - ابن عمر ١١٨
- حسين مني، وأنا من حسين - يعلى بن مرة .. ١٤٤
- حضرت ابن عمر في جنازة. فلما وضعها في اللحد قال - سعيد بن المسيب ١٥٥٣
- حضرت عشاء الوليد أو عبدالملك، فلما حضرت الصلاة قمت لأتوضأ - محمد بن مسلم بن شهاب الزهري ٤٩٠
- حفاة، عراة - ياعائشة! الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض - عائشة ٤٢٧٦
- حفظت سكتتين في الصلاة: سكتة قبل القراءة، وسكتة عند الركوع - سمرة بن جندب ٨٤٥
- الحلال بَين والحرامُ بَين، وبينهما مشتبهاتٌ - النُّعمان بن بشير ٣٩٨٤
- الحلال ما أحل الله في كتابه - سلمان الفارسي ٣٣٦٧
- الحمد لله ألذي أحيانا بعدما أماتنا - حذيفة ابن اليمان ٣٨٨٠
- الحمد لله ألذي أطعمنا وسقانا - أبو سعيد الخدري ٣٢٨٣
- الحمد لله ألذي بنعمته تتم الصالحات - عائشة ٣٨٠٣
- الحمد لله ألذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده - عبدالله بن عمرو ... ٢٦٢٨
- الحمد لله ألذي وسع سمعه الأصوات - عائشة ١٨٨
- الحمد لله حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا - أبو أمامة الباهلي ٣٢٨٤
- الحمد لله على كل حال - أبو هريرة ٣٨٠٤
- الحمد لله ما دخل بطني طعام سُخْنٌ منذ كذا وكذا - أبو هريرة ٤١٥٠
- الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا - ابن عباس ١٨٩٣
- حملني أهلي على الجفاء، بعدما علمت من السنة - أبو سريحة ٣١٤٨
- الحمّى كيرٌ من كير جهنّم - أبو هريرة ٣٤٧٥
- الحمّى من فيح جهنم فابْرُدُوها بالماء - رافع ابن خديج ٣٤٧٣
- الحمّى من فيح جهنم فابْرُدُوها بالماء - عائشة ٣٤٧١
- حولهُما نُدندنُ - أبو هريرة ٣٨٤٧
- الحياء من الإيمان والإيمان في الجنة - أبو بكرة الثقفي ٤١٨٤

- الْحَيَّةُ فاسقةٌ، والعقربُ فاسِقٌ - عائشة ٣٢٤٩
- حيثما مررت بقبر مشرك، فبشره بالنار - عبدالله بن عمر ١٥٧٣
- حين تيمموا مع رسول الله ﷺ، فأمر المسلمين فضربوا بأكفهم التراب - عمار بن ياسر ٥٧١

خ

- خذ الحب من الحب، والشاة من الغنم - معاذ بن جبل ١٨١٤
- خذ حقك في عفاف وافٍ، أو غير وافٍ - أبو هريرة ٢٤٢٢
- خذ الدِّية، بارك الله لك فيها - جارية بن ظفر ٢٦٣٦
- خذ منهن أربعًا - ابن عمر ١٩٥٣
- خُذ هذا العنقود فأبلغه أُمَّك - النعمان بن بشير ٣٣٦٨
- خذوا عني. خذو عني. قد جعل الله لهُنَّ سبيلا - عبادة بن الصامت ٢٥٥٠
- خذي مايكفيك وولدك بالمعروف - عائشة . ٢٢٩٣
- الخراج بالضمان - عائشة ٢٢٤٣
- خرج أبوبكر في تجارة إلى بُصْرى، قبل موت النبي ﷺ بعام - أم سلمة ٣٧١٩
- خرج رسول الله ﷺ يوم فطر أو أضحى، فخطب قائمًا ثم قعد قعدة ثم قام - جابر بن عبدالله ١٢٨٩
- خرج رسول الله ﷺ يومًا يستسقى فصلى بنا ركعتين بلا أذان ولا إقامة - أبو هريرة ١٢٦٨
- خرج زيد بن ثابت عند مروان - أبان بن عثمان ٤١٠٥
- خرج علينا رسول الله ﷺ ذات يوم، وعليه جبة رومية من صوف - عبادة بن الصامت ... ٣٥٦٣
- خرج علينا رسول الله ﷺ فقلنا قد عرفنا السلام عليك - كعب بن عجرة ٩٠٤
- خرج علينا رسول الله ﷺ ورأسه يقطر ماء، فصلى بنا في ثوب واحد - أبو الدرداء الأنصاري ٥٤١
- خرج علينا رسول الله ﷺ وفي يده الدرقة، فوضعها ثم جلس فبال إليها - عبدالرحمن ابن حسنة ٣٤٦
- خرج عمر يوم عيد، فأرسل إلى أبي واقد الليثي: بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ في - عبيدالله بن عبدالله ١٢٨٢
- خرج النبي ﷺ لبعض حاجته، فلما رجع تلقيته بالإداوة - المغيرة بن شعبة ٣٨٩
- خرج نفر من أهل العراق إلى عمر فلما قدموا عليه قال لهم - عاصم بن عمرو ١٣٧٥
- خرجت مع أبي سعيد الزرقي صاحب رسول الله ﷺ - يونس بن ميسرة ٣١٢٩
- خرجت مع رسول الله ﷺ زمن الحديبية فأحْرم أصحابه - أبو قتادة ٣٠٩٣
- خرجت مع عبدالله بن عمر، فلحقه أعرابي - خالد بن أسلم، مولى عمر بن الخطاب ١٧٨٧
- خرجنا حتى قدمنا على رسول الله ﷺ، فبايعناه وصلينا خلفه - علي بن شيبان اليمامي الحنفي ٨٧١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة، فقعد حيال القبلة - البراء بن عازب ١٥٤٨
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب - جابر بن عبدالله ٣٣٥
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين من ذي القعدة - عائشة ٢٩٨١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ للحج على أنواع ثلاثة - عائشة ٣٠٧٥
- خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة، نصلي ركعتين ركعتين، حتى رجعنا - أنس بن مالك ١٠٧٧
- خصال لا تنبغي في المسجد - ابن عمر ٧٤٨
- خصلتان لا يحصيهما رجل مسلم إلا دخل

الجنة - عبدالله بن عمرو ٩٢٦
- خصلتان معلقتان في أعناق المؤذنين للمسلمين: صلاتهم وصيامهم - ابن عمر .. ٧١٢
- خطبنا رسول الله ﷺ فقال: يا أيها الناس! توبوا إلى الله قبل أن تموتوا - جابر بن عبدالله ١٠٨١
- خلق الله عز وجل يوم خلق السموات والأرض مائة رحمة - أبو سعيد الخدري ... ٤٢٩٤
- الخمر من هاتين الشجرتين - أبو هريرة ٣٣٧٨
- خمس صلوات افترضهن الله على عباده - عبادة بن الصامت ١٤٠١
- خَمسٌ فواسقُ يُقْتَلْن في الحلِّ والحرَم - عائشة ٣٠٨٧
- خمس من حق المسلم على المسلم - أبو هريرة ١٤٣٥
- خَمسٌ من الدَّوابِّ، لا جُناح على من قَتلهُنَّ - ابن عمر ٣٠٨٨
- الخوارج كلاب النار - عبدالله بن أبي أوفى . ١٧٣
- خياركم الذين إذا رُؤوا ذكر الله - أسماء بنت يزيد ٤١١٩
- خياركم خياركم لنسائهم - عبدالله بن عمرو ١٩٧٨
- خياركم من تعلم القرآن وعلمه - سعد بن أبي وقاص ٢١٣
- الخير أسْرعُ إلى البيت الذي يؤكل فيه، من الشفرة إلى سنام البعير - ابن عباس ٣٣٥٧
- الخيرُ أسرع إلى البيت الذي يغشى من الشفرة - أنس بن مالك ٣٣٥٦
- خير أكحالكم الإثمد - ابن عباس ٣٤٩٧
- خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيمٌ - أبو هريرة ٣٦٧٩
- خير ثيابكم البياض فالبسوها - ابن عباس .. ٣٥٦٦
- خير ثيابكم البياض، فكفنوا فيها موتاكم، والبسوها - ابن عباس ١٤٧٢
- خيرُ الخيلِ الأدْهَمُ الأقرح - أبو قتادة الأنصاري ٢٧٨٩
- خيرُ الدواء القُرْآنُ - علي بن أبي طالب ٣٥٠١
- خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب ٣٥٣٣
خير الشهود من أدى شهادته قبل أن يسألها - زيد بن خالد الجهني ٢٣٦٤
- خير صفوف الرجال مقدمها، وشرها مؤخرها - جابر بن عبدالله ١٠٠١
- خير صفوف النساء آخرها، وشرها أولها - أبو هريرة ١٠٠٠
- الخير عادة، والشر لجاجة - معاوية بن أبي سفيان ٢٢١
- خير الكفن الحلَّة - أبو أمامة الباهلي ٣١٣٠
- خير الكفن الحلة - عبادة بن الصامت ١٤٧٣
- خير ما يخلف الرجل من بعده ثلاث - أبو قتادة الأنصاري ٢٤١
- خير معايش الناس لهم، رجلٌ مُمسكٌ بعنان فرسهِ - أبو هريرة ٣٩٧٧
- الخيرُ معقُودٌ بنواصي الخيل - عُروة البارِقيُّ ٢٧٨٦
- خير النَّاس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر - علي ابن أبي طالب ١٠٦
- خير الناس خيرهم قضاء - العرباض بن سارية ٢٢٨٦
- خيرا رأيت، تلدُ فاطمة غُلامًا فترضعيه - أم الفضل لبابة بنت الحارث ٣٩٢٣
- خُيِّرتُ بين الشفاعة وبين أن يدخل نصف أمتي الجنة - أبو موسى الأشعري ٤٣١١
- خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي» ابن عباس ١٩٧٧
- خيرنا رسول الله ﷺ فاخترناه، فلم يره شيئًا - عائشة ٢٠٥٢
- الخيل في نواصيها الخيرُ إلى يوم القيامة - عبدالله بن عمر ٢٧٨٧
- الخيل معقودٌ في نواصيها الخير - أبو هريرة . ٢٧٨٨

د

- دَبَّر رجُلٌ مِنَّا غُلامًا – جابر بن عبدالله ٢٥١٣
- الدَّجَّال أعورُ عين اليُسْرى – حذيفة بن اليمان ٤٠٧١
- دخل الأسود ومسروق على عائشة فقالا – إبراهيم ١٦٨٧
- دخل رسول الله ﷺ المسجد فسمع قراءة رجل فقال: – أبو هريرة ١٣٤١
- دخل رسول الله ﷺ مكة، وله أربع غدائر – أُمُّ هانىء ٣٦٣١
- دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح الكعبة – ابن عمر ٣٠٦٣
- دخل سليك الغطفاني المسجد والنبي ﷺ يخطب، فقال: أصليت؟ – جابر بن عبدالله ١١١٢
- دخل علينا رسول الله ﷺ فوضعنا تحته قطيفة – عبدالله بن بسر وعطية بن بسر ٣٣٣٤
- دخل عليه عمر وهو على مائدته فأوسع له – ابن عمر ٣٣٦١
- دخلت امرأة النار في هرة ربطتها – أبو هريرة ٤٢٥٦
- دخلت بابن لي على رسول الله ﷺ لم يأكل الطعام – أم قيس بنت محصن ٥٢٤
- دخلت على أبي هريرة في بيته، فسألته عن صوم يوم عرفة بعرفة؟ – عكرمة مولى ابن عباس ١٧٣٢
- دخلت على أم سلمة قال: فأخرجت إلي شعرا – عثمان بن موهب ٣٦٢٣
- دخلت على جابر بن عبدالله وهو يموت فقلت: – محمد بن المنكدر ١٤٥٠
- دخلت على عائشة، فأخرجت لي إزارًا غليظًا – أبو بردة بن أبي موسى الأشعري ... ٣٥٥١
- دخلت على مروان فقلت له: امرأة من أهلك طلقت – عروة بن الزبير ٢٠٣٢
- دخلنا على جابر بن عبدالله فلما انتهينا إليه سأل عن القوم – محمد بن علي بن الحسين . ٣٠٧٤
- دع أُذنها، وخُذ بسالفتها – أبو سعيد الخدري ٣١٧١
- دعْ من دَيْنِكَ هذا – كعب بن مالك ٢٤٢٩
- دعا أبو أسيد الساعدي رسول الله ﷺ إلى عرسه – سهل بن سعد الساعدي ١٩١٢
- دعا عليٌّ بماء، فغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء – أبو عائشة الحارث بن سويد ٣٩٦
- دعاء الوالد يُفضي إلى الحجاب – أُم حكيم بنت ودَّاع الخزاعية ٣٨٦٣
- دعها يا عمر، فإن العين دامعة، والنفس مصابة – أبو هريرة ١٥٨٧
- دَعْوةُ المرء مُسْتجابةٌ لأخيه بظهر الغَيْب – صفوان بن عبدالله بن صفوان ٢٨٩٥
- دُعي رسول الله ﷺ إلى جنازة غلام من الأنصار – عائشة أم المؤمنين ٨٢
- الدُّنيا سجن المؤمن وجنة الكافر – أبو هريرة ٤١١٣
- الدُّنيا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مافيها إلا ذكر الله – أبو هريرة ٤١١٢
- دونك، فانتصري عائشة ١٩٨١
- دُونكها، يا طلحة! فإنها تجم الفؤاد – طلحة ابن عبيدالله ٣٣٦٩
- الدينار بالدينار، والدرهم بالدرهم – علي بن أبي طالب ٢٢٦١

ذ

- ذاك عند أوان ذهاب العلم – زياد بن لبيد ٤٠٤٨
- ذباب، ذباب – وائل بن حجر ٣٦٣٦

ذبح رسول الله ﷺ عمَّن اعتمر من نسائه – أبو هريرة ٣١٣٣

- ذبحتُ أرنبين بمروة فأتيت بهما النبي ﷺ – محمد بن صيفي ٣١٧٥
- ذروني ما تركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم بسؤالهم – أبو هريرة ٢
- ذِكْرُ الله – أبو الدرداء ٣٧٩٠
- ذُكر عند ابن عباس، ما يقطع الصلاة، فذكروا الكلب والحمار والمرأة – الحسن

العرني ٩٥٣
- ذُكر لرسول الله ﷺ رجل نام ليلة حتى أصبح عبدالله بن مسعود ١٣٣٠
- ذكروا عند عائشة أن عليًا كان وصيًّا – الأسود بن يزيد ١٦٢٦
- ذلك الرجل أرفع أُمتي درجة في الجنة – أبو سعيد الخدري ٤٠٧٧
- ذلك عاجل بُشرى المؤمن – أبو ذر الغفاري ٤٢٢٥
- الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء – عمر بن الخطاب ٢٢٥٣
- الذهب بالورق رِبًا، إلا هاء وهاء – عمر بن الخطاب ٢٢٥٩
- ذهبت أنا وأبو بكر وعمر – علي بن أبي طالب ٩٨
- ذَهَبَتْ فرسٌ له، فأخذها العَدُوُّ – ابن عمر ... ٢٨٤٧
- ذهبت النبوة وبقيت المبشراتُ – أم كُرْز الكعْبيَّة ٣٨٩٦
- ذيلك ذراعٌ – أبو هريرة ٣٥٨٢

ر

- الرؤيا ثلاثٌ: فبشرى من الله – أبو هريرة ٣٩٠٦
- الرُّؤيا الحسنة من الرَّجُل الصالح جُزءٌ – أنس بن مالك ٣٨٩٣
- رؤيا الرجل المسلم الصالح، جُزءٌ – أبو سعيد الخدري ٣٨٩٥
- الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءًا – ابن عمر ٣٨٩٧
- الرُّؤيا على رِجْل طائر مالم تُعْبر – أبو رزين العقيلي ٣٩١٤
- رؤيا المؤمن جزءٌ من ستَّة وأربعين جُزءًا – أبو هريرة ٣٨٩٤
- الرؤيا من الله، والحلْم من الشيطان – أبو قتادة ٣٩٠٩
- الراكب خلف الجنازة والماشي منها حيث شاء – المغيرة بن شعبة ١٤٨١
- رآني رسول الله ﷺ وأنا أبول قائمًا، فقال: يا عمر لا تبل قائمًا – عمر بن الخطاب ٣٠٨
- رأى رسول الله ﷺ رجلًا توضأ فترك موضع الظفر على قدمه – عمر بن الخطاب ٦٦٦
- رأى رسول الله ﷺ رجلًا يتوضأ فقال: لا تسرف – ابن عمر ٤٢٤
- رأى رسول الله ﷺ قومًا يتوضؤون، وأعقابهم تلوح – عبدالله بن عمرو ٤٥٠
- رأى رسول الله ﷺ نخامة في قبلة المسجد – عبدالله بن عمر ٧٦٣
- رأى عيسى ابن مريم رجُلًا يَسرقُ – أبو هريرة ٢١٠٢
- رأى النبي ﷺ رجلًا يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين – قيس بن عمرو ١١٥٤
- رأى النبي ﷺ شيخًا يمشي – أبو هريرة ٢١٣٥
- رأيت أبا رافع مولى رسول الله ﷺ، رأى الحسن بن علي وهو يصلي – أبو سعد رجل من أهل الكوفة ١٠٤٢
- رأيت ابن عمر اشترى عمامة لها علم – أبو عمر مولى أسماء ٣٥٩٤
- رأيت الأصيلع عمر بن الخطاب يُقَبِّلُ الحجر ويقول – عبدالله بن سرجس ٢٩٤٣
- رأيت امرأة سوداء ثائرة الرَّأس، خرجت – عبدالله بن عمر ٣٩٢٤
- رأيت أنس بن مالك صلى على جنازة رجل فقام حيال رأسه – أبو غالب الباهلي ١٤٩٤
- رأيت بلالًا يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ مثنى مثنى، ويقيم واحدة – أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ٧٣٢
- رأيت جابر بن عبدالله يصلي الصلوات بوضوء واحد – الفضل بن مبشر ٥١١
- رأيت رسول الله ﷺ أُتي بتمر عتيق – أنس بن مالك ٣٣٣٣
- رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة، رفع

يديه حتى يحاذي بهما منكبيه – ابن عمر ٨٥٨
– رأيت رسول الله ﷺ إذا فرغ من سبعه جاء – المطلب بن أبي وداعة السهمي ٢٩٥٨
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ ثلاثًا ثلاثًا – عبدالله بن أبي أوفى ٤١٦
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ غرفة غرفة – ابن عباس ٤١١
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ فخلل أصابعَ رجليه بخنصره – المستورد بن شداد ٤٤٦
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ فخلل لحيته – أبو أيوب الأنصاري ٤٣٣
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ فمسح رأسه مرة – سلمة بن الأكوع ٤٣٧
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ فمسح رأسه مرة – عثمان بن عفان ٤٣٥
– رأيت رسول الله ﷺ توضأ وعليه عمامة قطرية – أنس بن مالك ٥٦٤
– رأيت رسول الله ﷺ حين دخل في الصلاة، قال: الله أكبر كبيرًا، الله أكبر كبيرًا – جبير ابن مطعم ٨٠٧
– رأيت رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة ضُحى – جابر بن عبدالله ٣٠٥٣
– رأيت رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة من بطن الوادي – أم جندب الأزدية ٣٥٣٢
– رأيت رسول الله ﷺ صلى فسلم مرة واحدة – سلمة بن الأكوع ٩٢٠
– رأيت رسول الله ﷺ صلى يوم الفتح، فجعل نعليه عن يساره – عبدالله بن السائب ١٤٣١
– رأيت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك توضأ واحدة واحدة – عمر بن الخطاب ٤١٢
– رأيت رسول الله ﷺ في كنيفه مستقبل القبلة – ابن عمر ٣٢٣
– رأيت رسول الله ﷺ هذه منه بيضاء – أبو جحيفة ٣٦٢٨
– رأيتُ رسُول الله ﷺ يأكُلُ القثاء بالرُّطَبِ – عبدالله بن جعفر ٣٣٢٥
– رأيت رسول الله ﷺ يخلل لحيته – عمار بن ياسر ٤٢٩
– رأيت رسول الله ﷺ يرفع يديه في الصلاة حذو منكبيه حين يفتتح الصلاة – أبو هريرة . ٨٦٠
– رأيت رسول الله ﷺ يسم غنمًا في آذانها – أنس بن مالك ٣٥٦٥
– رأيت رسول الله ﷺ يصلي بالبئر العليا في ثوب – كيسان بن جرير الأموي ١٠٥٠
– رأيت رسول الله ﷺ يصلي حافيًا ومتنعلًا – عبدالله بن عمرو ١٠٣٨
– رأيت رسول الله ﷺ يصلي، فكان إذا ركع سوى ظهره – وابصة بن معبد ٨٧٢
– رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد متوشحًا به – عمر بن أبي سلمة ١٠٤٩
– رأيت رسول الله ﷺ يلتوي في اليوم من الجوع – عمر بن الخطاب ٤١٤٦
– رأيت رسول الله ﷺ يمسح على الخفين والعمامة – عمرو بن حريث ٥٦٢
– رأيت السائب بن خباب يشم ثوبه – محمد ابن عمرو بن عطاء ٥١٦
– رأيت عثمان وعليًا يتوضآن ثلاثًا ثلاثًا – شقيق بن سلمة ٤١٣
– رأيت على زينب بنت رسول الله ﷺ قميص حرير – أنس بن مالك ٣٥٩٨
– رأيت عليًا توضأ فغسل قدميه إلى الكعبين – أبو حية بن قيس الكوفي ٤٥٦
– رأيت في المنام أني أُهاجر من مكة إلى أرض بها نخل – أبو موسى الأشعري ٣٩٢١
– رأيتُ في يدي سوارين من ذهب – أبو هريرة ٣٩٢٢
– رأيتُ ليلة أُسري بي على باب الجنة مكتوبا – أنس بن مالك ٢٤٣١
– رأيت النبي ﷺ أتي بدلو فمضمض منه –

واثل بن حجر ٦٥٩

- رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه – واثل بن حجر ٨٨٢
- رأيت النبي ﷺ حامل الحسن بن علي على عاتقه – أبو هريرة ٦٥٨
- رأيت النبي ﷺ رمى الجمرة، يوم النحر، على ناقة له صهباء – قدامة بن عبدالله العامري ٣٠٣٥
- رأيت النبي ﷺ صلى جالسًا على يمينه، وهو وجع – واثل بن حجر ١٢٢٤
- رأيت النبي ﷺ قد حلق الإبهام والوسطى ورفع التي تليهما – واثل بن حجر ٩١٢
- رأيت النبي وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة – عبدالله بن عمر ١٤٨٢
- رأيت النبي ﷺ واضعًا يده اليمنى على فخذه اليمنى في الصلاة – أبو مالك نمير الخزاعي ٩١١
- رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر، وعليه عمامة سوداء – عمرو بن حريث ١١٠٤
- رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر وعليه عمامة سوداء – عمرو بن حريث ٣٥٨٤
- رأيت النبي ﷺ يخطب على ناقة، وحبشي آخذ بخطامها – قيس بن عائذ أبو كاهل الأحمسي ١٢٨٤

رأيت النبي ﷺ يصلي الظهر والعصر في ثوب واحد، متلببًا به – كيسان بن جرير الأموي ١٠٥١

- رأيت النبي ﷺ يصلي فأخذ شماله بيمينه – واثل بن حجر ٨١٠
- رأيتُ النبي ﷺ يطوفُ بالبيت على راحلته – عامر بن واثلة ٢٩٤٩
- رأيت النبي ﷺ ينفتل عن يمينه وعن يساره في الصلاة – عبدالله بن عمرو ٩٣١
- رأيت النبي ﷺ يوم النحر عند جمرة العقبة – أم جندب الأزدية ٣٠٣١
- رأيتُ يد طلحة شلاء – قيس بن أبي حازم ... ١٢٨
- رأيتك تصفر لحيتك بالورس؟ – عبيد بن جريج عن ابن عمر ٣٦٢٦
- ربِّ! أعني ولا تُعِنْ عليّ – ابن عباس ٣٨٣٠
- رب اغفر لي وارحمني واجبرني وارزقني وارفعني – ابن عباس ٨٩٨
- رَبِّ اغفر لي وتُبْ عليّ – ابن عمر ٣٨١٤
- رب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع – أبو هريرة ١٦٩٠
- الربا ثلاثة وسبعون بابًا – عبدالله بن مسعود . ٢٢٧٥
- الربا سبعون حوبًا – أبو هريرة ٢٢٧٤
- ربما اختلفت يدي ويد رسول الله ﷺ في الوضوء من إناء واحد – أم صبية خولة بن قيس الجهنية ٣٨٢
- ربما ذكرت قول الشاعر وأنا أنظر إلى وجه رسول الله ﷺ على المنبر – عبدالله بن عمر .. ١٢٧٢
- ربما فركته من ثوب رسول الله ﷺ بيدي – عائشة ٥٣٧
- الرجل أحق بهبته مالم يثب منها – أبو هريرة . ٢٣٨٧
- رجلٌ ضعيفٌ، مستضعفٌ – معاذ بن جبل ... ٤١١٥
- رجُلٌ مُجاهِدٌ في سبيل الله بنفسه وماله – أبو سعيد الخدري ٣٩٧٨
- رحم الله الأنصار – عمرو بن عوف المزني .. ١٦٥
- رَحِمَ الله حارس الْحرَسِ – عقبة بن عامر الجهَني ٢٧٦٩
- رحم الله رجلًا قام من الليل فصلى وأيقظ امرأته فصلَّت – أبو هريرة ١٣٣٦
- رحم الله عبدًا سمحًا إذا باع – جابر بن عبدالله ٢٢٠٣
- رَحِم الله المُحَلِّقين – ابن عمر ٣٠٤٤
- رخَّص رسول الله ﷺ في الرُّقْية من الحية والعقرب – عائشة ٣٥١٧
- رخص رسول الله ﷺ لرعاء الإبل في البيتوتة – عاصم بن عدي ٣٠٣٧

- رخص رسول الله ﷺ للحبلى التي تخاف على نفسها – أنس بن مالك ١٦٦٨
- رخص رسول الله ﷺ للنساء في التصفيق، وللرجال في التسبيح – ابن عمر ١٠٣٦
- رخص للكبير الصائم في المباشرة – ابن عباس ١٦٨٨
- رُدِّيه فيه، ثُمَّ اعجنيه – أُمُّ أَيْمَن ٣٣٣٦
- رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى يستيقظ – عائشة ٢٠٤١
- رَفَعَت امْرَأَة صَبِيًّا لها إلى النبي ﷺ – جابر ابن عبدالله ٢٩١٠
- ركعت إلى جنب أبي، فطبقت فضرب يدي – مصعب بن سعد ٨٧٣
- رمقت النبي ﷺ شهرًا، فكان يقرأ في الركعتين قبل الفجر – ابن عمر ١١٤٩
- رَمْيًا بني إسماعيل – فإنَّ أَبَاكُمْ كان راميًا – ابن عباس ٢٨١٥

ز

- الزَّادُ والرَّاحِلَةُ – ابن عمر ٢٨٩٦
- زار أبو هريرة قومه أبينا يعني قرية – عطاء بن مسلم الخراساني ٣٣٣٨
- الزَّعِيمُ غَارِم، وَالدَّيْنُ مَقْضِي – أبو أمامة الباهلي ٢٤٠٥
- الزمْهُ – ثعلبة التميمي ٢٤٢٨
- زوروا القبور، فإنها تذكركم الآخرة – أبوهريرة ١٥٦٩
- زويت لي الأرض حتى رأيت مشارقها ومغاربها – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٣٩٥٢
- زينوا القرآن بأصواتكم – البراء بن عازب ... ١٣٤٢

س

- سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم أعتقا – أبو الحسن مولى بني نوفل ٢٠٨٢
- سُئل ابن عمر: في أي شهر اعتمر رسول الله ﷺ؟ – عروة بن الزبير ٢٩٩٨
- سُئل أنس بن مالك: أخضب رسول الله ﷺ؟ – حميد الطويل ٣٦٢٩
- سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم الإبل – البراء بن عازب ٤٩٤
- سُئل رسول الله ﷺ كم تجرُّ المرأة من ذيلها؟ قال: شبرًا – أُم سلمة ٣٥٨٠
- سئل عن القنوت في صلاة الصبح – أنس بن مالك ١١٨٣
- سئل النبي ﷺ أي الصلاة أفضل؟ قال: طول القنوت – جابر بن عبدالله ١٤٢١
- سئل النبي ﷺ عن الجنب، هل ينام أو يأكل أو يشرب؟ – جابر بن عبدالله ٥٩٢
- سُئل النبي ﷺ عن الرجل يغفل عن الصلاة – أنس بن مالك ٦٩٥
- سئل النبي ﷺ عن صلاة الليل فقال: يصلي مثنى مثنى – ابن عمر ١٣٢٠
- سأبعث معكم رجلًا أمينًا – حذيفة بن اليمان ١٣٥
- سابقني النبي ﷺ فسبقته – عائشة ١٩٧٩
- الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله – أبو هريرة ٢١٤٠
- ساقي القوم آخرهم شربًا – أبو قتادة ٣٤٣٤
- سأل ابن عمر رجلٌ فقال: كيف أوتر؟ قال: أوتر بواحدة – المطلب بن عبدالله ١١٧٦
- سأل رجل النبي ﷺ: يصلي في الثوب الذي يأتي فيه أهله؟ – جابر بن سمرة ٥٤٢
- سأل صفوان بن المعطل رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله إني سائلك عن أمر – أبو هريرة ١٢٥٢
- سألت أبا أيوب الأنصاري: كيف كانت الضحايا – عطاء بن يسار ٣١٤٧
- سألت أبا سعيد الخدري عن صلاة رسول الله ﷺ – قزعة بن يحيى البصري ٨٢٥
- سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض – يونس بن جبير ٢٠٢٢

- سألت أم سلمة عن الرجل يصبح، وهو جنب، يريد الصوم؟ – نافع مولى ابن عمر .. ١٧٠٤
- سألت أن رسول الله ﷺ سبح في سفر – عبدالله بن عبدالله بن نوفل ٦١٤
- سألت أنس بن مالك عن قراءة النبي ﷺ فقال – قتادة ١٣٥٣
- سألت أنس بن مالك عن القنوت – محمد بن سيرين ١١٨٤
- سألتُ جابر بن عبدالله عن الضَّبُعِ – عبدالرحمن بن أبي عمار ٣٢٣٦
- سألت جابر بن عبدالله، وأنا أطوف بالبيت – محمد بن عباد بن جعفر ١٧٢٤
- سألتُ رافع بن خديج قال: كنا نكري الأرض – حنظلة بن قيس ٢٤٥٨
- سألت رسول الله ﷺ: أيما أفضل؟ الصلاة في بيتي أو لصلاة في المسجد؟ – عبدالله ابن سعد ١٣٧٨
- سألت رسول الله ﷺ: متى تنقطع معرفة العبد من الناس؟ – أبو موسى الأشعري ١٤٥٣
- سألت رسول الله ﷺ ﴿يوم تبدل الأرض غير الأرض – على الصراط – عائشة ٤٢٧٩
- سألتُ رسول الله ﷺ عن الكلب الأسود · أبو ذر الغفاري ٣٢١٠
- سألت رسول الله ﷺ عن مؤاكلة الحائض – عبدالله بن سعد ٦٥١
- سألت سليمان بن يسار عن الثوب يصيبه المني – عمرو بن ميمون ٥٣٦
- سألتُ سهل بن سعد: هل رأيت النقيَّ؟ أبو حازم ٣٣٣٥
- سألت عائشة: أكان النبي ﷺ يصلي الضحى؟ – معاذة العدوية ١٣٨١
- سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل – عبدالله بن شقيق العقيلي ١٢٢٨
- سألت عائشة عن صوم النبي ﷺ؟ فقالت – أبو سلمة ١٧١٠
- سألت عائشة عن المسح على الخفين – شريح بن هانيء ٥٥٢
- سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ – مسروق بن الأجدع الهمداني ١١٨٥
- سألت عائشة فقلت: أي أُمَّه أخبريني عن مرض رسول الله ﷺ – عبيدالله بن عبدالله ... ١٦١٨
- سألت عائشة، قلت: يا أم المؤمنين أفتيني عن وتر رسول الله ﷺ – سعد بن هشام ١١٩١
- سألت عائشة: كم كان صداق نساء النبي ﷺ؟ – أبو سلمة ١٨٨٦
- سألت عبدالله بن عباس وعبدالله بن عمر، عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل – عامر الشعبي ١٣٦١
- سألْتُ فضالة بن عُبيد عن تعليق اليد في العُنُق؟ – عبدالرحمن بن محيريز الجمحي .. ٢٥٨٧
- سألت في زمن عثمان بن عفان، والناس متوافرون، عن صلاة الضحى – عبدالله بن الحارث ١٣٧٩
- سألت النبي ﷺ فقلت: إن بيني وبين المسجد طريقًا قذرة – امرأة من بني عبدالأشهل ٥٣٣
- سألنا عائشة، بأي شيء كان يوتر رسول الله ﷺ؟ – عبدالعزيز بن جريج ١١٧٣
- سألنا عليًا عن تطوع رسول الله ﷺ بالنهار فقال: إنكم لا تطيقونه – عاصم بن ضمرة السلولي ١١٦١
- سأله رجل فقال: أقرأ والإمام يقرأ؟ – أبو الدرداء الأنصاري ٨٤٢
- سأله رجل: كم أفيض على رأسي وأنا جنب؟ – أبو هريرة ٥٧٨
- سِبَابُ المسْلم فُسُوقٌ، وقِتَالُهُ كُفْرٌ – ابن مسعود ٣٩٣٩
- سِبابُ المسلمِ فسوقٌ وقتاله كفر – عبدالله بن

مسعود ٦٩

- سبحان الله رب العالمين - ربيعة بن كعب الأسلمي ٣٨٧٩
- سبحان الله وبحمده - ربيعة بن كعب الأسلمي ٣٨٧٩
- سبحانك أللهم وبحمدك، وتبارك اسمك - أبو سعيد الخدري ٨٠٤
- سبحانك أللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك، ولا إله غيرك - عائشة ٨٠٦
- سبع مواطن لا تجوز فيها الصلاة - عمر بن الخطاب ٧٤٧
- ستر ما بين الجن وعورات بني آدم، إذا دخل الكنيف - علي بن أبي طالب ٢٩٧
- سترت سهوة لي، تعني الداخل بستر فيه تصاوير - عائشة ٣٦٥٣
- ستصالحكم الروم صُلْحًا آمنًا - ذو مخمر الحبشي ٤٠٨٩
- سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الآفاقُ - أنس بن مالك ٢٧٨٠
- ستكون فتن يصبح الرجل فيها مؤمنًا ويمسي كافرًا - أبو أمامة الباهلي ٣٩٥٤
- سجدت مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، ليس فيها من المفصل شيء - أبو الدرداء الأنصاري ١٠٥٦
- سجدنا مع رسول الله ﷺ في ﴿إذا السماء انشقت﴾ و﴿اقرأ باسم ربك﴾ - أبو هريرة .. ١٠٥٨
- سحر النبي ﷺ يهودي من يهود بني زريق - عائشة ٣٥٤٥
- السَّفَرُ قِطْعَةٌ من العذاب - أبو هريرة ٢٨٨٢
- سقط عقد عائشة، فتخلفت لالتماسه - عمار بن ياسر ٥٦٥
- سقْيُ الماء - سعد بن عبادة ٣٦٨٤
- سقيت النبي ﷺ من زمزم، فشرب قائمًا - ابن عباس ٣٤٢٢
- سكتتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ - سمرة ابن جندب ٨٤٤
- سل ربَّك العفو والعافية، في الدُّنيا والآخرة - أنس بن مالك ٣٨٤٨
- سلَّ رسول الله ﷺ سعدًا ورش على قبره ماء - أبو رافع ١٥٥١
- السلام عليكم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١
- السلام عليكم دار قوم مؤمنين - أبو هريرة ... ٤٣٠٦
- السلام عليكم، دار قوم مؤمنين، أنتم لنا فرط وإنا بكم لاحقون - عائشة ١٥٤٦
- السلام عليكم ورحمة الله - عمار بن ياسر ... ٩١٦
- سلم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من العصر - عمران بن الحصين ١٢١٥
- سلوا الله علمًا نافعًا، وتعوَّذوا بالله من علم لا ينفع - جابر بن عبدالله ٣٨٤٣
- سَمِّ الله عز وجل - عمر بن أبي سلمة ٣٢٦٥
- سمع رسول الله ﷺ يقول إذا ركع: سبحان ربي العظيم - حذيفة بن اليمان ٨٨٨
- سمع النبي ﷺ رجلًا يقول: أللهم! إني أسألك - أنس بن مالك ٣٨٥٨
- سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح ﴿والنخل باسقات لها طلع نضيد﴾ - قطبة بن مالك ... ٨١٦
- سَمِعْتُ أبا ذر يُقْسِمُ: لنزلت هذه الآية في هؤلاء الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْم بَدْرٍ - قيس بن عُبادٍ .. ٢٨٣٥
- سمعت رجلًا سأل زيد بن أرقم: هل شهدت مع رسول الله ﷺ عيدين في يوم؟ - إياس بن أبي رملة الشامي ١٣١٠
- سمعت رسول الله ﷺ إذا قال: ولا الضالين، قال: آمين - علي بن أبي طالب .. ٨٥٤
- سمعت رسول الله ﷺ رافعًا صوته، يأمُرُ بقتل الكلاب - عبدالله بن عمر ٣٢٠٣
- سَمِعْتُ رسول الله ﷺ يقرأ على المنبر: ﴿وأعِدُّوا لهم مااستطعتم من قُوة﴾ - عقبة ابن عامر الجهنيُّ ٢٨١٣
- سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن نكاحين -

أبو سعيد الخدري ١٩٣٠
- سَمِعْتُ رسول الله ﷺ يهلّ مُلَبِّدًا – عبدالله بن عمر ٣٠٤٧
- سمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب في مجلسه في المسجد – أبو غطيف الهذلي ٥١٢
- سمعت فاطمة بنت قيس تقول: إن زوجها طلقها ثلاثًا – أبو بكر بن أبي الجهم بن صخير العدوي ٢٠٣٥
- سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ أُتي بفريضة فيها جد فأعْطَاهُ ثُلُثًا – معقل بن يسار المزني ٢٧٢٢
- سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب بالطور – جبير بن مطعم ٨٣٢
- سمعته وهو في عشرة من أصحاب رسول الله ﷺ – محمد بن عمرو بن عطاء ٨٦٢
- سَمُّوا أنْتُم وكُلُوا – عائشة ٣١٧٤
- سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين وهما تمام غير قصر – ابن عباس وابن عمر ١١٩٤
- سُنَّةُ أبيكم إبراهيم – زيد بن أرقم ٣١٢٧
- سووا صفوفكم، فإن تسوية الصفوف من تمام الصلاة – أنس بن مالك ٩٩٣
- سيأتي على الناس سنواتٌ خدَّاعاتٌ يصدق فيها الكاذب – أبو هريرة ٤٠٣٦
- سيأتيكم أقوام يطلبون العلم – أبو سعيد الخدري ٢٤٧
- سيأتيها ما قُدر لها – جابر بن عبدالله ٨٩
- سيد إدامكم المِلْحُ – أنس بن مالك ٣٣١٥
- سيد طعام أهل الدنيا وأهل الجنة، اللحم – أبو الدرداء ٣٣٠٥
- سيروا بسم الله، وفي سبيل الله – صفوان بن عَسَّال ٢٨٥٧
- سيكون أمراء تشغلهم أشياء، يؤخرون الصلاة عن وقتها – عبادة بن الصامت ١٢٥٧
- سيكون قومٌ يعتدون في الدُّعاء – عبدالله بن مغفل ٣٨٦٤
- سيلي أُمورَكُمْ بعدي رجالٌ يُطفئُون من السنة – عبدالله بن مسعود ٢٨٦٥
- سيوقد المسلمون من قسي يأجوج ومأجوج – النواس بن سمعان ٤٠٧٦

ش

- الشؤم في ثلاث: في الفرس، والمرأة، والدار – عبدالله بن عمر ١٩٩٥
- الشاة من دواب الجنة – ابن عمر ٢٣٠٦
- شر الطعام طعام الوليمة، يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء – أبو هريرة ١٩١٣
- شر قتلى قتلوا تحت أديم السماء – أبو أمامة الباهلي ١٧٦
- شرقوا أو غربوا – أبو أيوب الأنصاري ٣١٨
- الشريك أحق بسقبه ماكان – أبو رافع ٢٤٩٨
- شفاء عرق النساء، ألْيَةُ شاةٍ أعْرابية – أنس ابن مالك ٣٤٦٣
- الشفاء في ثلاث – ابن عباس ٣٤٩١
- الشفعة كحل العقال – ابن عمر ٢٥٠٠
- شكونا إلى رسول الله ﷺ حر الرمضاء – خباب بن الأرت ٦٧٥
- شكونا إلى النبي ﷺ حر الرمضاء فلم يشكِنا – عبدالله بن مسعود ٦٧٦
- شهادة أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، وإقام الصلاة – عمر بن الخطاب ٦٣
- شهد عياض الأشعري عيدًا بالأنبار، فقال: ما لي لا أراكم تقلسون – عامر الشعبي ١٣٠٢
- شهدت العيد مع عمر بن الخطاب، فبدأ بالصلاة قبل الخطبة – أبو عبيد سعيد بن عبيد ١٧٢٢
- شهدت للنبي ﷺ وليمة، ما فيها لحم ولا خبز – أنس بن مالك ١٩١٠
- شهر الله ألذي تدعونه المحرم – أبو هريرة ... ١٧٤٢
- الشهر تسع وعشرون – أم سلمة ٢٠٦١
- شهر كتب الله عليكم صيامه، وسننت لكم

قيامه – أبو سلمة بن عبدالرحمن ١٣٢٨
- الشهر هكذا وهكذا وهكذا – سعد بن أبي وقاص ١٦٥٧
- شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة – أبو بكرة الثقفي ١٦٥٩
- شهيد البحر مثل شهيدي البر – أبو أمامة الباهلي ٢٧٧٨
- شهيد يمشي على وجه الأرض – جابر بن عبدالله ١٢٥
- شيطانٌ يَتْبَعُ شيْطانًا – أنس بن مالك ٣٧٦٧
- شيطانٌ يتبعُ شيطانًا – عائشة ٣٧٦٤
- شيطان يتبع شيطانة – أبو هريرة ٣٧٦٥

ص

- الصائمُ إذا أكلَ عنده الطعام، صلت عليه الملائكة – أم عمارة ١٧٤٨
- صائم رمضان في السفر كالمفطر في الحضر – عبدالرحمن بن عوف ١٦٦٦
- صارت صفية لدحية الكلبي، ثم صارت لرسول الله ﷺ بعد – أنس بن مالك ١٩٥٧
- صام رسول الله ﷺ في السفر، وأفطر – ابن عباس ١٦٦١
- صام نوح الدهر، إلا يوم الفطر ويوم الأضحى – عبدالله بن عمرو ١٧١٤
- صببت على النبي ﷺ الماء في السفر والحضر – صفوان بن عسال ٣٩١
- صحبت سعد بن مالك من المدينة إلى مكة – السائب بن يزيد ٢٩
- صدق الله ورسوله ﴿إنما أموالكم وأولادكم فتنة﴾ – بريدة بن الحصيب ٣٦٠٠
- صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا صدقته – عمر بن الخطاب ١٠٦٥
- الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي القرابة اثنتان – سلمان بن عامر الضبي ١٨٤٤
- صَدَقْتَ: المسلِمُ أخُو المسْلِم – سُوَيْد بن حنظلة ٢١١٩
- صلِّ الصلاة لوقتها، فإن أدركت الإمام يصلي بهم فصل معهم – أبو ذر الغفاري ١٢٥٦
- صل معنا هذين اليومين – بريدة بن الحصيب الأسلمي ٦٦٧
- الصلاةُ أمامك – أسامة بن زيد ٣٠١٩
- الصلاةُ بإقامة – عبدالله بن عمر ٣٠٢١
- صلاة الجالس على النصف من صلاة القائم – عبدالله بن عمرو ١٢٢٩
- صلاة الرجل في بيته بصلاة، وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة – أنس بن مالك ١٤١٣
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاة الرجل وحده أربعًا وعشرين – أبي بن كعب . ٧٩٠
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته – أبو هريرة ٧٨٦
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته خمسًا وعشرين درجة – أبو سعيد الخدري ٧٨٨
- صلاة الرجل في جماعة تفضل على صلاة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة – ابن عمر ٧٨٩
- صلاة السفر ركعتان، والجمعة ركعتان، والعيد ركعتان – عمر بن الخطاب ١٠٦٣
- صلاة في مسجد قباء كعمرة – أسيد بن ظهير الأنصاري ١٤١١
- صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه – جابر بن عبدالله ١٤٠٦
- صلاة في مسجدي هذا، أفضل من ألف صلاة فيما سواه – ابن عمر ١٤٠٥
- صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه – أبو هريرة ١٤٠٤
- صلاة الليل مثنى مثنى – ابن عمر ١٣١٩
- صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة – ابن

عمر ١١٧٥
- صلاة الليل مثنى مثنى، وتشهد في كل ركعتين - المطلب بن أبي وداعة ١٣٢٥
- صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر ١٣٢٢
- الصلاة، وما ملكت أيمانكم - أم سلمة ١٦٢٥
- الصلاة وما ملكت أيمانُكُمْ - علي بن أبي طالب ٢٦٩٨
- الصُّلْحُ جائِزٌ بين المسلمين - عمرو بن عوف المزني ٢٣٥٣
- صلوا على أخ لكم مات بغير أرضكم - حذيفة بن أسيد ١٥٣٧
- صلوا على أطفالكم فإنهم من أفراطكم - أبي هريرة ١٥٠٩
- صَلُّوا على صاحبكم - أبو قتادة ٢٤٠٧
- صلوا على كل ميت، وجاهدوا مع كل أمير - واثلة بن الأسقع ١٥٢٥
- صلوا على موتاكم بالليل والنهار - جابر بن عبدالله ١٥٢٢
- صلوا في رحالكم - ابن عباس ٩٣٨
- صلوا في رحالكم - ابن عمر ٩٣٧
- صلوا في مرابض الغنم، ولا تصلوا في أعطان الإبل - عبدالله بن مغفل المزني ٧٦٩
- الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة وأداء الأمانة، كفارة لما بينها - أبو أيوب الأنصاري ٥٩٨
- صلى ابن عباس، وهو بالبصرة على بساطه - عمرو بن دينار ١٠٣٠
- صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي ركعتين - أبو هريرة ١٢١٤
- صلى بنا رَسولُ الله ﷺ صلاة الصبح ثم أقبل علينا بوجهه - العرباض بن سارية ٤٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ في الكسوف، فلا نسمع له صوتًا - سمرة بن جندب ١٢٦٤
- صلى بنا علي يوم الجمل، صلاة ذكرنا صلاة رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري . ٩١٧
- صلى رسول الله ﷺ بامرأة من أهله، وبي، فأقامني عن يمينه - أنس بن مالك ٩٧٥
- صلى رسول الله ﷺ ذات يوم، وصعد المنبر - فاطمة بنت قيس ٤٠٧٤
- صلى رسول الله ﷺ صلاة الكسوف، فقام فأطال القيام - أسماء بنت أبي بكر ١٢٦٥
- صلى رسول الله ﷺ صلاة لا ندري أزاد أو نقص - عبدالله بن مسعود ١٢١١
- صلى رسول الله ﷺ على حصير - أبو سعيد الخدري ١٠٢٩
- صلى رسول الله ﷺ فزاد أو نقص - عبدالله بن مسعود ١٢٠٣
- صلى رسول الله ﷺ في خميصة لها أعلام - عائشة ٣٥٥٠
- صلى النبي ﷺ الظهر خمسًا فقيل له: أزيد في الصلاة؟ - عبدالله بن مسعود ١٢٠٥
- صلى النبي ﷺ العصر والشمس في حجرتي - عائشة ٦٨٣
- صلى النبي ﷺ بأصحابه صلاة، نظن أنها الصبح - أبو هريرة ٨٤٨
- صليت إلى جنب النبي ﷺ وهو يصلي من الليل تطوعًا - أبو ليلى الأنصاري ١٣٥٢
- صليت ذات ليلة مع رسول الله ﷺ فلم يزل قائمًا حتى - عبدالله بن مسعود ١٤١٨
- صليت مع رسول الله ﷺ المغرب والعشاء - أبو أيوب الأنصاري ٣٠٢٠
- صليت مع عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي على جنازة ابنة له - إبراهيم بن مسلم الهجري ١٥٠٣
- صليت مع عبدالله بن الزبير الصبح بغلس - مغيث بن سُمي ٦٧١
- صليت مع النبي ﷺ فقال رجل: الحمد لِلّه - وائل بن حجر ٣٨٠٢

- صليت مع النبي ﷺ فلما قال: ﴿ولا الضالين﴾ قال: آمين - وائل بن حجر ٨٥٥
- صليت مع النبي ﷺ وهو يقرأ في الفجر - عمرو بن حريث ٨١٧
- صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب، فرجع من رجع، وعقَّب من عقَّب - عبدالله بن عمرو .. ٨٠١
- صلينا مع رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس ثمانية عشر شهرًا - البراء بن عازب ١٠١٠
- صم شوالًا - أسامة بن زيد ١٧٤٤
- صنع بعض عمومتي للنبي ﷺ طعامًا - أنس ابن مالك ٧٥٦
- صَنَعت أُمُّ سُلَيْم للنبي ﷺ خُبْزة، وصَنعت فيها شيئًا - أنس بن مالك ٣٣٤٢
- صنعت طعامًا فدعوت رسول الله ﷺ - علي ابن أبي طالب ٣٣٥٩
- صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب - جابر بن عبدالله ٧٣
- صنفان من هذه الأمة ليس لهما في الإسلام نصيب - ابن عباس ٦٢
- الصيام جنة من النار، كجنة أحدكم من القتال - عثمان بن أبي العاص الثقفي ١٦٣٩
- صيام يوم عاشوراء، إني أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٨
- صيام يوم عرفة، إني أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٠
- الصيام يوم كذا وكذا، ونحن متقدمون - معاوية بن أبي سفيان ١٦٤٧

ض

- ضالة المسلم حرق النَّار - عبدالله بن الشخير ٢٥٠٢
- ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره - أبو رزين العقيلي ١٨١
- ضحى رسول الله ﷺ بكبش أقرن فحيل - أبو سعيد الخدري ٣١٢٨
- ضحى رسول الله ﷺ والمسلمون من بعده - ابن عمر ٣١٢٤
- ضَمَّر رسول الله ﷺ الْخَيْل - ابن عمر ٢٨٧٧

ط

- الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر - أبو هريرة ١٧٦٤
- الطاعم الشاكر له مثل أجر الصائم الصابر - سنان بن سنة الأسلمي ١٧٦٥
- طعام الواحد يكفي الاثنين - جابر بن عبدالله ٣٢٥٤
- طُفت مع عبدالله بن عمرو - محمد بن عبدالله ابن عمرو ٢٩٦٢
- الطفل يُصلى عليه - المغيرة بن شعبة ١٥٠٧
- طُفنا مع أبي عقال في مطر - داود بن عجلان ٣١١٨
- طلاق الأمة اثنتان، وعدتها حيضتان - ابن عمر ٢٠٧٩
- طلاق الأمة تطليقتان، وقرؤها حيضتان - عائشة ٢٠٨٠
- طلاق السنة أن يطلقها طاهرًا من غير جماع - عبدالله بن مسعود ٢٠٢٠
- طلب العلم فريضة على كل مسلم - أنس بن مالك ٢٢٤
- طلحة ممن قضى نحبه - معاوية بن أبي سفيان ١٢٧
- طلق أيتهما شئت - فيروز الديلمي ١٩٥١
- طُوبى لمن وجد في صحيفته استغفارًا - عبدالله بن بسر ٣٨١٨
- طَيَّبْتُ رسول الله ﷺ لإحرامه حين أحرم - عائشة ٣٠٤٢
- الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٨

ظ

- الظُّلْمُ مَطْلُ الْغني وإذا أُتْبِع أحدُكُم على مليء - أبو هريرة ٢٤٠٣
- الظَّهر يُرْكَبُ إذا كان مرهونًا - أبو هريرة ٢٤٤٠

ع

- العائد في هبته كالعائد في قيئه - ابن عباس .. ٢٣٨٥

- العائدُ في هبته كالكلب يعود في قيئه – ابن عمر ٢٣٨٦
- عادني رسول الله ﷺ ماشيًا، وأبو بكر، وأنا في بني سلمة – جابر بن عبدالله ١٤٣٦
- العارية مؤداة والمنحة مردودة – أبو أمامة الباهلي ٢٣٩٨
- العاريةُ مؤداة والمنحة مردودة – أنس بن مالك ٢٣٩٩
- العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله – رافع بن خديج ١٨٠٩
- عباد الله وضع الله الحرج إلا من اقترض من عرض أخيه شيئًا – أسامة بن شريك ٣٤٣٦
- العِبادةُ في الهَرْج كهجرةٍ إليَّ – معقل بن يسار ٣٩٨٥
- الْعَجُّ والثَّجُّ – أبو بكر الصديق ٢٩٢٤
- العجماء جرحها جبار، والمعدن جبار – عمرو بن عوف المزني ٢٦٧٤
- العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار – أبو هريرة ٢٦٧٣
- الْعجوة والصَّخرة من الجنَّة – رافع بن عمرو المزني ٣٤٥٦
- عدل رسول الله ﷺ إلى الشعب فبال – ابن عباس ٣٤١
- عدلت شهادةُ الزور بالإشراك بالله – خريم ابن فاتك الأسدي ٢٣٧٢
- عذت بعظيم، الحقي بأهلك – عائشة ٢٠٥٠
- عرضْتُ أو أُعْرِضت النهشة من الحية على رسول الله ﷺ – عمرو بن حزم ٣٥١٩
- عُرِضْتُ على رسول الله ﷺ يوم أُحُدٍ – ابن عمر ٢٥٤٣
- عُرِضت عليَّ أُمَّتي بأعمالها حسنها وسيئها – أبو ذر الغفاري ٣٦٨٣
- عُرِضْنا على رسول الله ﷺ يوم قُرَيظة – عطية القُرظي ٢٥٤١
- عَرِّفْها سنة – أبي بن كعب ٢٥٠٦
- عَرِّفْهَا سنة، فإن اعترفت فأدِّها – زيد بن خالد الجهَنيّ ٢٥٠٧
- عسى أن تجيء به أسود – عبدالله بن مسعود . ٢٠٦٨
- عشر من الفطرة – عائشة ٢٩٣
- عِظَمُ الجزاء مع عِظَم البلاء – أنس بن مالك ٤٠٣١
- عقرى حلقى ما أراها إلا حابستنا – عائشة .. ٣٠٧٣
- علام تدغَرْن أولادكن بهذا العلاق؟ – أُمُّ قيس بنت مِحْصن ٣٤٦٢
- علام يَقْتُلُ أحدُكُم أخاه؟ – أبو أُمامة بن سهل بن حنيف ٣٥٠٩
- العلم ثلاثة، فما وراء ذلك فهو فضل – عبدالله بن عمرو ٥٤
- علمني جبرئيل الوضوء، وأمرني أن أنضح تحت ثوبي – زيد بن حارثة ٤٦٢
- علمني جدي، رسول الله ﷺ كلمات أقولهن في قنوت الوتر – الحسن بن علي ١١٧٨
- علمني رسول الله ﷺ الأذان تسع عشرة كلمة والإقامة سبع عشرة كلمة – أبو محذورة الجمحي ٧٠٩
- علَّمني رسول الله ﷺ كلمات أَقُولُهُنَّ عند الكَرْبِ – أسماء ابنة عميس ٣٨٨٢
- على المرء المسلم الطاعة فيما أحب أو كره – ابن عمر ٢٨٦٤
- على اليد ما أخذت حتى تؤديه – سمرة بن جندب ٢٤٠٠
- عليٌّ مني وأنا منه – حبشي بن جنادة ١١٩
- عليك بالسجود، فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة – أبو فاطمة الأزدي . ١٤٢٢
- عليك بسبحان الله والحمد لله – أبو الدرداء . ٣٨١٣
- عليكم بالأبكار، فإنهن أعذب أفواهًا – عتبة ابن عويم بن ساعدة الأنصاري ١٨٦١
- عليكم بالإثمد – عبدالله بن عمر ٣٤٩٥
- عليكم بالإثمد عند النوم – جابر بن عبدالله .. ٣٤٩٦

- عليكم بالبغيض النافع، التلبينة - عائشة ٣٤٤٦
- عليكم بالسّنا والسَّنُّوت - أبو أبي بن أم حرام ٣٤٥٧
- عليكم بالشفاءين: العسل والقرآن - عبدالله ابن مسعود ٣٤٥٢
- عليكم بالصدق، فإنَّه مع البر أبو بكر الصديق ٣٨٤٩
- عليكم بالعود الهندي - أم قيس بنت محصن ٣٤٦٨
- عليكم بتقوى الله، والسمع والطاعة - العرباض بن سارية ٤٢
- عليكم بهذا العلم قبل أن يُقبض - أبو أمامة الباهلي ٢٢٨
- عليكم بهذه الحبة السوداء - عبدالله بن عمر . ٣٤٤٨
- عمار، ما عرض عليه أمران إلا اختار الأرشد منهما - عائشة ١٤٨
- العُمْرة إلى العُمْرة كفّارةُ مابينهُما، والحجُّ المبْرورُ - أبو هريرة ٢٨٨٨
- عُمْرةٌ في رمضان تعدل حجة - ابن عباس ... ٢٩٩٤
- عُمْرةٌ في رمضان تعْدِلُ حَجَّة - أبو معقل ٢٩٩٣
- عُمرةٌ في رمضان تعدلُ حجّة - جابر بن عبدالله ٢٩٩٥
- عُمْرةٌ في رمضان تعدِلُ حجّة - هرم بن خنبش ٢٩٩٢
- عُمْرةٌ في رمضان تعدل حجّة - وهب بن خنبش ٢٩٩١
- العمرى جائزةٌ لمن أُعْمِرها - جابر بن عبدالله ٢٣٨٣
- عن الغلام شاتان مكافئتان - أم كُرْزٍ ٣١٦٢
- عن النبي ﷺ أنه قضى في السن خمسًا من الإبل - ابن عباس ٢٦٥١
- عند اتخاذ الأغنياء الدجاج، يأذن الله بهلاك القرى - أبو هريرة ٢٣٠٧
- العهد ألّذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها فقد كفر - بريدة بن الحصيب الأسلمي ١٠٧٩
- عهد إلي النّبي الأمي ﷺ أنه لا يحبني إلا مؤمن - علي بن أبي طالب ١١٤
- عهدة الرقيق ثلاثة أيام - سمرة بن جندب ٢٢٤٤
- العين حَق - عامر بن ربيعة ٣٥٠٦
- العين وكاء السَّه - علي بن أبي طالب ٤٧٧

غ

- غارت أُمُّكُمْ - كُلُوا - أنس بن مالك ٢٣٣٤
- الغازي في سبيل الله والحاجُّ والمعْتَمِرُ - ابن عمر ٢٨٩٣
- الغداء يا بلال - بريدة بن الحصيب الأسلمي ١٧٤٩
- غدْوة أو روْحَةٌ في سبيل الله خيرٌ من الدنيا ومافيها - أبو هريرة ٢٧٥٥
- غدْوة أو رَوْحَة في سبيل الله، خيرٌ من الدُّنيا ومافيها - سهل بن سعد الساعدي ٢٧٥٦
- غدَوْنا مع رسول الله ﷺ في هذا اليوم - أنس ابن مالك ٣٠٠٨
- غزوةٌ في البحر مثل عشر غزوات - أبو الدرداء ٢٧٧٧
- غزوتُ مع رسول الله ﷺ - أمُّ عطية الأنصارية ٢٨٥٦
- غزوت مع مولاي، يوم خيبر وأنا مملوك - عمير مولى آبي اللحم ٢٨٥٥
غزونا مع أبي بكر، هوازن - سلمة بن الأكوع ٢٨٤٠
- غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة خيبر - سلمة ابن الأكوع ٣١٩٥
- غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم - أبو سعيد الخدري ١٠٨٩
- غطُّوا الإناء، وأوْكُوا السِّقاء - جابر بن عبدالله ٣٤١٠
- غير الدَّجال أخوفُني عليكم - النواس بن سمعان الكلابي ٤٠٧٥

ف

- فارجع إليهما، فأضحِكْهُما كَمَا أبْكَيْتَهُما - عبدالله بن عمرو ٢٧٨٢

- فَارْجِعْ معها - ابن عباس ٢٩٠٠
- فارجعن مأزورات، غير مأجورات - علي ابن أبي طالب ١٥٧٨
- فاستمتعوا من هذه النساء - سبرة بن معبد الجهني ١٩٦٢
- فافعلي إن شئت - الفريعة بنت مالك ٢٠٣١
- فاقدروا له قدره - النواس بن سمعان الكلابي ٤٠٧٥
- فإن أهلها يبكون عليها وإنها تعذب في قبرها - عائشة ١٥٩٥
- فأنتِ أُمّ عبدالله - عائشة ٣٧٣٩
- فإني والله ماقمت مقامي هذا - فاطمة بنت قيس ٤٠٧٤
- فتنة الرَّجُل في أَهْلِهِ وولده وجاره - حذيفة ابن اليمان ٣٩٥٥
- فرض الله على أمتي خمسين صلاة، فرجعت بذلك حتى آتي على موسى - أنس بن مالك . ١٣٩٩
- فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث - ابن عباس ١٨٢٧
- فرض رسول الله ﷺ صدقة الفطر صاعًا من شعير - ابن عمر ١٨٢٦
- فرض رسول الله ﷺ صلاة الحضر وصلاة السفر، فكنا نصلي في الحضر قبلها وبعدها - ابن عباس ١٠٧٢
- فصل مَا بين الحلال والحرام، الدف ورفع الصوت في النكاح - محمد بن حاطب ١٨٩٦
- فصم شهرين متتابعين - سلمة بن صخر البياضي ٢٠٦٢
- الفضة بالفضة والذهب بالذهب والشعير بالشعير - أبو هريرة ٢٢٥٥
- فضل الجماعة على صلاة أحدكم وحده خمس وعشرون جزءًا - أبو هريرة ٧٨٧
- فضلُ عائشة على النّساء كفضل الثريد - أنس ابن مالك ٣٢٨١
- الفطر يوم تفطرون، والأضحى يوم تضحون - أبو هريرة ١٦٦٠
- الفطرة خمس، أو خمس من الفطرة - أبو هريرة ٢٩٢
- فعل بي هؤلاء، وفعلوا - أنس بن مالك ٤٠٢٨
- فقلت لأبي محذورة: أي عم! إني خارج إلى الشام، وإني أسأل عن تأذينك - عبدالله بن محيريز ٧٠٨
- فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد - ابن عباس ٢٢٢
- فكل بنيك نحلت مثل ألذي نحلت النُّعمان؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٥
- فلا أنت قبلت ما تكلّم به - عمران بن الحصين ٣٩٣٠
- فلعلّكُمْ تأْكُلُون مُتفرقين؟ - وحشي بن حرب ٣٢٨٦
فليلج عليك عمك - عائشة ١٩٤٩
- فما سمعت إنسانًا أحسن صوتًا أوقراءة منه - البراء بن عازب ٨٣٥
- فما لي أرى جسمك ناحلًا؟ - أبو مجيبة الباهلي عن أبيه ١٧٤١
- فها أنا ذا بين أظهركم - عطية القرظي ٢٥٤٢
- فهلا قبل أن تأتيني به - صفوان بن أمية ٢٥٩٥
- الفويسقة - عائشة ٣٢٣٠
- في أحد جناحي الذُّباب سم - أبو سعيد الخدري ٣٥٠٤
- في أربعين شاة شاة، إلى عشرين ومائة - عبدالله بن عمر .... ١٨٠٥، ١٨٠٧
في الاستنجاء ثلاثة أحجار ليس فيها رجيع - خزيمة بن ثابت ٣١٥
- في ثلاثين من البقر، تبيع أو تبيعة - عبدالله ابن مسعود ١٨٠٤
- في الحرام يمين - ابن عباسؓ ٢٠٧٣
- في خمس من الإبل شاة، وفي عشر شاتان - عبدالله بن عمر ١٧٩٨
- في دية الخطإ عشرون حقة وعشرون جذعة - عبدالله بن مسعود ٢٦٣١

- في الركاز الخمس – أبو هريرة ٢٥٠٩
- في طلاق السنة: يطلقها عند كل طهر تطليقة – عبدالله بن مسعود ٢٠٢١
- في قوله تعالى ﴿ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي – خباب بن الأرت ٤١٢٧
- في كل ركعتين تسليمة – أبو سعيد الخدري . ١٣٢٤
- في كل سهو سجدتان، بعدما يسلم – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٢١٩
- في المواضح خمس خمس من الإبل – عبدالله بن عمرو ٢٦٥٥
- في نفسك شيء من أمر الجاهلية؟ – ابن عباس ٢١٣٠
- في يوم الجمعة ساعة من النهار، لا يسأل الله فيها العبد شيئًا إلا أُعطي سؤله – عمرو بن عوف المزني ١١٣٨
- فيأتي القوم فيدعوهم فيستجيبون – النواس ابن سمعان الكلابي ٤٠٧٥
- فيما اسْتطعْتُنَّ وأَطَقْتُنَّ – أميمة بنت رُقيقة ٢٨٧٤
- فيما سقت السماء والأنهار والعيون، أو كان بعلًا – عبدالله بن عمر ١٨١٧
- فيما سقت السماء والعيون، العشر – أبو هريرة ١٨١٦
- فينا نزلت، معشر الأنصار: ﴿ولا تنابزوا بالألقاب﴾ – أبو جبيرة بن الضحاك ٣٧٤١
- فيه الوضوء، وفي المني الغسل – علي بن أبي طالب ٥٠٤
- فيهم رجل مخدج اليد – علي بن أبي طالب . ١٦٧

ق

- القاتِلُ لا يَرِثُ – أبو هريرة ٢٦٤٥
- القَاتِلُ لا يَرِثُ – أبو هريرة ٢٧٣٥
- قاربوا وسددوا فإنه ليس أحد منكم ينجيه عمله – أبو هريرة ٤٢٠١
- قال أبو بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ لعمر: انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها – أنس بن مالك ١٦٣٥
- قال الله عز وجل ﴿ونُفخ في الصور﴾ – فأكون أول من رفع رأسه – أبو هريرة ٤٢٧٤
- قال الله عز وجل: افترضت على أمتك خمس صلوات – أبو قتادة بن ربعي ١٤٠٣
- قال الله عز وجل: أنا أغنى الشركاء عن الشرك – أبو هريرة ٤٢٠٢
- قال الله عز وجل: أنا أهل أن أُتقى، فلا يجعل معي إله آخر – أنس بن مالك ٤٢٩٩
- قال الله عز وجل: قَسَمْتُ الصَّلاة بيني وبين عبدي شطرين – أبو هريرة ٣٧٨٤
- قال رسول الله ﷺ لرجل: ما تقول في الصلاة؟ – أبو هريرة ٩١٠
- قال لنا رسول الله ﷺ: انطلقوا، فانطلقنا إلى بيت عائشة – قيس بن طخفة ٧٥٢
- قال له بعض المشركين، وهم يستهزئون به: إني أرى صاحبكم يعلمكم كل شيء حتى الخراءة – سلمان الفارسي ٣١٦
- قال لي رسول الله ﷺ: لا تُقع بين السجدتين – علي بن أبي طالب ٨٩٤
- قال لي النبي ﷺ: اقرأ عليَّ، فقرأت عليه – عبدالله بن مسعود ٤١٩٤
- قالت أم سليمان بن داود لسليمان: يا بنيَّ لا تكثر النوم – جابر بن عبدالله ١٣٣٢
- قالت عائشة: اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من نسائه – عكرمة ١٧٨٠
- قالت عائشة: تبارك ألذي وسع سمعه كل شيء – عروة بن الزبير ٢٠٦٣
- قالت فاطمة بنت قيس: يارسول الله إني أخاف أن يقتحم علي – عروة بن الزبير ٢٠٣٣
- قالت قريش: نحن قواطن البيت – عائشة ... ٣٠١٨
- قالت لي عائشة: يا عروة! كان أبواك من ﴿الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح﴾ – عروة بن الزبير ١٢٤
- قالت لي فاطمة: يا أنس كيف سخت

أنفسكم أن تحثوا التراب على رسول الله ﷺ؟ - أنس بن مالك ١٦٣٠

- قام رسول الله ﷺ لجنازة، فقمنا - علي بن أبي طالب ١٥٤٤

- قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم، فوعظنا موعظة بليغة وجلت منها القلوب - العرباض بن سارية ٤٢

- قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها - أبو ذر الغفاري ١٣٥٠

- قبّل رسول الله ﷺ عثمان بن مظعون وهو ميت - عائشة ١٤٥٦

- قبّلنا يد النبي ﷺ - ابن عُمر ٣٧٠٤

- قَتَل رجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتعمدًا فجلده رسول الله ﷺ - علي بن أبي طالب وعبدالله بن عمرو ٢٦٦٤

- قتلوه قتلهم الله - ابن عباس ٥٧٢

- قتيلُ الخطإ شبه العمد، قتيلُ السَّوط والعصا - عبدالله بن عمرو ٢٦٢٧

- قد أردت أن أنهى عن الغيال، فإذا فارس والروم يغيلون - جدامة بنت وهب الأسدية . ٢٠١١

- قد أفطرا - ميمونة مولاة النبي ﷺ ١٦٨٦

- قد أفلح من هُدِي إلى الإسلام ورزق الكفاف - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤١٣٨

- قد تركتكم على البيضاء، ليلها كنهارها - العرباض بن سارية ٤٣

- قد قضينا الصلاة، فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس - عبدالله بن السائب ١٢٩٠

- قد كانت إحداكن ترمي بالبعرة عند رأس الحول - أم سلمة وأم حبيبة ٢٠٨٤

- قد كنا عند النبي ﷺ ونحن نختضب - عائشة ٦٥٦

- قدم النبي ﷺ مكة صبح رابعة مضت من شهر ذي الحجة - جابر بن عبدالله ١٠٧٤

- قدمت على رسول الله ﷺ وليس اسمي عبدالله بن سلام - عبدالله بن سلام ٣٧٣٤

- قَدِمْتُ المدينة، فجلستُ إلى شيخة في مسجد النبي ﷺ - خرشة بن الحرّ ٣٩٢٠

- قَدِمْتُ المدينة فرأيتُ النبي ﷺ قائمًا على المنبر - الحارث بن حسّان ٢٨١٦

- قدمنا على رسول الله ﷺ في وفد ثقيف، فنزلوا الأحلاف على المغيرة بن شعبة - أوس بن حذيفة ١٣٤٥

- قرأ رسول الله ﷺ في صلاة الصبح بالمؤمنين - عبدالله بن السائب ٨٢٠

- قرني، ثم الذين يلونهم - عبدالله بن مسعود . ٢٣٦٢

- القضاة ثلاثة - بريدة بن الحصيب ٢٣١٥

- قضى رسول الله ﷺ أن أعيان بني الأم يتوارثون - علي بن أبي طالب ٢٧٣٩

- قضى رسول الله ﷺ أنَّ المعدن جبارٌ - عبادة ابن الصَّامِتِ ٢٦٧٥

- قضى رسول الله ﷺ أن يَعْقل المرأة عصبتُها - عبدالله بن عمرو ٢٦٤٧

- قضى رسول الله ﷺ بالدية على العاقلة - المغيرة بن شعبة ٢٦٣٣

- قضى رسول الله ﷺ بالدَّيْنِ قبْل الوصيَّة - علي بن أبي طالب ٢٧١٥

- قضى رسول الله ﷺ بالشاهد واليمين - ابن عباس ٢٣٧٠

- قضى رسول الله ﷺ بثمر النَّخل لِمَنْ أبرها - عبادة بن الصامت ٢٢١٣

- قضى رسول الله ﷺ في جَدٍّ، كان فينا، بالسُّدُس - معقل بن يسار المزني ٢٧٢٣

- قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة: عبد أو أمَةٍ - أبو هريرة ٢٦٣٩

- قضى رسول الله ﷺ في سيل مهزور - ثعلبة ابن أبي مالك ٢٤٨١

- الْقُطْ لي حصى - ابن عباس ٣٠٢٩

- قطع النبي ﷺ في مجن - ابن عمر ٢٥٨٤

- قعد رسول الله ﷺ بمنى، يوم النحر - جابر

ابن عبدالله ٣٠٥٢
- قل: أللهم! اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني - طارق بن أشيم ٣٨٤٥
- قل: أللهم! إني ظلمت نفسي ظلمًا كثيرًا - أبو بكر الصديق ٣٨٣٥
- قل: ربي الله، ثم استقم - سفيان بن عبدالله الثقفي ٣٩٧٢
- قل: لا إله إلا الله وحده - سعد بن أبي وقاص ٢٠٩٧
- ﴿قل هو الله أحد﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ - أبوهريرة ٣٧٨٧
- قلبُ الشيخ شابٌّ في حب اثنتين - أبو هريرة ٤٢٣٣
- قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - ابن عباس ٣١٣٤
- قلت لأبي: يا أبتِ إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان وعلي ههنا بالكوفة - أبو مالك الأشجعي ١٢٤١
- قلت لأرمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال فتوسدت عتبته - زيد بن خالد الجهني ١٣٦٢
- قلت لأنظرن إلى رسول الله ﷺ كيف يصلي - وائل بن حجر ٨٦٧
- قلت لخباب: بأي شيء كنتم تعرفون قراءة رسول الله ﷺ في الظهر والعصر؟ - أبو معمر عبدالله بن سخبرة الأزدي ٨٢٦
- قُلتُ لعائشة: أخبريني عن خُلُق رَسُول الله ﷺ - عائشة زوج النبي ﷺ ٢٣٣٣
- قلت لعائشة: أي أصحابه كان أحب إليه؟ - عبدالله بن شقيق ١٠٢
- قلت لعائشة: ما أرى عليَّ جناحًا أن لا أطوف بين الصفا والمروة - عروة بن الزبير . ٢٩٨٦
- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: أوصى رسول الله ﷺ بشيء؟ - طلحة بن مصرف ٢٦٩٦
- قلت لعبدالله بن أبي أوفى: رأيت إبراهيم بن رسول الله ﷺ؟ - إسماعيل بن أبي خالد ١٥١٠
- قلت لفاطمة بنت قيس: حدثيني عن طلاقك - عامر الشعبي ٢٠٢٤
- قلت للنبي ﷺ: إني كبير، ضرير، شاسع الدار - عبدالله بن أم مكتوم ٧٩٢
- قلت لها: حدثيني حديثك. قالت: اختلعت من زوجي - الربيع بنت معوذ بن عفراء ٢٠٥٨
- قلت، ورسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في كتاب الله: في يوم الجمعة ساعة - عبدالله ابن سلام ١١٣٩
- قلت: يارسول الله! أخبرني عن الوضوء قال: أسبغ الوضوء - لقيط بن صبرة ٤٠٧
- قلت: يارسول الله! أي مسجد وضع أول؟ قال: المسجد الحرام - أبو ذر الغفاري ٧٥٣
- قلت: يارسول الله! لو اتخذت من مقام إبراهيم مصلى - عمر بن الخطاب ١٠٠٩
- قلتُ يارسول الله أرضٌ ليس فيها لأحد قِسْمٌ - شريد بن سويد الثقفي ٢٤٩٦
- قلما رأيت رسول الله ﷺ يفطر يوم الجمعة - عبدالله بن مسعود ١٧٢٥
- قلنا لزيد بن أرقم: حدثنا عن رسول الله ﷺ - عبدالرحمن بن أبي ليلى ٢٥
- قلنا يارسول الله! ألا نبني لك بمنى بيتًا يظللك؟ - عائشة ٣٠٠٧
- قلنا يارسول الله ﷺ هذا السلام عليك قد عرفناه - أبو سعيد الخدرى ٩٠٣
- قُمْ أو اقْعُد فإنها نومةٌ جهنَّمِيَّةٌ - أبو أمامة الباهلي ٣٧٢٥
- قُم فصلِّ، فإن في الصلاة شفاء - أبو هريرة . ٣٤٥٨
- القنطار اثنا عشر ألف أوقية - أبو هريرة ٣٦٦٠
- قولوا: أللهم صل على محمد عبدك ورسولك - أبو سعيد الخدري ٩٠٣
- قولوا: أللّهم صل علىٰ محمد وعلىٰ آل محمد - كعب بن عجرة ٩٠٤
- قوموا، فإن للموت فزعًا - أبو هريرة ١٥٤٣
- قيل لابن عمر: إنَّا ندخُلُ على أُمرائِنا فنقول

القول. فإذا خرجنا قلنا غيره - أبو الشعثاء .. ٣٩٧٥
- قيل: يا رسول الله! كيف تعرف من لم تر من أمتك؟ - عبدالله بن مسعود ٢٨٤

ك

- الكافر يأكل في سبعة أمعاء - ابن عمر ٣٢٥٧
- كان ابن عمر إذا سمع من رسول الله ﷺ حديثًا - أبو جعفر ٤
- كان أحب ما استتر به النبي ﷺ لحاجته هدف أو حائش نخل - عبدالله بن جعفر ٣٤٠
- كان أحدُنا إذا استغنى عن أرضِهِ أعطاها بالثلث - رافع بن خديج ٢٤٦٠
- كان آخر ما عهد إلى النبي ﷺ أن لا أتخذ مؤذنًا يأخذ على الأذان أجرًا - عثمان بن أبي العاص ٧١٤
- كان إذا دخل يبدأ بالسواك - عائشة ٢٩٠
- كان الله مع الدائن حتى يقضي دينه - عبدالله ابن جعفر ٢٤٠٩
كان أنس بن مالك إذا حدث عن رسول الله ﷺ حديثًا - محمد بن سيرين ٢٤
- كان أهل بيت من الأنصار، يقال لهم آل عمرو بن حزم، يرقون - جابر بن عبدالله ٣٥١٥
- كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم - ابن عباس ٣٦٣٢
- كان أولُ من أظهر إسلامه سبعة - عبدالله بن مسعود ١٥٠
- كان بلال لا يؤخر الأذان عن الوقت - جابر ابن سمرة ٧١٣
- كان بي الناصور، فسألت النبي ﷺ عن الصلاة - عمران بن حصين ١٢٢٣
- كان جدي أوس، أحيانًا يصلي فيشير إلي وهو في الصلاة - ابن أبي أوس ١٠٣٧
- كان جعفر بن أبي طالب يحبُّ المساكين - أبو هريرة ٤١٢٥
كان حذيفة إذا مات له الميت قال: لا تؤذنوا به أحدًا - بلال بن يحيى ١٤٧٦
- كان الرجال والنساء يتوضأون على عهد رسول الله ﷺ من إناء واحد - ابن عمر ٣٨١
- كان الرجل إذا وقع على امرأته وهي حائض - ابن عباس ٦٥٠
- كان رجل من الأنصار بيته أقصى بيت بالمدينة - أبي بن كعب ٧٨٣
- كان الرَّجُلُ يَقُوتُ أَهْلَهُ قُوتًا - ابن عباس ٢١١٣
- كان رسول الله ﷺ إذا اتَّبع جنازة، لم يقعد حتى - عبادة بن الصامت ١٥٤٥
- كان رسول الله ﷺ إذا أتى المريض فدعا له، قال: - عائشة ٣٥٢٠
- كان رسول الله ﷺ إذا أخذ أهله الوَعْكُ - عائشة ٣٤٤٥
- كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يأكل وهو جنب، توضأ - عائشة ٥٩١
- كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة - عائشة ٥٨٤
- كان رسول الله ﷺ إذا توضأ خلل لحيته - أنس بن مالك ٤٣١
- كان رسول الله ﷺ إذا توضأ عرك عارضيه بعض العرك - ابن عمر ٤٣٢
- كان رسول الله ﷺ، إذا خرج من الغائط، قال: غفرانك - عائشة ٣٠٠
- كان رسول الله ﷺ إذا خرج من هذه المدينة لم يزد على ركعتين - ابن عمر ١٠٦٧
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء قال: أعوذ بالله من الخبث والخبائث - أنس بن مالك ٢٩٨
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يقول: بسم الله والسلام على رسول الله - فاطمة بنت رسول الله ﷺ ٧٧١
- كان رسول الله ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائمًا - عائشة ٨٩٣

- كان رسول الله ﷺ إذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه - عائشة ٨٦٩
- كان رسول الله ﷺ إذا رمى جمرة العقبة، مضى ولم يقف - ابن عباس ٣٠٣٣
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء حين يقضي تسليمه - أم سلمة ٩٣٢
- كان رسول الله ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع - أبو هريرة ١١٩٩
- كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر - عائشة ١١٥٨
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة استقبل القبلة، ورفع يديه - أبو حميد الساعدي ٨٠٣
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر، ثم رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - أبو حميد الساعدي ١٠٦١
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل للتهجد - ابن عباس ١٣٥٥
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يتهجد يشوص فاه بالسواك - حذيفة بن اليمان ٢٨٦
- كان رسول الله ﷺ إذا قَدِم من سفر تُلُقِّي بنا - عبدالله بن جعفر ٣٧٧٣
- كان رسول الله ﷺ أشدَّ حياء من عذراء في خدرها - أبو سعيد الخدري ٤١٨٠
- كان رسول الله ﷺ قد هم بالبوق وأمر بالناقوس فنحت - عبدالله بن زيد الأنصاري ٧٠٦
- كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل من الجنابة - عائشة ٥٧٩
- كان رسول الله ﷺ لا يصلي قبل العيد شيئًا - أبو سعيد الخدري ١٢٩٣
- كان رسول الله ﷺ لا يكل طهوره إلى أحد ولا صدقته التي يتصدق بها - ابن عباس ٣٦٢
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يمشون أمام الجنازة - أنس بن مالك ١٤٨٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يفتتحون القراءة - أنس بن مالك ٨١٣
- كان رسول الله ﷺ وأبوبكر وعُمر وعثمان ينزلون بالأبطح - ابن عمر ٣٠٦٩
- كان رسول الله ﷺ وأزواجه يغتسلون من إناء واحد - جابر بن عبدالله ٣٧٩
- كان رسول الله ﷺ وقَّت للنفساء أربعين يومًا - أنس بن مالك ٦٤٩
- كان رسول الله ﷺ يأتي الخلاء فيقضي الحاجة، ثم يخرج - علي بن أبي طالب ٥٩٤
- كان رسول الله ﷺ يَأكُلُ الرُّطب بالبِطِّيخ - سهل بن سعد ٣٣٢٦
- كان رسول الله ﷺ يأكُلُ طعامًا في ستَّة نفر من أصحابه - عائشة ٣٢٦٤
- كان رسول الله ﷺ يأمُرُ بالصدقة - أبو مسعود البدري ٤١٥٥
- كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام - صفوان بن عسال ٤٧٨
- كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة طاويًا - ابن عباس ٣٣٤٧
- كان رسول الله ﷺ يتعوذ من عين الجان - أبو سعيد الخدري ٣٥١١
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالمد - سفينة مولى رسول الله ﷺ ٢٦٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالمد - عائشة ٢٦٨
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ ثلاثًا ثلاثًا - أبو مالك الأشعري ٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس ابن مالك ٥٠٩
- كان رسول الله ﷺ يجنب ثم ينام ولا يمس ماء - عائشة ٥٨١
- كان رسول الله ﷺ يُجيبُ دعوة المملوك - أنس بن مالك ٢٢٩٦
- كان رسول الله ﷺ يحب أن يليه المهاجرون

والأنصار، ليأخذوا عنه - أنس بن مالك ... ٩٧٧
- كان رسول الله ﷺ يُحِبُّ الحلواء والعسل - عائشة ٣٣٢٣
- كان رسول الله ﷺ يخرج إلى العيد ماشيًا، ويرجع ماشيًا - ابن عمر ١٢٩٥
- كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد، فيصلي بالناس ركعتين - أبو سعيد الخدري ١٢٨٨
- كان رسول الله ﷺ يخطب قائمًا، غير أنه كان يقعد قعدة، ثم يقوم - جابر بن سمرة ... ١١٠٥
- كان رسول الله ﷺ يدني إليّ رأسه وهو مجاور - عائشة ١٧٧٨
- كان رسول الله ﷺ يرفع يديه مع كل تكبيرة، في الصلاة المكتوبة - عمير بن قتادة ٨٦١
- كان رسول الله ﷺ يركع فيضع يديه على ركبتيه، ويجافي بعضديه - عائشة ٨٧٤
- كان رسول الله ﷺ يستحب أن يؤخر العشاء - أبو برزة الأسلمي ٧٠١
- كان رسول الله ﷺ يسلم في كل ثنتين، ويوتر بواحدة - عائشة ١١٧٧
- كان رسول الله ﷺ يسوي الصف حتى يجعله مثل الرمح أو القدح - النعمان بن بشير ٩٩٤
- كان رسول الله ﷺ يصل شعبان برمضان - أم سلمة ١٦٤٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي إلى جذع إذ كان المسجد عريشًا - أبي بن كعب ١٤١٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ٢٨٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا الظهر، فنسمع منه الآية بعد الآيات - البراء بن عازب ٨٣٠
- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا، فيطيل في الركعة الأولى من الظهر ويقصر في الثانية - أبو قتادة الأنصاري ٨١٩
- كان رسول الله ﷺ يصلي الركعتين قبل الغداة، كأن الأذان بأذنيه - ابن عمر ١١٤٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي ركعتين قبل الفجر - عائشة ١١٥٠
- كان رسول الله ﷺ يصلي على الخمرة - ميمونة بنت الحارث زوج النبي ﷺ ١٠٢٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي في السفر ركعتين، لا يزيد عليهما - عبدالله بن عمر ١١٩٣
- كان رسول الله ﷺ يصلي المغرب، فجئت فقمت عن يساره، فأقامني عن يمينه - جابر ابن عبدالله ٩٧٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ابن عمر ١٣١٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ويوتر بركعة - ابن عمر ١١٧٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي وأنا إلى جنبه - عائشة ٦٥٢
- كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام من كل شهر - عائشة ١٧٠٩
- كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول: لا يفطر - ابن عباس ١٧١١
- كان رسول الله ﷺ يصوم عاشوراء - عائشة . ١٧٣٣
- كان رسول الله ﷺ يضرب في الخمر بالنِّعال والجريد - أنس بن مالك ٢٥٧٠
- كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة، كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله .. ١٣٨٣
- كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله ٩٠٢
- كان رسول الله ﷺ يعلمهم إذا خرجوا إلى المقابر - بريدة بن الحصيب الأسلمي ١٥٤٧
- كان رسول الله ﷺ يعود المريض ويشيع الجنازة - أنس بن مالك ٤١٧٨
- كان رسول الله ﷺ يغتسل من الجنابة ثم يستدفىء بي قبل أن أغتسل - عائشة ٥٨٠
- كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر ويوم الأضحى - ابن عباس ١٣١٥

- كان رسول الله ﷺ يفتتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ – عائشة ٨١٢
- كان رسول الله ﷺ يقبّل وهو صائم – عائشة . ١٦٨٤
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة: ﴿الٓم تنزيل﴾ – ابن عباس ٨٢١
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة ﴿الٓم تنزيل﴾ و﴿هل أتى على الإنسان﴾ – سعد بن أبي وقاص ٨٢٢
- كان رسولُ الله ﷺ يقرأ بنا في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر، ويسمعنا الآية أحيانًا – أبو قتادة الأنصاري ٨٢٩
- كان رسول الله ﷺ يقوم إلى أصل شجرة – جابر بن عبدالله ١٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يكثر أن يقول في ركوعه وسجوده: سبحانك اللهم – عائشة ٨٨٩
- كان رسول الله ﷺ يلبس قميصًا قصير اليدين والطول – ابن عباس ٣٥٧٧
- كان رسول الله ﷺ يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول: لا تختلفوا، فتختلف قلوبكم – عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٧٦
- كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل، ويحيى آخره – عائشة ١٣٦٥
- كان رسول الله ﷺ ينام حتى ينفخ – عائشة .. ٤٧٤
- كان رسول الله ﷺ ينهانا عَنْهُ – عمر بن الخطاب ٢٨٢٠
- كان رسول الله ﷺ ينهى عن ركوب النُّمور – معاوية بن أبي سفيان ٣٦٥٦
- كان رسول الله ﷺ يُهدي من المدينة عائشة ٣٠٩٤
- كان رسول الله ﷺ يوتر بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و ﴿قل هو الله أحد﴾ – أبي بن كعب ١١٧١
- كان رسول الله ﷺ يوتر بسبع أو بخمس، لا يفصل بينهن بتسليم ولا كلام – أم سلمة ١١٩٢
- كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة – عائشة ١١٩٦
- كان رسول الله ﷺ يوجز ويتم الصلاة – أنس ابن مالك ٩٨٥
- كان زكريا نجارًا – أبو هريرة ٢١٥٠
- كان زيد بن أرقم يكبر على جنائزنا أربعًا – عبدالرحمن بن أبي ليلى ١٥٠٥
- كان شعر رسول الله ﷺ شعرًا رجلًا، بين أُذنيه – أنس بن مالك ٣٦٣٤
- كان شيب رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة – ابن عمر ٣٦٣٠
- كان ضِجاعُ رسول الله ﷺ أدمًا حشوه ليفٌ – عائشة ٤١٥١
- كان على الطريق غصن شجرة يؤذي الناس فأماطها رجلٌ – أبو هريرة ٣٦٨٢
- كان فراشها بحيال مسجد رسول الله ﷺ – أم سلمة ٩٥٧
- كان في عماء، ما تحته هواء – أبو رزين العقيلي ١٨٢
- كان فيما أنزل الله من القرآن، ثم سقط – عائشة ١٩٤٢
- كان فيمن كان قبلكم رجلٌ اشترى عقارًا – أبو هريرة ٢٥١١
- كان لا يصيب النبي ﷺ قَرْحةٌ ولا شوكةٌ إلا وضع عليه الحناء – سلمى أُمّ رافع ٣٥٠٢
- كان لرسول الله ﷺ حصير يبسط بالنهار ويحتجره بالليل – عائشة ٩٤٢
- كان لرسول الله شعر، دون الجمة، فوق الوفرة – عائشة ٣٦٣٥
- كان لرسول الله ﷺ قدح قوارير يشرب فيه – ابن عباس ٣٤٣٥
- كان لنعل النبي ﷺ قبالان – أنس بن مالك .. ٣٦١٥
- كان لنعل النبي ﷺ قبالان – عبدالله بن العباس ٣٦١٤
- كان لي من رسول الله ﷺ مُدْخلان – وهو يصلي يتنحنح لي – علي بن أبي طالب ٣٧٠٨

- كان موضع مسجد النبي ﷺ لبني النجار، وكان فيه نخل ومقابر للمشركين - أنس بن مالك ٧٤٢
- كان الناس في عهد رسول الله ﷺ إذا قام المصلي يصلي - أم سلمة بنت أبي أمية ١٦٣٤
- كان النبي ﷺ، ثم أبو بكر، ثم عمر، يصلون العيد قبل الخطبة - ابن عمر ١٢٧٦
- كان النبي ﷺ إذا أُتي بالسبي، أعطى أهل البيت جميعًا - عبدالله بن مسعود ٢٢٤٨
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى الصبح - عائشة ١٧٧١
- كان النبي ﷺ إذا توضأ صلى ركعتين ثم خرج إلى الصلاة - عائشة ١١٤٦
- كان النبي ﷺ إذا توضأ فوضع يده في الإناء سمّى الله، ويسبغ الوضوء، ثم يقوم مستقبل القبلة - أم المؤمنين عائشة ١٠٦٢
- كان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله ألذي أذهب عني الأذى أنس بن مالك ٣٠١
- كان النبي ﷺ إذا دخلت العشر، أحيا الليل - عائشة ١٧٦٨
- كان النبي ﷺ إذا ذهب المذهب، أبعد - المغيرة بن شعبة ٣٣١
- كان النبي ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع قال: سمع الله لمن - عبدالله بن أبي أوفى ٨٧٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن - عائشة ١١٩٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى يوم عيد أو غيره، نصبت الحربة بين يديه - ابن عمر ١٣٠٥
- كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه - علي ابن أبي طالب ٨٦٤
- كان النبي ﷺ إذا قام على المنبر، استقبله أصحابه بوجوههم - ثابت الأنصاري ١١٣٦
- كان النبي ﷺ إذا لقي الرجل فكلمه، لم يصرف وجهه عنه - أنس بن مالك ٣٧١٦

كان النبي ﷺ إذا مشى، مشى أصحابه أمامه - جابر بن عبدالله ٢٤٦

- كان النبي ﷺ تخرج له حربة في السفر، فينصبها فيصلي إليها - ابن عمر ٩٤١
- كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم تمرات - أنس بن مالك ١٧٥٤
- كان النبي ﷺ لا يعود مريضًا إلا بعد ثلاث - أنس بن مالك ١٤٣٧
- كان النبي ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يغدي أصحابه من صدقة الفطر - ابن عمر ١٧٥٥
- كان النبي ﷺ وأهله يغتسلون من إناء واحد - علي بن أبي طالب ٣٧٥
- كان النبي ﷺ يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه - هلب الطائي ٨٠٩
- كان النبي ﷺ يبيت جنبًا، فيأتيه بلال - عائشة ١٧٠٣
- كان النبي ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ما لا يجتهد في غيره - عائشة ١٧٦٧
- كان النبي ﷺ يحبُّ القَرْعَ - أنس بن مالك .. ٣٣٠٢
- كان النبي ﷺ يخطب قائمًا، ثم يجلس، ثم يقوم فيقرأ آيات - جابر بن سمرة ١١٠٦
- كان النبي ﷺ يدني رأسه إلي وأنا حائض - عائشة ٦٣٣
- كان النبي ﷺ يركع قبل الجمعة أربعًا - ابن عباس ١١٢٩
- كان النبي ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ١٣٢١
- كان النبي ﷺ يصلي بعرفة، فجئت أنا والفضل على أتان - ابن عباس ٩٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي الركعتين عند الإقامة - علي بن أبي طالب ١١٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي صلاة الهجير التي

تدعونها الظهر - أبو برزة الأسلمي ٦٧٤
- كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ٩٤٨
- كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ١٣٥٨
- كان النبي ﷺ يصلي المغرب، ثم يرجع إلى بيتي فيصلي ركعتين - عائشة ١١٦٤
- كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ١٣٥٩
- كان النبي ﷺ يصلي وأنا بحذائه، وربما أصابني ثوبه إذا سجد - ميمونة ٩٥٨
- كان النبي ﷺ يعتكف كل عام عشرة أيام - أبو هريرة ١٧٦٩
- كان النبي ﷺ يُعجبه الفأل الحسنُ ويكره الطيرة - أبو هريرة ٣٥٣٦
- كان النبي ﷺ يعلمنا أن لا نبادر الإمام بالركوع والسجود - أبو هريرة ٩٦٠
- كان النبي ﷺ يُعوِّذ الحسن والحسين - ابن عباس ٣٥٢٥
- كان النبي ﷺ يقبِّل في شهر الصوم - عائشة ١٦٨٣
- كان النبي ﷺ يقرأ في المغرب: ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - ابن عمر ٨٣٣
- كان النبي ﷺ يقرأ وهو قاعد - عائشة ١٢٢٦
- كان النبي ﷺ يكبر بين أضعاف الخطبة - سعد بن عائذ المؤذن ١٢٨٧
- كان النبي ﷺ يكْرَهُ الشِّكال من الخيْلِ - أبو هريرة ٢٧٩٠
- كان النبي ﷺ ينهى عن رُكوب النُّمُور - شمعون بن زيد أبو ريحانة الأزدي ٣٦٥٥
- كان نومه ذلك وهو جالس - ابن عباس ٤٧٦
- كان يُنْبذ لرسول الله ﷺ في تور من حجارة - جابر بن عبدالله ٣٤٠٠
- كان يُنبذ لرسول الله ﷺ فيشربه يومه ذلك - ابن عباس ٣٣٩٩
- كان يومًا يصومه أهل الجاهلية - عبدالله بن عمر ١٧٣٧
- كانت إحدانا إذا حاضت أمرها النبي ﷺ أن تأتزر بإزار - عائشة ٦٣٦
- كانت إحدانا إذا كانت حائضًا، أمرها النبي ﷺ أن تأتزر في فور حيضتها - عائشة ٦٣٥
- كانت إحدانا في فورها أول ما تحيض تشد عليها إزارًا - أم حبيبة ٦٣٨
- كانت امرأة تصلي خلف النبي ﷺ حسناء من أحسن الناس - ابن عباس ١٠٤٦
- كانت أُمِّي تُعالجني للسُّمْنَةِ - عائشة ٣٣٢٤
- كانت الأنبياء تَدْخُلُ الْحَرَم مُشاةً حُفاةً - عبدالله بن عباس ٢٩٣٩
- كانت الأنصار بعيدة منازلهم من المسجد، فأرادوا أن يقتربوا - ابن عباس ٧٨٥
- كانت تحتي امرأة وكنت أحبها، وكان أبي يبغضها - عبدالله بن عمر ٢٠٨٨
- كانت حبيبة بنت سهل تحت ثابت بن قيس ابن شماس، وكان رجلًا دميمًا - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٥٧
- كانت عامَّة وصية رسول الله ﷺ حين حضرته الوفاة - أنس بن مالك ٢٦٩٧
- كانت للنبي ﷺ مُكْحُلةٌ يَكْتحل منها ثلاثًا ابن عباس ٣٤٩٩
- كانت المتعة في الحج لأصحاب محمد ﷺ خاصة - أبو ذر الغفاري ٢٩٨٥
- كانت النفساء على عهد رسول الله ﷺ تجلس أربعين يومًا - أم سلمة ٦٤٨
- كانت يمين رسول الله ﷺ التي يحلف بها - رفاعة بن عرابة الجهني ٢٠٩١
كأني أرى وبيص الطيب في مَفْرِقِ رَسُول الله ﷺ - عائشة ٢٩٢٨
- كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ وعليه عمامةٌ

سوداء - عمرو بن حريث ٢٨٢١
- كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ وعليه عمامة سوداء - عمرو بن حريث ٣٥٨٧
- كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ وهو يحكي نبيا من الأنبياء ضربه قومه - عبدالله بن مسعود .. ٤٠٢٥
- كَبري الله مائة مرة ، واحمدي الله - أم هانئ ٣٨١٠
- كتب ربكم على نفسه بيده قبل أن يخلق الخلق - أبو هريرة ١٨٩
- كتب الضحاك بن قيس إلى النعمان بن بشير : أخبرنا ، بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ يوم الجمعة - عبيدالله بن عبدالله ١١١٩
- كسر عظم الميت ككسر عظم الحي في الإثم - أم سلمة ١٦١٧
- كسر عظم الميت ككسره حيًّا - عائشة ١٦١٦
- كسفت الشمس في حياة رسول الله ﷺ، فخرج رسول الله ﷺ إلى المسجد - عائشة . ١٢٦٣
- كُفَّ جُشاءك عَنَّا - ابن عمر ٣٣٥٠
- كفارات الخطايا إسباغ الوضوء على المكاره - أبو هريرة ٤٢٨
- كفارة واحدة - سلمة بن صخر البياضي ٢٠٦٤
- كُفْرٌ بامرىء ادِّعَاءُ نسب لا يعرفه - عبدالله بن عمرو ٢٧٤٤
- كَفَّرَ رسول الله ﷺ بِصَاعٍ من تَمرٍ - ابن عباس ٢١١٢
- كَفِّرْ عن يمينك - مالك بن نضلة ٢١٠٩
- كفن رسول الله ﷺ في ثلاث رياط بيض سحولية - عبدالله بن عمر ١٤٧٠
- كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب : قميصه الذي قبض فيه - ابن عباس ١٤٧١
- كفى بالسَّيْفِ شاهدًا - سعد بن عبادة ٢٦٠٦
- كل أمر ذي بال، لا يبدأ فيه بالحمد، أقطع - أبو هريرة ١٨٩٤
كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون - أنس بن مالك ٤٢٥١
- كُلُّ شراب أسكر فهو حرامٌ - عائشة ٣٣٨٦
- كل صلاة لا يقرأ فيها بأم الكتاب، فهي خداج - عائشة ٨٤٠
- كل صلاة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب، فهي خداج، فهي خداج - عبدالله بن عمرو ٨٤١
- كُلُّ عرفة موقفٌ - جابر بن عبدالله ٣٠١٢
- كلٌّ على خير، هؤلاء يقرءون القرآن ويدعون الله - عبدالله بن عمرو ٢٢٩
- كل عمل ابن آدم يضاعف، الحسنة بعشر أمثالها - أبو هريرة ١٦٣٨
- كُلُّ عمل ابن آدم يُضاعف له : الحسنة - أبو هريرة ٣٨٢٣
- كُلُّ غُلام مرتهنٌ بعقيقته - سمرة بن جندب .. ٣١٦٥
- كُلُّ قَسْم قُسِمَ في الجاهلية، فهو على ما قُسِمَ - ابن عباس ٢٤٨٥
- كُلْ ماردَّت عليك قوْسُك - أبو ثعلبة الخشني ٣٢١١
- كل مال يكون هكذا فهو وبالٌ على صاحبه - أنس بن مالك ٤١٦١
- كُلُّ مخموم القلب، صدوق اللسان - عبدالله ابن عمرو ٤٢١٦
- كُلُّ مُسْتلحق اسْتُلْحق بعد أبيه، ألذي يُدْعى له - عبدالله بن عمرو ٢٧٤٦
- كُلُّ مُسْكرٍ حَرَامٌ - أبو موسى الأشعري ٣٣٩١
- كُلُّ مُسْكر حَرَامٌ - عبدالله بن عمر ٣٣٨٧
- كُلُّ مُسْكر حرامٌ على كُلِّ مؤمنٍ - معاوية بن أبي سفيان ٣٣٨٩
- كل مسكر حرام وما أسكر كثيره، فقليله حرامٌ - عبدالله بن عمر ٣٣٩٢
- كُلُّ مُسْكِرٍ خَمرٌ وَكُلُّ خَمرٍ حرامٌ - ابن عمر .. ٣٣٩٠
- كُلُّ المسْلم على المسلم حرامٌ دمُهُ وماله - أبو هريرة ٣٩٣٣
- كُلْ مِنْ مال يتيمك غير مُسْرِفٍ - عبدالله بن عمرو ٢٧١٨
- كلام ابن آدم عليه لا له - أُمُّ حبيبة ٣٩٧٤
كلمة حقٍّ عند ذي سلطان جائر - أبو أمامة

الباهلي ٤٠١٢
- الكلمة الحكمة ضالة المؤمن - أبو هريرة ... ٤١٦٩
- كلمتان، خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في الميزان - أبو هريرة ٣٨٠٦
- كُلُوا بسم الله من حواليها، واعفُوا رأْسها - واثلة بن الأسقع الليثي ٣٢٧٦
- كُلُوا البلح بالتَّمْر - عائشة ٣٣٣٠
- كُلُوا جميعًا ولا تفرَّقوا، فإنَّ البركة مع الجماعة - عمر بن الخطاب ٣٢٨٧
- كُلُوا الزَّيت وادَّهِنُوا بِهِ، فإنَّهُ مُبَارَكٌ - أبو هريرة ٣٣٢٠
- كُلُوا، فما أَعْلم رسول الله ﷺ رأى رغيفا مرققًا بعينه - أنس بن مالك ٣٣٣٩
- كُلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٥
- كُلُوه إن شئتم فإن ذكاته ذكاةُ أُمِّهِ - أبو سعيد الخدري ٣١٩٩
- كلوه، فإنَّه من صيد البحر - أبو هريرة ٣٢٢٢
- كمْ تَسْتَنْظِرُهُ - من أين أصبت هذا؟ - لا خير فيها - ابن عباس ٢٤٠٦
- كم مضى من الشهر؟ - أبو هريرة ١٦٥٦
- الْكَمْأة من المنِّ ألذي أنزل الله على بني إسرائيل - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ... ٣٤٥٤
- الكمأة من المنِّ والعجوةُ من الجنَّة - أبو هريرة ٣٤٥٥
الكَمْأَةُ من المنّ، وماؤها شفاءٌ للعين - جابر ابن عبدالله ٣٤٥٣
- كمل من الرجال كثيرٌ - أبو موسى الأشعري ٣٢٨٠
- كُنَّ أزواج النبي ﷺ يتهادين الجراد على الأطباق - أنس بن مالك ٣٢٢٠
- كنَّ نساء المؤمنات يصلين مع النبي ﷺ صلاة الصبح - عائشة ٦٦٩
- كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ - البراء بن عازب ١٠٠٦
- كنا جلوسًا مع أنس بن مالك، وعنده ابنة له - ثابت البناني ٢٠٠١
- كُنَّا، زمان رسول الله ﷺ، وقليلٌ مانجِدُ الطَّعَامَ - جابر بن عبدالله ٣٢٨٢
- كُنَّا على عهد رسول الله ﷺ نأكل ونَحْنُ نَمْشي - ابن عمر ٣٣٠١
- كُنا عند رسول الله ﷺ فأتاه رجُلٌ - أبو هريرة وزيد بن خالد وشبل ٢٥٤٩
- كنا عند عمار، في اليوم ألذي يشك فيه - صلة بن زفر ١٦٤٥
- كنا عند النبي ﷺ، فخطَّ خطًّا - جابر بن عبدالله ١١
- كنا في مجلس فجاء النبي ﷺ - عبيد الجهني ٢١٤١
- كنا قعودًا في المسجد مع أبي هريرة فأذن المؤذن - أبو الشعثاء سُليم بن أسود المحاربي ٧٣٣
- كنا لا نعد الصفرة والكدرة شيئًا - أم عطية .. ٦٤٧
- كنا مع ابن عمر في سفر، فصلى بنا، ثم انصرفنا معه وانصرف - حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ١٠٧١
- كُنَّا مع رسول الله ﷺ بتبوك، نشتري ونبيع، وهو يرانا ولا ينهانا - خارجة بن زَيْدٍ ٢٨٢٣
- كُنا مع رسول الله ﷺ حين اعْتَمَر - عبدالله بن أبي أوفى ٢٩٩٠
- كنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته فمر بقوم ابن عمر ٤٢٩٧
- كنا مع رسول الله ﷺ في سفر، فتغيمت السماء وأشكلت علينا القبلة - عامر بن ربيعة ١٠٢٠
- كُنَّا مع رسول الله ﷺ في سفر، فحضر الأضحى - ابن عباس ٣١٣١
- كنا مع رسول الله ﷺ وإنما وجهنا واحد - أبي بن كعب ١٦٣٣
- كُنَّا مع رسول الله ﷺ ونحن بذي الحليفة -

رافع بن خديج ٣١٣٧
- كُنَّا مع النبي ﷺ، ونَحْنُ مُحرِمُون - عائشة .. ٢٩٣٥
- كنا مع النَّبي ﷺ ونحن فتيان حزاورة جندب بن عبدالله ٦١
- كُنَّا نَأكُلُ علٰى عهد رسول الله ﷺ في المسجد، الخبز واللَّحْم - عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي ٣٣٠٠
- كُنَّا نأكل لحُوم الخيْلِ - جابر بن عبدالله ٣١٩٧
- كنا نبيع سرارينا وامهات أولادنا - جابر بن عبدالله ٢٥١٧
- كُنَّا نتحدَّثُ أنَّ أصحاب رسول الله ﷺ كانوا، يوم بدر - البراء بن عازب ٢٨٢٨
- كنا نتقي الكلام والانبساط إلى نسائنا على عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر ١٦٣٢
- كنا نجمع ثم نرجع فنقيل - أنس بن مالك ... ١١٠٢
- كنا نحيض عند النبي ﷺ، فيأمرنا بقضاء الصوم - عائشة ١٦٧٠
- كنا نخابر ولا نرى بذلك باسًا - ابن عمر ٢٤٥٠
- كنا نخرج زكاة الفطر إذا كان فينا رسول الله ﷺ - أبو سعيد الخدري ١٨٢٩
- كنا نرى الاجتماع إلى أهل الميت - جرير ابن عبدالله البجلي ١٦١٢
- كنا نسلم في الصلاة، فقيل لنا: إن في الصلاة لشغلًا - عبدالله بن مسعود ١٠١٩
- كنا نشتري الطعام من الركبان جزافًا - ابن عمر ٢٢٢٩
- كنا نصلي مع رسول الله ﷺ صلاة الظهر بالهاجرة - المغيرة بن شعبة ٦٨٠
- كنا نصلي مع النبي ﷺ الجمعة ثم نرجع، فلا نرى للحيطان فيئًا نستظل به - سلمة بن الأكوع ١١٠٠
- كنا نصلي مع النبي ﷺ في شدة الحر - أنس ابن مالك ١٠٣٣
- كنا نصلي المغرب على عهد رسول الله ﷺ - رافع بن خديج ٦٨٧
- كنا نعزل على عهد رسول الله ﷺ والقرآن ينزل - جابر بن عبدالله ١٩٢٧
- كنا نقرأ في الظهر والعصر خلف الإمام في الركعتين الأوليين - جابر بن عبدالله ٨٤٣
- كنا نلقى النفر من قريش، وهم يتحدثون - العباس بن عبدالمطلب ١٤٠
- كنا ننام في المسجد على عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر ٧٥١
- كُنَّا ننبذ لرسول الله ﷺ في سقاء، فنأخذ قبضة من تمر - عائشة ٣٣٩٨
- كنا ننهى أن نصف بين السواري، على عهد رسول الله ﷺ - قرة بن إياس المزني ١٠٠٢
- كنت أتعرق العظم وأنا حائض، فيأخذه رسول الله ﷺ - عائشة ٦٤٣
- كنت أتوضأ أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد - عائشة ٣٦٨
- كنت أجهز إلى الشام وإلى مصر - نافع بن عطاء ٢١٤٨
- كنت أخدم النبي ﷺ فكان إذا أراد أن يغتسل، قال: ولِّني - إياد أبو السمح خادم رسول الله ﷺ ٦١٣
- كُنْتُ أدلُو الدَّلْوَ بِتمْرةٍ - علي بن أبي طالب .. ٢٤٤٧
- كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ فيه - زينب بنت جحش ٤٧٢
- كنت أُستحاض حيضة كثيرة طويلة - أم حبيبة بنت جحش ٦٢٢
- كنت أسمع قراءة النبي ﷺ بالليل وأنا على عريشي - أم هانىء بنت أبي طالب ١٣٤٩
- كنت أصنع لرسول الله ﷺ ثلاثة آنية من الليل مخمرة - عائشة ٣٦١
- كُنْتُ أضعُ لرسول الله ﷺ ثلاثة آنية من الليل مُخمَّرة - عائشة ٣٤١٢
- كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد -

عائشة ٣٧٦
- كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد - ميمونة ٣٧٧
- كُنت أفْتِلُ القلائد لهدي النبي ﷺ - عائشة .. ٣٠٩٥
- كُنت أفرق خلف يافوخ رسول الله ﷺ - عائشة ٣٦٣٣
- كنت ألعب بالبنات وأنا عند رسول الله ﷺ - عائشة ١٩٨٢
- كنت امرأ أستكثر من النساء، لا أرى رجلًا كان يصيب من ذلك ما أصيب - سلمة بن صخر البياضي ٢٠٦٢
- كنت أوضيء رسول الله ﷺ أنا قائمة وهو قاعد - أم عياش مولاة رقية بنت النبي ﷺ .. ٣٩٢
- كنت بين امرأتين لي، فضربت إحداهما الأخرى - حمل بن مالك ٢٦٤١
- كنت خادم النبي ﷺ فجيء بالحسن أو الحسين - إياد أبو السمح خادم رسول الله ﷺ ٥٢٦
- كُنتُ رِدْف النبي ﷺ فما زلت أسمعه يُلبي حتى رمى جمرة العقبة - الفضل بن عباس .. ٣٠٤٠
- كنت شريكي في الجاهلية - سائب بن أبي السائب ٢٢٨٧
- كنت عند النبي ﷺ، فأتاه رجل فقال: إني رأيت البارحة، فيما يرى النائم - ابن عباس ١٠٥٣
- كُنتُ غُلامًا، شابًّا، عزبًا، في عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر ٣٩١٩
- كنت فيمن قَدم رسول الله ﷺ في ضعفة أهله - ابن عباس ٣٠٢٦
- كنت قائد أبي حين ذهب بصره، فكنت إذا خرجت به إلى الجمعة فسمع الأذان استغفر لأبي أمامة - عبدالرحمن بن كعب بن مالك ١٠٨٢
- كنت مع ابن عمر، فتخلفت فأوترت - سعيد ابن يسار ١٢٠٠
- كنت مع ابن عمر، فسمع صوت طبل فأدخل إصبعيه في أذنيه - مجاهد ١٩٠١
- كنت مع أبي بالقاع من نمرة، فمر بنا ركبٌ وأناخوا - عبدالله بن أقرم الخزاعي ٨٨١
- كنت مع رسول الله ﷺ في سفر، فقال: هل من ماء؟ - أنس بن مالك ٥٤٨
- كنت مع رسول الله ﷺ في لحافه، فوجدت ما تجد النساء من الحيضة - أم سلمة ٦٣٧
- كنت مع سلمان، فرأى رجلًا ينزع خفيه للوضوء - أبو مسلم مولى زيد بن صوحان .. ٥٦٣
- كنت مع النبي ﷺ في سفر، فأراد أن يقضي حاجته - مرة بن وهب بن جابر الثقفي ٣٣٩
- كنت مع النبي ﷺ في سفر، فتنحى لحاجته - أنس بن مالك ٣٣٢
- كنت مع النبي ﷺ وعليه رداء نجراني - أنس ابن مالك ٣٥٥٣
- كنت نهيتكم عن الأوعية فانتبذوا فيه - بريدة بن الحصيب ٣٤٠٥
- كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها - ابن مسعود ١٥٧١
- كُنتُ نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة أيام - نبيشة الخير ٣١٦٠
- الكوثر نهر في الجنة، حافتاه من ذهب - ابن عمر ٤٣٣٤
- كُونُوا على مشاعِركُم - يزيد بن شيبان ٣٠١١
- الكيس من دان نفسه، وعمل لما بعد الموت - أبو يعلى شداد بن أوس ٤٢٦٠
- كيف أصبحتم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١
- كيف أنت، يا أبا ذر وموتًا يُصيبُ الناس - أبو ذر الغفاري ٣٩٥٨
- كيف بكم وبزمان يوشك أن يأتي - عبدالله ابن عمرو ٣٩٥٧
- كيف تجدك؟ - أنس بن مالك ٤٢٦١
- كيف يُفْلِحُ قومٌ خضبوا وجه نبيهم بالدَّم - أنس بن مالك ٤٠٢٧

- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - أبو أيوب الأنصاري ٢٢٣٢
- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - عبدالله بن بسر المازني ٢٢٣١

ل

- لئن بقيت إلى قابل لأصومن اليوم التاسع - ابن عباس ١٧٣٦
- لئن عشتُ، إن شاء الله لأنهين أن يُسمّى رباحٌ - عمر بن الخطاب ٣٧٢٩
- لا أُحَرِّمُ يعني الضبَّ - ابن عمر ٣٢٤٢
- لا آذن لك، ولا كرامة، ولا نعمة عين - صفوان بن أمية ٢٦١٣
- لا - اسمعوا مايقول سيدكم - سعد بن عبادة الأنصاري ٢٦٠٥
- لا أعرفن ما يحدث أحدكم عني الحديث وهو متكىء على أريكته - أبو هريرة ٢١
- لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى الصباح - عائشة ١٣٤٨
- لا آكُلُ مُتَّكِئًا - أبو جحيفة ٣٢٦٢
- لا آكُلُهُ، ولا أُحَرِّمُهُ - خزيمة بن جزء ٣٢٤٥
- لا ألفين أحدكم متكئًا على أريكته، يأتيه الأمر مما أمرت به - أبو رافع القبطي مولى رسول الله ﷺ ١٣
- لا إله إلا الله الحليم الكريم - ابن عباس ٣٨٨٣
- لا إله إلا الله، لا يسبقها عملٌ - أُمُّ هانىء ... ٣٧٩٧
- لا إله إلا الله ويلٌ للعرب من شر قد اقترب - زينب بنت جحش ٣٩٥٣
- لا، أما أنا فقد عافاني الله - عائشة ٣٥٤٥
- لا، إنما ذلك عِرق، وليس بالحيضة - عائشة ٦٢٤
- لا بأس بالحيوان، واحدًا باثنين يدًا بيد - جابر بن عبدالله ٢٢٧١
- لا تؤخروا الجنازة إذا حضرت - علي بن أبي طالب ١٤٨٦
- لا تؤذي امرأة زوجها إلا قالت زوجته من الحور العين - معاذ بن جبل ٢٠١٤
- لا تأكل إلا أن يخزق - عدي بن حاتم ٣٢١٥
- لا تأكُلوا بالشمال - جابر بن عبدالله ٣٢٦٨
- لا تأكلوا البصل - عقبة بن عامر الجهني ٣٣٦٦
- لا تبادروني بالركوع ولا بالسجود - معاوية ابن أبي سفيان ٩٦٣
- لا تبتئسي على حميمك فإن ذلك من حسناته - عائشة ١٤٥١
- لا تبتاعوا الذهب بالذهب إلا مِثلًا بمثل - قبيصة بن ذؤيب الخزاعي ١٨
- لا تبتع صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٢
- لا تبرز فخذك، ولا تنظر إلى فخذ حي ولا ميت - علي بن أبي طالب ١٤٦٠
- لا تبع ماليس عندك - حكيم بن حزام ٢١٨٧
- لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه - أبو هريرة ٢٢١٥
- لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - عبدالله ابن عمر ٢٢١٤
- لا تبيعوا الماء - إياس بن عبدالمزني ٢٤٧٦
- لا تتخذوا بيوتكم قبورًا - ابن عمر ١٣٧٧
- لا تتخذوا شيئًا فيه الرُّوح غرضًا - ابن عباس ٣١٨٧
- لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون - عبدالله بن عمر ٣٧٦٩
- لا تجزىء صلاة لا يقيم الرجل فيها صلبه في الركوع والسجود - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٨٧٠
- لا تَجِفُّ الأرْض من دم الشهيد - أبو هريرة . ٢٧٩٨
- لا تجمعن جُوعًا وكذبًا - أسماء بنت يزيد ... ٣٢٩٨
- لا تجمعوا بين الرطب والزَّهْو - أبو قتادة ... ٣٣٩٧
- لا تجني عليه، ولا يجني عليك - الخشخاش العنبري ٢٦٧١
- لا تجني نفسٌ على أخرى - أُسامة بن شريك ٢٦٧٢
- لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية - أبو هريرة ٢٣٦٧

- لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة - عبدالله بن عمرو ٢٣٦٦
- لا تحد على ميت فوق ثلاث، إلا امرأة تحد على زوجها - أم عطية ٢٠٨٧
- لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان أو المصة والمصتان - أم الفضل ١٩٤٠
- لا تحرم المصة والمصتان - عائشة ١٩٤١
- لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة: لعامل عليها - أبو سعيد الخدري ١٨٤١
- لا تحل الصدقة لغني، ولا لذي مرة سوي - أبو هريرة ١٨٣٩
- لا تحلفوا بآبائكم - ابن عمر ٢١٠١
- لا تحلفوا بالطواغي - عبدالرحمن بن سمرة ٢٠٩٥
- لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورةٌ - أبو طلحة ٣٦٤٩
- لا تدرجوه في أكفانه حتى أنظر إليه - أنس ابن مالك ١٤٧٥
- لا تَدعُوا العشاء ولو بِكَفٍّ من تَمر - جابر بن عبدالله ٣٣٥٥
- لا تدفنوا موتاكم بالليل إلا أن تضطروا - جابر بن عبدالله ١٥٢١
- لا تُديموا النظر إلى المجذومين - ابن عباس ٣٥٤٣
- لا تذبحوا إلا مُسِنة - جابر بن عبدالله ٣١٤١
- لا تذهب الليالي والأيام حتى تشرب فيها طائفة من أمتي الخمر - أبو أمامة الباهلي ... ٣٣٨٤
- لا ترجعوا بعدي كُفارًا - جرير بن عبدالله ... ٣٩٤٢
- لا ترفعوا أبصاركم إلى السماء أن تلتمع - ابن عمر ١٠٤٣
- لاتزال أمتي على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب - العباس بن عبدالمطلب ٦٨٩
- لا تزال طائفة من أمتي قوامة على أمر الله - أبو هريرة ٧
- لا تزال طائفة من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم - قرة بن إياس المزني ٦
- لا تزالُ هذه الأمةُ بخير ما عظَّمُوا هذه الحرْمة - عياش بن أبي ربيعة المخزومي ٣١١٠
- لا تزوج المرأة المرأة، ولا تزوج المرأة نفسها - أبو هريرة ١٨٨٢
- لا تزوجوا النساء لحسنهن، فعسى حسنهن أن يرديهن - عبدالله بن عمرو ١٨٥٩
- لا تُسَافِرُ المرأةُ سفر ثلاثة أيام - أبو سعيد الخدري ٢٨٩٨
- لا تسأل المرأة زوجها الطلاق في غيركنهه - ابن عباس ٢٠٥٤
- لا تَسُبُّها فإنها تنفي الذُّنُوب - أبو هريرة ٣٤٦٩
- لا تسبوا أصحابَ محمدٍ ﷺ - ابن عمر ١٦٢
- لا تسبوا أصحابي - أبو هريرة ١٦١
- لا تَسُبوا الرِّيح، فإنها من روح الله - أبو هريرة ٣٧٢٧
- لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو هريرة ١٤٠٩
- لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد - عبدالله بن عمرو ١٤١٠
- لا تشرب الخمر - أبو الدرداء ٣٣٧١
- لا تصوم المرأة، وزوجها شاهد - أبو هريرة ١٧٦١
- لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم - عبدالله بن بسر ١٧٢٦
- لا تضربن إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي ذباب ١٩٨٥
- لا تَطْبُخوا فيها - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٣١
- لا تَعُدْ في صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٠
- لا تعزروا فوق عشرة أسواط - أبو هريرة ٢٦٠٢
- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - جابر بن عبدالله ٢٥٤
- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - حذيفة ابن اليمان ٢٥٩
- لا تغالوا صداق النساء، فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا - عمر بن الخطاب ١٨٨٧

- لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - ابن عمر ٧٠٤
- لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - أبو هريرة ٧٠٥
- لا تفدوا علينا سنة نبينا محمد ﷺ - عمرو ابن العاص ٢٠٨٣
- لا تفعل، فإنَّك إنْ فعلْتَ لم تُرْفَعْ، ضالَّةً - علي بن أبي طالب ٢٨٠٩
- لا تفعلوا كما يفعل أهل فارس - أبو أمامة الباهلي ٣٨٣٦
- لا تفعلي يا قيلة - قيلة أم بني أنمار ٢٢٠٤
- لا تفقع أصابعك وأنت في الصلاة - علي بن أبي طالب ٩٦٥
- لا تُقام الحدود في المساجد - ابن عباس ... ٢٥٩٩
- لا يقبل الله صلاة الحائض إلا بخمار - عائشة ٦٥٥
- لا تُقتل نفسٌ ظُلمًا إلا كان على ابن آدم الأول - عبدالله بن مسعود ٢٦١٦
- لا تقتلوا أولادكم سرًّا، فوالذي نفسي بيده إن الغيل ليدرك الفارس - أسماء بنت يزيد ابن السكن ٢٠١٢
- لا تقدموا صيام رمضان بيوم ولا يومين - أبو هريرة ١٦٥٠
- لا تقضين ولا تفصلن إلا بما تعلم - معاذ بن جبل ٥٥
- لا تُقطع اليد إلا في رُبُع دينار فصاعدًا - عائشة ٢٥٨٥
- لا تقولوا: السلام على الله، فإن الله هو السلام - عبدالله بن مسعود ٨٩٩
- لا تقوم الساعة إلا وطائفة من أمتي ظاهرون على الناس - معاوية بن أبي سفيان ٩
- لا تقُومُ السَّاعة حتى تطلع الشمس من مغربها - أبو هريرة ٤٠٦٨
- لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قومًا صغار الأعين - أبو سعيد الخدري ٤٠٩٩
- لا تقوم الساعة حتى تُقاتلوا قومًا صغار الأعين - أبو هريرة ٤٠٩٧
- لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم - حذيفة ابن اليمان ٤٠٤٣
- لا تقوم الساعة حتى تكون أدنى مسالح المسلمين ببولاء - عمرو بن عوف ٤٠٩٤
- لا تَقُومُ السَّاعةُ حتى تكون عشر آياتٍ - حذيفة بن أسيد ٤٠٤١
- لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آياتٍ: طلوع الشمس - حذيفة بن أسيد أبو سريحة ٤٠٥٥
- لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد - أنس بن مالك ٧٣٩
- لا تقومُ الساعة حتى يحسِر الفراتُ - أبو هريرة ٤٠٤٦
- لا تقومُ الساعةُ حتى يفيض المالُ - أبو هريرة ٤٠٤٧
- لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم - أبو هريرة ٤٠٧٨
- لا تكثروا الضحك - أبو هريرة ٤١٩٣
- لا تكذبوا علي، فإن الكذب عَلَي يولج النار - علي بن أبي طالب ٣١
- لا تكرعوا، ولكن اغسلوا أيديكم - ابن عمر ٣٤٣٣
- لا تُكرِهوا مرضاكم على الطعام والشراب - عقبة بن عامر الجهني ٣٤٤٤
- لا تكن مثل فلان، كان يقوم الليل فترك قيام الليل - عبدالله بن عمرو ١٣٣١
- لا تلقوا الأجلاب - أبو هريرة ٢١٧٨
- لا تمنعوا إماء الله أن يصلين في المسجد - ابن عمر ١٦
- لا تناجشوا - أبو هريرة ٢١٧٤
- لا تنبذوا التمر والبسر جميعًا - أبو هريرة ٣٣٩٦
- لا تنزلوا على جواد الطريق، - جابر بن عبدالله ٣٧٧٢
- لا تنظر المرأة إلى عورة المرأة - أبو سعيد

الخدري ٦٦١
– لا تُنْفِقُ المرأة من بيتها شيئًا إلا بإذن زوجها – أبو أمامة الباهلي.......................... ٢٢٩٥
– لا تنكح الثيب حتى تستأمر، ولا البكر حتى تستأذن – أبو هريرة ١٨٧١
– لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها – أبو موسى الأشعري ١٩٣١
– لا تنكح المرأة على عمتها، ولا على خالتها– أبو هريرة.......................... ١٩٢٩
– لا توضأوا من ألبان الغنم – أسيد بن حضير . ٤٩٦
– لا تيأسا من الرزق ما تهززت رؤوسكما – حبة وسواء ابني خالد ٤١٦٥
– لا – الثلث، والثلث كثير – سعد بن أبي وقاص ٢٧٠٨
– لا، حتى يجد ريحًا، أو يسمع صوتًا – عبدالله بن زيد بن عاصم الأنصاري ٥١٣
– لا، حتى يذوق العسيلة – ابن عمر ١٩٣٣
– لا حرج، لا حرج – ابن عباس ٣٠٥٠
– لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله القرآن – عبدالله بن عمر ٤٢٠٩
– لا حسد إلا في اثنتين: رجلٌ آتاه الله مالًا – عبدالله بن مسعود ٤٢٠٨
– لا رضاع إلا ما فتق الأمعاء – عبدالله بن الزبير ١٩٤٦
– لا رقبى فمن أرقب شيئًا فهو له – ابن عمر ... ٢٣٨٢
– لا رُقية إلا من عين أو حُمةٍ – بريدة بن الحصيب ٣٥١٣
– لا زكاة في مال، حتى يحول عليه الحول – عائشة ١٧٩٢
– لا سَبْقَ إلا في خُفٍّ أو حافِرٍ – أبو هريرة ٢٨٧٨
– لا سكنى لك ولا نفقة – فاطمة بنت قيس ٢٠٣٦
– لا شؤم، وقد يكون اليمن في ثلاثة – مخمر ابن معاوية ١٩٩٣
– لا شغار في الإسلام – أنس بن مالك ١٨٨٥
– لا شُفعة لشريك على شريك إذا سبقه بالشراء – ابن عمر ٢٥٠١
– لا صام من صام الأبد – عبدالله بن عمرو ١٧٠٦
– لا صدقة فيما دون خمسة أوساق من التمر – أبو سعيد الخدري ١٧٩٣
– لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس – أبو سعيد الخدري ١٢٤٩
– لا صلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس – ابن عباس ١٢٥٠
– لا صلاة لمن لا وضوء له – أبو هريرة ٣٩٩
– لا صلاة لمن لا وضوء له – سعيد بن زيد ٣٩٨
– لا صلاة لمن لا وضوء له – سهل بن سعد الساعدي ٤٠٠
– لا صلاة لمن لم يقرأ في كل ركعة: الحمد وسورة – أبو سعيد الخدري ٨٣٩
– لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب – عبادة بن الصامت ٨٣٧
– لا صيام لمن لم يفرضه من الليل – حفصة ... ١٧٠٠
– لا ضرر ولا إضرار – ابن عباس ٢٣٤١
– لا طلاق فيما لا يملك – عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٤٧
– لا طلاق قبل النكاح – علي بن أبي طالب ... ٢٠٤٩
– لا طلاق قبل نكاح ولا عتق قبل ملك – المسور بن مخرمة ٢٠٤٨
– لا طلاق ولا عتاق في إغلاق – عائشة ٢٠٤٦
– لا عدوى ولا طيرة – أنس بن مالك ٣٥٣٧
– لا عدوى ولا طيرة ولا هامة – ابن عمر ٨٦
– لا عدوى ولا ضيرة ولا هامة – ابن عمر ٣٥٤٠
– لا عدوى، ولا طيرة، ولا هامة، ولا صفر– ابن عباس ٣٥٣٩
– لا عقل كالتدبير، ولا ورع كالكف – أبو ذر الغفاري ٤٢١٨
– لا عُمْرى، فمن أُعمر شيئًا، فهو له – أبو هريرة ٢٣٧٩

- لا عهدة بعد أربع – عقبة بن عامر ٢٢٤٥
- لا فرعة ولا عتيرة – أبو هريرة ٣١٦٨
- لا قطع في ثمر ولا كثر – أبو هريرة ٢٥٩٤
- لا قطع في ثمر ولا كثر – رافع بن خديج ٢٥٩٣
- لا قود إلا بالسَّيْفِ – أبوبكرة الثقفي ٢٦٦٨
- لا قود إلا بالسَّيْفِ – النُّعمان بن بشير ٢٦٦٧
- لا قود في المأمومة ولا الجائفة ولا المنقلة– العباس بن عبدالمطلب......... ٢٦٣٧
- لا كرب على أبيك بعد اليوم – أنس بن مالك ١٦٢٩
- لا ، مِنى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ – عائشة ٣٠٠٦
- لا نذر في معصية – عمران بن الحصين ٢١٢٤
- لا نذر في معصية، وكفارتُهُ كفارة يمين – عائشة ٢١٢٥
- لا نكاح إلا بولي – ابن عباس ١٨٨٠
- لا نكاح إلا بولي – أبو موسى الأشعري ١٨٨١
- لا وأستغفر الله – أبو هريرة ٢٠٩٣
- لا ، والله ما أخشى عليكم، أيُّها النَّاسُ إلا مايُخرج الله لكم – أبو سعيد الخدري ٣٩٩٥
- لا وجدته، إنما بنيت المساجد لما بنيت له – بريدة بن الحصيب الأسلمي ٧٦٥
- لا وضوء إلا من صوت أو ريح – أبو هريرة . ٥١٥
- لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه – أبو سعيد الخدري ٣٩٧
- لا ، ولكن اجعلها خمرا بين الفواطم – علي ابن أبي طالب ٣٥٩٦
- لا ، ولكن تصافحوا – أنس بن مالك ٣٧٠٢
- لا ، ولكن من العصبية أن يُعين الرَّجُلُ قومه على الظلم – واثلة بن الأسقع ٣٩٤٩
- لا ، ولكنه لم يكن بأرضي فأجدني أعافه – خالد بن الوليد ٣٢٤١
- لا ، ولو قُلتُ: نعم لوجبت – علي بن أبي طالب ٢٨٨٤
- لا ومصرف القلوب – عبدالله بن عمر ٢٠٩٢
- لا يؤم عبد، فيخص نفسه بدعوة دونهم – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٢٣
- لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده – أنس بن مالك ٦٧
- لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه – أنس بن مالك ٦٦
- لا يؤمنُ عبد حتى يؤمن بأربع – علي بن أبي طالب ٨١
- لا يؤوي الضالة إلا ضال – المنذر بن جرير . ٢٥٠٣
- لا ، يا بنت أبي بكر – ولكنه الرجل يصوم ويتصدق ويصلي وهو يخاف – عائشة ٤١٩٨
- لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذرًا – عطية السعدي ٤٢١٥
لا يبولن أحدكم في الماء الراكد – أبو هريرة ٣٤٤
- لا يبولن أحدكم في الماء الناقع – ابن عمر .. ٣٤٥
- لا يبولن أحدكم في مستحمه – عبدالله بن مغفل ٣٠٤
- لا يبولن أحدكم مستقبل القبلة – عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي ٣١٧
- لا يبيع بعضكم على بيع بعض – ابن عمر ٢١٧١
- لا يبيع حاضرٌ لبادٍ – أبو هريرة ٢١٧٥
- لا يبيع حاضر لبادٍ دعُوا النَّاس – جابر بن عبدالله ٢١٧٦
- لا يبيعُ الرجل على بيع أخيه – أبو هريرة ٢١٧٢
- لا يتمنى أحدكم الموت لضر نزل به – أنس ابن مالك ٤٢٦٥
- لا يتناجى اثنان على غائطهما، ينظر كل واحد منهما إلى عورة صاحبه – أبو سعيد الخدري ٣٤٢
- لا يتوارثُ أهْلُ مِلَّتين – عبدالله بن عمرو ٢٧٣١
- لا يجتمع غُبَارٌ في سبيل الله، ودُخانُ جَهَنَّم أبو هريرة ٢٧٧٤
- لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن – أنس بن مالك ٤٢٦١
لا يجزي ولدٌ والده – أبو هريرة ٣٦٥٩

- لا يجعلن أحدكم للشيطان في نفسه جزءًا – عبدالله بن مسعود ٩٣٠
- لا يجلد أحدٌ فوق عشر جلدات، إلا في حد – أبو بردة بن نيار ٢٦٠١
- لا يجوزُ لامرأة في مالها، إلا بإذن زوجها – عبدالله بن عمرو ٢٣٨٨
- لا يحتكر إلا خاطىء – معمر بن عبدالله بن نضلة ٢١٥٤
- لا يحرم الحرام الحلال – ابن عمر ٢٠١٥
- لا يحقر أحدُكم نفسه – أبو سعيد الخدري .. ٤٠٠٨
- لا يحل بيع ماليس عندك – عبدالله بن عمرو . ٢١٨٨
- لا يحل دمُ امرىء مسلم إلا في إحدى ثلاث – عثمان بن عفان ٢٥٣٣
- لا يحل دم امرىء مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله – عبدالله بن مسعود ٢٥٣٤
- لا يحل لامرأة أن تحد على ميت فوق ثلاث – عائشة ٢٠٨٥
- لا يحلُّ لامرأة تؤمِنُ بالله واليَوْم الآخر – أبو هريرة ٢٨٩٩
- لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث – حفصة ٢٠٨٦
- لا يحل للرجل أن يعطي العطية ثم يرجع فيها – ابن عباس وابن عمر........ ٢٣٧٧
- لا يحلبن أحدكم ماشية رجل بغير إذنه – عبدالله بن عمر ٢٣٠٢
- لا يحلف عند هذا المنبر عبدٌ – أبو هريرة ٢٣٢٦
- لا يختَلِجَنَّ في صَدْرِكَ طعام ضارعت فيه نصرانية – هُلْب الطائي ٢٨٣٠
- لا يخطب الرجل على خطبة أخيه – ابن عمر ١٨٦٨
لا يخطب الرجل على خطبة أخيه – أبو هريرة ١٨٦٧
- لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة – بشر بن سحيم ١٧٢٠
- لا يدخل الجنة سيىء الملكة – أبو بكر الصديق ٣٦٩١
- لا يدخل الجنة مُدْمِنُ خمر – أبو الدرداء ٣٣٧٦
- لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر – عبدالله بن مسعود ٤١٧٣
- لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من خردل من كبر – عبدالله بن مسعود ٥٩
- لا يدخل النار إلا شقي – أبو هريرة ٤٢٩٨
- لا يَرِثُ الصبي حتى يستهل صارِخًا – جابر ابن عبدالله، والمسور بن مخرمة ٢٧٥١
- لا يرِثُ المسلم الكَافِرَ، ولا الكافِرُ المسلِمَ – أسامة بن زيد ٢٧٢٩
- لا يرجع أحدكم في هبته، إلا – عبدالله بن عمرو ٢٣٧٨
- لا يرجع المصدِّق إلا عن رضًا – جرير بن عبدالله ١٨٠٢
- لا يزال الله يغرس في هذا الدين غرسًا – أبو عنبة الخولاني ٨
- لا يزال طائفة من أمتي على الحق منصورين – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٠
- لا يزال لسانك رطبا من ذِكْر الله – عبدالله بن بُسْر ٣٧٩٣
- لا يزال الناس بخير ما عجلوا الإفطار – سهل بن سعد ١٦٩٧
- لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر – أبو هريرة ١٦٩٨
لا يزدادُ الأمْرُ إلا شِدَّةً ولا الدُّنْيا إلا إدبارًا – أنس بن مالك ٤٠٣٩
- لا يزني الزاني، حين يزني، وهو مؤمنٌ – أبو هريرة ٣٩٣٦
- لا يزيد في العمر إلا البر – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٠
- لا يزيد في العمر إلا البرُّ – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٠٢٢
- لا يسأل الرجل فيم يضرب امرأته –

الأشعث بن قيس ١٩٨٦
- لا يسمعه جن ولا إنس ولا شجر ولا حجر إلا شهد له - أبو سعيد الخدري ٧٢٣
- لا يصلح صاع تمر بصاعين - أبو سعيد الخدري ٢٢٥٦
- لا يصلى في أعطان الإبل ويصلى في مراح الغنم - سبرة بن معبد الجهني ٧٧٠
- لا يصلي الإمام في مقامه ألذي صلى فيه المكتوبة - المغيرة بن شعبة ١٤٢٨
- لا يعجز أحدكم، إذا دخل مرفقه أن يقول - أبو أمامة الباهلي ٢٩٩
- لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب - أبو هريرة ٦٠٥
- لا يغتسلن أحدكم بأرض فلاة - عبدالله بن مسعود ٦١٥
لا يَغْلَقُ الرَّهْنُ - أبو هريرة ٢٤٤١
- لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - ابن عمر ٢٧٢
- لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - أسامة بن عمير الهذلي ٢٧١
- لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أبو بكرة الثقفي ٢٧٤
- لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أنس بن مالك ٢٧٣
- لا يقبل الله لصاحبِ بدعةٍ صومًا ولا صلاة - حذيفة بن اليمان ٤٩
- لا يقبل الله من مشرك، أشرك بعدما أسلم - معاوية بن حيدة ٢٥٣٦
- لا يقتطع رجل حق امرىء مسلم بيمينه - أبو أمامة الحارثي ٢٣٢٤
- لا يُقْتَلُ بالوَلد الوَالِدُ - ابن عباس ٢٦٦١
- لا يُقْتَلُ مُؤمِنٌ بكافر، ولا ذو عهد في عَهْدِهِ - ابن عباس ٢٦٦٠
- لا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكافِر - عبدالله بن عمرو ٢٦٥٩
- لا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ - عمر بن الخطاب ٢٦٦٢
- لا يقرأ الجنب والحائض شيئًا من القرآن - ابن عمر ٥٩٦
- لا يقرأ القرآن الجنب ولا الحائض - ابن عمر ٥٩٥
- لا يَقُصُّ على الناس إلا أميرٌ - عبدالله بن عمرو ٣٧٥٣
- لا يقضي القاضي بين اثنين وهو غضبان - أبو بكرة الثقفي ٢٣١٦
- لا يُقْطعُ الأبْطح إلا شدًا - أم ولد لِشيبة ٢٩٨٧
- لا يقطع الخائن ولا المنتهب ولا المختلس - جابر بن عبدالله ٢٥٩١
- لا يقولنَّ أحدكم: أللهم! اغفرلي إن شئت - أبو هريرة ٣٨٥٤
- لا يقوم أحد من المسلمين وهو حاقن - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٦١٩
- لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى - أبو هريرة ٦١٨
- لا يَلْبَسُ الْقُمُصَ ولا الْعَمَائِمَ - عبدالله بن عمر ٢٩٢٩
- لا يُلْدَغُ المؤمن من جُحْر مرَّتين - أبو هريرة . ٣٩٨٢
لا يمسح أحدُكم يده حتى يلعقها - جابر بن عبدالله ٣٢٧٠
- لا يمش أحدكم في نعل واحد - أبو هريرة ... ٣٦١٧
- لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة - ابن عباس ٢٣٣٧
- لا يمنعَ أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره - عكرمة بن سلمة ٢٣٣٦
- لا يمنع أحدكم فضل ماء - أبو هريرة ٢٤٧٨
- لا يمنع فضل الماء - عائشة ٢٤٧٩
- لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره - عبدالله بن مسعود ١٦٩٦
- لا يموت لرجل ثلاثة من الولد - أبو هريرة .. ١٦٠٣
- لا يموتنَّ أحدٌ منكم إلا وهو يُحسن الظنَّ بالله - جابر بن عبدالله ٤١٦٧
- لا ينبغي للمؤمن أن يُذِلَّ نفسه - حذيفة بن

اليمان ٤٠١٦
- لا ينتهي النَّاس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش - صفيَّة ٤٠٦٤
- لا ينصرف حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا - أبو سعيد الخدري ٥١٤
- لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها - أبو هريرة ١٩٢٣
- لا يَنْفِرنَّ أحدٌ حتى يكون آخر عهده بالبيت - ابن عباس ٣٠٧٠
- لا يورد الممرض على المصح - أبوهريرة .. ٣٥٤١
- لأبلغنَّ أو لأبلين في أبي أُمامة عُذرًا - يحيى ابن أسعد بن زرارة ٣٤٩٢
- لأعلمن أقوامًا من أُمتي يأتون يوم القيامة بحسنات - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٢٤٥
- لأن أُشَيِّع مُجاهدًا في سبيل الله - معاذ بن أنس الجهني ٢٨٢٤
- لأن أمشي على جمرة أو سيف، أو أخصف نعلي برجلي، أحب إلي - عقبة بن عامر ١٥٦٧
- لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي الجبل - الزبير ابن العوام ١٨٣٦
- لأن يجلس أحدكم على جمرة تحرقه خير له من أن يجلس على قبر - أبو هريرة ١٥٦٦
- لأن يمتلىء جوف الرَّجُل قيحًا - أبو هريرة .. ٣٧٥٩
- لأن يمنح أحدكم أخاه أَرْضَهُ، خير له - ابن عباس ٢٤٥٧
- لأن يمنح أحدكم أخاه، خيرٌ له من أن يأخذ عليها أجرًا - ابن عباس ٢٤٦٢
- لبس رسول الله ﷺ الصُّوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك ٣٣٤٨
- لبس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك ٣٥٥٦
- لبيك اللَّهُمَّ لبيك لبيك لا شريك لك لبيك - ابن عمر ٢٩١٨
- لبيك اللَّهُمَّ لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إنَّ الحمد - جابر بن عبدالله ٢٩١٩
- لبيك إله الْحقِّ لبيك - أبو هريرة ٢٩٢٠
- لبيك بعُمْرَة وحجَّة معًا - أنس بن مالك ٢٩١٧
- لبيك عُمْرَةً وحجَّةً - أنس بن مالك ٢٩٦٨
- لتأخذ أُمتي نُسُكها فإني لا أدري لعلي لا ألقاهم - جابر بن عبدالله ٣٠٢٣
- لتتبعن سُنَّة من كان قبلكم باعًا بباع - أبو هريرة ٣٩٩٤
- لتكن عليكم السكينة - أبو موسى الأشعري . ١٤٧٩
- لتنتقون كما يُنْتقى التَّمْرُ من أغفاله - أبو هريرة ٤٠٣٨
اللحد لنا، والشق لغيرنا - ابن عباس ١٥٥٤
- اللحد لنا، والشق لغيرنا - جرير بن عبدالله البجلي ١٥٥٥
- لدغت النبي ﷺ عقرب وهو في الصلاة فقال: لعن الله العقرب - عائشة ١٢٤٦
- لرباط يوم في سبيل الله، من وراء عورة المسلمين - أُبيُّ بن كعب ٢٧٦٨
- لزوال الدنيا أهون على الله من قتل مؤمن - البراء بن عازب ٢٦١٩
- لسقط أقدِّمه بين يدي أحب إلي من - أبو هريرة . ١٦٠٧
لشبرٌ في الجنة خيرٌ من الأرض وماعليها - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٩
- لعلك غششت - أبو الحمراء مولى النبي ﷺ ٢٢٢٥
- لعلكم ستدركون أقوامًا يصلون الصلاة لغير وقتها - عبدالله بن مسعود ١٢٥٥
- لعن الله السَّارق، يسرقُ البيضة فتُقطع يَدُهُ - أبو هريرة ٢٥٨٣
- لعن الله الواصلة والمستوصلة - أسماء بنت أبي بكر ١٩٨٨
- لعن الله اليهود حُرِّمت عليهم الشُّحُومُ فجملوها فباعوها - ابن عباس ٣٣٨٣
- لعن رسول الله ﷺ المحلِّل والمحلَّل له - ابن عباس ١٩٣٤

- لعن رسول الله ﷺ المحلِّل والمحلَّل له - علي بن أبي طالب ١٩٣٥
- لعن رسول الله ﷺ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات - عبدالله بن مسعود ١٩٨٩
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - ابن عباس ١٥٧٥
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - أبو هريرة ١٥٧٦
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - حسان ابن ثابت ١٥٧٤
- لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة - أنس ابن مالك ٣٣٨١
- لعن رسول الله ﷺ من فرّق بين الوالدة وولدها - أبو موسى الأشعري ٢٢٥٠
- لعنة الله على الراشي والمرتشي - عبدالله بن عمرو ٢٣١٣
- لُعِنت الخمْرُ على عشرة أوْجُهٍ - ابن عمر ٣٣٨٠
- لغَدْوةٌ أو رَوْحَةٌ في سبيل الله خير من الدنيا ومافيها - أنس بن مالك ٢٧٥٧
- لقد أوذيت في الله وما يؤذى أحد - أنس بن مالك ١٥١
- لقد تُوفي النبي ﷺ وما في بيتي من شيء - عائشة ٣٣٤٥
- لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبويه يوم أحد - الزبير بن العوام ١٢٣
- لقد خشيت أن يطول بالناس زمانٌ - ابن عباس ٢٥٥٣
- لقد رأيتُ رسول الله ﷺ يذبح أُضحيته بيده - أنس بن مالك ٣١٥٥
- لقد رأيتنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره في اليوم الحار - أبو الدرداء ١٦٦٣
- لقد رأيتنا مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية، وأصابتنا سماء - أسامة بن عمير ٩٣٦
- لقد رأيتني أجده في ثوب رسول الله ﷺ فأحته عنه - عائشة ٥٣٩
- لقد رأيتني سابع سبعة مع رسول الله ﷺ مالنا طعام - عتبة بن غزوان ٤١٥٦
- لقد رأيتني مع رسول الله ﷺ بنيت بيتا - ابن عمر ٤١٦٢
- لقد رأينا رسول الله ﷺ يصلي في النعلين والخفين - عبدالله بن مسعود ١٠٣٩
- لقد رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون التبتل - سعد بن أبي وقاص ١٨٤٨
- لقد رهن رسول الله ﷺ درعه عند يهودي - أنس بن مالك ٢٤٣٧
- لقد سأل الله باسمه الأعظم - بريدة بن الحصيب ٣٨٥٧
- لقد سألت عظيمًا، وإنه ليسيرٌ على من يسره الله عليه - معاذ بن جبل ٣٩٧٣
- لقد عذت بمعاذ - عائشة ٢٠٣٧
- لقد فتحت لها أبواب السماء - وائل بن حجر ٣٨٠٢
- لقد قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عنك أربع كلمات - جويرية بنت الحارث ٣٨٠٨
- لقد كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في حجري وأنا حائض - عائشة ٦٣٤
- لقد كان يأتي على آل محمد ﷺ الشهر - عائشة ٤١٤٥
- لقد كُنَّا نَرْفع الكُراع فيأكُلُهُ رسول الله ﷺ - عائشة ٣٣١٣
- لقد نزلت آية الرجم، ورضاعة الكبير عشرًا - عائشة...... ١٩٤٤
- لقد هممت أن آمر بالصلاة فتقام، ثم آمر رجلًا فيصلي بالناس - أبو هريرة ٧٩١
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو سعيد الخدري ١٤٤٥
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو هريرة ١٤٤٤

- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله الحليم الكريم - عبدالله بن جعفر ١٤٤٦
- لك أجران: أجرُ السّر وأجر العلانية - أبو هريرة ٤٢٢٦
- لك في بيتك شيء؟ - أنس بن مالك ٢١٩٨
- لكل شيء زكاة، وزكاة الجسد الصوم - أبو هريرة ١٧٤٥
- لكل نبي حواري، وإن حواري الزبير - جابر ابن عبدالله ١٢٢
- لكل نبي دعوةٌ مستجابةٌ - أبو هريرة ٤٣٠٧
- لكل نبي رفيق في الجنّة - أبو هريرة ١٠٩
- لكم كذا وكذا - عائشة ٢٦٣٨
- لكن حمزة لا بواكي له - ابن عمر ١٥٩١
- للشهيد عند الله سِتُّ خِصَالٍ - المِقْدام بن معديكرب ٢٧٩٩
- للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن - أبو هريرة ٥٥٥
- للمسلم على المسلم أربع خلال - أبو مسعود الأنصاري ١٤٣٤
- للمسلم على المسلم ستة بالمعروف - علي ابن أبي طالب ١٤٣٣
- لله أبُوكَ هَبْها لي - سلمة بن الأكوع ٢٨٤٦
- لله أشد أذنًا إلى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به - فضالة بن عبيد ١٣٤٠
- لله أفرح بتوبة عبده من رجل أضل راحلته بفلاة - أبو سعيد الخدري ٤٢٤٩
- لله ما أخذ وله ما أعطى، وكل شيء عنده إلى أجل مسمى - أسامة بن زيد ١٥٨٨
- لم نكن نرى الصفرة والكدرة شيئًا - أم عطية ٦٤٧
- لم يبق من الدنيا إلا بلاءٌ وفِتْنةٌ - معاوية بن أبي سفيان ٤٠٣٥
- لم ير للمتحابين مثل النكاح - ابن عباس ١٨٤٧
- لم يُرَخِّص النبي ﷺ لأحد يبيت بمكة، إلا للعباس، من أجل السقاية - ابن عباس ٣٠٦٦
- لم يزل أمرُ بني إسرائيل معتدلًا - عبدالله بن عمرو بن العاص ٥٦
- لم يعتمر رسول الله ﷺ إلا في ذي القعدة - ابن عباس ٢٩٩٦
- لم يعتمر رسول الله ﷺ عمرة إلا في ذي القعدة - عائشة ٢٩٩٧
- لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث - عبدالله بن عمرو ١٣٤٧
- لم يكن ثوب أحبَّ إلى رسول الله ﷺ من القميص - أمُّ سلمة ٣٥٧٥
- لَم يَكُنْ رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود - عبدالله بن عمر ٢٩٤٦
- لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في الشراب - ابن عباس ٣٤٣٠
- لم يَكُنْ رسول الله ﷺ ينفخ في طعام ولا شراب - ابن عباس ٣٢٨٨
- لم يكن القصصُ في زمن رسول الله ﷺ - ابن عمر ٣٧٥٤
- لما أتى عبدالله بن مسعود جمرة العقبة، استبطن الوادي - عبدالرحمن بن يزيد ٣٠٣٠
- لما أخذوا في غسل النبي ﷺ ناداهم مناد من الداخل - بريدة بن الحصيب ١٤٦٦
- لما أرادوا أن يحفروا لرسول الله ﷺ بعثوا إلى أبي عبيدة بن الجراح - ابن عباس ١٦٢٨
- لما استعملني رسول الله ﷺ على الطائف - عثمان بن أبي العاص ٣٥٤٨
- لما أسلم عمرُ نزل جبريل - ابن عباس ١٠٣
- لما اطمأنَّ رسول الله ﷺ عام الفتح طاف على بعيره - صفية بنت شيبة ٢٩٤٧
- لما افتتح رسول الله ﷺ خيبر - أنس بن مالك ٢٤٦٩
- لما بعثه رسول الله ﷺ إلى مكة، نهاه عن شِفٍّ مالم يضمن - عتاب بن أسيد ٢١٨٩
- لما تاب الله عليه خرَّ ساجدًا - كعب بن مالك ١٣٩٣

- لما توفي عبدالله بن أبي، جاء ابنه إلى النبي ﷺ فقال - ابن عمر ١٥٢٣
- لما توفي القاسم ابن رسول الله ﷺ قالت خديجة - الحسين بن علي ١٥١٢
- لما توفي النبي ﷺ كان بالمدينة رجل يلحد وآخر يضرح - أنس بن مالك ١٥٥٧
- لما جاء علي بن أبي طالب ههنا، البصرة - عديسة بنت أهبان ٣٩٦٠
- لما جيء بالوليد بن عقبة إلى عثمان - حضين ابن المنذر ٢٥٧١
- لما رفع رسول الله ﷺ رأسه من صلاة الصبح قال: أللهم أنج الوليد بن الوليد - أبو هريرة ١٢٤٤
- لما غسل النبي ﷺ ذهب يلتمس منه ما يلتمس من الميت، فلم يجده - علي بن أبي طالب ١٤٦٧
- لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله ١٠٠٨
- لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله ٢٩٦٠
- لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت المقدس، سأل الله ثلاثًا - عبدالله بن عمرو . ١٤٠٨
لما قبض رسول الله ﷺ، وأبو بكر عند امرأته - عائشة ١٦٢٧
- لما قدم رسول الله ﷺ المدينة، وهو عروس بصفية بنت حيي - عائشة ١٩٨٠
- لما قَدِمَ النَّبيُّ ﷺ المدينة، انجفل الناس قِبَلَهُ - عبدالله بن سلام ٣٢٥١
- لما قَدِمَ النبي ﷺ المدينة كانوا من أخبث الناس كَيْلًا - ابن عباس ٢٢٢٣
- لما كان ليلة أُسْرِيَ برسول الله ﷺ لقي إبراهيم وموسى - عبدالله بن مسعود ٤٠٨١
- لما كان اليوم ألذي دخل فيه رسول الله ﷺ المدينة - أنس بن مالك ١٦٣١
- لما كبرت سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة - عائشة ١٩٧٢
- لما مات رسول الله ﷺ اختلفوا في اللحد والشق - عائشة ١٥٥٨
- لما مرض رسول الله ﷺ مرضه ألذي مات فيه - عائشة ١٢٣٢
- لما نزل عذري قام رسول الله ﷺ على المنبَر - عائشة ٢٥٦٧
- لما نزلت: ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾ قال لنا رسول الله ﷺ: اجعلوها في ركوعكم - عقبة بن عامر الجهني ٨٨٧
- لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الرِّبا - عائشة ٣٣٨٢
- لما ولي عمر بن الخطاب، خطب الناس فقال: إن رسول الله ﷺ أذن لنا في المتعة ثلاثًا - ابن عمر ١٩٦٣
- لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار - ابن عمر ٢٣٧٣
- لها أجران: أجر الصدقة وأجر القرابة - زينب امرأة عبدالله ١٨٣٤
- لها ما حملت في بطونها، ولنا ما غبر - أبو سعيد الخدري ٥١٩
- اللَّهُمَّ! إني أعُوذُ بِكَ من الجوع - أبو هريرة . ٣٣٥٤
- اللَّهُمَّ حِجَّةٌ لا رياء فيها ولا سُمْعَةَ - أنس بن مالك ٢٨٩٠
- لو أخطأتم حتى تبلغ خطاياكم السماء - أبو هريرة ٤٢٤٨
- لو أمرت أحدًا أن يسجد لأحد، لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها - عائشة ١٨٥٢
- لو أن أحدكم إذا أتى امرأته قال: أللهم جنبني الشيطان - ابن عباس ١٩١٩
- لو أن أحدكم، إذا نزل منزلًا قال: أعوذ بكلمات الله التامة - خولة بنت حكيم ٣٥٤٧
- لو أن الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه لعذبهم وهو غير ظالم لهم - زيد بن ثابت ... ٧٧

- لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند أهله لسادوا به أهل زمانهم – عبدالله بن مسعود ٢٥٧
- لو أن لابن آدم واديين من مال – أبو هريرة ... ٤٢٣٥
- لو أنكم توكلتم على الله حق توكله – عمر بن الخطاب ٤١٦٤
- لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا – أنس بن مالك ٤١٩١
- لو خرجتم إلى ذود لنا – أنس بن مالك ٣٥٠٣
- لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها – عوف بن مالك الأشجعي ١٨٢١
لو طعنت في فخذها لأجزأك – حماد بن سلمة ٣١٨٤
- لو غسل جسده وترك رأسه، حيث أصابه الجراح – عطاء بن أبي رباح ٥٧٢
- لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت ما غسل النبي ﷺ غير نسائه – عائشة ١٤٦٤
- لو كنت راجمًا أحدًا بغير بينة، لرجمت فلانة – ابن عباس ٢٥٥٩
- لو كنتُ مستخلفًا أحدًا عن غير مشورة – علي بن أبي طالب ١٣٧
- لو كنت مسحت عليه بيدك أجزأك – علي بن أبي طالب ٦٦٤
- لو لم أحتضنه لحنَّ إلى يوم القيامة – أنس بن مالك ١٤١٥
- لَوْ لَم يبق من الدُّنيا إلا يَوْمٌ – أبو هريرة ٢٧٧٩
- لو يعطي الناس بدعواهم، ادَّعى ناسٌ – ابن عباس ٢٣٢١
- لو يعلم أحدكم ما في الوحدة – ابن عمر ٣٧٦٨
- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه، معترضًا في الصلاة – أبو هريرة ٩٤٦
- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه وهو يصلي – أبو جهم الأنصاري ٩٤٥
- لو يعلم الناس ما في صلاة العشاء وصلاة الفجر لأتوهما ولو حبوًا – عائشة ٧٩٦
- لو يعلمون ما في الصف الأول لكانت قرعة – أبو هريرة ٩٩٨
- لولا أن أشق على أمتي لأخرت صلاة العشاء إلى ثلث الليل – أبو هريرة ٦٩١
- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة – أبو هريرة ٢٨٧
- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء – أبو هريرة ٦٩٠
- لولا أن الكلاب أُمَّةٌ من الأمم لأمرت بقتلها – عبدالله بن مغفل ٣٢٠٥
- لي الواجد يحلُّ عِرْضَهُ وعُقُوبته – الشريد بن سويد الثقفي ٢٤٢٧
- ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم – ابن عباس ٧٢٦
- ليؤمَّنَّ هذا البيت جيشٌ يغْزُونَهُ – حفصة ٤٠٦٣
- ليأتين على الناس زمانٌ – أبو هريرة ٢٢٧٨
- ليأتين هذا الحجرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ – ابن عباس ... ٢٩٤٤
- لِيَأْكُلْ أحدُكُمْ بيمينه – أبو هريرة ٣٢٦٦
- ليبشر المشاءون في الظلم إلى المساجد بنور تام يوم القيامة – سهل بن سعد الساعدي ٧٨٠
- ليبلغ الشاهد الغائب – أبو بكرة الثقفي ٢٣٣
- ليبلغ شاهدكم غائبكم – ابن عمر ٢٣٥
- ليتخذ أحدكم قلبًا شاكرًا، ولسانًا ذاكرًا – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٨٥٦
- ليخرجن قوم من النار بشفاعتي يسمون – عمران بن الحصين ٤٣١٥
- ليدخلن الجنة، بشفاعة رجل من أمتي أكثر من بني تميم – عبدالله بن أبي الجدعاء ٤٣١٦
- ليس بك على أهلك هوان، إن شئت سبعت لك – أم سلمة ١٩١٧
- ليس بين العبد والشرك إلا ترك الصلاة – أنس بن مالك ١٠٨٠
- ليس الزهادة في الدُّنيا بتحريم الحلال – أبو

ذر الغفاري ٤١٠٠
- ليس شيء أكرم على الله سبحانه من الدعاء - أبو هريرة ٣٨٢٩
- ليس شيء من الإنسان إلا يبلى إلا عظمًا - أبو هريرة ٤٢٦٦
- ليس على المختلس قطع - عبدالرحمن بن عوف ٢٥٩٢
- ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة - أبو هريرة ١٨١٢
- ليس عليها غسل حتى تنزل - خولة بن حكيم ٦٠٢
- ليس الغِنَى عن كثرة العرض - أبو هريرة ٤١٣٧
- ليس في المال حق سوى الزكاة - فاطمة بنت قيس ١٧٨٩
- ليس في النوم تفريط، إنما التفريط في اليقظة - أبو قتادة الأنصاري ٦٩٨
- ليس فيما دون خمس ذود صدقة - جابر بن عبدالله ١٧٩٤
- ليس فيما دون خمس من الإبل صدقة - أبو سعيد الخدري ١٧٩٩
- ليس فيه وضوء، إنما هو منك - طلق بن علي الحنفي ٤٨٣
- ليس لقاتل ميراثٌ - عمر بن الخطاب ٢٦٤٦
- ليس من البر الصيام في السفر - ابن عمر ١٦٦٥
ليس من البر الصيام في السفر - كعب بن عاصم ١٦٦٤
- ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود - عبدالله بن مسعود ١٥٨٤
- ليس منا من غش - أبو هريرة ٢٢٢٤
- ليس هذا لكم بسوق - أبو أسيد الساعدي ... ٢٢٣٣
- ليشربنَّ ناسٌ من أُمَّتي الخمر يسمُّونها - أبو مالك الأشعري ٤٠٢٠
- لِيَصُمْ عَنْها الْوَلِيُّ - جابر بن عبدالله ٢١٣٣
- ليغسل موتاكم المأمونون - عبدالله بن عمر . ١٤٦١
- ليقرأن القرآن ناس من أمتي - ابن عباس ١٧١
- ليلةُ الضيف واجبةٌ فإن أصبح بفنائه - المقدام بن معديكرب ٣٦٧٧
- لينتهين أقوام عن ودعهم الجماعات، أو ليختمن الله على قلوبهم - ابن عباس، وابن عمر ٧٩٤
- لينتهين أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء أو لا ترجع أبصارهم - جابر بن سمرة ١٠٤٥
- لينتهين رجال عن ترك الجماعة، أو لأحرقن بيوتهم - أسامة بن زيد ٧٩٥

م

- المؤذن يغفر له مدى صوته، ويستغفر له كل رطب ويابس أبو هريرة ٧٢٤
- المؤذنون أطول الناس أعناقًا يوم القيامة - معاوية بن أبي سفيان ٧٢٥
- المؤمن إذا اشتهى الولد في الجنة - أبو سعيد الخدري ٤٣٣٨
- المؤمن أكرم على الله، عز وجل من بعض ملائكته - أبو هريرة ٣٩٤٧
- المؤمن ألذي يُخالط النَّاس - ابن عمر ٤٠٣٢
- المؤمنُ القوي خير وأحب إلى الله - أبو هريرة ٧٩
- المؤمن القوي خيرٌ وأحبُّ إلى الله من المؤمن الضعيف - أبو هريرة ٤١٦٨
- المؤمن من أمِنَهُ الناس على أموالهم وأنفسهم - فضالة بن عبيد ٣٩٣٤
- المؤمن يأكُلُ في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء - أبو موسى الأشعري ٣٢٥٨
- المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء - أبو هريرة ٣٢٥٦
- المؤمن يموت بعرق الجبين - بريدة بن الحصيب ١٤٥٢
- ما أباح لنا رسول الله ﷺ، ولا أبو بكر، ولا عمر في شيء ما أباحوا في الصلاة على الميت - جابر بن عبدالله ١٥٠١

- ما أُحبُّ أنَّ أُحُدًا عندي ذهبا - أبو هريرة ٤١٣٢
- ما أحدٌ أكثر من الرِّبا إلا كان عاقبة أمره - ابن مسعود ٢٢٧٩
- ما أحْرز الولد والوالدُ فهو لعصبته من كان - عبدالله بن عمرو ٢٧٣٢
- ما أحسن هذا؟ - ابن عباس ٣٦٢٧
- ما إخالك سرقت - أبو المنذر مولى أبي ذر . ٢٥٩٧
- ما أُخذ في أكمامه فاحتمل، فثمنه ومثله معه - عبدالله بن عمرو........ ٢٥٩٦
- ما أخطأني ابن مسعود عشية خميس إلا أتيته فيه - عمرو بن ميمون ٢٣
- ما أدَعُ بعدي فتنة أضر على الرِّجال من النساء - أُسامة بن زيد ٣٩٩٨
- ما أردت بها؟ - يزيد بن ركانة ٢٠٥١
- ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك - عبدالله بن عمرو ٤١٦٠
- ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرًا له من زوجة صالحة - أبو أمامة الباهلي ١٨٥٧
- ما أسكر كثيره فقليله حرام - جابر بن عبدالله ٣٣٩٣
- ما أسلم أحد في اليوم ألذي أسلمت فيه - سعد بن أبي وقاص ١٣٢
- ما أصابني شيء منها، إلا وهو مكتوب عليَّ - أم سلمة........ ٣٥٤٦
- ما أصبت بحدِّه فكل - عدي بن حاتم ٣٢١٤
- ما أصبح في آل محمد إلا مُدٌّ من طعام - عبدالله بن مسعود ٤١٤٨
- ما أطعمته إذ كان جائعًا أو ساغبًا - عباد بن شرحبيل ٢٢٩٨
- ما أطيبك وأطيب ريحك. ما أعظمك - عبدالله بن عمرو ٣٩٣٢
- ما أعْجَبكِ؟ لقد دخلت به الجنة - عائشة ٣٦٦٨
- ما أعلم رسول الله ﷺ رأى شاة سميطًا - أنس بن مالك ٣٣٠٩
- ما أقلت الغبراء ولا أظلت الخضراء - عبدالله بن عمرو ١٥٦
- ما أكَل النبي ﷺ على خوانٍ، ولا في سُكُرّجَةٍ - أنس بن مالك ٣٢٩٢
- ما أَلْقى البَحْر أو جزر عنه فكُلُوه - جابر بن عبدالله ٣٢٤٧
- ما أمرتكم به فخذوه، وما نهيتكم عنه فانتهوا - أبو هريرة........ ١
- ما أنا والدنيا إنما أنا والدنيا كراكب استظل - عبدالله بن مسعود ٤١٠٩
- ما أنزل الله داء، إلا أنزل له دواء - عبدالله بن مسعود ٣٤٣٨
- ما أنزل الله داء، إلا أنزل له شفاء - أبو هريرة ٣٤٣٩
- ما أنعم الله على عبد نعمة فقال: الحمد لله - أنس بن مالك ٣٨٠٥
- ما أنهر الدَّم، وذُكِرَ اسم الله - رافع بن خديج ٣١٧٨
- ما بال أحدكم يقوم مستقبله يعني ربه فيتنخع أمامه؟ - أبو هريرة ١٠٢٢
- ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء - أنس بن مالك ١٠٤٤
- ما بال أقوام يلعبون بحدود الله - أبو موسى الأشعري ٢٠١٧
- ما بعث الله نبيًا إلا راعي غنم - وأنا كنت أرعاها لأهل مكة - أبو هريرة ٢١٤٩
- ما بقي أحد من الناس أعلم به مني، هو من أثل الغابة - سهل بن سعد ١٤١٦
- ما بين المشرق والمغرب قبلة - أبو هريرة ... ١٠١١
- مابين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة - أنس بن مالك ٤٣٠٤
- ما ترك رسول الله ﷺ دينارًا ولا دِرْهمًا - عائشة ٢٦٩٥
- ما تسْأل عنه؟ - المغيرة بن شعبة ٤٠٧٣
- ما تسمون هذه؟ - العباس بن عبدالمطلب .. ١٩٣
- ما تشتهي؟ - ابن عباس ٣٤٤٠
- ما تصدق أحد بصدقة من طيب، ولا يقبل

الله إلا الطيب - أبو هريرة ١٨٤٢
- ما تصنعون بمحاقلكم - ظهير بن رافع الأنصاري ٢٤٥٩
- ما تعدون من شهد بدرًا فيكم؟ - رافع بن خديج ١٦٠
- ما تغنيت ولا تمنيت ولا مسست ذكري بيميني منذ بايعت بها رسول الله ﷺ - عثمان ابن عفان ٣١١
- ما تقول في الصلاة؟ - أبو هريرة ٣٨٤٧
- ما تقُولون في الشهيد فِيكُمْ؟ - أبو هريرة ٢٨٠٤
- ماتقولون في هذا الرجل لهذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن سعد الساعدي . ٤١٢٠
- ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذكر - أبو هريرة ٨٠٠
- ما جلس قومٌ مجلسًا يذكرون الله فيه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ٣٧٩١
- ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على آمين - ابن عباس ٨٥٧
- ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على السلام والتأمين - عائشة ٨٥٦
- مَا حقُّ امرىء مُسْلم أنْ يبيت ليلتين - ابن عمر ٢٦٩٩
- ما حق امرىء مسلم يبيتُ ليلتين، وله شيء يوصي به - ابن عمر ٢٧٠٢
- ما حملك على ذلك؟ - ابن عباس ٢٠٦٥
- ما دُعي رسول الله ﷺ إلى لحم قطُّ إلا أجاب - أبو الدرداء ٣٣٠٦
- ما رئي رسول الله ﷺ يأكل متكئًا قط - عبدالله بن عمرو ٢٤٤
- ما رأى رسول الله ﷺ رغيفًا محوّرًا - أنس ابن مالك ٣٣٣٧
- مارأيت أجمل من رسول الله ﷺ مترجلًا، في حُلّة حمراء - البراء بن عازب ٣٥٩٩
- ما رأيت أحدًا أشبه صلاة برسول الله ﷺ من فلان - أبو هريرة ٨٢٧
- ما رأيت أحدًا أشد عليه الوجع من رسول الله ﷺ - عائشة ١٦٢٢
- ما رأيتُ رسول الله ﷺ أكل على خوان، حتى مات - أنس بن مالك ٣٢٩٣
- ما رأيت رسول الله ﷺ خرج من غائط قط إلا مس ماء - عائشة ٣٥٤
- ما رأيت رسول الله ﷺ صام العشر قط - عائشة ١٧٢٩
- ما رأيت رسول الله ﷺ ما أولم على شيء من نسائه ما أولم على زينب - أنس بن مالك ١٩٠٨
- ما رأيت رسول الله ﷺ يسب أحدًا - عائشة . ٣٥٥٤
- ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي في شيء من صلاة الليل إلا قائمًا - عائشة ١٢٢٧
- مَا رُفِعَ إلى رسول الله ﷺ شيء فيه القِصَاصُ إلا أمر فيه بالعفو - أنس بن مالك ٢٦٩٢
- ما رُفِع مِن بين يدي رسول الله ﷺ فضل شواء قطُّ - أنس بن مالك ٣٣١٠
- مازال جبرئيل يوصيني بالجار - أبو هريرة ... ٣٦٧٤
- مازال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت - عائشة ٣٦٧٣
- ماسُئل رسول الله ﷺ عمَّن قدَّم شيئًا قبل شيء - عبدالله بن عباس ٣٠٤٩
- ما ساء عمل قوم قط إلا زخرفوا مساجدهم - عمر بن الخطاب ٧٤١
- ما شأنكم؟ - النواس بن سمعان الكلابي ... ٤٠٧٥
- ما شبع آل محمد ﷺ من خبز الشعير حتى قُبِض - عائشة ٣٣٤٦
- ما شبع آل محمد ﷺ منذ قَدِمُوا المدينة - عائشة ٣٣٤٤
- ما شبع نبي الله ﷺ ثلاثة أيام تباعًا - أبو هريرة ٣٣٤٣
- ما صف صفوف ثلاثة من المسلمين على ميت إلا أوجب - مالك بن هبيرة الشامي ... ١٤٩٠

- ما صمنا على عهد رسول الله ﷺ تسعًا وعشرين - أبو هريرة ١٦٥٨
- ما ضر أهل هذه لو انتفعوا بإهابها - سلمان الفارسي ٣٦١١
- ما ضرب رسول الله ﷺ خادمًا له، ولا امرأة - عائشة ١٩٨٤
- ما ضلَّ قومٌ بعد هدًى كانوا عليه إلا أوتوا الجدل - أبو أمامة الباهلي ٤٨
- ما عاب رسول الله ﷺ طعامًا قطُّ - أبو هريرة ٣٢٥٩
- ما على أحدكم إن وجد سعة، أن يتخذ ثوبين لجمعة - عائشة ١٠٩٦
- ما على أحدكم لو اشترى ثوبين ليوم الجمعة، سوى ثوب مهنته - عبدالله بن سلام ١٠٩٥
- ما عمل ابن آدم يوم النحر عملًا أحب إلى الله - عائشة........ ٣١٢٦
- ما عندي ما أُعطيك - أبو هريرة ٣٨٣١
- ما غرت على امرأة قط، ما غرت على خديجة - عائشة ١٩٩٧
- ما قبض نبي إلا دفن حيث يقبض - ابن عباس ١٦٢٨
- ما قصرت وما نسيت - ابن عمر ١٢١٣
- ما قُطع من البهيمة وهي حيَّةٌ - ابن عمر ٣٢١٦
- ما كان شيء على عهد رسول الله ﷺ إلا وقد رأيته - قيس بن سعد ١٣٠٣
- ماكان الفحش في شيء قط إلا شانه - أنس ابن مالك ٤١٨٥
- ما كان لرسول الله ﷺ إلا مؤذن واحد، إذا خرج أذَّن، وإذا نزل أقام - السائب بن يزيد . ١١٣٥
- ما كان من صداق أو حباء أو هبة قبل عصمة النكاح فهو لها - عبدالله بن عمرو بن العاص ١٩٥٥
- ماكان من ميراث قُسِم في الجاهلية، فهو على قسمة الجاهلية - عبدالله بن عمر ٢٧٤٩
- ما كانت هذه تُقاتل فِيمن يُقاتِلُ - حنظلة الكاتب ٢٨٤٢
- ما كسب الرَّجُلُ كَسْبًا أَطيب من عمل يديه - المقدام بن مَعْدِيكَرِب ٢١٣٨
- ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة - سهل بن سعد الساعدي ١٠٩٩
- ماكنت أدي من أقمتُ عليه الحدَّ، إلا شارب الخمر - علي بن أبي طالب ٢٥٦٩
- ما كُنْت أرى الجهد بلغ بك ما أرى أتجدُ شاة؟ - كعب بن عجرة ٣٠٧٩
- ما كنت ألفي أو ألقى النبي ﷺ من آخر الليل إلا وهو نائم عندي - عائشة ١١٩٧
- ما لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ - عائشة ٢٩٦٣
- مَا لَكَ؟ - عليَّ بالرَّجُلِ - عبدالله بن عمرو ... ٢٦٨٠
- ما لك ولها؟ معها الحذاء والسِّقاءُ - زيد بن خالد الجهني ٢٥٠٤
- ما لك ولهذا النوم هذه نومةٌ يكرهها الله - طهفة بن قيس الغفاري ٣٧٢٣
- ما لهم وللكلاب؟ - عبدالله بن مُغفل ٣٢٠٠
- ما مثل الدُّنيا في الآخرة إلا مثل مايجعل - المستورد بن شداد ٤١٠٨
- ما مررت ليلة أُسري بي بملإ من الملائكة إلا كلهم يقول لي - ابن عباس ٣٤٧٧
- ما المسؤولُ عنها بأعلَم من السائل - أبو هريرة ٦٤
- ما المسئول عنها بأعلم من السائل - أبو هريرة ٤٠٤٤
- ما ملأ آدمي وعاء شرًّا من بطن - المقدام بن معديكرب ٣٣٤٩
- ما من أحد لا يؤدي زكاة ماله إلا مُثل له يوم القيامة - عبدالله بن مسعود ١٧٨٤
- ما من أحد يُدخله الله الجنة إلا زوجه الله - أبو أمامة الباهلي ٤٣٣٧
- ما من أربعين من مؤمن يشفعون لمؤمن إلا شفعهم الله - كريب مولى عبدالله بن عباس .. ١٤٨٩
- ما من أيام الدنيا أيام أحب إلى الله سبحانه

أن يتعبد له فيها – أبو هريرة ١ٷ٢٨
– ما من أيام، العمل الصالح فيها أحب إلى الله – ابن عباس ١٧٢٧
– ما من جرعة أعظم أجرًا عند الله من جرعة غيظ – ابن عمر ٤١٨٩
– ما من حاكم يحكم بين الناس إلا جاء يوم القيامة – عبدالله بن مسعود ٢٣١١
– ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا وضعت له الملائكة أجنحتها – صفوان بن عسال المرادي ٢٢٦
– ما من داع يدعو إلى شيء إلا وقف يوم القيامة لازمًا لدعوته – أبو هريرة ٢٠٨
– ما من دعوة يدعو بها العبد – أبو هريرة ٣٨٥١
– ما من ذنب أجدر أن يُعجل الله لصاحبه العقوبة – أبو بكرة الثقفي ٤٢١١
– ما من رجل تدرك له ابنتان فيحسن إليهما – ابن عباس ٣٦٧٠
– ما من رجل يحفظ علمًا فيكتمه – أبو هريرة . ٢٦١
– ما من رجل يذنب ذنبًا، فيتوضأ، فيحسن الوضوء، ثم يصلي ركعتين – علي بن أبي طالب ١٣٩٥
– ما مِنْ رجل يُصاب بشيء من جسده – أبو الدرداء ٢٦٩٣
– ما من صاحب إبل ولا غنم ولا بقر – أبو ذر الغفاري ١٧٨٥
– ما مِنْ صباح إلا وملكان يُناديان: ويلٌ للرجال من النساء – أبو سعيد الخدري ٣٩٩٩
– ما من عبد بات على طُهُور، ثم تعارَّ من الليل – معاذ بن جبل ٣٨٨١
– ما من عبد مؤمن يخرج من عينيه دموعٌ – من خشية الله – عبدالله بن مسعود ٤١٩٧
– ما من عبد يسجد لله سجدة إلا رفعه الله بها درجة – ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٤٢٣
– ما من عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها حسنة – عبادة بن الصامت ١٤٢٤
– ما من عبدٍ يقول في صباح كل يوم ومساء – عثمان بن عفان ٣٨٦٩
– ما مِنْ غازية تغزو في سبيل الله – عبدالله بن عمرو ٢٧٨٥
– ما من غني ولا فقير إلا ودَّ يوم القيامة – أنس ابن مالك ٤١٤٠
– ما من قلب إلا بين إصبعين من أصابع الرحمن – النواس بن سمعان الكلابي ١٩٩
– ما من قوم يُعْمل فيهم بالمعاصي – جرير بن عبدالله ٤٠٠٩
– ما من مؤمن يعزي أخاه بمصيبة إلا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة» محمد بن عمرو ابن حزم ١٦٠١
– ما من مجروح يُجرحُ في سبيل الله – أبو هريرة ٢٧٩٥
– ما من محرم يَضْحى لله يَوْمَهُ – جابر بن عبدالله ٢٩٢٥
– ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول – عمر بن الخطاب ٤٧٠
– ما من مسلم يَدَّانُ دَيْنًا – ميمونة زوج النبي ﷺ ٢٤٠٨
– ما من مسلم يصاب بمصيبة فيفزع إلى ما أمر الله به – أبو سلمة بن عبدالأسد المخزومي .. ١٥٩٨
– ما من مسلم يصلي علي إلا صلت عليه الملائكة ما صلى علي – عامر بن ربيعة ٩٠٧
– ما من مسلم يُقْرِض مُسْلمًا قَرْضًا مَرَّتين – عبدالله بن مسعود ٢٤٣٠
– ما من مسلم – يقول حين يمسي وحين يصبح رضيت بالله – أبو سلام الحبشي ٣٨٧٠
– ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد – عتبة بن عبدالسلمي ١٦٠٤
– ما من مُسْلِمين التقيا بأسيافهما – أنس بن مالك ٣٩٦٣
– ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة من الولد –

أنس بن مالك ١٦٠٥

- ما مِنْ مُسْلِمَيْن يلتقيان، فيتصافحان - البراء ابن عازب ٣٧٠٣
- مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلبي إلا لبى ما عن يمينه وشماله- سهل بن سعد الساعدي ٢٩٢١
- ما من نبي يمرض إلا خير بين الدنيا والآخرة- عائشة........ ١٦٢٠
- ما من نفس تموت تشهد أن لا إله إلا الله - مُعاذ بن جبل ٣٧٩٦
- ما مِنْ يوم أكثر من أن يُعْتق الله عز وجل فيه عبدًا من النار من يوم عرفة - عائشة ٣٠١٤
- ما منعك أن تدخل عائشة ٣٦٥١
- ما منعكم أن تعلموني؟ - ابن عباس ١٥٣٠
- ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن حاتم ١٨٥
- ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن حاتم ١٨٤٣
- ما منكم من أحد إلا له منزلان - أبو هريرة .. ٤٣٤١
- ما منكم من أحدٍ إلا وقد كُتِب مقعده من الجنة ومقعده من النّار - علي بن أبي طالب . ٧٨
- ما نام رسول الله ﷺ قبل العشاء ولا سمر بعدها - عائشة ٧٠٢
- ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ قط - عائشة ٦٦٢
- ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ قط - عائشة ١٩٢٢
- ما نفعني مالٌ قط، ما نفعني مال أبي بكر - أبو هريرة ٩٤
- ما هذا؟ - ابن عباس ١٧٣٤
- ما هذا؟ - أم أيمن ٣٣٣٦
- ما هذا؟ أوْ مَهْ - أنس بن مالك ١٩٠٧
- ما هذا الصَّوْتُ؟ عائشة ٢٤٧١
- ما هذا؟ - عبدالله بن عمرو ٤١٦٠
- ما هذا؟ - ليتكلم وليستظل ولْيجلس - ابن عباس ٢١٣٦
- ما هذا يا عمر؟ - عائشة ٣٢٧
- ما هذا يا معاذ؟ - عبدالله بن أبي أوفى ١٨٥٣
- ما هذه؟ أَلْقِها - علي بن أبي طالب ٢٨١٠
- ما هذه الحلْقةُ؟ - عمران بن الحصين ٣٥٣١
- ما هذه؟ - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
- ما وجع أخيك؟ - أبو ليلى الأنصاري ٣٥٤٩
- ما يُبْكيك يا ابن الخطاب - عمر بن الخطاب ٤١٥٣
- مَا يجدُ الشَّهِيدُ من القَتْل إلا كما يجد - أبو هريرة ٢٨٠٢
- ما يصنع هؤلاء - طلحة بن عبيد الله ٢٤٧٠
- مايَمْنَعُكِ، يا عَمَّتاهُ مِنَ الحجِّ؟ - أسماء بنت أبي بكر أو سُعْدى بنْت عَوْف ٢٩٣٦
- ماء زمزم لما شُرِب له - جابر بن عبدالله ٣٠٦٢
- الماء لا يجنُب - ابن عباس ٣٧٠
- الماء من الماء - أبو أيوب الأنصاري ٦٠٧
- الماء والمِلح والنّار - عائشة ٢٤٧٤
- مات رأس المنافقين بالمدينة، وأوصى أن يصلي عليه النبي ﷺ - جابر بن عبدالله ١٥٢٤
- مات رجُلٌ على عهد رسول الله ﷺ، ولم يدع له وارثًا - ابن عباس ٢٧٤١
- مات مولاي وترك ابنة فقسم رسول الله ﷺ ماله - ابنة حمزة بن عبدالمطلب ٢٧٣٤
- مال الله عزوجل، سرق بعضه بعضًا - ابن عباس ٢٥٩٠
- الماهر بالقُرآن مع السفرة الكرام البررة - عائشة ٣٧٧٩
- مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته، مثل الكَلْب - عبدالله بن عباس ٢٣٩١
- مثلُ الذي يجلس يسمع الحِكْمة - أبو هريرة ٤١٧٢
- مثل القرآن مثل الإبل المعقَّلة - ابن عمر ٣٧٨٣
- مَثَلُ القلب مثل الريشة - أبو موسى الأشعري .. ٨٨
- مثل مؤخرة الرحل تكون بين يدي أحدكم - طلحة بن عبيد الله ٩٤٠

- مثل المؤمن ألذي يقرأ القرآن كمثل الأترجة – أبو موسى الأشعري ٢١٤
- مثل هذه الأمة كمثل أربعة نفر رجل أتاه الله مالًا – أبو كبشة الأنماري ٤٢٢٨
- المجاهد في سبيل الله مضمون على الله – أبو سعيد الخدري ٢٧٥٤
- المحرم لا ينكح ولا يُنكح ولا يخطب – عثمان بن عفان ١٩٦٦
- المحْرُومُ مَنْ حُرِمِ وصِيَّتَهُ – أنس بن مالك . ٢٧٠٠
- المُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ – ابن عمر ٢٥١٤
- مُدْمن الخمر كعابد وثن – أبو هريرة ٣٣٧٥
- مرَّ بي خالي، وقد عقد له النبي ﷺ لواء – البراء بن عازب ٢٦٠٧
- مر بي النبي ﷺ وأنا واضع يدي اليسرى على اليمنى – عبدالله بن مسعود ٨١١
- مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول فسلم عليه – ابن عمر ٣٥٣
- مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول، فسلم عليه – أبو هريرة ٣٥١
- مر رسول الله ﷺ بقبرين جديدين – ابن عباس ٣٤٧
- مر على النبي ﷺ بجنازة فأثني عليها خيرًا، فقال: وجبت – أنس بن مالك ١٤٩١
- مر على النبي ﷺ بجنازة، فقام، وقال – أبوهريرة ١٥٤٣
- مر على النبي ﷺ بجنازة، فأثني عليها خيرًا، في مناقب الخير – أبو هريرة ١٤٩٢
- مرَّ علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلم علينا – أسماء بنت يزيد ٣٧٠١
- مر النبي ﷺ على رجل نائم في المسجد – أبو امامة ٣٧٢٥
- مر النبي ﷺ في يوم شديد الحر نحو بقيع الغرقد – أبو أمامة الباهلي ٢٤٥
- المرأة إذا قتلت عمدًا، لا تُقْتَلُ حَتَّى تضع – معاذ بن جبل وأبو عبيدة بن الجراح وعبادة ابن الصامت وشداد بن أوس ٢٦٩٤
- المرأة تحوز ثلاث مواريث – واثلة بن الأسقع ٢٧٤٢
- المرأة تَرِثُ من دية زوجها وماله – عبدالله بن عمرو ٢٧٣٦
- مررنا بمرِّ الظهران فأنفجنا أرْنبًا – أنس بن مالك ٣٢٤٣
- مرِض أُبي بن كعب مرضًا – جابر بن عبدالله . ٣٤٩٣
- مرضت فأتاني رسول الله ﷺ يعودني – جابر ابن عبدالله ٢٧٢٨
- مره فليراجعها ثم يطلقها وهي طاهر أو حامل – ابن عمر ٢٠٢٣
- مره فليراجعها حتى تطهر، ثم تحيض – ابن عمر ٢٠١٩
- مُرْها فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ – عقبة بن عامر ٢١٣٤
- مروا أبا بكر فليصل بالناس – عائشة ١٢٣٢
- مروا بالمعروف وانهوا عن المنكر – عائشة . ٤٠٠٤
- المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها – عبدالله بن يزيد الخطمي ٦٢٥
- المستشار مؤتمنٌ – أبو مسعود الأنصاري ... ٣٧٤٦
- المستشار مؤتمنٌ – أبو هريرة ٣٧٤٥
- المسلم أخو المسلم – عقبة بن عامر ٢٢٤٦
- المسلمون تتكافأ دماؤهم – ابن عباس ٢٦٨٣
- المسلمون شركاء في ثلاث – ابن عباس ٢٤٧٢
- المسلمون يد على من سواهم – معقل بن يسار ٢٦٨٤
- المشاءون إلى المساجد في الظلم، أولئك الخوَّاضون في رحمة الله – أبو هريرة ٧٧٩
- مضمضوا من اللبن، فإن له دسمًا – ابن عباس ٤٩٨
- مضمضوا من اللبن، فإن له دسمًا – سهل بن سعد الساعدي ٥٠٠
- مطْلُ الغني ظلم وإذا أحلت على مليء – ابن عمر ٢٤٠٤
- المعتدي في الصدقة كمانعها – أنس بن مالك . ١٨٠٨

- المعتكف يتبع الجنازة، ويعود المريض – أنس بن مالك ١٧٧٧
- مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير – أبو سعيد الخدري ٢٧٦
- مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير – علي بن أبي طالب ٢٧٥
- ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارًا – علي بن أبي طالب ٦٨٤
- الملحمة الكبرى وفتح القسطنطينية في سبعة أشهر – معاذ بن جبل ٤٠٩٢
- الملك في صغاركم – أنس بن مالك ٤٠١٥
- مُلىء عمار إيمانًا إلى مشاشه – علي بن أبي طالب ١٤٧
- من ابتاع طعامًا فلا يبعه حتى يستوفيه – ابن عمر ٢٢٢٦
- من ابتاع مصراةً، فهو بالخيار – أبو هريرة ... ٢٢٣٩
- من اتبع جنازة فليحمل بجوانب السرير كلها – عبدالله بن مسعود ١٤٧٨
- من أتم الوضوء كما أمره الله فالصلات المكتوبات كفارات لما بينهن – عثمان بن عفان ٤٥٩
- من أتى أخاه المسلم عائدًا، مشى في خرافة الجنة حتى يجلس – علي بن أبي طالب ١٤٤٢
- من أتى امرأة في قبلها، من دبرها، كان الولد أحول – جابر بن عبدالله ١٩٢٥
- من أتى الجمعة فليغتسل – ابن عمر ١٠٨٨
- من أتى حائضًا أو امرأة في دبرها – أبو هريرة ٦٣٩
- من أتى فراشه، وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل – أبو الدرداء الأنصاري ١٣٤٤
- من أتي عند ماله، فقوتل فقاتل فقتل، فهو شهيد – ابن عمر ٢٥٨١
- من أحبَّ أنْ يُظِلَّهُ الله في ظله – أبو اليسر ٢٤١٩
- من أحب أن يقرأ القرآن غضًّا كما أُنزِل، فليقرأه على قراءة ابن أم عبد – عبدالله بن مسعود ١٣٨
- مَنْ أحَبَّ أنْ يُكْثِرَ الله خَير بَيْتِهِ فَلْيَتوضَّأْ – أنس بن مالك ٣٢٦٠
- من أحب الأنصار أحبه الله – البراء بن عازب ١٦٣
- من أحب الحسن والحسين فقد أحبني – أبو هريرة ١٤٣
- من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه – عائشة ٤٢٦٤
- من احتكر على المسلمين طعامًا – عمر بن الخطاب ٢١٥٥
- من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه – عائشة ١٤
- مَنْ أَحْرَمَ بِالحجِّ والعُمرة كفى لهما طوافٌ واحدٌ – ابن عُمَرَ ٢٩٧٥
- من أحسن في الإسلام لم يؤاخذ بما كان في الجاهلية – عبدالله بن مسعود ٤٢٤٢
- من أحيا سنة من سنتي فعمل بها الناس – عمرو بن عوف المزني ٢٠٩
- من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي – عمرو بن عوف المزني ٢١٠
- مَنْ أخذ أموال النَّاس يُريدُ إتلافها – أبو هريرة ٢٤١١
من أخرج أذى من المسجد بنى الله له بيتًا في الجنة – أبو سعيد الخدري ٧٥٧
- مَنْ أدخل فرسًا بين فرسين – أبو هريرة ٢٨٧٦
- من أدرك ركعة من صلاة الجمعة أو غيرها، فقد أدرك الصلاة – ابن عمر ١١٢٣
- من أدرك رمضان بمكة فصامه – ابن عباس .. ٣١١٧
- من أدرك من الجمعة ركعة فليصل إليها أخرى – أبو هريرة ١١٢١
- من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها – عائشة ٧٠٠
- من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك – أبو هريرة ١١٢٢
- من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب

الشمس - أبو هريرة ٦٩٩
- من أدركه الأذان في المسجد ثم خرج، لم يخرج لحاجة - عثمان بن عفان ٧٣٤
- من ادعى إلى غير أبيه لم يرح رائحة الجنة - عبدالله بن عمرو ٢٦١١
- من ادَّعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه - سعد بن أبي وقاص وأبوبكرة الثقفي ٢٦١٠
- من ادعى ماليس له فليس منا - أبو ذر الغفاري ٢٣١٩
- من أذن ثنتي عشرة سنة، وجبت له الجنة - ابن عمر ٧٢٨
- من أذن محتسبًا سبع سنين، كتب الله له براءة من النار - ابن عباس ٧٢٧
- من أراد أن يلقى الله طاهرًا مطهرًا - أنس بن مالك ١٨٦٢
- من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - أبو هريرة ٣١١٤
- مَنْ أراد الحجَّ فليتعجل - ابن عباس ٢٨٨٣
- من أراد الحجامة فليتحر سبعة عشر - أنس ابن مالك ٣٤٨٦
- من أراد منكم أن يهلَّ بعُمْرة، فليُهْلِلْ - عائشة ٣٠٠٠
- من ارتبط فرسًا في سبيل الله - تميمٌ الداري . ٢٧٩١
- من أرسل بنفقة في سبيل الله، وأقام في بيته علي بن أبي طالب، وأبو الدرداء، وأبو هريرة، وأبو أمامة الباهلي، وعبدالله بن عمر، وجابر بن عبدالله، وعمران بن الحصين ٢٧٦١
- من أُريد ماله ظلمًا فقتل، فهو شهيدٌ - أبو هريرة ٢٥٨٢
- من استجمر فليوتر، من فعل ذلك فقد أحسن - أبو هريرة ٣٣٧
- من استطاع منكم أن يموت بالمدينة، فليفعل فإني أشهد لمن مات بها - ابن عمر ٣١١٢
- من استن خيرًا فاستُنَّ به - أبو هريرة ٢٠٤
- من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم - ابن عباس ٢٢٨٠
- من اشترى نخلًا قد أُبِّرَتْ فثمرتها للبائع - ابن عمر ٢٢١٠
- من أصاب في الدنيا ذنبًا، فعُوقب به - علي ابن أبي طالب ٢٦٠٤
- من أصاب من شيء - أنس بن مالك ٢١٤٧
- من أصاب منكم حدًا، فعُجِّلَتْ لهُ عُقُوبَتُهُ - عبادة بن الصامت ٢٦٠٣
- من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي، فلينصرف - عائشة ١٢٢١
- من أصبح منكم مُعافى في جسده - عبيد الله بن محصن الأنصاري ٤١٤١
- من أصبح، وهو جنب فليفطر - أبو هريرة ... ١٧٠٢
- من أُصيب بدم أو خبلٍ - أبو شريح الخزاعي ٢٦٢٣
- من أصيب بمصيبة، فذكر مصيبته - الحسين ابن علي بن أبي طالب ١٦٠٠
- من أطاعني فقد أطاع الله - أبو هريرة ٢٨٥٩
- من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله - أبو هريرة ٣
- من أطعمه الله طعامًا - ابن عباس ٣٣٢٢
- من أعان على خصومة بظلم - ابن عمر ٢٣٢٠
من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة - أبو هريرة ٢٦٢٠
- من اعتذر إلى أخيه بمعذرة، فلم يقبلها - جودان ٣٧١٨
- من أعتق امرأً مُسلمًا كان فكاكهُ من النَّار - كعب بن مُرَّة ٢٥٢٢
- من أعتق شركًا له في عبد - ابن عمر ٢٥٢٨
- من أعتق عبدًا وله مالٌ - ابن عمر ٢٥٢٩
- من أعتق نصيبًا له في مملوك - أبو هريرة ٢٥٢٧
- من أعْمَر رجلا عمرى له ولعقبه - جابر بن عبدالله ٢٣٨٠

- من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله، وتطهر فأحسن طهوره – أبو ذر الغفاري ١٠٩٧
- من أفتي بفتيا غير ثبت - أبو هريرة ٥٣
- من أفضل الشفاعة أن يشفَّع بين الاثنين في النكاح – أبو رهم ١٩٧٥
- من أفطر يومًا من رمضان من غير رخصة – أبو هريرة ١٦٧٢
- من أقال مسلمًا أقاله الله – أبو هريرة ٢١٩٩
- من اقتبس عِلْمًا من النجوم – ابن عباس ٣٧٢٦
- من اقتنى كلبًا فإنه ينقص من عمله – أبو هريرة ٣٢٠٤
- من اقتنى كلبًا لا يغني عنه زرعًا - سفيان بن أبي زهير ٣٢٠٦
- من اكتحل فليُوتر – أبو هريرة ٣٤٩٨
- من اكتوى أو استرقى فقد برىء من التَّوَكُّل – المغيرة بن شعبة ٣٤٨٩
- من أكل طعامًا فقال: الحمد لله ألذي أطعمني هذا ورزقنيه – معاذ بن أنس الجهني ٣٢٨٥
- من أكل في قصعة ثُمَّ لحسها، استغفرت له القصعة – نبيشة الخير ٣٢٧٢
- من أكل في قصعة، فلحِسها – أُمّ عاصِم ٣٢٧١
- من أكل من هذه الشجرة، الثوم، فلا يؤذينا بها في مسجدنا هذا – أبو هريرة ١٠١٥
- من أكل من هذه الشجرة شيئًا فلا يأتين المسجد – ابن عمر ١٠١٦
- من أكل ناسيًا، وهو صائم – أبو هريرة ١٦٧٣
- من أم الناس فأصاب، فالصلاة له ولهم – عقبة بن عامر الجهني ٩٨٣
- مَنْ أمركم منهم بمعصية الله، فلا تطيعوه – أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
- من أمن رَجُلًا على دمه، فقتله – عمرو بن الحمق الخزاعي ٢٦٨٨
- من انتسب إلى غير أبيه، أو تولى غير مواليه – ابن عباس ٢٦٠٩
- من انتهب نُهبة فليس منَّا – عمران بن الحصين ٣٩٣٧
- من انتهب نهبة مشهورة، فليس منا – جابر بن عبدالله ٣٩٣٥
- من أنظر مُعْسرًا كان له بِكُلِّ يَوْمٍ صدقةٌ – بُرَيدة بن الحصيب الأسْلَمي ٢٤١٨
- من أهراق منه هذه الدماء، فلا يضره – أبو كبشة الأنماري ٣٤٨٤
- من أُهريق دمه، وعُقر جوادُهُ – عمرو بن عبسة ٢٧٩٤
- من أهل بِعُمرة من بيت المقدس، غُفِرَ لهُ – أم سلمة ٣٠٠١
- من أهل بعُمرة من بيت المقدس، كانت لهُ كفارة لما قبلها من الذنوب – أم سلمة ٣٠٠٢
- من أُودع وديعة، فلا ضمان عليه – عبدالله ابن عمرو ٢٤٠١
- من أي ذلك تعجبُون – طلحة بن عبيدالله ٣٩٢٥
- من باع ثمرًا فأصابته جائحة – جابر بن عبدالله ٢٢١٩
- من باع دارًا أو عقارًا فلم يجعل ثمنه في مثله – سعيد بن حُرَيْث ٢٤٩٠
- من باع دارًا ولم يجعل ثمنها في مثلها – حذيفة بن اليمان ٢٤٩١
- من باع عيبا لم يبينه – واثلة بن الأسقع ٢٢٤٧
- من باع نخلًا قد أُبرتْ فثمرتها للذي باعها – ابن عمر ٢٢١١
- من باع نخلا وباع عبدًا جمعهما – ابن عمر .. ٢٢١٢
- من بدَّل دينه فاقتلوه – ابن عباس ٢٥٣٥
- من بنى لله مسجدا بنى الله له مثله في الجنة – عثمان بن عفان ٧٣٦
- من بنى مسجدا لله كمفحص قطاة، أو أصغر، بنى الله له بيتا في الجنة – جابر بن عبدالله ٧٣٨
- من بنى مسجدا لله من ماله بنى الله له بيتا في

الجنة – علي بن أبي طالب ٧٣٧
– من بنى مسجدا يذكر فيه اسم الله، بنى الله له بيتًا في الجنة – عمر بن الخطاب ٧٣٥
– من تحلَّم حُلُمًا كاذبًا، كُلِّف أن يعقِد بين شعيرتين – ابن عباس ٣٩١٦
– من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرًا إلى جهنم – معاذ بن أنس الجهني ١١١٦
– من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاونًا بها طبع على قلبه – أبو الجعد الضمري ١١٢٥
– من ترك الجمعة ثلاثًا، من غير ضرورة، طبع الله على قلبه – جابر بن عبدالله ١١٢٦
– من ترك الجمعة متعمدًا، فليتصدق بدينار – سمرة بن جندب ١١٢٨
– من ترك الكذب وهو باطل – أنس بن مالك .. ٥١
– مَنْ تَرَكَ مالًا فلورثته – جابر بن عبدالله ٢٤١٦
– من ترك مالا، فلورثته ومن ترك كلا، فإلينا – المقدام بن معديكرب ٢٧٣٨
– من ترك موضع شعرة من جسده من جنابة – علي بن أبي طالب ٥٩٩
– من تطبب ولم يُعْلم منه طِبٌّ – عبدالله بن عمرو ٣٤٦٦
– من تطهر في بيته، ثم أتى مسجد قباء، فصلى فيه صلاة، كان له كأجر عمرة – سهل بن حنيف ١٤١٢
– من تعار من الليل، فقال حين يستيقظ لا إله إلا الله – عبادة بن الصامت ٣٨٧٨
– مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فقد عصاني – عقبة ابن عامر الجهني ٢٨١٤
– من تعلم العلم ليباهي به العلماء – أبو هريرة ٢٦٠
– من تعلم علمًا مما يبتغي به وجه الله – أبو هريرة ٢٥٢
– من تقوَّل علي ما لم أقل – أبو هريرة ٣٤
– من تكلم في شيء من القدر سُئل عنه يوم القيامة – عائشة ٨٤
– من توضأ على كل طهر فله عشر حسنات – عبدالله بن عمر ٥١٢
– من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فدنا وأنصت واستمع – أبو هريرة ١٠٩٠
– من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال، ثلاث مرات – أنس بن مالك ٤٦٩
– من توضأ فليستنثر، ومن استجمر فليوتر – أبو هريرة ٤٠٩
– من توضأ فمضمض واستنشق، خرجت خطاياه من فيه وأنفه – عبدالله الصنابحي ٢٨٢
– من توضأ مثل وضوئي هذا، غفر له ما تقدم من ذنبه – عثمان بن عفان ٢٨٥
– من توضأ يوم الجمعة، فبها ونعمت – أنس ابن مالك ١٠٩١
– من ثابر على ثنتي عشرة ركعة من السُّنَّة، بني له بيت في الجنة – عائشة ١١٤٠
– من جاء مسجدي هذا، لم يأته إلا لخير يتعلمه أو يعلِّمه – أبو هريرة ٢٢٧
– من جحد آية من القرآن فقد حلَّ ضربُ عُنُقِهِ – ابن عباس ٢٥٣٩
– من جر إزاره من الخيلاء – أبو سعيد الخدري ٣٥٧٠
– من جر ثوبه من الخيلاء، لم ينظر الله إليه – أبو هريرة ٣٥٧١
– من جعل قاضيا بين الناس – أبو هريرة ٢٣٠٨
– مَنْ جعل الهُمُوم هما واحدًا هم المعاد – عبدالله بن مسعود ٤١٠٦
– من جهَّز غازيًا في سبيل الله حتى يستقِلَّ – عمر بن الخطاب ٢٧٥٨
– من جهَّز غازيًا في سبيل الله، كان له مثل أجْرِهِ – زيد بن خالد الجهني ٢٧٥٩
– من حافظ على شفعة الضحى، غُفرت له ذنوبه – أبو هريرة ١٣٨٢
– من حجَّ هذا البيت فلم يرْفُثْ ولم يَفسُقْ رجع

كما ولدتْهُ أُمُّهُ – أبو هريرة ٢٨٨٩
- من حدث عني بحديث وهو يرى أنه كذب – المغيرة بن شعبة ٤١
- من حدث عني حديثًا وهو يرى أنه كذب – سمرة بن جندب ٣٩
- من حدث عني حديثًا وهو يرى أنه كذب – علي بن أبي طالب ٣٨
- من حدثك أن رسول الله ﷺ بال قائمًا فلا تصدقه – عائشة ٣٠٧
- مِنْ حُسْنِ إسلام المرء تَرْكُهُ ما لا يعنيه – أبو هريرة ٣٩٧٦
- من حضرته الوفاة فأوصى، وكانت وصيته على كتاب الله – قرة بن إياس المزني ٢٧٠٥
- من حفر بئرًا فله أربعون ذراعًا – عبدالله بن مُغَفَّلٍ ٢٤٨٦
- من حلف بملة سوى الإسلام كاذبًا – ثابت ابن الضَّحَّاك ٢٠٩٨
- من حلف بيمين آثمة عند منبري هذا – جابر بن عبدالله ٢٣٢٥
- من حلف على يمين فرأى غيرها خيرًا – عبدالله بن عمرو ٢١١١
- من حلف على يمين فرأى غيرها خيرًا منها – عدي بن حاتم ٢١٠٨
- من حلف على يمين وهو فيها فاجر – عبدالله ابن مسعود ٢٣٢٣
- من حلف فقال: إن شاء الله – أبو هريرة ٢١٠٤
- من حلف فقال في يمينه – أبو هريرة ٢٠٩٦
- من حلف في قطيعة رَحِم – عائشة ٢١١٠
- من حلف واستثنى – ابن عمر ٢١٠٥
- من حلف واستثنى فلن يحنث – ابن عمر ٢١٠٦
- من حمل علينا السلاح فليس منا – ابن عمر . ٢٥٧٦
- من حمل علينا السلاح فليس منا – أبو هريرة ٢٥٧٥
- من خاف منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل، فليوتر من أول الليل ثم ليرقد – جابر بن عبدالله ١١٨٧
- من خرج من بيته إلى الصلاة فقال: أللهم إني أسألك بحق السائلين عليك – أبو سعيد الخدري ٧٧٨
- من خير خصال الصائم السواك – عائشة ١٦٧٧
- من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من اتبعه – أبو هريرة ٢٠٦
- من دعي إلى طعام وهو صائم فليجب – جابر ابن عبدالله ١٧٥١
- من ذا ألذي قال هذا؟ – وائل بن حجر ٣٨٠٢
- من ذرعه القيء، فلا قضاء عليه – أبو هريرة . ١٦٧٦
- من رابط ليلة في سبيل الله – عثمان بن عفان . ٢٧٦٦
- من راح روحة في سبيل الله – أنس بن مالك . ٢٧٧٥
- من رآني في المنام، فقد رآني – أبو سعيد الخدري ٣٩٠٣
- من رآني في المنام فقد رآني – أبو هريرة ٣٩٠١
- من رآني في المنام فقد رآني إنه لا ينبغي للشيطان – جابر بن عبدالله ٣٩٠٢
- من رآني في المنام فقد رآني في اليقظة – عبدالله بن مسعود ٣٩٠٠
- من رآني في المنام، فكأنما رآني في اليقظة – أبو جحيفة ٣٩٠٤
- من رأى منكرًا فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره بيده – أبو سعيد الخدري ١٢٧٥
- من رأى منكم مُنكرًا، فاستطاع أن يغيره بيده – أبو سعيد الخدري ٤٠١٣
- من رأى منكم هلال ذي الحجة – أُم سلمة ... ٣١٥٠
- مَنْ رَمَى العَدُوَ بِسَهْم – عمرو بن عبسة ٢٨١٢
- من روى عني حديثًا وهو يرى أنه كذب – علي بن أبي طالب ٤٠
- من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من الزرع شيء – رافع بن خديج ٢٤٦٦
- من سئل عن علم فكتمه، ألجم يوم القيامة بلجام من نار – أنس بن مالك ٢٦٤

- من سئل عن علم يعلمه فكتمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار – أبو هريرة ٢٦٦
- مَنْ سأل الله الشهادة بصدق من قلبه – سهل ابن حُنَيْف ٢٧٩٧
- من سأل الجنة ثلاث مرات – أنس بن مالك . ٤٣٤٠
- من سأل القضاء وُكِلَ إلى نفسه – أنس بن مالك ٢٣٠٩
- من سأل الناس أموالهم تكثرًا، فإنما يسأل جمر جهنم – أبو هريرة ١٨٣٨
- من سأل، وله ما يغنيه، جاءت مسألته يوم القيامة خدوشًا – عبدالله بن مسعود ١٨٤٠
- من ستر عورة أخيه المسلم ستر الله عورته – ابن عباس ٢٥٤٦
- من ستر مُسلمًا ستره الله في الدنيا والآخرة – أبو هريرة ٢٥٤٤
- من سره أن يلقى الله غدًا مسلمًا، فليحافظ على هؤلاء الصلوات الخمس – عبدالله بن مسعود ٧٧٧
- من سلك طريقًا يلتمس فيه علمًا سهل الله له طريقًا إلى الجنة – أبو الدرداء الأنصاري ... ٢٢٣
- من سمع رجلًا ينشد ضالة في المسجد فليقل: لا رد الله عليك – أبو هريرة ٧٦٧
- من سمع النداء فلم يأته فلا صلاة له، إلا من عذر – ابن عباس ٧٩٣

من سن سنة حسنة فعمل بها بعده – أبو جحيفة ٢٠٧

- من سن سنة حسنة فعمل بها كان له أجرها – جرير بن عبدالله البجلي ٢٠٣
- من شأنه أن يغفر ذنبًا – أبو الدرداء الأنصاري ٢٠٢
- مَنْ شُبْرُمَةُ؟ فاجْعَلْ هذه عَنْ نَفْسِكَ – ابن عباس ٢٩٠٣
- من شرّ الناس منزلة عند الله يوم القيامة عبد – أبو أمامة الباهلي ٣٩٦٦
- من شرب الخمر في الدنيا – ابن عمر ٣٣٧٣
- من شرب الخمر في الدنيا لم يشربها في الآخرة – أبو هريرة ٣٣٧٤
- من شرب الخمر وسكر، لم تُقْبل له صلاةٌ – عبدالله بن عمرو ٣٣٧٧
- من شرب سُمًّا فقتل نفسه – أبو هريرة ٣٤٦٠
- مَنْ شَرِب في إناء فِضَّة، فكأنَّما يجرْجِرُ في بطنه نار جهنَّم – عائشة ٣٤١٥
- من شهد معنا الصلاة، وأفاض من عرفات – عروة بن مضرس الطائي ٣٠١٦
- من شهر علينا السلاح فليس منا – أبو موسى الأشعري ٢٥٧٧
- من صام الأبد، فلا صام ولا أفطر – عبدالله ابن الشخير ١٧٠٥
- من صام ثلاثة أيام من كل شهر، فذلك صوم الدهر – أبو ذر الغفاري ١٧٠٨
- من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه – أبو هريرة ١٦٤١
- من صام رمضان ثم أتبعه بست من شوال – أبو أيوب الأنصاري ١٧١٦
- من صام رمضان وقامه إيمانًا واحتسابًا، غفر له ما تقدم من ذنبه – أبو هريرة ١٣٢٦
- من صام ستة أيام بعد الفطر، كان تمام السنة – ثوبان مولى رسول الله ﷺ........ ١٧١٥
- من صام يوم عرفة، غفر له سنة أمامه وسنة بعده – قتادة بن النعمان ١٧٣١
- من صام يومًا في سبيل الله، باعد الله بذلك اليوم – أبو سعيد الخدري ١٧١٧
- من صام يومًا في سبيل الله، زحزح الله وجهه عن النار – أبو هريرة ١٧١٨
- من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم بينهن بسوء – أبو هريرة ١١٦٧
- من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله له بيتًا في الجنة – عائشة ١٣٧٣

- من صلى ست ركعات بعد المغرب لم يتكلم بينهن بسوء - أبو هريرة ١٣٧٤
- من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله - سمرة بن جندب ٣٩٤٦
- من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله، فلا تخفروا الله - أبو بكر الصديق ٣٩٤٥
- من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج، غير تمام - أبو هريرة ٨٣٨
- من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة، بنى الله له قصرًا من ذهب في الجنة - أنس بن مالك ١٣٨٠
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن انتظر حتى أبو هريرة ١٥٣٩
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن شهد دفنها فله قيراطان - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٥٤٠
- من صلى على جنازة فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان - أبي بن كعب ١٥٤١

من صلى على جنازة في المسجد فليس له شيء - أبو هريرة ١٥١٧
- من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له - أبو هريرة ١٤٨٨
- من صلى في مسجد جماعة أربعين ليلة - عمر بن الخطاب ٧٩٨
- من صلى في يوم ثنتي عشرة ركعة بُني له بيت في الجنة - أبو هريرة ١١٤٢
- من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة، بني له بيت في الجنة - أم حبيبة بنت أبي سفيان .. ١١٤١
- من صلى قبل الظهر أربعًا، وبعدها أربعًا، حرمه الله على النار - أم حبيبة ١١٦٠
- من ضارَّ أضر الله به - أبو صرمة الأنصاري . ٢٣٤٢
- من طاف بالبيت وصلى ركعتين - عبدالله بن عمر ٢٩٥٦
- من طالب حقًا فليطلبه في عفاف - ابن عمر وعائشة ٢٤٢١
- من طلب العلم لغير الله - ابن عمر ٢٥٨
- من طلب العلم ليماري به السفهاء - ابن عمر ٢٥٣
- من عاد مريضًا نادى مناد من السماء: طبت وطاب ممشاك - أبو هريرة ١٤٤٣
- من عال ثلاثة من الأيتام - عبدالله بن عباس . ٣٦٨٠
- مَنْ عاهر أَمَةً أَوْ حُرَّةً، فَوَلَدُهُ وَلَدُ زِنًا - عبدالله بن عمرو ٢٧٤٥
- من عزى مصابًا فله مثل أجره - عبدالله بن مسعود ١٦٠٢
- من علَّم علمًا، فله أجر من عمل به - معاذ بن أنس الجهني ٢٤٠
- من عمر ميسرة المسجد، كتب له كفلان من الأجر - ابن عمر ١٠٠٧
- من غدا إلى صلاة الصبح - سلمان الفارسي ٢٢٣٤
- من غسل ميتًا فليغتسل - أبو هريرة ١٤٦٣
- من غسل ميتًا وكفنه وحنطه وحمله وصلى عليه - علي بن أبي طالب ١٤٦٢
- من غسَّل يوم الجمعة واغتسل، وبكر وابتكر، ومشى ولم يركب - أوس بن أوس الثقفي ١٠٨٧
- من غشّنا فليس منّا - أبو الحمراء مولى النبي ﷺ ٢٢٢٥
- من الغيرة ما يحب الله، ومنها ما يكره الله - أبو هريرة ١٩٩٦
- من فارق الدنيا على الإخلاص لله وحده - أنس بن مالك ٧٠
- من فارق الروح الجسد، وهو بريء من ثلاث ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٤١٢
- من فجئه صاحب بلاء، فقال: الحمدلله ألذي عافاني ابن عمر ٣٨٩٢
- من فَرَّ من ميراث وارثه، قطع الله ميراثه - أنس بن مالك ٢٧٠٣

من فطَّر صائمًا كان له مثل أجرهم - زيد بن خالد الجهني ١٧٤٦

- من الفطرة المضمضة والاستنشاق – عمار ابن ياسر ٢٩٤
- من قاتل تحت راية عَمِّيَّةٍ – أبو هريرة ٣٩٤٨
- من قاتل في سبيل الله عز وجل – مُعَاذُ بن جبل ٢٧٩٢
- من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا – أبو موسى الأشعري ٢٧٨٣
- من قال: إني بريء من الإسلام – بريدة بن الحصيب ٢١٠٠
- من قال حين يدخل السوق: لا إله إلا الله – عمر بن الخطاب ٢٢٣٥
- من قال حين يسمع المؤذن – سعد بن أبي وقاص ٧٢١
- من قال حين يسمع النداء: أللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة – جابر بن عبدالله ٧٢٢
- من قال، حين يُصبح، لا إله إلا الله وحده – أبو عياش الزرقي ٣٨٦٧
- من قال: سبحان الله وبحمده، مائة مرة – أبو هريرة ٣٨١٢
- من قال، في دُبُر صلاة الغداة: لا إله إلا الله – أبو سعيد الخدري ٣٧٩٩
- من قال في يوم مائة مرة: لا إله إلا الله – أبو هريرة ٣٧٩٨
- من قام ليلتي العيدين، محتسبًا لله – أبو أمامة الباهلي ١٧٨٢
- من قُتِل خطأ، فديتُهُ من الإبل – عبدالله بن عمرو ٢٦٣٠
- من قُتل دون ماله فهو شهيد – سعيد بن زيد .. ٢٥٨٠
- مَنْ قتل عبدهُ قتلناهُ – سمرة بن جُنْدَب ٢٦٦٣
- من قتل عمدًا، دُفع إلى أولياء القتيل – عبدالله بن عمرو ٢٦٢٦
- مَنْ قتل فلهُ السَّلَبُ – سمرة بن جندب ٢٨٣٨
- من قتل في عمية أو عصبية بحجر أو سوط أو عصا – ابن عباس ٢٦٣٥
- من قُتِل لهُ قتيل فهو بخير النَّظرين – أبو هريرة ٢٦٢٤
- من قتل مُعاهدًا، لم يرح رائحة الجنَّة – عبدالله بن عمرو ٢٦٨٦
- من قتل مُعاهدًا له ذمة الله وذمة رَسُوله – أبو هريرة ٢٦٨٧
- من قتل وزغًا في أوَّل ضربة – أبو هريرة ٣٢٢٩
- من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا له حصنًا حصينًا – عبدالله بن مسعود ١٦٠٦
- من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه – عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ١٣٦٩
- من قرأ القرآن وحفظه أدخله الله الجنة – علي ابن أبي طالب ٢١٦
- من كان ذبح منكم قبل الصلاة – جُندب البجلي ٣١٥٢
- من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه – ابن عباس ١٤٣٩
- من كان عنده خبز بُر فليبعث إلى أخيه – ابن عباس ٣٤٤٠
- من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة جابر بن عبدالله ٨٥٠
- من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن – عقبة بن عامر ٣٦٦٩
- من كان له سعةٌ، ولم يُضَحِّ – أبو هريرة ٣١٢٣
- من كان معه هَدْيٌ فليُقِمْ على إحرامه – أسماء بنت أبي بكر ٢٩٨٣
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليحسن إلى جاره – أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٢
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيرًا – أبو هريرة ٣٩٧١
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليكرم ضيفه – أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٥
- من كانت الدُّنيا همَّهُ، فرَّق الله عليه أمرهُ – أبان بن عثمان بن عفان ٤١٠٥

- من كانت له أرضٌ فأراد بيعها - ابن عباس .. ٢٤٩٣
- من كانت له أرضٌ فلا يُكريها بطعام مُسمًّى - رافع بن خديج ٢٤٦٥
- من كانت له أرضٌ فليزرعها أو ليزرعها ولا يؤاجرها - جابر بن عبدالله ٢٤٥٤
- من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه - أبو هريرة ٢٤٥٢
- من كانت له امرأتان، يميل مع إحداهما على الأخرى - أبو هريرة ١٩٦٩
- من كانت له جارية فأدبها فأحسن أدبها - أبو موسى الأشعري ١٩٥٦
- من كانت له حاجة إلى الله - عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي ١٣٨٤
- من كانت له فضول أرضين فليزرعها - جابر ابن عبدالله ٢٤٥١
- من كانت له نخلٌ أو أرضٌ فلا يبيعها حتى - جابر بن عبدالله ٢٤٩٢
- من كتم علمًا مما ينفع الله به في أمر الناس - أبو سعيد الخدري ٢٦٥
- من كثرت صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار - جابر بن عبدالله...... ١٣٣٣
- من كذب عَلَي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار أبو سعيد الخدري ٣٧
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار- أنس بن مالك...... ٣٢
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار - جابر بن عبدالله...... ٣٣
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار- عبدالله بن مسعود ٣٠
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار- عبدالله بن الزبير بن العوام...... ٣٦
- من كُسر أو عرج فقد حلَّ - الحجاج بن عمرو ٣٠٧٧
- من كظم غيظا وهو قادرٌ على أن ينفذه معاذ

ابن أنس ٤١٨٦
- من كل الليل قد أوتر رسول الله ﷺ، من أوله وأوسطه - علي بن أبي طالب ١١٨٦
- من كنت مولاه فعلي مولاه - سعد بن أبي وقاص ١٢١
- من لبس ثوب شهرة أعرض الله عنه - أبو ذر الغفاري ٣٦٠٨
- من لبس ثوب شهرة في الدنيا - عبدالله بن عمر ٣٦٠٧
- من لبس ثوبًا جديدًا فقال: الحمد لله ألذي كساني - عمر بن الخطاب ٣٥٥٧
- من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة - أنس بن مالك...... ٣٥٨٨
- من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هَمٍّ فرجا - عبدالله بن عباس ٣٨١٩
- من لعب بالنرد، فقد عصى الله ورسوله - أبو موسى الأشعري ٣٧٦٢
- من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده - بريدة ابن الحصيب ٣٧٦٣
- من لَعِق العسل ثلاث غدوات كُلَّ شهرٍ - أبو هريرة ٣٤٥٠
من لقي الله لا يشرك به شيئًا، لم يتندَّ بدم حرام - عقبة بن عامر الجهني ٢٦١٨
- من لقي الله وليس له أثر في سبيله - أبو هريرة ٢٧٦٣
- مَنْ لَم يجِدْ إزارًا، فليلبس سراويل - ابن عباس ٢٩٣١
- مَنْ لَم يَجِدْ نَعْلَين فَلْيَلْبَس خُفَّين - ابن عمر ... ٢٩٣٢
- من لم يدْعُ الله سبحانه، غضِب عليه - أبو هريرة ٣٨٢٧
- من لم يدع قول الزور والجهل والعمل به - أبو هريرة ١٦٨٩
- من لم يَغْزُ أو يجهز غازيًا أو يخلُف غازيًا - أبو أمامة الباهلي ٢٧٦٢
- من مات على وصية، مات على سبيل وسُنَّة -

جابر بن عبدالله ٢٧٠١
– من مات مرابطًا في سبيل الله – أبو هريرة ٢٧٦٧
– من مات مريضا مات شهيدًا ووقيفتنة القبر– أبو هريرة ١٦١٥
– من مات وعليه دينارٌ أوْ دِرْهَمٌ – ابن عمر ٢٤١٤
– من مات وعليه صيام شهر، فليطعم عنه – ابن عمر ١٧٥٧
– من مس الحصى فقد لغا – أبو هريرة ١٠٢٥
– من مس فرجه فليتوضأ – أبو أيوب الأنصاري ٤٨٢
– من مس فرجه فليتوضأ – أم حبيبة ٤٨١
– مَنْ ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ – سمرة بن جندب ٢٥٢٤
– من ملك ذار حم محرم فهو حُرٌّ – ابن عمر ... ٢٥٢٥
– من نام عن حزبه، أو عن شيء منه، فقرأه فيما بين صلاة الفجر – عمر بن الخطاب ١٣٤٣
– من نام عن الوتر أو نسيه، فليصل إذا أصبح – أبو سعيد الخدري ١١٨٨
– من نذر أن يطيع الله فليطعه – عائشة ٢١٢٦
– من نذر نذرًا ولم يسمه فكفارته كفارة يمين – ابن عباس ٢١٢٨
– من نذر نذرًا ولم يسمه فكفارته كفارة يمين – عقبة بن عامر الجهني ٢١٢٧
– من نسي الصلاة علي خطيء طريق الجنة – ابن عباس ٩٠٨
– من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها – أنس بن مالك ٦٩٦
– من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا – أبو هريرة ٢٢٥
– من هذا ألذي ذبح؟ أبو زيد الأنصاري ٣١٥٤
– مَنْ هذا؟ – جابر بن عبدالله ٣٧٠٩
من هذه؟ عائشة ٤٢٣٨
– من وجد لقطة فليشهد ذا عدْل – عياض بن حمار ٢٥٠٥
– من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس – أبو هريرة ٢٣٥٨
– من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط، فاقتلوا الفاعل والمفعول به – ابن عباس ٢٥٦١
– من وقع على ذات محرم فاقتلوه – ابن عباس ٢٥٦٤
– من يأكل الغراب؟ وقد سمَّاهُ رسول الله ﷺ فاسقًا – ابن عمر ٣٢٤٨
– من يتزوجها؟ – سهل بن سعد ١٨٨٩
من يتواضع لله سبحانه درجة يرفعه الله به درجة – أبو سعيد الخدري ٤١٧٦
– من يحرم الرِّفق، يحرم الخير – جرير بن عبدالله البجلي ٣٦٨٧
– من يراء يراء الله به – جندب بن عبدالله البجلي ٤٢٠٧
– من يرد الله به خيرًا يفقهه في الدين – أبو هريرة ٢٢٠
– من يَسَّر على مُعْسِرٍ يَسَّر الله عليه – أبو هريرة . ٢٤١٧
– من يُسَمِّع يُسمِّع الله به – أبو سعيد الخدري .. ٤٢٠٦
– منكم أحد طعم اليوم؟ – محمد بن صيفي ... ١٧٣٥
– مِنى كُلُّها منحرٌ، وَكُلُّ فجاج مكة طريقٌ وَمَنْحَر – جابر بن عبدالله ٣٠٤٨
– مَهْ إنَّ صاحب الدَّيْنِ لهُ سُلطانٌ – ابن عباس . ٢٤٢٥
– مه، عليكم بما تُطيقون – عائشة ٤٢٣٨
– مه – يا عليُّ! إنك ناقهٌ – أم المنذر بنت قيس الأنصارية ٣٤٤٢
– المهديُّ من ولد فاطمة – أُم سلمة ٤٠٨٦
– المهدي منَّا، أهل البيت يصلحه الله في ليلة – علي بن أبي طالب ٤٠٨٥
– مُهَلُّ أَهْلِ المدينة من ذي الحليفة – جابر بن عبدالله ٢٩١٥
– موت غربة شهادة – ابن عباس ١٦١٣
– موضع سوط في الجنة خير من الدنيا – سهل ابن سعد ٤٣٣٠
– الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل صالحًا – أبو هريرة ٤٢٦٢

- الميت يعذب ببكاء الحي - أبو موسى الأشعري ١٥٩٤
- الميت يعذب بما نيح عليه - عمر بن الخطاب ١٥٩٣

ن

- النار جبار والبئر جبار - أبو هريرة ٢٦٧٦
- الناس كإبل مائة، لا تكاد تجد فيها راحلة - عبدالله بن عمر ٣٩٩٠٠
- نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ - أُمُّ حَرَام بنت مِلْحان ٢٧٧٦
- ناوليني الخمرة من المسجد - عائشة ٦٣٢
- نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة - جابر بن عبدالله ٣١٣٢
- نحرنا فرسنا فأكلنا من لحمه - أسماء بنت أبي بكر ٣١٩٠
- نحن أحقُّ بالشَّكِّ من إبراهيم إذ قال: - أبو هريرة ٤٠٢٦
- نحن آخر الأمم وأول من يحاسب - ابن عباس ٤٢٩٠
- نحن بنو النضر بن كنانة، لا نقفو أُمَّنا - الأشعث بن قيس ٢٦١٢
- نحن، ولد عبد المطلب، سادة أهل الجنة - أنس بن مالك ٤٠٨٧
- الندم توبةٌ - عبدالله بن معقل المزني ٤٢٥٢
- نذرت نذرًا في الجاهلية فسألتُ النبي ﷺ - عمر بن الخطاب ٢١٢٩
- نزل بعائشة ضيف، فأمرت له بملحفة لها صفراء، فاحتلم فيها - همام بن الحارث ... ٥٣٨
- نزل جبرئيل على النبي ﷺ بحجامة الأخدعين - علي بن أبي طالب ٣٤٨٢
- نزل جبريل فأمَّني فصليت معه - أبو مسعود الأنصاري ٦٦٨
- نزلت في أهل قباء ﴿فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب المطهرين﴾ - أبو هريرة ٣٥٧
- نزلت هذه الآية: ﴿والصلح خير﴾ في رجل كانت تحته امرأة - عائشة ١٩٧٤
- نزلت هذه الآية فينا، ستَّة في وفي ابن مسعود - سعد بن أبي وقاص ٤١٢٨
- نشأت يتيمًا، وهاجرت مسكينًا - أبو هريرة . ٢٤٤٥
- نضر الله امرءًا سمع مقالتي فبلغها - جبير بن مطعم ٢٣١
- نضَّر الله امرءًا سمع مقالتي فبلغها - جُبير بن مُطْعِم ٣٠٥٦
- نضر الله امرءًا سمع مقالتي فبلغها - زيد بن ثابت ٢٣٠
- نضر الله امرءًا سمع منا حديثًا فبلَّغه - عبدالله ابن مسعود ٢٣٢
- نضر الله عبدًا سمع مقالتي فوعاها - أنس بن مالك ٢٣٦
- نظر النَّبي ﷺ إلى طلحة فقال: هذا ممن قضى نحبه - معاوية بن أبي سفيان ١٢٦
- نعت رسول الله ﷺ من ذات الجنب ورسًا - زيد بن أرقم ٣٤٦٧
- نعلان أُجاهِدُ فيهما - ميمونة بنت سعد مولاة النبي ﷺ ٢٥٣١
- نِعْم الإدامُ الخَلُّ - عائشة ٣٣١٦
- نَعَمْ، حُجَّ عن أبيك - ابن عباس ٢٩٠٤
- نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما - مالك بن ربيعة ٣٦٦٤
- نِعْم الْعَبْدُ الحجامُ - ابن عباس ٣٤٧٨
- نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لا قِتَالَ فِيهِ - عائشة ٢٩٠١
- نَعَمْ، فإنَّهُ لَوْ كان على أَبِيك دَيْنٌ قَضَيْتِهِ - فضل بن عباس ٢٩٠٩
- نعم، فدعا بوضوء فأفرغ على يديه - عبدالله ابن زيد ٤٣٤
- نعم؛ فلو كان شيء سابق القدر، سبقته العين - أسماء بنت أبي بكر ٣٥١٠
- نعم، في كل ذات كبد حرى أجرٌ - سراقة بن

جعشم ٣٦٨٦
- نعم، هل تتمارون في رؤية الشمس - سعيد ابن المسيب ٤٣٣٦
- نعم، وأبيك لتُنبأن، أُمُّكَ - أبو هريرة ٢٧٠٦
- نعمتان مغبون فيهما كثيرٌ من النَّاس - ابن عباس ٤١٧٠
- نَفْسُ المؤمن معلقة بِدَيْنِهِ - أبو هريرة ٢٤١٣
- نفست أسماء بنت عميس بالشجرة - عائشة . ٢٩١١
- نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْس بمحَمَّدِ بن أبي بكر - جابر بن عبدالله ٢٩١٣
- النكاح من سنتي فمن لم يعمل بسنتي فليس مني - عائشة ١٨٤٦
- نكمل، يوم القيامة سبعين أُمة نحن آخرها - معاوية بن حيدة القشيري ٤٢٨٧
- نهانا رسول الله ﷺ أن نشرب على بطوننا - عبدالله بن عمر ٣٤٣١
- نهانا رسول الله ﷺ عن بيع الورق بالورق - عبادة بن الصامت ٢٢٥٤
- نهاني رسول الله ﷺ، ولا أقول: نهاكم - علي بن أبي طالب ٣٦٠٢
- نهاني رسول الله ﷺ أن أتختم في هذه - علي ابن أبي طالب ٣٦٤٨
- نهى رسول الله ﷺ النساء أن يصمن إلا بإذن أزواجهن - أبو سعيد الخدري ١٧٦٢
- نهى رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رانَّة - ابن عمر ١٥٨٣
- نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلة ببول - جابر بن عبدالله ٣٢٥
- نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتين بغائط أو بول - معقل بن أبي معقل الأسدي ٣١٩
- نهى رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا أربعة أسماء: - سمرة بن جندب ٣٧٣٠
- نهى رسول الله ﷺ أن يأكل الرجل وهو منبطح - عبدالله بن عمر ٣٣٧٠
- نهى رسول الله ﷺ أن يبول قائمًا - جابر بن عبدالله ٣٠٩
- نهى رسول الله ﷺ أن يبيع حاضر لباد - ابن عباس ٢١٧٧
- نهى رسول الله ﷺ أن يتناجى اثنان - ابن عمر ٣٧٧٦
- نهى رسول الله ﷺ أن يُصلى خلف المتحدث والنائم - ابن عباس ٩٥٩
- نهى رسول الله ﷺ أن يصلَّى في سبع مواطن - ابن عمر ٧٤٦
- نهى رسول الله ﷺ أن يُضحَّى بمُقابلةٍ - علي ابن أبي طالب ٣١٤٢
- نهى رسول الله ﷺ أن يُعزل عن الحرة إلا بإذنها - عمر بن الخطاب ١٩٢٨
- نهى رسول الله ﷺ أن يغتسل الرجل بفضل وضوء المرأة - عبدالله بن سرجس ٣٧٤
- نهى رسول الله ﷺ أن يغطي الرجل فاه في الصلاة - أبو هريرة ٩٦٦
- نهى رسول الله ﷺ أن يُقتل شيء من الدواب صبرًا - جابر بن عبدالله ٣١٨٨
- نهى رسول الله ﷺ أن يَقْرِن الرَّجُلُ بين التَّمْرتين - ابن عمر ٣٣٣١
- نهى رسول الله ﷺ أن يكتب على القبر شيء - جابر بن عبدالله ١٥٦٣
- نهى رسول الله ﷺ أنْ يلبس المحْرِمُ ثوْبًا مصْبُوغًا بورس أو زعفران - عبدالله بن عمر ٢٩٣٠
- نهى رسول الله ﷺ أن يُمثَّل بالبهائم - أبو سعيد الخدري ٣١٨٥
- نهى رسول الله ﷺ أن يُنبذ في الجرّ - عائشة . ٣٤٠٧
- نهى رسول الله ﷺ أن ينبذ في الجرار - أبو هريرة ٣٤٠٨
- نهى رسول الله ﷺ أن يُنْبذ في النقير والمزفّت - أبو هريرة ٣٤٠١
- نهى رسول الله ﷺ أن يُنْبذ في المزفّت

والقرع – ابن عمر ٣٤٠٢
– نهى رسول الله ﷺ أن ينتعل الرجل قائمًا – أبو هريرة ٣٦١٨
– نهى رسول الله ﷺ أن يُنفخ في الإناء – ابن عباس ٣٤٢٩
– نهى رسول الله ﷺ أن ينفر الرَّجُل حتى يكون آخر عهده بالبيت – ابن عمر ٣٠٧١
– نهى رسول الله ﷺ عن الاحتباء يوم الجمعة، يعني والإمام يخطب – عبدالله بن عمرو ١١٣٤
– نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية – أبو سعيد الخدري ٣٤١٨
– نهى رسول الله ﷺ عن أكل الهرة وثمنها – جابر بن عبدالله ٣٢٥٠
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع الطعام حتى يجري فيه الصاعان – جابر بن عبدالله ٢٢٢٨
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر – ابن عباس ٢١٩٥
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغَرَرِ وعن بيع الحصاة – أبو هريرة ٢١٩٤
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء – جابر بن عبدالله ٢٤٧٧
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع المغنيات وعن شرائهنَّ – أبو أمامة الباهلي ٢١٦٨
– نهى رسول الله ﷺ عن البيع والابتياع وعن تناشد الأشعار في المساجد – عبدالله بن عمرو ٧٤٩
– نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته – ابن عمر ٢٧٤٧
– نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين – أبو هريرة ... ٢١٦٩
– نهى رسول الله ﷺ عن تقصيص القبور – جابر بن عبدالله ١٥٦٢
نهى رسول الله ﷺ عن التختُّم بالذهب – علي بن أبي طالب ٣٦٤٢
– نهى رسول الله ﷺ عن تعجيل صوم يوم قبل الرؤية – أبو هريرة ١٦٤٦
– نهى رسول الله ﷺ عن تلقي البيوع – عبدالله ابن مسعود ٢١٨٠
– نهى رسول الله ﷺ عن تلقي الجلب – ابن عمر ٢١٧٩
– نهى رسول الله ﷺ عن التنفس في الإناء – ابن عباس ٣٤٢٨
– نهى رسول الله ﷺ عن ثلاث: عن نقرة الغراب – عبدالرحمن بن شبل ١٤٢٩
– نهى رسول الله ﷺ عن ثمن السنور – جابر ابن عبدالله ٢١٦١
– نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب وعسب الفَحْلِ – أبو هريرة ٢١٦٠
– نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب – ابن عمر ٣٦٤٣
– نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن الميثرة – علي بن أبي طالب ٣٦٥٤
– نهى رسول الله ﷺ عن الدُّبَّاء والحنتم – عبدالرحمن بن يعمر ٣٤٠٤
– نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث، يعني السُّمَّ – أبو هريرة ٣٤٥٩
– نهى رسول الله ﷺ عن الديباج والحرير – البراء بن عازب ٣٥٨٩
– نهى رسول الله ﷺ عن السَّوم قبل طُلُوع الشمس، وعن ذبح ذوات الدَّرِّ – علي بن أبي طالب ٢٢٠٦
– نهى رسول الله ﷺ عن شراء ما في بطون الأنعام – أبو سعيد الخدري ٢١٩٦
– نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب في الحنتم – أبو سعيد الخدري ٣٤٠٣
– نهى رسول الله ﷺ عن الشربِ من آنية الذَّهب والفِضَّة – حذيفة بن اليمان ٣٤١٤
– نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب من في السقاء – أبو هريرة ٣٤٢٠

- نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - ابن عمر ١٨٨٣
- نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - أبو هريرة .. ١٨٨٤
- نهى رسول الله ﷺ عن صبر البهائم - أنس ابن مالك ٣١٨٦
- نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الجمعة إلا بيوم قبله - أبو هريرة ١٧٢٣
- نهى رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الدواب - ابن عباس ٣٢٢٤
- نهى رسول الله ﷺ عن قتل الصُّرَدِ - أبو هريرة ٣٢٢٣
- نهى رسول الله ﷺ عن القزع - ابن عمر ٣٦٣٧
- نهى رسول الله ﷺ عن القنوت في الفجر - أم سلمة ١٢٤٢
- نهى رسول الله ﷺ عن كسب الحجّام - أبو مسعود عقبة بن عمرو ٢١٦٥
- نهى رسول الله ﷺ عن كسر سكة المسلمين - عبدالله المزني ٢٢٦٣
- نهى رسول الله ﷺ عن الكي، فاكتويتُ فما أفلحت - عمران بن الحصين ٣٤٩٠
- نهى رسول الله ﷺ عن لبستين: اشتمال الصماء والاحتباء في ثوب واحد - عائشة .. ٣٥٦١
- نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الجلالة - ابن عمر ٣١٨٩
- نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الخيل والبغال - خالد بن الوليد ٣١٩٨
- نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة - أبو سعيد الخدري ٢٤٥٥
- نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة - رافع بن خديج ٢٢٦٧
- نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة - رافع بن خديج ٢٤٤٩
- نهى رسول الله ﷺ عن المراثي - ابن أبي أوفى ١٥٩٢
- نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة - عبدالله بن عمر ٢٢٦٥
- نهى رسول الله ﷺ عن المُفدَّم - ابن عمر ٣٦٠١
- نهى رسول الله ﷺ عن نتف الشيب وقال: هو نورُ المؤمن - عبدالله بن عمرو ٣٧٢١
- نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر، عن أكل كل ذي ناب - ابن عباس ٣٢٣٤
- نهى النبي ﷺ أن ينتعل الرجل قائمًا - ابن عمر ٣٦١٩
- نهينا عن اتباع الجنائز، ولم يعزم علينا - أم عطية ١٥٧٧
- نهينا عن صيد كلبهم وطائرهم - جابر بن عبدالله ٣٢٠٩
- النياحة على الميت من أمر الجاهلية - ابن عباس ١٥٨٢
- النياحة من أمر الجاهلية - أبو مالك الأشعري ١٥٨١

هـ

- هجر النبي ﷺ فهجرت، فصليت - أبوهريرة ٣٤٥٨
- هُديت لسُنَّة النبي ﷺ - الصُّبَيُّ بن مَعبدٍ ٢٩٧٠
- هذا ابن آدم، وهذا أجلُهُ عند قفاه - أنس بن مالك ٤٢٣٢
- هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس ٣٦٢٧
- هذا أمين هذه الأمة - عبدالله بن مسعود ١٣٦
- هذا الإنسان الخط الأوسط - عبدالله بن مسعود ٤٢٣١
- هذا سبيل الله - جابر بن عبدالله ١١
- هذا القَرْعُ، هو الدُّبَّاءُ نُكثر به طعامنا - جابر ابن عبدالله ٣٣٠٤
- هذا موضع الإزار، فإن أبيت فأسفل - حذيفة بن اليمان ٣٥٧٢
- هذا المؤقِفُ وعرفة كُلُّها مَوْقِفٌ - علي بن أبي طالب ٣٠١٠
- هذا وضوء من لا يقبل الله منه صلاة إلا به - ابن عمر ٤١٩

- هذا وضوئي ووضوء المرسلين من قبلي - أبي بن كعب ٤٢٠
- هذا يومئذ على الهدى - كعب بن عجرة ١١١
- هذه وهذه سواء - ابن عباس ٢٦٥٢
- الهرة لا تقطع الصلاة لأنها من متاع البيت - أبو هريرة ٣٦٩
- هكذا تجدون في كتابكم حدَّ الزَّاني؟ - البراء بن عازب ٢٥٥٨
- هكذا نُبعث - ابن عمر ٩٩
- هل أذنت لخيرة أن تتصدق بحليِّها؟ - امرأة كعب بن مالك ٢٣٨٩
- هل بها وثن؟ - ميمونة بنت كردم اليسارية ٢١٣١
- هل ترك لدينه من قضاء؟ - أبو هريرة ٢٤١٥
- هل عندكم شيء؟ - عائشة ١٧٠١
- هل عندكم شيء من العلم ليس عند الناس؟ - أبو جحيفة ٢٦٥٨
- هل لك بينةٌ؟ - الأشعث بن قيس ٢٣٢٢
- هَلْ من غداء؟ - أُمُّ سَعْدٍ ٣٣١٨
- هلا أخذوا إهابها فدبغوه فانتفعوا به؟ - ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٦١٠
- هلا آذنتموني بها - عامر بن ربيعة ١٥٢٩
- هلاَّ مع صاحب الحقِّ كُنْتُمْ - أبو سعيد الخدري ٢٤٢٦
- هُمْ مِنْهُمْ - الصعب بن جثامة ٢٨٣٩
- هُما جنتك ونارك - أبو أمامة الباهلي ٣٦٦٢
- هو أهون على الله من ذلك - المغيرة بن شُعْبة ٤٠٧٣
- هو أولى الناس بمحياه ومماته - تميم الداري ٢٧٥٢
- هو الطهور ماؤه، الحل ميتته - ابن الفراسي ٣٨٧
- هو عليها صدقة، وهو لنا هدية - عائشة ٢٠٧٦
- هُو في النار - عبدالله بن عمرو ٢٨٤٩
- هو كصوم الدهر، أو كهيئة صوم الدهر - قتادة بن ملحان القيسي ١٧٠٧
- هو لك يا عبد بن زمعة، الولد للفراش - عائشة ٢٠٠٤
- هو لهم في الدنيا، ولنا في الآخرة - حذيفة ابن اليمان ٣٥٩٠
- هُو من البيت - عائشة ٢٩٥٥
- هو يعكف الذنوب، ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها - ابن عباس ١٧٨١
- هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم - عُبادة بن الصامت ٣٨٩٨
- هي لمن عمل بها من أُمتي - ابن مسعود ٤٢٥٤
- هي من قَدَرِ الله - أبو خزامة ٣٤٣٧
- هيه وقال: كاد أنْ يُسْلِمَ - الشريد بن سويد الثقفي ٣٧٥٨

و

- واعد رسول الله ﷺ جبريل عليه السلام، في ساعة يأتيه فيها - عائشة ٣٦٥١
الوالدُ أوسطُ أبواب الجنة - أبو الدرداء ٣٦٦٣
- الوالد أوسط أبواب الجنة، فحافظ على والديك أو اترك - أبو الدرداء ٢٠٨٩
- والذي ذهب بنفسه ﷺ ما مات حتى كان أكثر صلاته وهو جالس - أم سلمة ١٢٢٥
- والذي ذهب بنفسه ﷺ ما مات حتى كانت أكثر صلاته - أم سلمة ٤٢٣٧
- والذي نفس محمد بيده - رفاعة الجهني ٢٠٩٠
- والذي نفس محمد بيده ما أصبح عند آل محمد صاع حب - أنس بن مالك ٤١٤٧
- والذي نفس محمد بيده ما من عبد يؤمن ثم يسدد إلا - رفاعة الجهني ٤٢٨٥
- والذي نفسي بيده إن السقط ليجر أمه بسرره إلى الجنة - معاذ بن جبل ١٦٠٩
- والذي نفسي بيده، لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا - أبو هريرة ٦٨
- والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا - أبو هريرة ٣٦٩٢
- والذي نفسي بيده لا تذهب الدُّنيا حتى يَمُرَّ

الرَّجُلُ – أبو هريرة ٤٠٣٧
- والله إنك لخير أرض الله، وأحَبُّ أرْض الله إليَّ – عبدالله بن عدي بن الحمراء ٣١٠٨
- والله لمن شاء لاعنَّاه، لأنزلت سورة النساء القصرى – عبدالله بن مسعود ٢٠٣٠
- والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن بيضاء إلا في المسجد – عائشة ١٥١٨
- والله ماأحملكم؛ وما عندي ما أحملكم عليه – أبو موسى الأشعري ٢١٠٧
- والله يا عائشة! لكأنَّ ماءها نقاعة الحناء – عائشة ٣٥٤٥
- والله! لولا آيتان في كتاب الله تعالى ما حدثت عنه – أبو هريرة ٢٦٢
- وأملك أن كان الله قد نزع منكم الرحمة – عائشة ٣٦٦٥
- ﴿وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم﴾ – ابن عباس ٣١٧٣
- الوتر حق، فمن شاء فليوتر بخمس – أبو أيوب الأنصاري ١١٩٠
- وجبت صدقتك، ورجعت إليك حديقتك – عبدالله بن عمرو ٢٣٩٥
- وددت أن عندي بعض أصحابي – عائشة ١١٣
- وددت أن الناس غضوا من الثلث إلى الربع – ابن عباس ٢٧١١
- وَدِدْتُ لَوْ أنَّ عِندنا خُبْزَة بيضاء – ابن عمر ... ٣٣٤١
- الورق بالذهب رِبًا، إلا هاء وهاء – عمر بن الخطاب ٢٢٦٠
- الوسق ستون صاعًا – أبو سعيد الخدري ١٨٣٢
- الوسق ستون صاعًا – جابر بن عبدالله ١٨٣٣
- وضعت لرسول الله ﷺ غسلًا، فاغتسل من جميع نسائه في ليلة – أنس بن مالك ٥٨٩
- وضعت للنبي ﷺ غسلًا، فاغتسل من الجنابة – ميمونة زوج النبي ﷺ ٥٧٣
- وعدني ربي سبحانه أن يدخل الجنة من أمتي سبعين ألفًا – أبو أمامة الباهلي ٤٢٨٦
- وعظنا رسول الله ﷺ موعظة ذرفت منا العيون – العرباض بن سارية ٤٣
- وعليك السلام – أبو هريرة ٣٦٩٥
- وقت لنا في قص الشارب، وحلق العانة – أنس بن مالك ٢٩٥
- وقد أحسنت، كذلك فافعل – المغيرة بن شعبة ١٢٣٦
- وقلما رأيت رجلًا أشد عليه في الإسلام حدثًا منه – عبدالله بن المغفل ٨١٥
- وكان قد عقل مجَّة مجَّها رسول الله ﷺ في دلو من بئر لهم – محمود بن الربيع ٦٦٠
- وَكذلك الصِّيامُ في النَّذْرِ، يُقْضى عنْهُ – أبو الغوث بن حصين ٢٩٠٥
- وكل به سبعون ملكًا – أبو هريرة ٢٩٥٧
- ﴿ولا يعصينك في معروف﴾ قال: النوح – أم سلمة ١٥٧٩
- الولد للفراش، وللعاهر الحجر – أبو أمامة الباهلي ٢٠٠٧
- الولد للفراش، وللعاهر الحجر – أبو هريرة . ٢٠٠٦
- ولو أن قطرة من الزقوم قُطرت في الأرض – ابن عباس ٤٣٢٥
- ولو قُلْتُ: نعم لوجبتْ، ولو وجبت لم تَقُوموا بها – أنس بن مالك ٢٨٨٥
- الوليمة أول يوم حق، والثاني معروف – أبو هريرة ١٩١٥
- وما ألذي صنعت؟ – عمران بن الحصين ٣٩٣٠
- وما أهلكك؟ – أبو هريرة ١٦٧١
- وما يدريك؟ لعله كما قال قوم هود – عائشة . ٣٨٩١
- ﴿ومما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون﴾ قال: نزلت في الأنصار – البراء بن عازب ١٨٢٢
- ومن اكتحل فليوتر، من فعل فقد أحسن – أبو هريرة ٣٣٨

- ومن يأكل الثعلب؟ - خزيمة بن جزء ٣٢٣٥
- وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُع - خزيمة بن جزء ٣٢٣٧
- ومن يتقبل لي بواحدة أتقبل له بالجنة؟ - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٨٣٧
- وهب لي رسول الله ﷺ غلامين أخوين - علي بن أبي طالب ٢٢٤٩
- وهل ترك لنا عقيلٌ من رباع أو دُورٍ؟ - أُسامة بن زيد ٢٧٣٠
- وهل ترك لنا عَقِيلٌ منزِلًا - أُسامة بن زيد ٢٩٤٢
- وَيحكَ أَحَيَّةٌ أُمُّك؟ - معاوية بن جاهمة السُّلمِي ٢٧٨١
- ويحك قطعت عنق صاحبك - أبو بكرة الثقفي ٣٧٤٤
- ويحكم أو ويلكم لا ترجعوا بعدي كفارًا - ابن عمر ٣٩٤٣
- ويطيق ذلك أحد؟ - عمر بن الخطاب ١٧١٣
- ويل للأعقاب من النار - أبو هريرة ٤٥٣
- ويل للأعقاب من النار - عائشة ٤٥١
- ويل للعراقيب من النار - جابر بن عبدالله ٤٥٤
- ويل للعراقيب من النار - عائشة ٤٥٢
- وَيْلٌ لِلْمُكْثِرين، إلاَّ من قال بِالمال - أبو سعيد الخدري ٤١٢٩
- ويلك! ومن يعدل بعدي إذا لم أعدل؟ - جابر بن عبدالله ١٧٢

ي

- يؤتى بالموت يوم القيامة - أبو هريرة ٤٣٢٧
- يؤتى يوم القيامة بأنعم أهل الدنيا من الكُفَّار - أنس بن مالك ٤٣٢١
- يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله، فإن كانت قراءتهم سواء، فليؤمهم أقدمهم هجرة - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٨٠
- يا أبا بكر إن لكل قوم عيدًا وهذا عيدنا - عائشة ١٨٩٨
- يا أبا ذر: لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله - أبو ذر الغفاري ٢١٩
- يا أبا رزين! أليس كلكم يرى القمر مخليًا به؟ - أبو رزين العقيلي ١٨٠
- يا أبا عمير! - أنس بن مالك ٣٧٢٠
- يا أبا عُمَيْر! ما فعل النُّغير - أنس بن مالك ... ٣٧٤٠
- يا أبا هُريرة! تعلموا الفرائض وعلِّموه - أبو هريرة ٢٧١٩
- يا أبا هريرة كُنْ ورعًا، تكُن أعْبَدَ النَّاس - أبو هريرة ٤٢١٧
- يا أبا هُريرة! ما ألذي تغرسُ؟ - أبو هريرة ... ٣٨٠٧
- يا ابن أخي! إذا حدثتك عن رسول الله ﷺ حديثًا فلا تضرب له الأمثال - أبو هريرة ٢٢
- يا ابن الخصاصية ما تنقم على الله؟ - بشير ابن الخصاصية ١٥٦٨
- يا إخواني لمثل هذا فأعدُّوا - البراء بن عازب ٤١٩٥
- يا أُخيَّ! أشرِكْنا في شيء من دُعائِك - عُمر ابن الخطاب ٢٨٩٤
- يا أشجُّ إن فيك لخصلتين - أبو سعيد الخدري ٤١٨٧
- يا أكْثَمُ! اغزُ مع غير قَوْمِكَ - أنس بن مالك . ٢٨٢٧
- يا أنس! كتابُ الله القِصَاصُ - أنس بن النَّضر ٢٦٤٩
- يا أهل القرآن أوتروا - علي بن أبي طالب ... ١١٦٩
- ياأيُّها النَّاس! إذا رميتم الجمرة، فارموا بمثل حصى الخذف - أم جندب الأزدية ٣٠٢٨
- يا أيها الناس أفشوا السلام وأطعموا الطعام وصلوا بالليل - عبدالله بن سلام ١٣٣٤
- يا أيها الناس! ألا أيُّ يوم أحْرَمُ - عمرو بن الأحوص ٣٠٥٥
- يا أيُّها النَّاس! إنَّ الله حَرَّم مكة يوم خلق السموات والأرض - صفية بنت شيبة ٣١٠٩
- يا أيُّها الناس! إنَّ على كُلِّ أهْلِ بيت - مخنف بن سليم ٣١٢٥

- يا أيها الناس! إن منكم منفرين، فأيكم ما صلى بالناس فليجوز - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٨٤
- يا أيُّها النَّاس! إنَّ هذا من غنائِمِكُمْ - عبادة ابن الصامت ٢٨٥٠
- يا أيُّها النَّاسُ انهوا نساءكم عن لُبْس الزينة - عائشة ٤٠٠١
- يا أيها الناس أيما أحد من الناس، أو من المؤمنين أصيب بمصيبة فليتعزَّ - عائشة ١٥٩٩
- ياأيها الناس عليكم بالقصد - فإن الله لا يمل حتى تملوا - جابر بن عبدالله ٤٢٤١
- ياأيُّها النَّاس! لن تُرَاعُوا - أنس بن مالك ٢٧٧٢
- يا أيها الناس ما بال أحدكم يزوج عبده أمته - ابن عباس ٢٠٨١
- يا أيها الناس من باع محفلة فهو بالخيار - عبدالله بن عمر ٢٢٤٠
- يا بلال! أَسْكِتِ النَّاس - بلال بن رباح ٣٠٢٤
- يا بني سلمة! ألا تحتسبون آثاركم؟ - أنس ابن مالك ٧٨٤
- يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحدًا طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء - جبير بن مطعم ١٢٥٤
- يا بني! لو شهدتنا ونحن مع رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري ٣٥٦٢
- يا جابِرُ! ألا أُخْبِرُك - جابر بن عبدالله ٢٨٠٠
- يا جابر! ألا أخبرك ما قال الله لأبيك؟ - جابر بن عبدالله ١٩٠
- يا جبرئيل ماهذه الرِّيحُ الطَّيِّبة - أُبي بن كعب ٤٠٣٠
- يا جُنيدِبُ! إنما هذه ضجعة أهل النَّار - أبو ذر الغفاري ٣٧٢٤
- يا حازمُ! أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله - حازم بن حرملة ٣٨٢٦
- يا حنظلة لو كنتم كما تكونون عندي - حنظلة الكاتب التميمي الأسيدي ٤٢٣٩
- يارسول الله إني سرقت جملًا لبني فلان - عمرو بن سمرة ٢٥٨٨
- يا رسول الله! أُمرنا بالصلاة عليك، فكيف نصلي عليك؟ - أبو حميد الساعدي ٩٠٥
- يا سُفيان بن سهل لا تسبل - المغيرة بن شعبة ٣٥٧٤
- يا عائشة إذا رأيتم الذين يجادلون فيه - عائشة ٤٧
- ياعائشة أشعرت أن الله قد أفتاني فيما استفتيته فيه؟ - عائشة ٣٥٤٥
- يا عائشةُ أكْرِمي كَرِيمًا - عائشة ٣٣٥٣
- يا عائشة أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ - عائشة ١٣٨٩
- يا عائشة ألم تري أن مجززًا المدلجي - عائشة ٢٣٤٩
- يا عائشة إليك عني، إنه ليس يومك - عائشة ١٩٧٣
- يا عائشة إني ذاكر لك أمرًا، فلا عليك أن لا تعجلي فيه - عائشة ٢٠٥٣
- يا عائشة إياك ومحقرات الأعمال - عائشة .. ٤٢٤٣
- يا عباس، ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثًا؟ - ابن عباس ٢٠٧٥
- يا عباس يا عماه، ألا أعطيك، ألا أمنحك، ألا أحبوك - ابن عباس ١٣٨٧
- يا عبدالله بن قيس! ألا أدلك على كلمة - أبو موسى الأشعري ٣٨٢٤
- يا عبدالله كن في الدنيا كأنك غريبٌ - ابن عمر ٤١١٤
- يا عثمان إن ولاك الله هذا الأمر يومًا - عائشة ١١٢
- يا عثمان! تجاوز في الصلاة واقدر الناس بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص ٩٨٧
- يا عثمانُ! هذا جبريل أخبرني أن الله قد زوجك - أبو هريرة ١١٠
- يا عدي بن حاتم! أسلِم تسلم - عدي بن حاتم ٨٧
- ياعِكْراشُ! كُلْ من موضع واحد - عكراش

بن ذؤيب ٣٢٧٤
- يا علي! لا تُقع إقعاء الكلب - علي بن أبي طالب ٨٩٥
- يا عم ألا أحبوك، ألا أنفعك، ألا أصلك - أبو رافع مولى النبي ﷺ ١٣٨٦
- يا عمر تكفيك آية الصيف التي نزلت في آخر سورة النساء - عمر بن الخطاب ٢٧٢٦
- يَا عُمَرُ! هٰهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ - ابن عُمَرَ ٢٩٤٥
- ياعوف! احفظ خلالا ستا بين يدي الساعة - عوف بن مالك الأشجعي.................. ٤٠٤٢
- يا غلام لم ترمي النخل - رافع بن عمرو الغفاري ٢٢٩٩
- يا غلام هذه أُمُّك وهذا أبوك - أبو هريرة ٢٣٥١
- ياغُلام! سَمِّ الله، وَكُل بيمينك - عمر بن أبي سلمة ٣٢٦٧
- يا ليته مات في غير مولده - عبدالله بن عمرو ١٦١٤
- يا مُحَمَّدُ مُرْ أُمَّتك بالْحِجَامَةِ - أنس بن مالك ٣٤٧٩
- يا معاذ هل تدري ماحق الله على العباد - معاذ بن جبل ٤٢٩٦
- يا معشر الأنصار! إن الله قد أثنى عليكم في الطهور - أبو أيوب الأنصاري، وجابر بن عبدالله، وأنس بن مالك ٣٥٥
- يا معشر التجار إن البيع يحضرهُ الحلف واللغو - قيس بن أبي غرزة ٢١٤٥
- يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج - عبدالله بن مسعود ١٨٤٥
- يامعشر الفقراء ألا أُبشركم أنَّ فقراء المؤمنين - عبدالله بن عمر ٤١٢٤
- يا مَعْشَر المهاجرين خمسٌ إذا ابتليتُم بهِنَّ - عبدالله بن عمر ٤٠١٩
- يا مَعْشَر النساء تصدَّقْنَ وأَكْثِرنَ من الاستغفار - عبدالله بن عمر ٤٠٠٣
- يا نفسِ ألا أراك تكرهين الجنَّة - أنس بن مالك ٢٧٩٣
- يا وزانُ زن وأَرْجِحْ - سُوَيْد بن قيس ٢٢٢٠
- يأتي على الناس زمان يقومون ساعة، لا يجدون إمامًا يصلي بهم - سلامة بنت الحر ٩٨٢
- يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده وقبض يده - عبدالله بن عمر ٤٢٧٥
- يأخذ الجبار سمواته وأرضيه بيده - عبدالله ابن عمر ١٩٨
- يبدأ بالخيل يوم وِرْدِها - عمرو بن عوف المزني ٢٤٨٤
- يتصدق بدينار أو بنصف دينار - ابن عباس .. ٦٤٠
- يتقاربُ الزَّمانُ، وينقصُ العِلْمُ - أبو هريرة .. ٤٠٥٢
- يتكلم الرجل تسبيحة وتكبيرة وتحميدة ويؤذن أهل البيت - أبو أيوب الأنصاري ٣٧٠٧
- ﴿يثبت الله الذين آمنوا﴾ - نزلت في عذاب القبر - البراء بن عازب ٤٢٦٩
- يجتمع المؤمنون يوم القيامة يلهمون أو يهمون - أنس بن مالك ٤٣١٢
- يجزىء من الوضوء مد - عقيل بن أبي طالب ٢٧٠
- يجمع خلق أحدكم في بطن أمه أربعين يومًا - عبدالله بن مسعود ٧٦
- يجوز الجذع من الضأن أُضحية - هلال الأسلمي ٣١٣٩
- يجيء القاتل والمقتول يوم القيامة متعلق برأس صاحبه - عبدالله بن عباس ٢٦٢١
- يجيء القرآن يوم القيامة كالرَّجُلِ الشاحب - بريدة بن الحصيب ٣٧٨١
- يجيء النبي ومعه الرجلان ويجيء النبي ومعه الثلاثة - أبو سعيد الخدري ٤٢٨٤
- يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب - عائشة ١٩٣٧
- يُحشرُ النَّاسُ على نيَّاتهم - جابر بن عبدالله .. ٤٢٣٠
- يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم - أبو سعيد الخدري ١٦٩
- يخرج في آخر الزمان قوم أحداث الأسنانِ -

عبدالله بن مسعود ١٦٨
- يخرج قوم في آخر الزمان - أنس بن مالك ... ١٧٥
- يخرج ناسٌ من المشرق، فيوطئون للمهدي - عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي........ ٤٠٨٨
- يد المسلمين على من سواهم - عبدالله بن عمرو ٢٦٨٥
- يدْخُلُ فقراء المؤمنين الجنة قبل الأغنياء بنصف يوم - أبو هريرة ٤١٢٢
- يدْرُسُ الإسلام كما يَدْرُس وشي الثَّوْبِ - حذيفة بن اليمان ٤٠٤٩
- يدنى المؤمن من ربه يوم القيامة - عبدالله بن عمر ١٨٣
- يرحمنا الله، وأخا عاد - ابن عباس ٣٨٥٢
- يُرسل البكاء على أهل النار - أنس بن مالك ٤٣٢٤
- يرفع القلم عن الصغير وعن المجنون وعن النائم - علي بن أبي طالب ٢٠٤٢
- يُرى فيه أباريق الذهب والفضة كعدد نجوم السماء - أنس بن مالك ٤٣٠٥
- يُسْتجاب لأحدكم مالم يُعجِّل - أبو هريرة .. ٣٨٥٣
- يشرب ناسٌ من أمتي الخمر - عبادة بن الصامت ٣٣٨٥
- يشفع يوم القيامة ثلاثة: الأنبياء ثم العلماء ثم الشهداء - عثمان بن عفان ٤٣١٣
- يُشمِّتُ العاطس ثلاثًا - سلمة بن الأكوع ٣٧١٤
- يصاح برجل من أمتي، يوم القيامة على رؤوس الخلائق - عبدالله بن عمر ٤٣٠٠
- يصُفُّ الناس يوم القيامة صفوفًا - أنس بن مالك ٣٦٨٥
- يطهره ما بعده - أم سلمة زوج النبي ﷺ ٥٣١
- يعرض الناس يوم القيامة ثلاث عرضات - أبو موسى الأشعري ٤٢٧٧
- يُعَقُّ عن الغُلام، ولا يُمَسُّ رأسُهُ بِدَم - يزيد ابن عبد المزني ٣١٦٦
- يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم بالليل بحبل فيه ثلاث عقد - أبو هريرة ١٣٢٩
- يَعْمِدُ أحَدُكُم إلى أخيه فيعضه كعضاض الفحل - يعلى بن أمية، وسلمة بن أمية ٢٦٥٦
- يَعْمِدُ الشيطان إلى أحدكم فيتهوَّلُ له - أبو هريرة ٣٩١١
- يفتح يأجوج ومأجوج فيخرجون - أبو سعيد الخدري ٤٠٧٩
- يقال لصاحب القُرْآن، إذا دخل الجنة - أبو سعيد الخدري ٣٧٨٠
- يقبض الله الأرض يوم القيامة - أبو هريرة ... ١٩٢
- يقتتل عند كنزكم ثلاثةٌ، كُلُّهم ابن خليفة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٠٨٤
- يَقْتُلُ المحْرِمُ الحيَّة والعَقْرب والسَّبُع العادي - أبو سعيد الخدري ٣٠٨٩
- يَقْضَمُ أحَدُكُمْ كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ - عِمران بن حُصَين ٢٦٥٧
- يقطع الصلاة، إذا لم يكن بين يدي الرجل مثل مؤخرة الرحل - أبو ذر الغفاري ٩٥٢
- يقطع الصلاة الكلب الأسود، والمرأة الحائض - ابن عباس ٩٤٩
- يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار - أبو هريرة ٩٥٠
- يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار - عبدالله بن مغفل ٩٥١
- يقول الله تبارك وتعالى: من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها - أبو ذر الغفاري ٣٨٢١
- يقول الله سبحانه: ابن آدم إن صبرت واحتسبت عند الصدمة الأولى - أبو أمامة الباهلي ١٥٩٧
- يقول الله سبحانه: أنا عند ظن عبدي بي - أبو هريرة ٣٨٢٢
- يقول الله سبحانه: الكبرياء ردائي - أبو هريرة ٤١٧٤
- يقول الله سبحانه: يا ابن آدم تفرَّغْ لعبادتي -

أبو هريرة ٤١٠٧
- يقول الله عز وجل: أعددت لعبادي الصالحين - أبو هريرة ٤٣٢٨
- يقول الله عز وجل: أنّى يعجزني، ابن آدم وقد خلقتك من مثل هذه - بسر بن جحاش القرشي ٢٧٠٧
- يقول أناس: إذا قعدت للغائط فلا تستقبل القبلة - عبدالله بن عمر ٣٢٢
- يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه - ابن عمر ٤٢٧٨
- يقوم الإمام مستقبل القبلة، وتقوم طائفة منهم معه - سهل بن أبي حثمة ١٢٥٩
- يكون بين يدي الساعة أيّامٌ، يُرْفعُ فيها العِلْمُ - عبدالله بن مسعود ٤٠٥٠
- يكون دُعَاةٌ على أبواب جهنم. من أجابهم إليها قذفوه فيها - حذيفة بن اليمان ٣٩٧٩
- يكونُ في آخر أمتي خسْفٌ ومسْخ وقذْفٌ - سهل بن سعد ٤٠٦٠
- يكون في آخر الزمان قوم يجُبُّون أسنمة الإبل - تميم الداري ٣٢١٧
- يكون في أمتي خسْفٌ ومَسْخٌ وقَذْفٌ - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٢
- يكون في أمتي مسخٌ وخسْفٌ وقذف - ابن عمر ٤٠٦١
- يكون في أُمتي المهدي. إن قُصر فسبع - أبو سعيد الخدري ٤٠٨٣
- يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون قال: ذوات الأرض - البراء بن عازب ٤٠٢١
- يمين الله ملأى، لا يغيضها شيء، سحّاء الليل والنهار - أبو هريرة ١٩٧
- يمينك على مايصدقك به صاحبك - أبو هريرة ٢١٢١
- ينزل ربنا تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل الآخر، كل ليلة - أبو هريرة ١٣٦٦
- ينشأ نشء يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم - ابن عمر ١٧٤
- يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لواءٌ يَوْم القيامة - عبدالله ابن مسعود ٢٨٧٢
- ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية - علي بن أبي طالب ٥٢٥
- يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان - أنس بن مالك ٤٢٣٤
- يهل أهْلُ المدينة من ذي الحليفة - ابن عمر . ٢٩١٤
- يوشك أحدكم أن يصلي الفجر أربعًا - عبدالله بن مالك ابن بحينة ١١٥٣
- يُوشكُ أنْ تعرفوا أهل الجنة من أهل النّار - أبو زهير الثقفي ٤٢٢١٥
- يُوشِكُ أن يكون خير مال المسلم غَنَمٌ يَتْبَعُ بها - أبو سعيد الخدري ٣٩٨٠
- يوشك الرجل متكئًا على أريكته يحدث بحديث من حديثي فيقول - المقدام بن معديكرب الكندي ١٢
- يوضع الصراط بين ظهراني جهنم - أبو سعيد الخدري ٤٢٨٠